

# فتاویٰ مفتی محمود

جلد یازدہم

فیہدیت مفتی اسلام مولانا مفتی محمود  
شیخ الحدیث جامعہ قاسم العلوم ملتان۔

# فتاویٰ مفتی محمود

جلد یازدہم

فیہدیت مفکر اسلام مولانا مفتی محمود  
شیخ الحدیث جامعہ قاسم العلوم ملتان



متصل مسجد پائیلٹ ہائی سکول، وحدت روڈ، لاہور۔ فون: ۰۳۲-۵۳۲۷۹۰۱-۲

**Fatawa Mufti Mahmood Vol.11**

**By**

**Maulana Mufti Mahmood**

**ISBN : 978-969-8793-74-6**

فتاویٰ مفتی محمود کی طباعت و اشاعت کے جملہ حقوق زیر قانون کاپی رائٹ ایکٹ ۱۹۶۲ء  
حکومت پاکستان بذریعہ نوٹیفیکیشن NoF21-2365/2004LOPR  
رجسٹریشن نمبر 17227-Copr to 17233-Copr بحق ناشر محمد ریاض درانی محفوظ ہیں۔

قانونی مشیر : سید طارق ہمدانی (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

### ضابطہ

نام کتاب	:	فتاویٰ مفتی محمود (جلد یازدہم)
سال اشاعت	:	نومبر ۲۰۰۸ء
ناشر	:	محمد ریاض درانی
بہ اہتمام	:	محمد بلال درانی
سرورق	:	جمیل حسین
کمپوزنگ	:	انتش مبین
مطبع	:	جمعیت کمپوزنگ سنٹر، اردو بازار، لاہور
قیمت	:	اشتیاق اے مشتاق پریس، لاہور
	:	200/- روپے

## فہرست

- لڑکوں کو اپنے وفات یافتہ والد کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے، جس شخص کے کپڑے ناپاک تھے  
 ۲۳ لیکن لوگوں نے جبراً نماز کے لیے آگے کر دیا ہو تو اب کیا کیا جائے  
 ۲۳ یزید اور اس کے ہاتھ پر بیعت کرنے والوں کو جہنمی کہنا جائز نہیں ہے  
 ۲۴ صبح صادق کے ایک گھنٹہ قبل لوگوں کو جگانا جائز نہیں ہے  
 ۲۴ اگر کتے نے سیال گھی میں منہ ڈال دیا ہو تو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے  
 ۲۵ کیا عورتوں کو کوٹ پہننا جائز ہے  
 ۲۵ والد اگر چہ باطل پرست بیٹے کا ساتھ دیتا ہو لیکن دوسرے بیٹے کو باپ کے حقوق میں کمی نہ کرنا چاہیے  
 ۲۶ پہلا بچہ تین ماہ کا ہو اور دوبارہ حمل ہو جائے کیا اس صورت میں اسقاط حمل جائز ہے  
 بحالت مجبوری ڈاکٹر کو ستر دکھانا جائز ہے، عورتوں کے سامانِ زیب و زینت کی تجارت جائز ہے جس  
 ۲۶ چیز کی تجارت پر حکومت نے پابندی عائد کی ہو اگر چہ فی نفسہ جائز ہے لیکن بچنا اولیٰ ہے  
 ۲۷ اگر ایک بھائی نے معاملہ میں اپنا وعدہ پورا کیا ہو دوسرے پر بھی ایفاء عہد لازم ہے  
 ۲۸ وصیت کی مذکورہ صورت میں وارثوں پر ایک درہم صدقہ کرنا واجب ہے  
 ۲۹ طلباء کے لیے لوگوں سے چندہ اور رولی مانگنا، چھان بورہ کو استاد کا اپنے کام میں لانا  
 جس زمین کو ٹھیکہ پر پانی دیا گیا ہو اس میں عشر یا نصف عشر، مردہوں زمین سے فائدہ اٹھانا، نصف پر  
 پالے ہوئے جانور کی قربانی کرنا، ایصالِ ثواب کے لیے ختم قرآن پر اجرت لینا جو ذنیہ کسی سے  
 ۳۰ جرمانہ میں وصول کیا جائے کیا اس کا کھانا جائز ہے، انجکشن مصلح للبدن ہے تو پھر مقصد صوم کیوں نہیں  
 جھٹکے سے ذبح شدہ جانور کا حکم، بوقت ذبح جانور کا سر الگ نہ کرنا چاہیے، ذبح کے لیے لٹاتے وقت اگر  
 قربانی کے جانور کو چوٹ لگ جائے تو قربانی جائز ہے، جانور کو ذبح کی تکلیف سے بچانے کے لیے بیہوش  
 ۳۲ کرنا، قرآن کریم کو تلاوت سے پہلے چومنا، نمازوں میں سورتیں ترتیب سے پڑھنے کا ثبوت کیا ہے  
 جس شخص کے درثناء میں ایک بیوی دو بیٹیاں تین بھائی ہوں ترکہ کیسے تقسیم ہوگا، جامع مسجد کے  
 قریب چھوٹی مسجد میں جمعہ جاری کرنا، رات کو پسلیکر پر شبینہ پڑھنا بنک یا ڈاک خانہ میں مسجد یا مدرسہ  
 ۳۸ کی رقم رکھنا، نکاح خواں تصویر بنوانا نہیں چاہتا لیکن مجبوراً ویڈیو میں اس کی تصویر آ جاتی ہے



- جس زمین کو نہری پانی دیا جائے اس میں عشر واجب ہوگا یا نصف عشرۃ، ران وغیرہ جو ستر ہیں ان کو  
 ۴۰ ہاتھ لگانا کسی سے مالش کروانا، کیا استاد کا بچوں کو مارنا اور زد و کوب کرنا جائز ہے
- ۴۱ کیا بنو ہاشم کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، سودی کاروبار کرنے والے شخص سے تجارت کی غرض سے رقم قرض لینا،  
 نقد اور ادھار کی قیمت میں کمی بیشی کرنا جائز ہے
- ۴۲ کیا ماں باپ کے نافرمان اور بے حرمتی کرنے والے کے پیچھے نماز جائز ہے
- ۴۳ بالغ لڑکی کا اس پر فتن دور میں بغیر محرم کے ہاسٹل میں رہنا قطعاً جائز نہیں ہے
- ۴۴ خاندانی منصوبہ بندی اور اسقاط حمل سے متعلق مکمل تحقیق
- ۴۶ بچے کے ختنے کروانے کے موقع پر لوگوں کی دعوت کرنا جائز ہے یا نہیں
- سات ماہ کی کمیٹی میرے نام دوسرے ماہ نکل آئی اب زکوٰۃ ساری رقم کی ادا کروں یا واجب الادا رقم  
 منہا کر کے، زکوٰۃ سے متعلق متعدد سوال و جواب، شادی سے متعلق متعدد مسائل بچوں کے سر پر سے
- ۴۷ سرخ مرچ اتار کر آگ میں ڈالنا، بریلویوں کے پیچھے نماز پڑھنا اور بڑا گوشت کھانا
- ۵۰ شہداء کی قبروں اور وضو کی جگہ کو وہاں کر کے وہاں شیطانی کھیل کھیلنا
- ۵۰ چونگی ادا کیے بغیر مال بازار میں لانا
- ۵۰ جس شخص کی بچیاں شرعی پردہ نہ کرتی ہوں اس کے پیچھے نماز پڑھنا
- جمعہ اور عیدین پڑھانے والے خطیب کو قربانی کی کھالیں دینا، مسجد کے درختوں اور دیگر وقف امور  
 سے متعلق ایک مفصل نوٹ
- ۵۱ نافرمان بیٹا سخت گناہگار ہے باپ کے مال پر سے ناجائز قبضہ ختم کرے
- ۵۵ جس کا ختنہ بچپن میں نہ کرایا گیا ہو کیا بڑھاپے میں ضروری ہے
- ۵۶ بلا ثبوت شرعی کسی کو گناہ میں متہم کرنا بہت بڑا گناہ ہے، مدارس کے عرف کے مطابق مدرس تمام سال  
 کی تنخواہ کا حقدار ہے
- ۵۷ سگریٹ اور حقہ پینے والے کو سلام کرنا چاہیے یا نہیں
- ۶۰ چار ماہ سے قبل اسقاط حمل بلا ضرورت شدیدہ مکروہ اور بعد میں قتل کے مترادف ہے
- ۶۰ شب معراج، شب برأت وغیرہ میں چراغاں کرنا ناجائز ہے
- ۶۱ خنزیر کے علاوہ دیگر جانوروں کے بال کا استعمال جائز ہے
- ۶۲ والدین کی نافرمانی اور ان کو گالی دینا فسق ہے
- ۶۴ جنگی کمیٹی کے اہم اہلکاروں میں تین بیٹے ایک والد دو بہنیں اور ایک بھائی ہو تو تقسیم کیسے ہوگی جس عورت  
 سے نکاح کیا ہو اس کی لپوتی سے نکاح حرام ہے، جس مل یا فیکٹری میں بڑی ڈاڑھی والا شخص نہ ملے
- ۶۳ کیا چھوٹی ڈاڑھی والا جماعت کرا سکتا، کسی کمپنی کو سرمایہ منافع بردینا

- ۶۶ قرانی آیات کو تعویذ میں لکھ کر اس پر اجرت لینا
- ریٹائرمنٹ کے وقت پر اوڈنٹ فنڈ وصول کرنا، اگر استاد کرسی پر بیٹھا ہو اور درسی کتابیں نیچے پڑی ہوں کیا حکم ہے
- ۶۶ کسی ناجائز بات کی یقین دہانی نہیں کرانی چاہیے اگرچہ وعدہ کیا ہو
- ۶۷ عارضی طور پر جو مکان دیا گیا ہو اس کا واپس کرنا واجب ہے
- ۶۸ بیٹے کی نافرمانی کی وجہ سے اُسے جائیداد سے عاق و محروم کرنا
- ۶۸ جائز الفاظ سے تعویذ لکھنا اور عمل کرنا جائز ہے
- ۶۹ محکمہ ٹیلیفون کے ملازمین سے مل کر چوری کرنا ملک و ملت سے خیانت ہے
- بینک سے وصول شدہ سود کی رقم بطور رشوت دے کر اپنا جائز کام کرانا، امام کا سورہ فاتحہ کا مغرب کی پہلی رکعت میں آہستہ اور تیسری رکعت میں جہر پڑھنا، گوشت سے اگر کتا کھا گیا ہو تو باقی کیسے صاف کیا جائے
- ۷۰ جس عطریا سینٹ میں الکحل ملی ہوئی ہو اس کا کیا حکم ہے
- ۷۱ مال مسروقہ کا مصرف شریعت کی نظر میں کیا ہے، لڑکی کے رشتے پر روپے لینا
- ۷۲ دوران ماہواری عورت کے ساتھ خلاف فطرت فعل کرنا حرام ہے
- ۷۳ عورت کا زیور جب نصاب کو پہنچے تو زکوٰۃ واجب ہوگی، قبر پر پتھر یا طاق عدد گھڑے رکھنا سر کے چاروں طرف بال چھوڑ کر صرف درمیان سے منڈانا
- ۷۳ سندھ کی زمینوں میں عشر ہے یا خراج، عشر مالک اور مزارع دونوں پر ہوتا ہے یا ایک پر، جو زمین ٹھیکے پر دی گئی ہے اُس کا عشر کس پر واجب ہوگا، سرکاری آبیانہ وغیرہ دینے سے عشر ادا نہیں ہوتا، عشر کی رقم امام مسجد کو تنخواہ میں دینا، شیعہ سنی کے مخلوط جنازے پڑھانا
- ۷۵ مدارس اسلامیہ میں زکوٰۃ صدقات وغیرہ جمع ہوتے ہیں کیا مہمان خانہ پر خرچ کرنا جائز ہے
- ۷۷ جن مہاجرین نے جھوٹے کلیم پاکستان میں داخل کر کے جائیدادیں وصول کیں ہیں ان کا کیا حکم ہے جو شخص غلط بیانی سے کسی اعلیٰ عہدہ پر فائز ہو گیا ہو کیا اُس کی آمدنی سے حج زکوٰۃ جائز ہیں
- ۷۹ مکان بنوانے کے لیے رقم پر زکوٰۃ واجب ہوگی یا نہیں، کیا حلال جانور کے کپورے جائز ہیں
- ۸۱ جی پی فنڈ وصول کرنے اور اس پر وجوب زکوٰۃ کی کیا صورت ہوگی
- ۸۱ کرنٹ اکاؤنٹ میں رقم رکھنا جائز ہے یا نہیں، مدارس میں جو صدقات زکوٰۃ کی رقم آتی ہے تملیک کی کیا صورت ہوگی
- ۸۲ مال زکوٰۃ اور بنک سے حاصل شدہ منافع کو مسجد پر خرچ کرنا
- ۸۳ اگر کسی شخص نے کسی کے پاس ۲۰۰۰ روپے امانت رکھتے ہوئے مرنے کے بعد خرچ کی وصیت کی ہو تو اب کیا حکم ہے، کیا عدالت کے ذریعہ پیسہ نکاح درست ہے، جس شخص کو پنشن کی رقم ریٹائرمنٹ کے ایک سال بعد مل گئی ہو تو زکوٰۃ کا کیا حکم ہے
- ۸۴

- ”میرے گھر سے نکل جاتے طلاق ہے طلاق عورت تو ابھی تک میرے گھر میں ہے“ ان الفاظ سے کون سی طلاق واقع ہوگی، ایک دیوانہ نابالغ لڑکے نے اگر حلال جانور سے برا فعل کیا ہو تو اب کیا حکم ہے، قرآن کریم کے بوسیدہ اوراق کو دفن کرنا زیادہ افضل ہے، دینی مدرسے کی ضرورت سے زائد قرآن کریم و کتب کو بیچ کر اس کی رقم صرف کرنا، جو رقم صرف قرآن کریم یا دینی کتب کے لیے دی جائے جبکہ ان کی ضرورت نہ ہو تو کسی اور مصرف پر صرف ہو سکتی ہے ۸۵
- مسبوق اگر سجدہ سہو کے کرتے ہوئے امام کے ساتھ سلام پھیر دے تو کیا حکم ہے و اتوا الزکوٰۃ اور و اتوا الزکوٰۃ میں کیا فرق ہے ۸۸
- اگر کسی کو صدقہ فطر کی رقم دے کر ایک خاص شخص کو دینے کے لیے کہا لیکن وہ موصیٰ ل فوت ہو گیا تو اب کیا حکم ہے ۹۰
- کیا کسی خاص مہینے کو مثل رجب وغیرہ زکوٰۃ نکالنے کے لیے متعین کرنا جائز ہے ۹۰
- کیا عورت کی کمزوری کی وجہ سے اسقاط حمل جائز ہے ۹۱
- اگر بیوی نے تماشا دیکھنے سے سچی توبہ کی ہو تو اس کو آباد رکھنا جائز ہے ۹۲
- جو شخص اپنے گھر سے ۵۰/۴۰ میل دور ہو تو نماز قصر کرے یا پوری پڑھے، کیا قربانی کے لیے خریدی گئی گائے تبدیل کی جاسکتی ہے، بنک سے قرضہ لینے والے کا گواہ بننا، گھر میں جاندار کی تصویر لگانا، چرم قربانی کی رقم لوگوں کو دینا ۹۲
- غلطی سے نکاح پر نکاح پڑھانے والے کے پیچھے نماز کا حکم، ایک درس کا چندہ دوسرے پر خرچ کرنا ۹۳
- مذکورہ فی السؤال تینوں صورتوں میں نکاح پر اثر نہیں پڑتا لیکن یہ افعال ناجائز ہیں ۹۴
- حاملہ من الزنا سے نکاح کر کے اس کا اسقاط حمل کرانا ۹۵
- جو مرد قبیح حرکات کا عادی ہو اس کی بیوی عدالت سے نکاح فسخ کر سکتی ہے ۹۵
- جس شخص نے بغیر نکاح گھر میں عورت بٹھا رکھی ہے، نکاح نہ کرنے کی صورت میں لوگوں کو اس سے بایکات کرنا چاہیے ۹۶
- ”لقد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین“ کی روشنی میں حضور کی بشریت کا انکار کرنا ۹۷
- لڑکے رشتے کا وعدہ کر کے اس سے پھر جانا ۹۸
- عشر اور کھالوں کی رقم سے مسجد کے لیے لاؤڈ سپیکر اور دیگر اشیاء خریدنا، جس چمک میں اہل تشیع کا ایک ہی گھر ہو کیا اس گھر کے کسی فرد کی نماز جنازہ سنی امام پڑھا سکتا ہے ۱۰۰
- دو بھائیوں کا مشترک مال اگر نصاب کو پہنچتا ہو اور علیحدہ علیحدہ نہ پہنچتا ہو تو زکوٰۃ کا کیا حکم ہے، سود سے بچنے کے لیے اپنی رقم کرنٹ اکاؤنٹ میں رکھنی چاہیے ۱۰۱
- مطلع ابراؤد ہونے کی صورت میں عید الفطر کے چاند کی رویت کے لیے دو آدمیوں کی شہادت کافی ہے، مدرسہ کا طالب علم اگر مالک نصاب نہ ہو تو مصرف زکوٰۃ ہے، رمضان میں ٹیکہ لگوانا ۱۰۱
- وجوب زکوٰۃ اور مصارف زکوٰۃ سے متعلق متعدد مسائل ۱۰۳



- ۱۰۵ دو شریکوں میں سے جب ایک نے کسی کی چوری کی ہے تو ایک ہی ضامن ہوگا
- ۱۰۵ مرنیہ کی لڑکی سے نکاح ہرگز جائز نہیں ہے
- ۱۰۶ عشر اور زکوٰۃ کے مصارف ایک جیسے ہیں یا کچھ فرق ہے
- ۱۰۸ وجوب زکوٰۃ کے لیے مال کی کتنی مقدار شرط ہے، مسجد کی بجلی کوئی پڑوسی استعمال کر سکتا ہے ٹول ٹیکس اور محصول وغیرہ جائز ہے یا نہیں، امامت وغیرہ پراجرت، ذخیرہ اندوزی اور شرح منافع سے متعلق متعدد مسائل جو امام قرآن میں مفسد صلوٰۃ غلطیاں کرتا ہو اس کو فوراً الگ کر دیا جائے، جس شخص کو عشر و زکوٰۃ وغیرہ تقسیم کرنے کے لیے وکیل بنایا گیا ہو کیا وہ خود استعمال کر سکتا ہے
- ۱۰۹ ایک بھائی کا قربانی سے بچنے کے لیے اپنا مال دوسرے بھائی کو ہبہ کرنا، نقدی نہ ہو اور زمین زیادہ ہو کیا قربانی واجب ہوگی، مردے کو نہلاتے وقت اس کا سر کس طرف ہونا چاہیے، کیا یہ درست ہے کہ شادی ہونے کے بعد بھی لڑکی کا صدقہ فطرباپ کے ذمہ واجب ہے
- ۱۱۰ دس میل کے اندر اندر بعض لوگ کاروبار کے سلسلہ میں کئی کئی جگہ پھرتے ہیں یہ مقیم ہیں یا مسافر گھاس میں عشر ہے یا نہیں
- ۱۱۲ اگر کسی شخص نے کسی غیر مسلم کا کوئی حق دے دیا ہو اور وہ ترک سکونت کر کے چلے گئے ہوں اب ادائیگی کی کیا صورت ہوگی، پاکستانی زمینیں عشری ہیں یا خراجی
- ۱۱۳ دودھ پلانے والی کے بیٹے کے لیے رضاعی بہن کی سگی بہن سے نکاح جائز ہے حاملہ مطلقہ کی عدت وضع حمل، جس کے پاس چند بکریاں سونا چاندی ہوں کیا بوقت زکوٰۃ سب کو جمع کیا جائے گا، جس کے پاس ضرورت کے لیے نا کافی زمین، باغ اور رہائشی مکان ہو اس پر قربانی واجب ہوگی، کیا قربانی کے جانور کو ادھار پر لینا اور گوشت ذبح کے بعد تقسیم کرنا، کیا ادائیگی زکوٰۃ کے وقت سونا چاندی کو نقدی کے ساتھ ملایا جائے گا، کچھ پھل فروخت کرنا اور مالک کا اپنے لیے چند من کی شرط لگانا، چکی والا اگر گندم ہی سے اجرت کی کٹوتی کرے تو یہ جائز ہے یا نہیں، ایک ہزار روپے کے عوض زمین رہن رکھوا کر بیس روپے سالانہ فصل کے عوض مجرا کرنا، کیا زمین اور زمین کا مقررہ پانی ایک دوسرے کے بغیر فروخت ہو سکتے ہیں، اگر بیج، زمین، بیل وغیرہ مالک کی زمین اور مزارع کی صرف محنت ہو کیا جائز ہے، عام انجکشن اور رگ کے انجکشن میں کچھ فرق ہے یا نہیں، ٹیوب ویل اور بورنگ والی زمین عشر یا نصف عشر واجب ہوگا، حرمت مصاہرت کے اسباب، یہ جو مشہور ہے کہ ”اگر حق مہر دینے کا ارادہ نہ ہو تو مباشرت زنا تصور ہوگی“ کیا درست ہے، چھ آدمیوں نے قربانی کے لیے بیل خریدا سا تو ان نہ ملا تو حصص کی تقسیم کیسے ہوگی
- ۱۱۵ ختم قرآن پاک سے موقع پر استاد کو کپڑے یا نقدی تحفہ میں دینا، مالک اپنا حصے کی فصل کا اور مزارع اپنے حصے کا عشر ادا کرے گا، کیا مجسٹریٹ کے فیصلہ سے میاں بیوی میں جدائی ہو جائے گی
- ۱۲۱ پرانی عید گاہ شہید کر کے دوسری جگہ منتقل کرنا
- ۱۲۳



- جو رقم لڑکی کے باپ نے داماد سے لی ہے کیا وہ مہر شمار ہو سکتی ہے، کیا مرد کے لیے سونے کا دانت لگوانا جائز ہے، کیا بوقت نکاح لڑکی کی اجازت ضروری ہے جبکہ وہ کپڑے اور زیور پہن چکی ہے ۱۲۴
- ناشزہ عورت کے ہاں غلط طریقہ سے پیدا ہونے والی اولاد اس کے شوہر کی وارث بنے گی، اگر کوئی شخص وارثوں کو محروم کر کے تمام جائیداد بہیہ کر کے مراہوب کیا حکم ہے ۱۲۶
- دس من گندم میں سے اگر ایک من صدقہ کرنے کا رواج ہو تو کیا یہ گندم مسجد پر خرچ کی جاسکتی ہے، پیراں دے پیر کے نام جو چالیسواں حصہ دیا جاتا ہے اس کو مسجد پر صرف کرنا، نماز جنازہ کی جماعت سے کچھ فاصلہ پر عورتوں کا نماز جنازہ پڑھنا، جب عورت کو روزہ کی حالت میں ماہواری شروع ہوگئی تو روزہ ٹوٹ گیا، اگر کسی جانور کے مرجانے کا اندیشہ ہو تو جماعت سے نماز پڑھے یا جانور ذبح کرے، ماں اور بیٹی نے دو بھائیوں سے شادیاں کیں اب ان کی اولاد آپس میں رشتے کیسے کرے گی ۱۲۷
- عذر کی وجہ سے مسجد میں نہ جاسکنے والا شخص گھر میں نابالغ بچوں اور جواں سال بیٹی کی جماعت کرا سکتا ہے اہل سنت والجماعت لڑکی مرزائی شوہر کے پاس نہیں رہ سکتی، جو غیر مسلم ملک چھوڑ کر چلے گئے ہوں ان کا قرضہ کیسے ادا کیا جائے ۱۲۹
- کیا نکاح خواں کے لیے سرکاری فیس سے زیادہ رقم لینا جائز ہے، نماز میں درود کے بعد ”یا مولف القلوب الف بن قلوبنا“ پڑھنا ۱۳۰
- کیا غیر مسلموں کی متروکہ املاک مہاجرین کے نام الاٹ کرنا درست ہے، اگر میاں بیوی میں حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے تو جدائی کی کیا صورت ہوگی ۱۳۱
- سالگرہ منانا نہایت ہی فتنہ رزم ہے ختم کرنے کے لیے ہر طرح قربانی دینی چاہیے ۱۳۲
- امام کا نماز جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین خلاف سنت ہے، جس زمین کا آبیانہ دیا جائے اس میں عشر واجب ہوگا یا نصف عشر ۱۳۳
- جھینگا مچھلی حلال ہے یا نہیں، ڈاڑھی کو خضاب یا مہندی لگانا، اجڑی حلال ہے یا نہیں اور سری کا کیا حکم ہے، اذان کے دوران کلام پاک کی تلاوت جاری رکھنا، حلال جانوروں کے کپوروں کا حکم ۱۳۴
- درود تاج پڑھنا اور درود کرنا، کپڑے والی ٹوپی میں امامت کرنا، کسی مسلمان کو کافر نہ کہنا چاہیے ۱۳۶
- مدرسے کا فنڈ درج ذیل صورت میں مدرسہ کی مسجد پر لگ سکتا ہے ۱۳۷
- چوراگر قرآن کریم ہاتھ میں پکڑ لے اور مالک مال مسروقہ اسے نہ چھوڑے تو قرآن کی توہین نہیں ہوتی، کیا درج ذیل شرائط کے ساتھ زمین ٹھیکہ پر دینا جائز ہے، کیا قرآن کریم سر پر رکھ کر حلف اٹھانا صحیح ہے، اگر کوئی کہے کہ ”فلاں لڑکی سے نکاح کروں تو ماں بہن سے کروں“ پھر نکاح ہو جائے اب کیا حکم ہے، سالی سے زنا کرنے سے نکاح باطل کیوں نہیں ہوتا حالانکہ جمع بین الاختین ہے، کسی سے دو من گندم ادھار لے کر چھ ماہ کے بعد لوٹانا، وجوب زکوٰۃ کے لیے چاندی اور نوٹوں کی مقدار کیا ہے جو شخص قرآن میں لحن جلی کرتا ہو قاری کو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنی چاہیے ۱۳۹

- ۱۴۰ اگر کسی جنگل میں چار سو فوجی ٹریننگ کر رہے ہوں کیا وہاں جمعہ جائز ہوگا
- ۱۴۰ چھوٹی بستی میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے ہاں جمعہ وعیدین جائز نہیں
- ۱۴۱ جس شخص نے مسجد کی زمین پر دکان بنوائی ہو اس کا کرایہ اس کے لیے جائز نہیں ہے
- ۱۴۲ کیا کوئی سنی کسی شیعہ پیر کا مرید ہو سکتا ہے
- ۱۴۲ مدرسہ کی کھالوں کی رقم مسجد پر بطور قرض بھی خرچ کرنا جائز نہیں
- ہبہ کے ساتھ جب تک قبضہ تام نہ ہو ہبہ درست نہیں ہے، ایک حدیث کا مطلب، یہ جو حدیث ہے کہ ”ہر ہزار میں سے ۹۹۹ جہنم میں اور ایک جنت میں جائے گا“ مرد عورت کی کوئی تخصیص نہیں، اگر لڑکی اپنا زیور اپنے والد کو بخشے اور قبضہ بھی دے تو ہبہ درست ہوگا، بیوی فوت ہوئی شوہر میراث کا دعویٰ کرتا ہے اور سرانکار کرتا ہے تو سر کو قسم دی جائے گی
- ۱۴۳ ربیہ کے جسم پر شہوت سے ہاتھ پھیرنے سے بیوی ہمیشہ کے لیے حرام ہوگئی
- ۱۴۵ جب ایک قوم نسلاً بعد نسل آزاد ہو تو ان کی عورتوں سے آزاد لوگوں کے لیے نکاح جائز ہے
- ۱۴۵ سفر اگر ۴۸ میل ہو تو قصر ضروری ہے
- ۱۴۷ ماموں نے بھانجے کو بچی کا رشتہ دیا لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ لڑکے نے نانی کا دودھ پیا ہے
- ۱۴۷ سوتیلی خالہ سے بھی نکاح حرام ہے
- ۱۴۸ مزنیہ کی لڑکی کے ساتھ زانی کا نکاح حرام ہے
- ۱۴۸ باپ نے لڑکی کا پہلا کرایا ہوا نکاح منسوخ کر کے دوسری جگہ کر دیا دونوں میں سے کون سا صحیح ہوا
- ۱۴۹ محرم کے مہینہ میں مباشرت پر کوئی پابندی نہیں ہے
- ۱۴۹ جب شوہر خرچ نہ دیتا ہو اور آباد نہ کرتا ہو تو عدالتی تنسیخ درست ہے
- ۱۵۱ بلا وجہ عدالت سے جو تنسیخ نکاح کرائی گئی وہ درست نہیں یہ نکاح قائم ہے
- ۱۵۱ والد نے جب رضامندی سے لڑکی کا نکاح کر دیا تو وہ لازم ہے انکار غلط ہے
- ۱۵۲ اگر میاں بیوی میں نباہ نہ ہوتا ہو لیکن والدین ساتھ رہنے پر مجبور کرتے ہوں تو کیا حکم ہے
- ۱۵۲ جس لڑکی ولڑکے کے رشتہ کی دعا خیر مانگی گئی ہے اس کو رشتہ دینا چاہیے
- ۱۵۳ رضاعی والدہ کی تمام بیٹیاں رضاعی بیٹے کے لیے حرام ہیں
- حاملہ عورت سے مباشرت کرنے میں کوئی شرعی رکاوٹ نہیں ہے، کیا حالت جنابت میں جانور ذبح کیا جاسکتا ہے، جنبی کے بدن کے پاک حصے کا پسینہ پاک ہے
- ۱۵۳ میں نے تجھے طلاق دی میں نے تجھے چھوڑ دیا، میرا تجھ سے کوئی واسطہ نہیں، طلاق مغلطہ پڑ جائے گی
- ۱۵۴ ڈھیلا یا شوشپیر سے صفائی کے بعد پانی سے استنجا ضروری ہے یا نہیں
- ۱۵۵ نابالغہ لڑکی سے روزہ کی حالت میں مباشرت یا جلق سے صرف قضا لازم ہے یا کفارہ بھی، روزہ کی حالت میں بھول کر مباشرت کرنا، بیوی سے بوس و کنار کرنا
- ۱۵۶

- ۱۵۷ حلی من الزنا کا نکاح منعقد ہوتا ہے یا نہیں
- ۱۵۸ کفارہ ظہار، یمین اور صیام وغیرہ مدرسہ میں داخل کرنا درست ہے
- ۱۵۸ اگر کوئی شخص کہے کہ میں دوبارہ فلاں گناہ کروں تو حضور کی شفاعت نصیب نہ ہو اور پھر کر گزرے تو کیا حکم ہے
- ۱۵۹ لڑکی کے باپ اگر نہ ہوں تو متولی نکاح ماموں ہوگا یا سوتیلی بہن شوال میں روزے رکھنے کی مانت مانی تھی لیکن روزے ربیع الاول میں رکھے اب کیا حکم ہے، میت کے گھر سے فوتگی کے دن کھانا کھانا
- ۱۶۰ گھروں اور قبرستان سے مدفون تعویذ نکالنا بے دینی کی بات ہے
- ۱۶۱ علم حاصل کرنا، حج پر جانا اور شادی کرانے میں سے کون سا کام زیادہ بہتر ہے
- ۱۶۲ متولی اوقاف کو مسجد کے صحن میں دکانیں بنانا جائز نہیں ہے
- ۱۶۳ کیا بیوی کو طلاق دینے کے بعد دو سالہ بچی کو والد اپنے پاس رکھ سکتا ہے، اگر مکان مطلقہ بیوی کے نام ہو تو طلاق کے بعد شوہر اس مکان کا مطالبہ کر سکتا ہے
- ۱۶۴ جو رقم والدین کی طرف سے نفلی حج بدل کے لیے مختص کی گئی ہو کیا مدرسہ میں خرچ کی جاسکتی ہے
- ۱۶۵ اسلام میں سالگرہ منانے کی کوئی حقیقت نہیں ہے
- ۱۶۶ کیا بیوی کے نکاح سے انکار کرنے سے طلاق پڑ جائے گی، جس شخص نے چار سال سے جوان بہن گھر بٹھائی ہو اس کی بجائے کسی اور کو امام ہونا چاہیے
- ۱۶۷ نابالغ کی اذان جائز ہے
- ۱۶۸ سگی چچی سے نکاح جائز ہے، کیا میت دفنانے کے بعد ۷۰ قدم کے فاصلہ پر دعا مانگنا درست ہے، جو وضو نماز جنازہ کے لیے کیا گیا ہو اس سے دوسری نمازیں بھی جائز ہیں
- ۱۶۹ عورت کے ساتھ اس کی بھانجی کی لڑکی کو جمع کرنا جائز نہیں ہے، قربانی کا گوشت سید کو دینا جائز ہے، اگر کسی شخص کے پاس دو سو درہم ہوں لیکن دو سو درہم کا جانور نہ مل سکتا ہو تو قربانی کیسے کرے، جو حکومت کی اجازت کے بغیر کسی ملک میں تجارت کرتا ہو کیا اس کا مال جائز ہے
- ۱۷۰ بیوی کو ۲۲ ماہ سے نان نفقہ نہ دینے اور علماء کو ناشائستہ الفاظ سے یاد کرنے والے کا نکاح نہیں ٹوٹتا
- ۱۷۱ اگر لڑکے کا ارادہ نکاح کا ایک جگہ اور اس کی والدہ کا دوسری جگہ ہو تو کیا حکم ہے
- ۱۷۱ مسلمانوں پر لازم ہے کہ بدکردار باپ بیٹے کو تبلیغ کریں
- ۱۷۲ حلال یا حرام جانور کی ہڈیوں کو پیس کر استعمال کرنا
- ۱۷۳ کیا اذان کے بعد کلمہ پڑھنا، نماز کی نیت زبان سے کرنا، نماز کے بعد کلمہ پڑھنا اور جنازہ اٹھاتے وقت یہ بدعت ہے
- ۱۷۴ ہجری اور اسلامی تاریخوں کو فروغ دینے کے لیے اسلامی کیلنڈر بنانا باعث خیر و برکت ہے
- ۱۷۴ عید میلاد النبی کا اسلام میں کوئی تصور نہیں ہے لہذا نہ منانے والوں کو الزام دینا غلط ہے
- ۱۷۵ دو بھائی الگ الگ رہیں یا اکٹھے لیکن عورت کے لیے دیور سے پردہ لازم ہے



- ۱۷۶ اگر کوئی خاتون پیدائشی طور پر عورت ہے تو داڑھی نکلنے سے اس سے پردہ لازم نہیں ہوتا
- ۱۷۷ باطل عقائد والے کو لڑکی دینا ہرگز جائز نہیں
- ۱۷۷ ڈاڑھی منڈانے والے کے متعلق حضور نے کیا فرمایا ہے کیا وہ فاسق ہے
- ۱۷۸ سوال اکھ دفعہ کلمہ پڑھنا اور اس کے بعد صلوٰۃ و سلام پڑھنا کسی حدیث سے ثابت نہیں
- ۱۷۹ سرخ خضاب لگانا بلا کراہت جائز ہے
- ۱۷۹ خاندانی منصوبہ بندی کے متعلق متعدد سوال و جواب
- ۱۸۲ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈاڑھی مبارک کا کچھ حصہ ترشویا تھا
- ۱۸۳ اشیاء میں اصل اباحت ہے یا توقف
- ۱۸۴ شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے لیے تصویر بنانا جائز ہے
- ۱۸۵ کیا کلور و فارم کے ذریعہ مریض کو بے ہوش کرنا درست ہے
- ۱۸۶ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ”وحدہ لا شریک لہ“ کہنا درست ہے
- ۱۸۶ کیا حجام کے لیے ڈاڑھی منڈوانے کی اجرت درست ہے
- ۱۸۷ جس کی وضع قطع عورتوں والی ہو اور مکمل ڈاڑھی ہو تو کیا حکم ہے
- ۱۸۷ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی سن کر انگوٹھے چومنا
- ۱۸۸ خالص سیاہ خضاب لگانا ممنوع ہے
- ۱۸۹ کسی شخص کا اپنے امام کے متعلق یہ کہنا ”اس کی ڈاڑھی سکھوں والی ہے“
- ۱۸۹ اگر سنی نے شیعہ کو رشتہ دینے کا وعدہ کیا ہو کیا اس وعدے کا پورا کرنا واجب ہے
- ۱۹۰ خضاب اور مہندی میں کیا فرق ہے
- جب کوئی شیعہ سب نیکیاں اور افک عائشہ کی طرح کوئی کفریہ عقیدہ نہ رکھتا ہو تو اس کی نماز جنازہ پڑھنا درست ہے
- ۱۹۱ اگر شیعہ کی رسموں پر تنقید کرنے سے شیعہ بول چال بند کرتے ہیں تو کیا کیا جائے
- ۱۹۳ امام مسجد کا تبلیغ دین کے جلسہ کو منع کرنا اور اس میں شرکت نہ کرنا
- ۱۹۴ کیا مسلمان اور عیسائی کا ایک برتن میں کھانا جائز ہے
- ۱۹۴ لے پالک بیٹا غیر ہی ہوتا ہے پالنے سے بیٹا نہیں بنتا
- ۱۹۵ کسی گمنام قبر کو بزرگ کی قبر ظاہر کر کے اس کے ذریعہ لوگوں کو دھوکہ دینا حرام ہے
- ۱۹۵ اپنے قبیلے کو پرانا نام تبدیل کرنا درست ہے یا نہیں
- ۱۹۶ اگر ڈاڑھی کی وجہ سے بیوی کی رخصتی نہ ہوئی ہو تو کیا اس مقصد کے لیے ڈاڑھی منڈوانا جائز ہے
- ۱۹۷ آج کل پاکستان میں مروجہ قمار بازی کے حکم میں ہیں
- ۱۹۷ کیا تاش کھیلنا واقعی ماں کے ساتھ زنا کے مترادف ہے



- ۱۹۷ انعامی بانڈ خریدنا اور انعام لینا جائز نہیں ہے
- ۱۹۸ جو شرعی پردہ کرانے کا وعدہ نہ کرتا ہو کیا اس سے وعدہ کا توڑنا درست ہے
- ۱۹۹ دولہا کا سہرا باندھنا اور شادی پر ڈھول باجا جانا
- لڑکے کا اپنے والد کو بھائی جان کہہ کر پکارنا، کیا امام صاحب کو نماز کے لیے بلانا جائز ہے، اپنی
- مزدوری میں سے روزانہ ایک آنہ نکال کر اس سے مسجد کے لیے تیل خریدنا یا لوگوں کو کھانا کھلانا،
- مرد کے لیے سونے کی انگلی یا بٹن استعمال کرنا
- ۲۰۰ شیخ کی اجازت کے بغیر مریدین کو بیعت کرنا
- ۲۰۰ کیا تعویذ کے ذریعہ کسی کے رزق میں اضافہ یا کسی کا رزق بند ہو سکتا ہے
- ۲۰۱ انگریزی یا یونانی دواؤں میں الکحل اور اسپرٹ سے متعلق ایک مفصل فتویٰ
- ۲۰۲ یہودی کمپیوں کا مال خریدنا
- ۲۰۳ کیا مخلوط نظام تعلیم اور ڈاکٹری مجبوریوں کی وجہ سے پردہ نہ کرنا درست ہے
- ۲۰۴ کوئٹے دینا بدعت ہے
- ۲۰۵ تعارفی کارڈ کے لیے تصویر کھینچوانا
- ۲۰۷ قل خوانی کا مروجہ طریقہ درست نہیں ہے
- ۲۰۷ دس محرم کو حضرت حسین رضی اللہ عنہما کی شہادت بیان کرنا اور سبیل لگانا جائز نہیں ہے
- ۲۰۸ ڈنگل کرنے اور کرانے میں اگر شرعی سقم نہ ہو تو درست ہے
- ۲۰۸ جو شخص والدین کی بات نہ مانتا ہو وہ فاسق ہے
- ۲۰۹ جب دونوں طرف سے لڑکیوں کا مہر مقرر کر دیا گیا ہو تو شغار نہیں لیکن قبیح اور مکروہ ہے روئی کو کاشت
- ۲۱۰ کاری سے قبل فروخت کرنا، حجام کیہاں کھانا کھانا جائز ہے یا نہیں
- ۲۱۱ کیا یزید بن معاویہ کو کافر کہہ سکتے ہیں، نماز جمعہ فرض ہے یا واجب، فٹ بھال کھیلنا اور غیر اللہ کی قسم کھانا
- ۲۱۱ فلم دیکھنا جائز ہے یا نہیں
- جو شخص کلمہ پڑھنے کے بعد تمام باتوں پر عمل نہ کرے اسے کیا کہتے ہیں، مسلم اور مومن میں سے کون
- افضل ہے، فوت شدہ عزیزوں کے لیے کلام پاک کا ثواب ایصال کرنا، مولانا مودودی حق پر ہے یا
- نہیں، اگر ایک شخص کے تمام اعمال درست ہوں لیکن انتخابات کے وقت غلط شخص کو منتخب کرنا
- ۲۱۲ کیا مطلقہ ماں کی زیارت جائز ہے جبکہ باپ خوش نہ ہو
- ۲۱۳ جس شخص کی بہن، بیٹی اور بیوی وغیرہ ڈانس کرتی ہو اس سے ہم کیا تعلقات رکھیں
- ۲۱۵ عیسائی ملازمین کا کپڑے اور برتن دھونا اور ان کے ساتھ کھانا کھانا
- ۲۱۶ جب نکاح کا وعدہ کیا تو اسے نباہنا چاہیے اور ان لوگوں سے قطع تعلق جائز نہیں ہے
- ۲۱۷ طلاق مغلظہ دینے کے بعد اگر میاں بیوی معاشرت رکھیں تو اولاد کا کیا حکم ہے
- ۲۱۸

- کیا لڑکی کا حق مہر اس کے ماں باپ وصول کر سکتے ہیں، مرد و عورت کو بدکاری کے شبہ میں قتل کرنا،  
 شوہر سے بغیر طلاق لیے دوسری جگہ نکاح کرنا، تمام جائیداد لڑکوں کے نام کر کے لڑکیوں کو محروم کرنا،  
 شادی کے موقع پر نابالغ لڑکیوں کا دف بجانا اور گانا ۲۱۸
- غالی رافضی کی عیادت کرنا، غالی رافضی کی نماز جنازہ وغیرہ میں شریک ہونا ۲۲۰
- مریض کو خون دینا اور خون کی بوتل لگانا ۲۲۱
- کیا عورت خاص ایام میں ذکر، درود شریف اور آیت الکرسی وغیرہ پڑھ سکتی ہے ۲۲۱
- ملک و ملت کا دفاع اور شکار کی نیت سے بندوق رکھنا، فروخت کرنا کیا یہ عقیدہ درست ہے کہ فلاں شخص  
 کی نظر لگنے سے میرا نقصان ہو جائے گا، صدقات وغیرہ کے زیادہ مستحق غرباء و مساکین ہیں یا مدارس ۲۲۲
- کیا واقعی کنعان حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا تھا ۲۲۲
- لڑکی کے والد کی وفات کے بعد اس کی والدہ بچی کے نکاح کرانے کی حق دار نہیں ہے، کیا سنی شخص  
 شیعہ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے، ایک ہزار افراد پر مشتمل بستی جو کہ شہر سے تین میل دور ہے میں  
 جمعہ و عیدین کا کیا حکم ہے، جو شخص بیوی کو باپ کے گھر سے منع کرے کیا ایسی صورت میں بیٹی کو گھر  
 بٹھانا یا طلاق دلوانا جائز ہے ۲۲۳
- حضرت ابراہیم علیہ السلام کا والد آذر ہے یا تارح ۲۲۵
- شب باشی کے حالات لوگوں سے بیان کرنا بڑا گناہ اور بے حیائی ہے ۲۲۶
- نماز جنازہ کی تکبیرات کی تعداد میں شک ہو تو کیا حکم ہے ۲۲۷
- دو سکے بھائیوں کا ایک نام رکھنا، کیا عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے درمیان نکاح درست ہے، دن کو دفن  
 ہونے والے میت کی قبر پر رات تک بیٹھنا، اگر عید الاضحیٰ جمعہ کے دن ہو جائے تو کیا دو قربانیاں کرنی  
 پڑیں گی، بہت سے بھائی اگر کاروبار میں شریک ہوں تو قربانی ایک پر واجب ہوگی یا سب پر، ایک  
 قبر میں دو مردوں کو دفن کیا جاسکتا ہے ۲۲۷
- برادری کے مذکورہ قوانین کو ختم کر کے شریعت کے موافق قوانین وضع کیے جائیں ۲۲۸
- مروجہ تبلیغ کے متعلق سوال و جواب، کسی شخص کا یہ عقیدہ کہ قرآن میں کچھ نہیں خانقاہوں میں کچھ نہیں  
 وغیرہ وغیرہ، زکوٰۃ و صدقات تبلیغ والوں پر خرچ کرنا، بہت سے مبلغین غلط حدیثیں بیان کرتے ہیں  
 کیا ان کی تبلیغ جائز ہے ۲۳۱
- کیا میاں بیوی اپنے والدین کے سامنے گفتگو کر سکتے ہیں ۲۳۲
- انعامی بانڈ لینا، غصب شدہ مکان میں نماز پڑھنا، چاند پر پہنچنا، دوران وضو سلام کا جواب دینا،  
 بریلویوں کے پیچھے نماز پڑھنا ۲۳۵

- کیا منہ میں نسوار رکھنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، بیمار جانور جس کا گوشت مقصود نہ ہو صرف تکلیف سے راحت کی غرض سے ذبح مقصود ہو تو تکبیر ضروری ہے، جمعہ کے دن واقعی ۱۶ رکعتیں ہوتی ہیں، مروجہ حیلہ اسقاط اور فدیہ کتنا ہے، کیا غسل کے پیچھے نماز جائز ہے ریڈیو اور ٹیلیفون کی خبر پر روزہ رکھنا یا عید کرنا، ایک ڈرائیور ہمیشہ مسافر ہے اور دوسرا روزانہ ایک ہی سفر پر جاتا ہے دونوں کی نماز کا کیا حکم ہے، فیصلہ کے دوران ایک فریق پر ایک بکری اور لوگوں کو کھانا بطور جرمانہ ڈالنا، 'طعام لمیت یمیت القلب' یہ کوئی حدیث نہیں ہے، مرہونہ زمین کے عوض جو رقم ملی ہے کیا اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی ۲۳۶
- ڈاکٹر نے اگر الکحل ملی دوائی تجویز کی ہے تو کیا حکم ہے ۲۳۹
- صرف وقت گزاری کی نیت سے تاش کھینا اور تمام ساتھی اگر پیسے ڈال کر کچھ کھالیں تو یہ جائز ہے یا نہیں ۲۴۰
- موچھوں کے متعلق شرعی حکم کیا ہے، کیا یہ درست ہے کہ جہاں سجدہ کیا جائے وہاں اقامت و اذان درست نہیں ہے، خطیب کا کسی اور کو منبر پر بٹھا کر زمین پر کھڑے ہو کر خطبہ دینا کیا تیسری صف سے تکبیر کہنا درست ہے ۲۴۰
- لڑکیوں کو ضرورت کے مطابق تعلیم دینا کیا حضور نے اپنی صاحب زادیوں کو قلم پکڑنے سے منع فرمایا تھا ۲۴۲
- والدین کے نافرمان کے لیے کیا وعیدیں ہیں ۲۴۳
- ورزش کی نیت سے فٹ بال کھیلنا جائز ہے ۲۴۴
- کوٹ پتلون پہننا اور انگریزی بال رکھنا ۲۴۵
- کیا جاندار کی آدھی تصویر جائز ہے؟ پاس رکھی جاسکتی ہے ۲۴۵
- عرس کے دوران عورتوں کا رقص کرنا ۲۴۵
- کسی مسلمان کو نقصان پہنچانا اور اس کی روزی بند کرنے کی کوشش کرنا ۲۴۶
- سینما دیکھنے سے متعلق ایک مفصل فتویٰ ۲۴۷
- بدعتی اور جاہل پیر کی بیعت حرام ہے ۲۴۹
- اوقات نماز کے علاوہ ٹکٹ خرید کر ٹورنامنٹ دیکھنا ۲۵۰
- امریکہ کی طرف سے جو خشک دودھ گھی بطور امداد آتا ہے کیا وہ جائز ہے ۲۵۰
- مریض کو خون دینا جائز ہے ۲۵۱
- فقہی مسائل میں جماعت اسلامی چاروں مسالک سے ہٹ کر نیا رنگ رکھتی ہے ۲۵۱
- استراحت کی نیت سے بھی فلم دیکھنا جائز ہے ۲۵۲
- مرد کے لیے چاندی کا بٹن استعمال کرنا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کے نام میں الجھنے کی ضرورت نہیں ہے ۲۵۳
- حضور کا نام سن کر انگوٹھے چومنا، رمضان میں حفاظ کرام کو پیسہ دینا، سونے یا چاندی کے دانت لگوانا ۲۵۴



- سنت کے بعد دعا، حیلہ اسقاط، اجابت اذان، تیجہ چالیسواں، میت کے ساتھ چالیس قدم چلنا،  
پتھر پہ کلمہ لکھ کر میت کے ساتھ دفن کرنا، قضاء عمری، ۲۳ رمضان کو خاص سورتیں لوگوں کو سنانا، احتیاط  
الظہر کی نیت سے چار رکعت پڑھنا ۲۵۵  
والدین کو گھر سے نکالنا گناہ کبیرہ ہے ۲۵۸  
تاش یا لڈو اس نیت سے کھیلنا کہ دیگر گناہوں سے محفوظ رہیں ۲۵۹  
کیا جلسہ میں لڑکی لاؤڈ سپیکر پر تلاوت کر سکتی ہے، عورتوں کا سفید لباس استعمال کرنا ۲۵۹  
کیا فٹ بال ٹورنامنٹ دیکھنا جائز ہے ۲۶۰  
کیا چور سے خریدے گئے جانور کی قربانی درست ہے، سرکاری ملازم دوران ڈیوٹی گاڑی کے نیچے  
دب کر فوت ہوا گورنمنٹ نے رقم دی کیا یہ بھی میراث ہے، جماعت ثانیہ امام ابو یوسف کے ہاں  
بلا کراہت جائز ہے کیا یہ درست ہے، کیا چھ جرب زمین کے مالک پر قربانی اور صدقہ فطر واجب  
ہیں، جس شخص کے پاس ایک جرب زمین ہو کیا اس پر صدقہ فطر واجب ہوگا، دوران مطالعہ اگر  
پروانے یا دوسرے کیڑے خلل انداز ہوں تو مارنا جائز ہے یا نہیں؟ ۲۶۱  
اگر بچہ مسجد کی صف پر پیشاب کرے کیا بھگویا ہوا کپڑا پھیرنے سے صاف ہو جائے گی، جس شخص پر  
قرضہ اس کے مال سے زیادہ ہو کیا اس پر زکوٰۃ و صدقہ فطر واجب ہیں، مہر کی رقم جو ابھی تک شوہر  
کے ذمہ قرض ہے اس کی زکوٰۃ کس پر ہے ۲۶۲  
اطوار حمل اور روح ڈالے جانے سے متعلق مفصل تحقیق ۲۶۲  
کیا پتلون اور نائی کے ساتھ نماز جائز ہے ۲۶۷  
کیا حضورؐ نے شاہ عبدالقادر جیلانی کو گیارہویں کا حکم دیا ہے ۲۶۸  
سنت ڈاڑھی کی حد کیا ہے اور ڈاڑھی کتروانے والے امام کے پیچھے نماز کا حکم، قربانی کی کھالوں کا صحیح  
مصرف کیا ہے، جو بچہ مردہ پیدا ہو جائے اس کے لیے فاتحہ اور دفنانے کا کیا حکم ہے، حاملہ عورت کے  
ساتھ مباشرت جائز ہے ۲۶۸  
بہتر یہ ہے کہ مسجد میں کسی قسم کا اعلان نہ کیا جائے ۲۶۹  
کیا بیل پر اونٹ کی طرح مال لادنا جائز ہے ۲۷۰  
بلا ضرورت مرزائیوں کے ساتھ کھانا کھانا، کیامنی آرڈر کے ذریعہ روپے بھیجنا جائز ہے، عشاء کے  
بعد سکول یا دفتر کا کام کرنا، سکول میں داخلہ کے لیے تصویریں کھنچوانا، کیا انسانی خون کا استعمال بطور  
دوا درست ہے، کوٹ پتلون پہننا، کرسی، میز، جناح کیپ بندوق سے شکار وغیرہ جائز ہیں یا نہیں،  
علماء کرام تقریر پر جو رقم وصول کرتے ہیں کیا وہ جائز ہے ۲۷۱  
کیا کافر کا جھوٹا پانی، سود اور تقویم کے سوالات اور بینک کا سود درست ہیں ۲۷۲  
زیر ناف بال کے حدود اور بچہ کیا ہیں ۲۷۳



- ۲۷۴ کیا یہ وصیت کہ ”میرے مرنے کے بعد میری آنکھ فلاں کو دی جائے“ درست ہے
- ۲۷۴ سالگرہ کی عدم جواز کی مفصل تحقیق
- ۲۷۵ لڑکیوں اور لڑکوں کے گانا گانے سے متعلق مفصل فتویٰ
- ۲۷۷ کیا زانی اور زانیہ کا قاتل عدالت میں جھوٹ بول کر جان بچا سکتا ہے
- بینک سے کاروبار کی شرعی حیثیت کیا ہے، واقعی وضو کے بعد ٹخنے ڈھکنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، کسی ٹرسٹ کے متولی نے اگر وفات سے قبل غیر وارث کو ٹرسٹ کا متولی بنایا ہو، کیا وارث اس کو تبدیل کر سکتے ہیں
- ۲۷۸ مسلمان کی کیا تعریف ہے، فاجر و فاسق کسے کہا جاتا ہے اور اس کی نماز جنازہ کا حکم، منافق کی تعریف، علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل کی تشریح کیا ہے، علماہم شرمین تحت ادیم السماء کی تشریح، تامرون بالمعروف اور یامرون بالمعروف کا مصداق کون سی جماعت ہے
- ۲۸۰ ایک برسر روزگار بیٹے کے لیے بے روزگار اور ضعیف والد کے حقوق کیا ہیں
- ۲۸۲ باندی سے بغیر نکاح مباشرت کیوں جائز ہے، موجودہ جنگ جہاد ہے یا نہیں اور جو لوگ قید ہو گئے ہیں کیا ان کو غلام اور باندیاں بنانا جائز ہے
- ۲۸۳ تبلیغی پروگرام اور محفل قرآنہ کے لیے مرزائیوں سے چندہ لینا
- ۲۸۴ ریڈیو کا گھر میں رکھنا اور سننا کیا حکم رکھتا ہے
- اگر امام نے ”فاما من ثقلت موازینہ فامہ ہاویۃ“ پڑھ لیا کیا نماز ہو گئی، نہری پانی کا مخصوص حصہ سرکار کی اجازت کے بغیر نیلام کر کے وہ رقم تعمیر مسجد پر خرچ کرنا، نور الایضاح کی عبارت اور حاشیہ کی وضاحت، کیا دولہا کی طرح دلہن سے بھی ایجاب و قبول ضروری ہیں یا انگوٹھا لگانا کافی ہے
- ۲۸۴ کیا حضرت یوسف علیہ السلام کا نکاح اسی زلیخا سے ہوا تھا جس نے انہیں گناہ کی دعوت دی تھی
- ۲۸۶ استطاعت شادی نہ ہونے کی صورت میں شہوت ختم کرنے والی دوا استعمال کرنا
- ۲۸۷ منکوحہ غیر کو اغوا کر کے پاس رکھنے والے کے متعلق حضرت لاہوری کا ارشاد
- ۲۸۹ غیر ثقہ عالم کا رویت ہلال کے متعلق فتویٰ دینا
- ۲۸۹ عورتوں کا ختنہ کرانا ٹھیک ہے یا نہیں
- ۲۹۰ ڈھول بجانا شرعاً جائز ہے یا حرام
- ۲۹۱ محض شک کی وجہ سے کسی کو منصب سے معزول کرنا یا اس کی طرف گناہ کی نسبت کرنا جائز نہیں ہے
- ۲۹۲ بینک کو زمین کرایہ پر دینا

- حضرت علیؑ کی خلافت کے منکر کو قربانی میں شریک کرنا، اگر کسی عورت کے پاس ایک ہزار مالیت کے زیورات ہوں لیکن نقد نہ ہو تو اس پر قربانی واجب ہوگی یا نہیں ڈاک خانہ اور بنک کے سود کا کیا حکم ہے، امام کی عدم موجودگی میں اچھا پڑھنے والے طالب علم اور غلط پڑھنے والے معمر شخص سے امامت کے لیے کون زیادہ مناسب ہے، اگر بہو پردہ نہ کرتی ہو تو سر کو بیٹے اور بہو سے بائیکاٹ ٹھیک ہے ۲۹۲
- نابالغہ یا بالغہ باکرہ لڑکی کا مہر باپ وصول کر سکتا ہے، مرد کو سونے کا دانت لگوانا، نکاح کے وقت عورت سے پوچھنا ضروری ہے یا اس کے والد سے پوچھنا کافی ہے ۲۹۳
- کسی نمازی اور شریف شخص کا عورتوں کو اغوا کروا کر ان پر زیادتی کروانا ۲۹۵
- اگر عورت کی چھاتیوں میں دودھ زیادہ ہو تو کیا بکری کے بچے کو پلا سکتی ہے، زانی مرد و عورت کی اولاد کا آپس میں نکاح کرنا، یہ کیسے ممکن ہے کہ وطی فی الدبر سے حرمت مصاہرت ثابت نہ ہو ۲۹۷
- میلا دی مجلس میں یہ کہنا کہ ”حضور جلوہ گر ہوئے“ اور تعظیم کے لیے کھڑا ہونا ۲۹۸
- کیا منکوحہ غیر کو پاس بسانے والے سے اچھا تعلق رکھنے والے کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے، جو عورت بچوں سمیت میکے بیٹھی ہوئی ہے اس کے نان و نفقہ کا کیا حکم ہے، جس شخص نے اغوا کردہ عورت کی واپسی کے ساتھ اپنی بیوی کو طلاق معلق کر کے پھر واپس کی ہوا ب کیا حکم ہے ۲۹۹
- جب دو شریک بھائیوں میں سے ایک نے وارثوں سے حقوق معاف کروا لیے تو اس مال میں دونوں شریک ہوں گے، کیا بچے کو ناک کے ذریعہ دودھ ڈالنے سے رضاعت ثابت ہو جائے گی، کیا ذبح فوق العقدہ کی ضرورت میں جانور حلال ہوگا ۳۰۱
- شادی کے موقع پر ڈھول نفا رہ وغیرہ بجانا اور لڑکی والوں کو جبرا گانے وغیرہ سنوانا ۳۰۲
- والدین کے حقوق اولاد پر اور نافرمان اولاد کا حکم ۳۰۳
- خالہ زاد بہن کی لڑکی سے نکاح بلاشبہ درست ہے، چچا زاد بھائی کی بیٹی سے نکاح درست ہے جس مسجد کا متولی ہندو ہو کیا اس میں نماز جائز ہے، ڈاک خانہ میں رکھی ہوئی رقم پر جو منافع ملتے ہیں وہ جائز ہے یا نہیں، پراویڈنٹ فنڈ پر جو اضافی رقم ملتی ہے کیا وہ جائز ہے ۳۰۴
- نابالغ عیسائی لڑکے کی والدہ جب مسلمان ہو گئی تو لڑکا مسلمان سمجھا جائے گا ۳۰۵
- یہ جو مشہور ہے کہ جو بچہ ماں کا دودھ پیتا ہو اس کا جھوٹا باپ نہیں کھا سکتا کیا یہ درست ہے اور جو بچہ ماں کا دودھ پیتا ہو کیا اس کا منہ چومنا باپ کے لیے ناجائز ہے ۳۰۶
- لڑکی کے والدین نے داماد سے جو روپے لیے وہ رشوت ہے واپس کرنا ضروری ہے ۳۰۷
- جو اپنے مال کا دفاع کرتا ہو امرے گا وہ شہید ہے، کیا قرآن کریم غلط پڑھنے والوں کی نماز ہو سکتی ہے، ضاد کو ڈواڈ پڑھنا، ایک مسجد سے غیر ضروری قرآن کریم اٹھا کر دوسری مسجد میں رکھنا، جو عورت شوہر کے کہنے پر پردہ نہ کرے اس کے لیے کیا حکم ہے، شوہر قرآن پڑھانا چاہتا ہو اور بیوی انکار کرے تو کیا حکم ہے ۳۰۷

- اگر بھائی نکاح نہ کرتا ہو تو عورت بغیر اجازت کے موزوں جگہ پر نکاح کر سکتی ہے، جھوٹی گواہی دینا اور حسد کرنا حرام ہے، ایسا سیاسی تعاون جس میں دینی مضرت ہو جائز نہیں ہے، کسی کا مال دھوکہ سے لینا اور غضب کرنا جائز نہیں ہے، رفاہ عام کے لیے ناکا مسجد میں لگوانا جائز ہے ۳۰۹
- تاش اگر بغیر کسی شرط کے کھیلی جائے تو پھر بھی مکروہ تحریمی ہے، پکی قبریں ناجائز ہونے کی کیا دلیل ہے ۳۱۱
- کھڑے ہو کر کھانا کھانا کیوں ناجائز ہے ۳۱۲
- کیا کسی جماعت کے غریب ور کر کو جماعت کے فنڈ سے خرچہ دیا جاسکتا ہے ۳۱۲
- جس ملک میں مسلمانوں کے ساتھ غیر مسلم آباد ہوں کیا وہاں اسلامی قوانین نافذ ہو سکتے ہیں؟، اسلامی ملک میں غیر مسلموں کو کلیدی عہدوں پر مقرر نہ کیا جائے ۳۱۳
- اگر کوئی مدرس بڑھاپے کی وجہ سے سبق برائے نام پڑھاتا اور تنخواہ لیتا ہو کیا یہ جائز ہے، قربانی کا گوشت یا سری وغیرہ تمام شریکوں کی اجازت سے غریب کو دینا جائز ہے، صدقہ فطر کچا سیر پہ کتنا وزن آتا ہے، بیس مشقال سے کتنا وزن بنتا ہے، گانا بجانے سے منع کرنے کے لیے جرمانہ بالمال کرنا، قومی فیصلہ کے خلاف کرتے ہوئے مہر زیادہ دینے والے کو جرمانہ کرنا، حکومت سے قتل مقاتلہ پر عوض طلب کرنا، جو علماء خلاف شرع کاموں میں حکومت کے لیے آلہ کار بنے ہوں ان کی تنخواہ جائز ہے ۳۱۴
- جس گھڑی کے ڈائل میں جاندار کی تصویر ہو اس کا کیا حکم ہے ۳۱۵
- عدت جلدی گزارنے کی غرض سے مطلقہ کا اسقاط حمل کرنا ۳۱۶
- مردوں کے لیے چاندی کے سوا پیتل، تانبا، لوہے کا چھلہ وغیرہ استعمال کرنا جائز نہیں ہے ۳۱۶
- حج سے واپسی پر ڈھول باجے بجوانے کے ساتھ ہجرے نچوانا ۳۱۸
- اگر ایک بھائی نے مشترکہ زمین کی قیمت لے کر زبانی انتقال کرائی ہو تو دوسرے بھائی کو اپنے حصہ کی زمین کی قیمت لینا جائز ہے، بالغ لڑکی کا نکاح اگر اس کی مرضی سے غیر کفو میں کیا جائے تو باپ کو اعتراض کرنے کا حق ہے ۳۱۸
- اگر گندم میں چوہا پس گیا تو آٹا پاک ہے یا ناپاک ۳۲۰
- ڈاکٹری سند پاس نہ رکھنے والا شخص اگر علاج کرتا رہے اور کسی مریض کو نقصان پہنچادے تو کیا حکم ہے ۳۲۰
- گھڑی کے ساتھ لوہے کی چین استعمال کرنا، ضرورت کی وجہ سے امام کا لوگوں کی صف کے اندر کھڑا ہونا ۳۲۱
- قومی خزانے کو نقصان پہنچانے والے کی اطلاع متعلقہ افسر کو کر دینی چاہیے ۳۲۲
- غیر مقلدوں سے متعلق سوال و جواب اور عورت کا عید الفطر کا خطبہ دینا ۳۲۲
- جس فرش کی لپائی میں گو برا استعمال ہوئی ہو اس پر مصلیٰ ڈال کر نماز پڑھنا ۳۲۳
- نسب سے متعلق مفصل تحقیق ۳۲۴
- حضرات علماء کرام کی خدمت میں گزارش ہے ۳۲۷



- ۳۲۸ مرہونہ زمین سے اگر مرتہن نے نفع حاصل کیا تو وہ قرضہ سے منہا کیا جاسکتا ہے، بدکاری کرنے والے مرد و عورت کی پشت پناہی ہرگز جائز نہیں
- ۳۲۹ ڈاڑھی والے کی نماز بغیر داڑھی والے کے پیچھے، کیا اخبارات میں دینی مضامین دینا جائز ہے، دکانوں پر بیچ تن پاک کا کیلنڈر لگانا، قرآن کریم کے بوسیدہ اوراق کو جلانا، شیعہ کو راسخ العقیدہ بنانے کی غرض سے پاس رکھنا، جمعیت کی خدمت کرنا کافی ہے یا ہم احراری بن جائیں
- ۳۳۱ کفار و مشرکین کو خیرات و زکوٰۃ دینا، مشرک، یہودن اور عیسائی عورت سے نکاح کرنا، مشرک کا ذبیحہ حلال ہے یا حرام ہے، کافر کو دوست بنانا، کیا مسلمان پر کفر کا فتویٰ لگانے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے، مشرک اور کافر کو گواہ بنانا، کیا تعویذ کرنا واقعی شرک ہے؟
- ۳۳۳ جہاں پرانی قبریں ہوں وہاں مسجد بنانا
- ۳۳۴ ایک عیالدار شخص جو ایک مکان کا مالک اور سرکار کا ملازم ہو تو مستحق زکوٰۃ ہے
- ۳۳۴ دفاعی فنڈ میں زکوٰۃ دینا
- ۳۳۵ قرض رقم جو چار سال بعد ملی ہو کیا سالہائے گزشتہ کی زکوٰۃ واجب ہے
- ۳۳۶ کپاس کی لکڑیوں میں عشر واجب ہے یا نہیں
- ۳۳۶ خیالات فاسدہ اور وساوس شیطانیہ پر کوئی مواخذہ نہیں ہے
- ۳۳۷ والدین کی نافرمانی اور جھوٹی گواہی گناہ کبیرہ ہے
- ۳۳۸ رنگ ریزی کے لیے سور کے بال والا برش استعمال کرنا اور ایسے برشوں کی تجارت کرنا
- ۳۳۸ کیا زیر ناف بالوں کی کوئی حد مقرر ہے
- ۳۳۹ کیا یہ درست ہے کہ جلق کرنے والے کے ہاتھ قیامت کے دن گاہجن ہوں گے
- ۳۳۹ سمگلنگ کا مال خریدنا، فروخت کرنا جائز ہے
- ۳۴۰ اگر کمبل پر کبوتر وغیرہ کی تصویریں ہوں تو کیا حکم ہے
- ۳۴۰ مسجد میں نمازیوں کے پاس ذکر جہری کرنا مکروہ ہے
- ۳۴۱ ۲۳ رجب سے ۲۱ رجب تک خوب تیاری کر کے پھر لوگوں کو کنڈے کھلانا
- ۳۴۱ لڑکے کو سوتی کپڑے فراق پہنانا
- ۳۴۲ کسی ادارے کی طرف سے عاریۃ دی گئی سائیکل کو ذاتی کام کے لیے استعمال کرنا
- ۳۴۲ مردار کی چربی اگر بیرون ملک سے درآمد کی جائے یا اندرون ملک ہو لیکن اس سے نفع اٹھانا جائز نہیں ہے
- ۳۴۳ سالانہ درس ختم ہونے کے وقت تک طلباء کا اساتذہ کے لیے دعوت کرنا
- ۳۴۴ ریڈیو کی مکینکی سے حتی الامکان احتراز کرنا چاہیے
- ۳۴۵ جس کے گھر ۱۶ سال سے جوان لڑکی بے نکاح بیٹھی ہو کیا اس سے بائیکاٹ درست ہے
- ۳۴۶ جس ڈرامہ میں عورت کا کوئی کردار نہ ہو کیا اس کا دیکھنا جائز ہے



- ۳۴۶ اگر کوئی شخص سال والی کمیٹی ۶ ماہ کے بعد ختم کرنا چاہے تو کیا صورت ہے
- جس شخص کے پاس کمیٹی کی رقم جمع کی جاتی ہے کیا قرعہ ڈالنے سے قبل وہ اس کو خرچ کر سکتا ہے، اگر قرعہ ڈالنے سے قبل وہ تمام رقم ضائع ہو جائے جو جمع ہو چکی ہے تو ذمہ دار کون ہوگا
- ۳۴۸ کیا نجدی شیطان کا لقب ہے
- ۳۴۸ جو مہتمم مدرسہ کے فنڈ میں خیانت کا مرتکب ہوا ہو اس کو کسی بھی صورت میں دوبارہ لانا درست نہیں
- ۳۴۹ قرآن کریم میں رکوع کی جو علامتیں ہیں کیا یہ حضور سے ثابت ہیں
- ۳۵۱ ضرر رساں کتوں کو قتل کرنا
- جرم کے ثبوت کے بغیر تعزیری حکم لگانا تو م کی غلطی ہے، ایک شخص کے کہنے یا گواہی دینے پر فیصلہ نہیں ہونا چاہیے، جس شخص نے کہا ”ڈاڑھی والے کافر ہوتے ہیں“ کیا خود کافر ہو جائے گا، دینی معاملات میں جس عالم کے قول کو مستند مانا جاتا ہے اس کی شرائط کیا ہیں
- ۳۵۲ پیر و مرشد کی تصویر کو پاس رکھنا
- وقف کردہ زمین کو دوبارہ وارثوں کی زمین میں شامل کرنا، کیا کسی شخص کے لیے زیادہ مال وقف اور وارثوں کے لیے برائے نام چھوڑنا جائز ہے
- ۳۵۳ ۲۲ رجب کو کنڈے دینے کی کوئی اصل نہیں ہے
- ۳۵۵ قرآن کریم سے یا حروف ابجد سے فال نکالنا جائز ہے
- ۳۵۶ بیوی کو دس طلاقیں دینے والے کی بیوی طلاق مغلطہ کے ساتھ حرام ہوگئی، نماز میں تشہد پڑھتے وقت انگلی سے اشارہ کرنا، کسی بزرگ یا پیغمبر کے نام کی منت ماننا، صلوٰۃ استسقاء کی کتنی رکعتیں ہیں، کیا شب معراج والی رات واقعی ۱۶ سال لمبی تھی، آج کل پس مرگ مروجہ ختم قرآن کی شرعی حیثیت
- ۳۵۸ اگر مسجد میں اگر بتی جل رہی ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟
- ۳۵۸ فی زمانہ ظالمانہ ٹیکسز وصول کرنے والی چونگیوں کا ٹھیکہ لینا جائز نہیں ہے
- ۳۵۹ واقف کے مقصد کے خلاف کوئی بھی تصرف وقف میں متولی کے لیے ناجائز ہے
- ۳۶۰ اسماء رجال (احادیث لکھنے اور نقل کرنے والے لوگوں کے حالات) کے علم کا کیا فائدہ ہے
- ۳۶۱ کسی مسجد یا خانقاہ کے متولی کو کس وقت معزول کیا جاسکتا ہے
- ۳۶۲ جو مکان مدرسہ کے لیے وقف کیا گیا ہو اس کا بیچنا اور عید گاہ میں شامل کرنا جائز نہیں ہے
- ۳۶۲ شادی کے موقع پر سہرا باندھنا، شادی پر ڈھول باجے کا اہتمام کرنا
- ۳۶۳ مدرسہ کی قوت حاکمہ شورلی ہوتی ہے مہتمم نمائندہ ہوتا ہے
- ۳۶۴ جس شخص نے اپنی تمام برادری کو خنزیر کہا ہو اس کی سزا ہو سکتی ہے
- شعبہ سیاسیات**
- ۳۶۶ شیعہ نمائندہ کو ووٹ دینا اور ووٹ کی شرعی حیثیت

- ۳۶۷ لوگوں کا ووٹ بٹورنے کے لیے ناجائز ہتھکنڈے استعمال کرنا، کیا کسی ووٹر کو نیوی لایچ میں ووٹ دینا جائز ہے
- ۳۶۸ ماتحت لوگوں کا نوکری کی مجبوری سے ظالم کو ووٹ دینا
- ۳۶۹ کیا عورت ووٹ ڈال سکتی ہے
- ۳۶۹ مرزائی کے بجائے کسی مسلمان کو منتخب کیا جائے
- ۳۷۰ کیا ووٹ ڈالنے کے لیے عورت گھر سے نکل سکتی ہے
- ۳۷۰ کیا مسجد پر جمعیت کا جھنڈا لگانا جائز ہے
- ۳۷۱ جمعیت علماء اسلام کے جھنڈا کی مفصل تحقیق
- ۳۷۲ کیا عورت صدر یا وزیراعظم بن سکتی ہے
- ۳۷۵ جس شخص کے مرزائی ہونے کے شواہد موجود ہوں اس کو ووٹ دینا قطعاً جائز نہیں
- ۳۷۷ جب جمعیت ہی کی طرف سے دو آدمی ووٹ لینے کا تقاضا کریں تو ہمیں کیا کرنا چاہیے
- ۳۷۸ ووٹ شہادت بھی ہے اور امانت بھی، نا اہل کو ووٹ دینا گناہ کبیرہ ہے
- ۳۷۹ ایک امیدوار کا رقم لے کر دوسرے امیدوار کے حق میں دست بردار ہونا، کیا اس کو مسجد پر خرچ کرنا جائز ہے
- ۳۸۰ شیعہ کو ووٹ دینا سخت گناہ کی بات ہے
- ۳۸۱ اعضاء کی پیوند کاری سے متعلق مفصل تحقیق
- مختلف ممالک کی کرنسیوں کا آپس میں تبادلہ کرنا، والدہ اگر بیٹے کو جائیداد کا کچھ حصہ دے کر فوت ہو جائے تو بقیہ جائیداد میں سے حصہ پائے گا یا نہیں، گندم کاٹنے کے بعد زمین پر جو فضلات رہ جاتے ہیں کیا ان کا فروخت کرنا جائز ہے، افیون کے تاجروں سے گورنمنٹ کا مقابلہ و مقاتلہ کرنا
- ۳۸۲ انکم ٹیکس والوں کے ظلم سے بچنے کے لیے رشوت دینا
- ۳۸۵ مدرسہ کے لیے وقف جائیداد کی آمدن کو مسجد، مدرسہ اور مہمان خانہ پر خرچ کرنا، مدرسہ کے مہمان خانہ کو ٹھیکہ پر دینا جائز نہیں ہے
- ۳۸۷ اگر ۱۳ سال کا لڑکا گھر سے رقم چوری کرے اور لوگ اس سے مختلف بہانوں سے لے لیں تو کیا حکم ہے
- ۳۸۸ قیمت میں سے ۵۰ روپے کم کر کے پھر وصول کرنا ناجائز ہے
- ۳۸۹ مضاربہ پر دی گئی رقم سے خریدا گیا باغ اگر آسمانی آفت سے تباہ ہوا تو کیا حکم
- ۳۸۹ بیٹے کے نام بغیر قبضہ دیے دکان درج کرانا اور پھر واپس لینا
- بنک میں ملازمت کرنا، کرنٹ اکاؤنٹ میں رقم رکھنا، موجودہ وکالت جائز ہے یا نہیں، کیلکٹر وغیرہ جانوروں کو اور خسیوں کو فروخت کرنا، ادویات میں ڈالنا، جس شربت میں شراب کی آمیزش ہو اس کا کیا حکم ہے، میز کرسی پر کھانا وغیرہ
- ۳۹۰ بالوں کو وسمہ اور سیاہ خضاب لگانا
- ۳۹۱ جب عالم دین نے کفو میں نکاح پڑھایا ہے تو اس کے پیچھے نماز جائز ہے
- ۳۹۲

- ۳۹۲ اگر زرگر کے ہاں سے کسی کے زیور چوری ہو جائیں تو کیا حکم ہے
- ۳۹۳ خشکاش کاشت کرنا جائز ہے یا نہیں
- ۳۹۴ جس شخص نے چچا زاد بہن بھائی کی زمین فروخت کی ہو اور وہ بعد از موت بسیار واپسی کا مطالبہ کریں تو کیا حکم ہے
- ۳۹۵ جب آٹھ کنال اراضی مسجد و عید گاہ کے لیے وقف کر دی گئی تو کسی اور مقصد کے لیے استعمال جائز نہیں
- ۳۹۵ افیون اور چرس کی تجارت کا کیا حکم ہے
- ذبح فوق العقدہ حلال ہے یا حرام، اگر مرغی یا پرند کا سر بلی نے الگ کر لیا یا بندوق سے اڑایا گیا اور پھر ذبح ہوا تو کیا حکم ہے، مسبوق کو خلیفہ بنانے کی صورت میں اگر سہو پیش آ گیا تو کیا حکم ہے، غروب آفتاب کے وقت اذان سن کر فوراً روزہ افطار کرنا چاہیے یا اذان ختم ہونے کے بعد
- ۳۹۶ کیا ہم عیسائیوں اور یہودیوں کے گھروں کا کھانا کھا سکتے ہیں
- ۳۹۷ اگر پرانے زمانے سے ایک مکان کا پانی دوسرے مکان کی چھت پر سے گزرتا ہو تو منع نہیں کیا جاسکتا
- ۳۹۸ اگر پستان میں دودھ نہ ہو تو محض چھاتی بچے کے منہ میں دینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی
- ۳۹۹ ایک شخص کی جگہ دوسرا شخص قسم نہیں اٹھا سکتا
- ذبیحہ فوق العقدہ کا کیا حکم ہے، جو حاضر ناظر کا عقیدہ رکھے اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں، اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرتا ہو کہ بڑھاپے کے بعد جوان ہوں تاج شاہی سر پر رکھوں گا تو کیا حکم ہے
- ۴۰۰ ریڈیو کی خرید و فروخت جائز ہے یا نہیں
- ۴۰۱ باغ کا نگران جو پھل باغ سے کھاتا ہے حلال ہے یا حرام، جو مسجد ایسی بنی ہو کہ ابتدائی اور انتہائی صفوں میں کم اور درمیان میں زیادہ لوگ آتے ہوں تو کیا حکم ہے؟
- ۴۰۲ اپنی کل جائیداد بیٹی کو خدمت کی شرط پر فروخت کرنا
- ۴۰۳ کسی کی زمین کو مالک کی اجازت کے بغیر فروخت کرنا اور مالک کا اُسے مسجد کے لیے وقف کرنا
- ۴۰۴ انبیاء اور اولیاء کو گواہ بنانا گناہ ہے، مراقبہ میں علم محیط سے کیا مراد ہے، کیا کسی مزار کا طواف کرنا جائز ہے
- ۴۰۶ نکاح شغار



لڑکوں کو اپنے وفات یافتہ والد کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے جس شخص کے کپڑے ناپاک تھے لیکن لوگوں نے جبراً نماز کے لیے آگے کر دیا ہو تو اب کیا کیا جائے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) مسمی دلدار فوت ہو گیا ہے اور اپنے پیچھے زید اور بکر کو چھوڑا اور یہ دونوں بھائی قربانی کرتے ہیں گوشت کا ایک حصہ اپنے والد کی طرف سے اور ایک ایک حصہ اپنی طرف سے اور تیسرا حصہ گھر میں استعمال کرتے ہیں۔ کیا یہ قربانی ان کے والد کی طرف سے ہو جائے گی یا نہیں۔

سائل کی زبانی معلوم ہوا کہ کل تین حصے قربانی کے کرتے ہیں ایک ایک حصہ اپنی طرف سے اور ایک حصہ باپ کی طرف سے قربانی کرتے ہیں۔

(۲) ایک شخص مسمی اللہ ڈوایا جس کے کپڑے ناپاک ہیں اس کو مجبوراً امامت کے لیے کھڑا کر دیا گیا وہ امامت کر سکتا ہے یا نہیں۔

عبدالرؤف متعلم مدرسہ قاسم العلوم ملتان

﴿ج﴾

(۱) اگر اپنی خوشی سے کسی مردہ کو ثواب پہنچانے کے لیے قربانی کرے تو یہ جائز ہے۔ اور اس کے گوشت میں سے خود کھانا کھلانا یا ناسب درست ہے جس طرح اپنی قربانی کا حکم ہے۔ قربانی کے گوشت کے لیے بہتر طریقہ یہ ہے کہ کم سے کم تہائی حصہ خیرات کر دے۔ خیرات میں تہائی سے کمی نہ کرے لیکن اگر کسی نے تھوڑا گوشت خیرات کیا تو بھی کوئی گناہ نہیں۔ بہر حال صورت مسئلہ میں یہ طریقہ جائز ہے۔

(۲) ناپاک کپڑوں میں امامت درست نہیں۔ امام کو صاف طور پر بتانا چاہیے کہ میرے کپڑے ناپاک ہیں۔ ایسے امام کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ جس کے کپڑے ناپاک ہوں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۴ محرم ۱۳۹۲ھ

یزید اور اس کے ہاتھ پر بیعت کرنے والوں کو جہنمی کہنا جائز نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ کچھ اصحاب کا خیال ہے کہ یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ اور جن

لوگوں نے یزید کے ہاتھ پر بیعت کی وہ تمام لوگ (جہنمی) ہیں۔ آپ اس بارے میں واضح فرمادیں کہ اسلام کے اندر یزید کے جہنمی ہونے کی کوئی دلیل ہے اور اس کے ساتھیوں کے جہنمی ہونے کی کوئی دلیل ہے۔  
رزاق ٹیکس محلہ شریف پورہ بیرون دولت گیٹ ملتان



یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ کو جہنمی کہنا درست نہیں۔ کیونکہ یزید کے کفر کا حال معلوم نہیں اس لیے کہ وہ عقیدہ قلب پر موقوف ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

صبح صادق سے ایک گھنٹہ قبل لوگوں کو جگانا جائز نہیں ہے



کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص صبح صادق سے تقریباً ایک گھنٹہ پہلے گلیوں میں چکر لگاتا ہوا لوگوں کو ایسی آوازیں دیتا ہے مسلمانو! اٹھو نماز کا وقت ہونے والا ہے کیا ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں۔  
محمد صدیق بیرون پاک گیٹ محلہ جنڈی ڈیرہ ملتان



صبح صادق سے پہلے نہ اٹھائے اس لیے کہ اس وقت لوگ صلوٰۃ فجر کے مکلف نہیں تو بلا وجہ لوگوں کے آرام میں خلل نہ ڈالے۔ صبح صادق سے پہلے تو اذان بھی درست نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۵ھ

اگر کتے نے سیال گھی میں منہ ڈال دیا ہو تو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے



چہ میفر مایند حاملان دین مصطفوی اندریں مسئلہ کہ سگے اندرون خانہ رفت کتھدائے ہم صدائے افتادون چیزے شنیدہ اندرون رفت۔ و سگ صدائے پائش شنیدہ بیرون دوید۔ مالک را خیال پیدا شد کہ شاید در روغن زرد کہ تقریباً ہژدہ آثار در آں اطاق نہادہ بود۔ سگے دہن انداختہ باشد۔ لیکن روغن منجمد نہ بود کہ اثر سے پدید شدے۔ بعد ازاں روغن سے باردو آب گرے شستہ شدہ است اکنون فتویٰ چیت۔ آیا این روغن خوردنی است یا نہ۔ بینوا تو جروا

﴿ج﴾

اولاً دروہن انداختن سگ شکے است۔ حرفے نیست و شک مستلزم ثانیاً روغن از دسمہ بار شستہ شدہ است۔ چنانکہ در کتب فقہ صورت پاک کردنش جہریت نیست مذکور است۔ لہذا این چنین روغن بلا شک و شبہ باید خورد۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر  
۲۰ رجب ۱۳۷۸ھ

کیا عورتوں کو کوٹ پہننا جائز ہے

﴿س﴾

بخدمت جناب مفتی صاحب دام ظلکم۔ سلام مسنون قبول بعد ازیں عرض ہے کہ عورتوں کی واسطے کوٹ پہننا جائز ہے یا نہیں۔ فقط والسلام

حافظ عبدالقیوم غنی بلڈنگ چینیوٹی طارق آباد لائل پور شہر

﴿ج﴾

اگر کوٹ میں تشبہ بالرجال کی صورت نہ ہو مثلاً عورتوں کا مخصوص کوٹ ہو جس کی وجہ سے وہ مردوں کے کوٹ سے ممتاز ہو سکتا ہے تو اس کا پہننا جائز ہے ورنہ بوجہ تشبہ بالرجال کے جائز نہ ہوگا یہ جاننا ضروری ہے چونکہ آج کل جدید طرز کی فاسقات عورتیں ہی اکثر کوٹ پہنتی ہیں۔ اگرچہ ان کا کوٹ مردوں کے کوٹ سے ممتاز ہوتا ہے لیکن پھر بھی لباس فسق سے اجتناب کرتے ہوئے اس کو نہ پہننا ہی اولیٰ اور اقرب الی التقویٰ ہوگا۔ واللہ اعلم  
محمود عفا اللہ عنہ

والد اگرچہ باطل پرست بیٹے کا ساتھ دیتا ہو لیکن دوسرے بیٹے کو باپ کے حقوق میں کمی نہ کرنا چاہیے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ دو بھائی ہیں۔ چھوٹا متعصب بریلوی خیالات کا ہے اور بر ملا دیوبندی بزرگان دین کو کافر کہتا ہے اور بڑا بھائی دیوبندی عقائد کا ہے اور ان کا باپ چھوٹے بھائی کی حمایت کرتا ہے اور اُسے سب و شتم سے نہیں روکتا۔ بڑا بھائی یہ چاہتا ہے کہ میں باپ سے الگ ہو جاؤں تاکہ اس قسم کے فتنہ کلام کی سماعت سے بچ جاؤں اور باپ کی خدمت بدستور کرتا رہوں لیکن باپ الگ ہونے کی اجازت نہیں دیتا تو کیا وہ والد کے تحت الحکم برے عقائد سے منع خراشی کرتا رہے اور بھائی و باپ کی عقائد میں



مخالفت سہتا رہے یا الگ ہو کر باپ کی خدمت میں کوئی کمی نہ آنے دے۔ اسے کون سی صورت اختیار کرنی چاہیے۔ بینواتو جروا

المستفتی بندہ احمد بخش شجاع آبادی

﴿ج﴾

اگر باپ چھوٹے بھائی کی حمایت کرتا ہے تو بڑے بھائی کو باپ کی اجازت کے بغیر بھی ان سے الگ ہونے کی اجازت ہے لیکن وہ باپ کی خدمت اور ان کے ساتھ حسن سلوک میں کوتاہی نہ کرے۔ لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق الحديث۔ واللہ اعلم

محمود عفی اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

پہلا بچہ تین ماہ کا ہو اور دوبارہ حمل ہو جائے کیا اس صورت میں اسقاط حمل جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک عورت کا تین ماہ کا بچہ ہے دو ماہ سے پھر اسے حمل ہے اس ضمن میں اسقاط حمل جائز ہے یا نہیں۔ کیونکہ اس بارے میں حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تفسیر عزیزی میں سورۃ تکویر کی آیت واذا المؤؤدة سئلت میں اسقاط کے جواز میں تفصیلاً ذکر فرماتے ہیں۔ احمد بخش بلوچ و فقر ڈپٹی ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز ملتان ڈویژن ملتان

﴿ج﴾

بعض روایات کتب فقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حمل چار ماہ گزرنے سے پہلے ساقط کر دینا ادویہ سے درست ہے۔ کما فی الحاشیۃ علی الہدایہ ص ۲۹۲ ج ۲ اما فی زماننا یجوز وان استبان الخلق وعلیہ الفتوی۔ پس صورت مسئلہ میں اگر ضرورت شدیدہ ہے اور مدت حمل کم ہے یعنی حمل کو صرف دو ماہ گزرے ہیں تو اس حالت میں ساقط کرنا حمل کا جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمد اسحاق غفر اللہ

بحالت مجبوری ڈاکٹر کو ستر دکھانا جائز ہے، عورتوں کے سامان زیب و زینت کی تجارت جائز ہے جس چیز کی تجارت پر حکومت نے پابندی عائد کی ہو اگرچہ فی نفسہ جائز ہے لیکن بچنا اولیٰ ہے

﴿س﴾

گرامی خدمت حضرت مولانا مفتی محمود صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا یہ گزارش یہ ہے کہ تین مسئلہ کے

استفتاء کی حکومت ضرورت ہے۔ لہذا عرض کر رہا ہوں احقر العباد عبدالرؤف متعلم مدرسہ اشرفیہ شکار پور نمبر ۱ استفتاء اس مسئلہ میں علماء دین اور شرع متین کیا فرماتے ہیں کہ

(۱) جب کوئی بوا سیر والی بیماری یا اور کوئی ایسی بیماری ہو جو کہ اس کا دوا کرنا سوا عورت غلیظہ کے دیکھنے کے نہیں ہوتا۔ حکیم کو عورت غلیظہ کے دیکھنے میں اور دوا کرنے میں شرع شریف میں اجازت ہے یا نہیں۔

(۲) تجارت سرخی اور مستورات کے زنانہ والی وغیرہ ایسی چیز جو زنانہ سنگار کی چیزیں ہیں شرع شریف میں یہ تجارت جائز ہے یا ناجائز۔

(۳) اگر کسی چیز کی تجارت کہ حکومت ممنوع قرار دے تو اس چیز کی تجارت کرنا جائز ہو گا یا نہ اور وہ بندہ باغی شمار ہو گا یا نہ۔

### ﴿ج﴾

(۱) بحالت مجبوری صرف قدر ضرورت کو حکیم دیکھ سکتا ہے اور بس اس سے تجاوز جائز نہیں۔

(۲) جائز ہے۔

(۳) فی نفسہ اگرچہ جائز ہے لیکن حکومت کے انتظام میں اس کا تعاون کرنا چاہیے اور اپنے نفس کو ذلیل

ہونے سے بچانا بھی اس پر فرض ہے۔ اگر پکڑا گیا تو ذلیل ہو گا۔ اس لیے اس سے احتراز کیا جائے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان شہر

۳ ذی قعدہ ۱۳۷۰ھ

اگر ایک بھائی نے معاملہ میں اپنا وعدہ پورا کیا ہو دوسرے پر بھی ایفائے عہد لازم ہے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ زید کی حویلی استعمال اراضی میں بکرنے خالہ کے نام کرائی۔ بعد

نام کرانے کے عارضی طور پر بکرنے زید سے سات صد روپیہ کی تحریر کروالی اور خرچہ استعمال کا تین صد روپیہ وصول

کر لیا۔ اس شرط پر کروائی کہ جب زمین کا قبضہ حکومت نے دیا تو اس وقت سات صد روپیہ ادا کریں گے اور وعدہ

کیا بکرنے زید کے ساتھ اگر تمہارے پسند پلاٹ نہ آیا تو مربع نمبر ۵۶ کے پہلے قلعہ سے تین کنال گیارہ مرلہ اور

باقی زمین چالیس مربع سے پوری کریں گے۔ کل رقبہ زید کا گیارہ کنال گیارہ مرلہ ہے پہلے تو بکرنے زید سے یہ

دھوکہ کیا کہ مربع چھپن میں دو جگہ پلاٹ بنوایا۔ دوسرا یہ دھوکہ کیا کہ سات صد والی تحریر کے نیچے لکیر کھینچ کر تین صد

روپیہ مشین کپڑے والی کی خود بکرنے تحریر لکھ دی۔ تیسرا یہ دھوکہ کیا کہ کیے ہوئے وعدہ سے پھر گیا۔ یہ زید بکر وغیرہ

حقیقی بھائی ہیں۔ اگر بکر زید کے ساتھ کیے ہوئے وعدہ کو توڑے تو ان پر شرعی مواخذہ ہوگا یا زید بکر کے توڑے ہوئے عہد پر حویلی کی لکھ پڑھ سے انکار کر جائے۔ تو ان پر شرعاً مواخذہ ہوگا یا نہیں۔ بینوا تو جروا  
عبدالصمد ساکن کوٹلی تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان

### ﴿ج﴾

زید بکر اور خالد کا آپس میں جو معاملہ رضا مندی سے طے ہوا تھا اس کے مطابق عمل کرنا لازم ہے۔ اگر بکر معاہدہ کے مطابق زید کو اپنا حق نہیں دے رہا تو زید اپنا حق وصول کرنے کا شرعاً مجاز ہے اور اس پر کوئی گناہ نہیں۔ فقط  
واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۱۶ ربیع الثانی ۱۳۹۸ھ

وصیت کی مذکورہ صورت میں وارثوں پر ایک درہم صدقہ کرنا واجب ہے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ زید مثلاً بمرض موت خود وصیت کرتا ہے کہ میری وفات کے بعد میرے مال سے فی اللہ کچھ مال صدقہ کریں پس زید کی وفات کے بعد زید کو اولاد و صغیر موجود ہیں اور مال بھی قرضہ سے زیادہ ہے۔ کیا وصیت شخص موصوف کی نافذ ہوگی یا نہیں۔ اگر ہوگی تو کب ہوگی۔

اگر ایک علاقہ جس میں پانچ سو خانہ بدوش رہتے ہیں کیا ان پر صلوٰۃ عیدین و صلوٰۃ جمعہ لازم ہے یا نہیں۔  
السائل شاہ محمد بلوچستان

### ﴿ج﴾

علی القول المفتی بہ صورت مسئلہ میں ایک درہم شرعی کا صدقہ کرنا واجب ہے اور بس بحر الرائق ص ۳۰۸ ج ۱۸ اور عالمگیری ص ۱۰۵ ج ۶۔ جمعہ کی نماز اس قسم کی جگہ میں ادا نہیں ہوتی اور نماز عید بھی۔ بحر الرائق ص ۱۵۹ ج ۱  
واللہ اعلم

مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر  
۲۹ ذی قعدہ ۱۳۷۷ھ



طلباء کے لیے لوگوں سے چندہ اور روٹی مانگنا، چھان بورہ کو استاد کا اپنے کام میں لانا



کیا فرماتے ہیں علماء دین و حامی شرع متین کہ ہمارے ملک میں مدارس عربیہ دیہات کے اکثر علماء کرام مسجد میں یا کسی جھونپڑی میں درس قرآن مجید و حدیث شریف جاری کرتے ہیں چونکہ طلباء کرام کی روٹی و کپڑے و کتابیں و سردی کے لحاف وغیرہ کی کفالت خود مدرسین بنفس نفیس طاقت و قوت نہیں رکھ سکتے اسی لیے اپنے احباب کو اس کا رخیہ میں ہمراہ کرتے ہیں۔ غرباء مدرسہ کی امداد روٹیوں سے کرتے ہیں۔ ایک دن یا دنوں وقت طلباء کو روٹی دیا کرتے ہیں کوئی اس نیت سے کہ طالب علم ہیں مسافر ہیں قرآن و فقہ و حدیث پڑھنے والے ہیں اور بعض اپنے باپ ماں بھائی وغیرہ کے روح پاک کو ثواب بخشنے کی غرض سے دیتے ہیں۔ کوئی نذر غیر اللہ و نیاز غیر اللہ نہیں ہوتی اور جو دولت مند ہوتے ہیں وہ پیسہ سے امداد کرتے ہیں جس سے مسافرین کے کپڑے، کتابیں، صابن، تیل، مٹی، مطالعہ وغیرہ کے لیے کیا کرتے ہیں اور کبھی شاذ و نادر ایسا موقع بھی ہوتا ہے کہ طلباء کو کسی جگہ سے روٹی کی دعوت وغیرہ آ جاتی ہے اور روٹیاں طلباء کی سابق بچ جاتی ہے۔ مسافر کا گھر وہی استاد کا گھر ہے روٹیاں فارغ شدہ استاد کے گھر بھیج دیتے ہیں۔ وہ لوگ اپنے کام میں لاتے ہیں شہری مدارس میں بھی مدرسہ سے خرچ طلباء روٹیاں لے کر مدرسہ میں اسباق پڑھتے ہیں۔ کیا مدرسین کا لوگوں سے طلباء کے لیے نان لینا اور چندہ کر کے طلباء کی کفالت کرنا اور طلباء کا بچی ہوئی روٹیاں وغیرہ استاد کے گھر بھیجنا اور استادوں کا ان روٹیوں کو اپنے کام میں لینا جائز ہے یا نہ۔ بینوا تو جروا



مدرسین یا کوئی اور غریب طلباء کے لیے چندہ مانگ سکتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فقراء و مہاجرین رضی اللہ عنہم کے لیے مانگنا ثابت ہے۔ روٹی وغیرہ جو طلباء کو دی جاتی ہے وہ طلبہ کی ملکیت ہو جاتی ہیں اگرچہ طلباء پر صدقہ کیا جاتا ہے لیکن طلبہ اگر اپنی مرضی سے بغیر کسی جبر کے بشرطیکہ وہ عاقل و بالغ ہوں استاد کو وہ بچی ہوئی روٹی دیں تو استاد کے لیے لینا جائز ہے۔ لک صدقہ و لنا ہدیۃ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مروی ہے۔ البتہ نابالغ بچوں کی ملکیت شدہ روٹی استاد نہیں لے سکتا۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جس زمین کو ٹھیکہ پر پانی دیا گیا ہو اس میں عشر ہے یا نصف عشر، مرہونہ زمین سے فائدہ اٹھانا، نصف پر پالے ہوئے جانور کی قربانی کرنا، ایصال ثواب کے لیے ختم قرآن پر اجرت لینا جو دنبہ کسی سے جرمانہ میں وصول کیا جائے کیا اس کا کھانا جائز ہے، انجکشن مصلح للبدن ہے تو پھر مفسد صوم کیوں نہیں

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں کہ  
(۱) ایک زمین کو ٹھیکہ پر پانی لگانے سے عشر ہے یا نہیں یعنی اپنا پانی نہیں ہو اور کسی اور سے پانی ٹھیکہ پر لے لے۔  
(۲) زمین مرہونہ سے فائدہ اٹھانا جائز ہے یا ناجائز۔ اگر جائز ہے تو اس پر عشر ہے یا نہیں اور رہن میں وہ زمین لیتے ہیں جو کہ اچھی فصل کے قابل ہو اور فصل کے ناقابل زمین کو نہیں لیتے۔  
(۳) ایک جانور کو کسی نے دوسرے کو پالنے کے لیے دیا تھا اور پالنے والے کو کہا کہ فروخت کرنے کے وقت اس المال کے سوا نصف نفع تیرا اور نصف میرا ہوگا۔ اب اس پالنے والے نے اس جانور کو اپنے نام پر کر دیا یعنی بیع کر دیا۔ اب اس جانور پر ضمیمہ جائز ہے یا ناجائز یعنی (اجارہ فاسدہ پر دیا تھا) اصلاح الاسلام تصنیف اشرف علی تھانوی صاحب میں اور بہشتی زیور میں لکھا ہے کہ اس پر اضحیہ ناجائز ہے۔ اب اس کی دلیل وجہ ارسال فرمادیں۔

(۴) ختم قرآن یعنی ایصال ثواب پر رقم لینا بغیر تعین اجرت ہمارے ملک میں یہ رواج ہے کہ ختم کرنے کے بعد رقم دیتے ہیں بغیر تعین کے۔

(۵) ہمارے ملک میں کسی پر فائز کرنے سے کچھ بطریق صلح لگا دیتے ہیں۔ جس میں ہمارے ملک میں دنبہ دے دیتے ہیں۔ اب اس دنبہ کا کھانا جائز ہے یا ناجائز۔

وانما یفسد بالدواء لوصول ما یصلح للبدن الی الباطن (مستخلص اول کتاب الصوم باب ما یفسد الصوم وما لا یفسد) یصلح للبدن تو انجکشن بھی ہے۔ اس پر روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں۔ بینوا تو جروا



(۱) اگر زمین عشری ہے اور ٹھیکہ پر پانی خرید کر سیراب کی جاتی ہے تو اس میں نصف عشر یعنی بیسواں حصہ واجب ہوگا۔ کما قال فی الدر المختار مع شرحہ ردالمحتار ص ۳۲۸ ج ۲ (و) يجب (نصفه فی مسقی غرب) ای دلو کبیر (ودالیه) ای دولاب لکثر المؤمنة وفی کتب الشافعية او سقاه بماء اشتراه وقوا عدنا لا تأباه. وقال الشامی تحتہ (قوله وقوا عدنا لا تأباه) کذا نقله الباقانی فی شرح الملتقى عن شیخه البهنسی لان العلة فی العدول عن العشر الی نصفه فی مستقی غرب دالیه هی زیادة الکلفة کما علمت وهی موجودة فی شراء الماء ولعلمهم لم يذكر واذلک لان المعتمد عندنا ان شراء الشرب لا یصح وقيل ان تعارفوه صح الخ

(۲) زمین مرہونہ پر فائدہ اٹھانا جائز ہے۔ کما قال فی الدر المختار مع شرحہ ردالمختار ص ۳۸۲ ج ۶ (کتاب الرهن) (لا انتفاع به مطلقاً) لا باستخدام ولا سکنی ولا لبس ولا اجارة ولا اعارة سواء کان من مرتہن او راہن (الا باذن) کل للآخر وقيل لا یحل للمرتہن لانه رباً وقيل ان شرطه کان ربا والا لا وقال الشامی تحتہ بعد ما اطلال قال ط قلت والغالب من احوال الناس انهم انما یریدون عند الدفع الانتفاع ولولاه لما اعطاه الدراهم وهذا بمنزلة الشرط لان المعروف کالمشروط وهو مما یعین المنع واللہ تعالی اعلم۔ اور جب اس سے نفع لینا ناجائز ہو البذا مرتہن جو حاصل اس زمین سے حاصل کرے گا وہ منافع غصب کہلائیں گے اور یہ سارے محاصل مرتہن ہی کے مملوک ہوں گے لیکن ملک خبیث کے ساتھ اور اس تمام کا تصدق کرنا سواء قدر تخم کے اس کے ذمہ واجب ہوگا۔ نیز مرتہن راہن کے لیے نقصان زمین کا ضامن بھی ٹھہرے گا۔ مرتہن کے ان محاصل پر عشر واجب نہ ہوگا بلکہ بوجہ ملک خبیث ہونے کے سب کا تصدق اس کے ذمہ ضروری ہوگا۔

کما قال فی الدر المختار مع شرحہ ردالمختار (کتاب الغصب) ص ۱۹۲ ج ۶ ولوزرعها یعتبر العرف فان اقتسموا الغلة انصافاً او ارباعاً اعتبر والا فالخارج للزارع وعليه اجر مثل الارض واما فی الوقف فتجب الحصۃ او الاجر بکل حال فصولین وقال الشامی تحتہ وفی مزارعة البزازیة بعد نقله مامر عن الذخیرة قال القاضی وعندی انها ان معدة لها وحصۃ العامل معلومة عند اهل تلك الناحية جاز اسحساناً وان فقد احدھما لا یجوز وینظر الی العادة اذا لم یقر بانہ زرعها لنفسه قبل الزراعة او بعدها او کان ممن لا یأخذھا مزارعة ویانف من ذلک فحینئذ تكون غصباً والخارج له وعليه نقصان الارض



و کذا لوزر عها بتاویل الخ

وفی البزازیة علیہ هامش العالمگیریة ص ۸۶ ج ۴ (باب المصروف) ولو بلغ المال الخبیث نصاباً او یجب فیہ الزکاة لان الکمل واجب التصدق۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) واضح رہے کہ یہ عقد اجارہ گو فاسد ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ ایسی صورت میں پرورش کنندہ کو جانور کا مالک گھاس وغیرہ کی قیمت اور اجر مثل پرورش ادا کرے گا اور جانور سارے کا سارا مالک کا ہوگا اور مالک اس کی بیع ہر وقت کر سکتا ہے اور اس سے خریدنے والے شخص کو اس جانور کی قربانی جائز ہے لیکن اگر یہ پرورش کنندہ اس جانور کو اپنے نام پر لے لے بدیں طور کے مطابق اجارہ فاسدہ نصف جانور کو اجرت شمار کر کے پہلے اور نصف آخر مالک سے خرید لے اور دونوں ایسا کرنے پر رضامند ہو جائیں تو ایسا کرنا جائز ہے اور جو نصف جانور اس کو اجرت میں دیا گیا ہے وہ اس کا مملوک ملک خبیث کے ساتھ بن جائے گا اور اس کے لیے طیب نہ رہے گا۔ اب اگر کوئی تیسرا شخص اس جانور کو اس شخص سے خرید لے اور اس سے قربانی کرنا چاہے تو اس کے متعلق مولانا تھانوی صاحب اصلاح الرسوم کے آخر میں نیز بہشتی زیور ص ۵۴ ج ۳ پر اور مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب نے فتاویٰ دارالعلوم ص ۱۶۷-۱۶۸ ج ۱-۲ پر تصریح کر دی ہے کہ اس مشتری کی قربانی اس جانور سے درست نہیں ہے۔ اس کی دلیل بھی ان حضرات نے انہیں مقامات پر ذکر کی ہے وہیں دیکھ لیں لیکن مجھ ناقص عقل والے کو ان کی دلیل سمجھ میں نہیں آتی۔ میری ناقص سمجھ میں تو آتا ہے کہ صورت مسئلہ میں پرورش کنندہ سے خریدنے والے کی قربانی اس جانور پر درست ہونی چاہیے۔ کیونکہ پرورش کنندہ پورے جانور کا مالک بن گیا ہے۔ نصف حصے کو تو وہ مالک سے خرید چکا ہے اور بقایا نصف اجرت میں لے چکا ہے گو یہ اجارہ فاسدہ ہے اور اس میں اجر مثل اور قیمت گھاس اس کو ملنی چاہیے تھی لیکن جب اجرت وہی دی گئی جو متعین تھی اور مالک نے رضامندی سے دی گونا جائز کیا ہے لیکن پھر بھی اس نصف کا پرورش کنندہ مالک بن جائے گا۔ اگرچہ ملک خبیث کے ساتھ ہو اور ملک خبیث کی صورت میں جیسے کہ بیع فاسد میں ہوتا ہے جب اس کو فروخت کر لیا جائے تو گو فروخت کرنا مکروہ ہے لیکن پھر بھی بتصریح فقہاء کرام مشتری کے لیے اس کا استعمال کرنا طیب اور حلال ہے اور وہ ملک صحیح کے ساتھ اس کا مالک بن جاتا ہے۔ لہذا قربانی درست ہونے میں کون سا امر مانع ہے۔ کما قال فی البحر الرائق ص ۹۵ ج ۶ ثم اعلم ان المشتري فاسداً لا يطيب للمشتري ويطيب لمن انتقل الملك منه اليه بكون الثاني ملكه بعقد صحيح بخلاف المشتري الاول فانه يحل له التصرف فيه ولا بطيب له لانه ملكه بعقد فاسد۔

وقال فی الدر المختار مع شرحہ رد المحتار ص ۹۸ ج ۵ بخلاف البیع الفاسد فانه لا

یطیب له لفساد عقده ویطیب للمشتري منه لصحة عقده وقال الشامي تحته بخلاف المشتري شراء فاسداً اذا باعه من غيره بيعاً صحيحاً فان الثاني لا يؤمر بالرد وان كان البائع مأموراً به لان الموجب للرد قد زال بيعه لان وجوب الرد بفساد البيع حكمه مقصور على ملك المشتري وقد زال ملكه بالبيع من غيره كذا في شرح السير الكبير للسرخسي من الباب الخامس بعد المائة - اجاره فاسده بھی اس حکم میں بیع فاسد جیسا ہے - بہر حال معاملہ پیچیدہ ہے - محض ہماری ناقص رائے پر اعتماد نہ کر لینا چاہیے دیگر معتمد علماء سے استفسار کر کے عمل کر لینا چاہیے - ہذا ما عندنا ولعل عند غیرنا احسن من ہذا واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

(۴) یہ المعروف کا مشروط کے تحت آتا ہے - لہذا ناجائز ہے - کما هو مصرح فی کتاب الاباحۃ من الشامیة والفتاویٰ الرشیدیة وغیرہما فانظرہ -

(۵) واضح رہے کہ اگر محض فائرنگ ہوئی ہے کوئی زخم وغیرہ نہیں ہوا ہے یا زخم ہوا ہے لیکن وہ اچھا ہو گیا ہے اور اس کا کوئی نشان باقی نہیں رہ گیا ہے تو ایسی صورت میں صلح کے اندر کوئی مال یا دنبہ وغیرہ لینا ناجائز ہے - دنبہ وغیرہ کو اپنے مالک پر رد کرنا ضروری ہے اور اس کا کھانا نیز اس سے انتفاع لینا درست نہیں ہے - ہاں اگر دنبہ وہ لوگ مانگتے نہیں ہیں اور نہ صلح مقرر ہوئی ہے صرف محبت بڑھانے کی خاطر اگر بطور دعوت یا صحبت کے دے دیتے ہیں مشروط نہیں ہے تو درست ہے اور اس کا کھانا جائز ہے - کما هو الظاهر

قال فی العالمگیریۃ ص ۲۶۱ ج ۴ جرح رجلاً عمداً فصالحه منه لا یخلوا ما ان برأ او مات منها فان صالحه من الجراحۃ او من الضربۃ او من الشجۃ او من القطع او من الید او من الجنایۃ لا غیر جاز الصلح ان برأ بحیث بقی له اثر وان بری بحیث لم یبق له اثر بطل الصلح الخ

(۶) واضح رہے کہ جو چیز مصلح للبدن ہو وہ مفسد تو ضرور ہے لیکن اس کے لیے شرط یہ ہے کہ بذریعہ منافذ اصلیہ مثلاً منہ، ناک، حلق، کان، دبر، فرج یا بذریعہ منافذ عارضیہ مثلاً جراحۃ جائتہ جراحۃ آتہ کے جوف بطن یا جوف دماغ تک پہنچ جائے - تب مفسد ہے اگر دوا یا غذا جوف بطن یا جوف دماغ میں بذریعہ مسامات پہنچ جائے تو مفسد نہیں ہے - انجکشن گو مصلح ہے لیکن چونکہ اس کے ذریعہ دوا بذریعہ مسامات جوف بطن یا جوف دماغ میں پہنچتی ہے لہذا مفسد صوم نہیں ہے -

(۶) کما قال فی البر جندی شرح مختصر الوقایہ ص ۲۱۷ ج ۱ او وصل دواء الی

جوفہ وهو داخل تنور البدن او دماغہ الی ان قال من غیر المسام ہی المنافذ الضیقة فی البدن وهی من عبارات الاطباء اخدت من سم الخياط وهو ثقبه واحترز بذلك عما اذا مسح ظاهر الجلد بدهن ونحوه ووصل الی الجوف من تلك المنافذ فانه لا یفید۔

وقال القهستانی فی جامع الرموز ص ۳۶۱ ج ۱ او وصل دواء الی جوفہ او دماغہ وجوف الانسان بطنه من غیر المسام فلو وصل شئ منها الی الجوف لم یفسد بلا خلاف لكن ینبغی ان یرکب مکروها علی الخلاف قیاسا علی صب الماء علی البدن کما یأتی۔  
وفی المبسوط ص ۶۷ ج ۳ (کتاب الصوم) وان وصل عین الکحل الی باطنه وذلك من قبل المسام لا من قبل المسالك اذ لیس من العین الی الحق مسلك فهو نظیر الصائم یشرع فی الماء فیحد برودة الماء فی کبدہ وذلك لا یضره وعلی هذا اذا دهن الصائم یشرب به۔

مستخلص کی عبارت ان کے منافی نہیں ہے بلکہ مراد اس کی یہ ہے کہ وانما یفسد بالدواء لو یرکب ما یصلح للبدن الی الباطن (ای بطریق المنافذ) لا المسام۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حرره عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۱۷ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جھٹکے سے ذبح شدہ جانور کا حکم، بوقت ذبح جانور کا سر الگ نہ کرنا چاہیے، ذبح کے لیے لٹاتے وقت اگر قرباتی کے جانور کو چوٹ لگ جائے تو قربانی جائز ہے، جانور کو ذبح کی تکلیف سے بچانے کے لیے بیہوش کرنا، قرآن کریم کو تلاوت سے پہلے چومنا، نمازوں میں سورتیں ترتیب سے پڑھنے کا ثبوت کیا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) اگر کوئی مسلمان بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر جانور کو جھٹکے کی طرح ذبح کرے کہ سر یک دم کٹ جائے تو وہ گوشت حلال ہوگا یا حرام۔

(۲) ذبح کرتے ہوئے سارا سر یک دم کاٹا جائے اس کی وجہ فقہاء نے کیا لکھی ہے۔ حرام مغز نہیں کاٹنا



چاہیے اس کی صراحت کسی نے لکھی ہو تو وہ عبارت درکار ہے اور اس کی علت بھی مل جائے تو بہت فائدہ ہوگا۔  
(۳) قربانی کے جانور کو لٹاتے ہوئے اگر ٹانگ ٹوٹ جائے اور یہ واقعہ ذبح کرنے سے متصل پہلے رونما ہو تو اس کی قربانی جائز ہوگی اس پر جزیئہ مطلوب ہے۔

(۴) قربانی کا جانور اگر ذبح کرنے سے پہلے بے ہوش کر لیا جائے تاکہ اسے ذبح کی تکلیف زیادہ محسوس نہ ہو تو بے ہوشی جانور میں عیب شمار ہوگی یا نہیں۔ اس پر جزیئہ مطلوب ہے۔

(۵) قرآن پاک کو تلاوت سے پہلے چومنا کیسا ہے۔ طحطاوی علی مراقی الفلاح میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا عمل بھی نقل کیا ہے۔ اس کی اصل عبارت اور پھر شامی یا بحر الرائق سے اس کی تحقیق درکار ہے۔

(۶) نمازوں میں سورتیں ترتیب سے پڑھی جائیں۔ اس کے لیے فتح القدیر اور شامی وغیرہ کی عبارات اور اس ترتیب کا حکم مع اختلاف مطلوب ہے۔

### ﴿ج﴾

(۱) گوشت کھانا حلال ہے لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے۔ اگر دیگر شرائط ذبح سارے کے سارے موجود ہوں۔  
كما قال في القدوري ومن بلغ بالسكين النخاع او قطع الرأس كره له ذلك وتوكل ذبيحته۔ وفي البدائع ص ۶۰ ج ۵ فان نخع او سلخ قبل ان تبرد فلا بأس باكلها لوجود الذبح بشرائطه۔

(۲) ذبح کرتے وقت سارا سر یک دم کاٹنا مکروہ ہے۔ نیز حرام مغز تک چھری کا پہنچانا بھی مکروہ ہے۔  
حدیث میں اس سے نہی آئی ہے۔ فقہاء نے اس کی علت یہ بیان کی ہے کہ بلا ضرورت جانور کو اس سے زیادہ تکلیف پہنچتی ہے اور حدیث میں ذبیحہ کے ساتھ احسان کرنے اور اس کو راحت پہنچانے کا حکم دیا گیا ہے۔  
قال في البدائع ص ۶۰ ج ۵ لان السنة في ذبح الحيوان ما كان اسهل على الحيوان واقرب الى راحته والاصل فيه ما روينا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال ان الله تعالى عز شأنه كتب الاحسان على كل شئ فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحة وليحد احدكم شفرته ويرح ذبيحته الخ

وفيهما ايضاً ص ۶۰ ج ۵ (ومنها) الا كتفاء بقطع الوداج ولا يبلغ به النخاع وهو العرق الابيض الذي يكون في عظم الرقبة ولا بيان الرأس ولو فعل ذلك يكره لما فيه من زيادة ايلام من غير حاجة اليها وفي الحديث الا لا تنزعوا الذبيحة والنخاع القتل الشديد حتى يبلغ النخاع۔ وهكذا في العالمگیریہ ص ۳۱۹ ج ۵



وفی شرح الوقایۃ ص ۳۴ ج ۴ و (کرہ) ذبحها من قفاها والنخع ای الذبح الشدید حتی یبلغ النخاع وهو بالفارسیۃ حراممغز وفی الهدایۃ ص ۴۲۲ جلد ۴ من بلغ بالسکین النخاع او قطع الرأس کرہ له ذلک وتوکل ذبیحته وفی بعض النسخ قطع مکان بلغ والنخاع عرق ابیض فی عظم الرقبۃ اما الکراهۃ فلما روى عن النبی علیہ السلام انه نهى ان تنزع الشاة اذا ذبحت و تفسیر ما ذکرناه وقیل معناه ان یمدرأسه حتی یتظهر مذبحه وقبل ان یکسر عنقه قبل ان یسکن من الضطراب و کل ذلک مکروه وهذا لان فی جمیع ذلک وفی قطع الرأس زیادة تعذیب الحيوان بلا فائدة وهو منہی عنه الخ

(۳) ایسے جانور کی قربانی جائز ہے۔ کما قال فی الهدایۃ ص ۴۳۲ ج ۴ ولو اضجعها فاضطربت فانکسر رجلها فذبحها اجزاه استحساناً عندنا خلافاً لزفر والشافعی رحمہما اللہ لان حالۃ الذبح ومقدماته ملحقة بالذبح فکانہ حصل به اعتبار او حکما وكذا لو انقلبت فی هذه الحالة فانقلبت ثم اخذت من فوره وكذا بعد فوره عند محمد خلافاً لابى يوسف لانه حصل بمقدمات الذبح

وفی البدائع ص ۷۶ ج ۵ ولو قدم اضحیۃ لیذبحها فاضطربت فی المکان الذی یذبحها فیہ فانکسرت رحلها ثم ذبحها علی مکانها اجزاه وكذلك اذا انقلبت منه الشفرة فاصابت عینها فذهبت والقیاس ان لا یجوز الخ وهکذا فی العالمگیریۃ ص ۲۹۹ ج ۵ وهکذا فی الدر المختار مع شرحه الشامی ص ۳۲۵ ج ۶ .

(۴) ایسی صورت میں اگر کوئی اور عیب فاحش مانع نہ پایا جائے ظاہر ہے کہ صرف بے ہوش کر دینے کے بعد ذبح کر لینے سے قربانی ہو جائے گی اور گوشت بھی حلال ہوگا کیونکہ یہ فعل کسی شرط حلت کے منافی نہیں ہے اور جانور میں ذبح سے قبل حیات بھی موجود ہے اور عیب بھی فاحش نہیں ہے۔ کیونکہ یہ بے ہوشی کا اثر تو تھوڑی دیر کے بعد زائل ہو جاتا ہوگا اور عیب فاحش مانع ہے۔ جواز قربانی سے نہ عیب یسر و قلیل کما قال فی الفتاویٰ العالمگیریۃ ص ۲۹۷ ج ۵ (واما صفته) فهو ان یکون سلیمًا من العیوب الفاحشة کذا فی البدائع باقی جانور کو بے ہوش کر کے ذبح کرنا فعل غیر شرع ہے۔ جیسا کہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اس قسم کے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں امداد الفتاویٰ ص ۶۰۶ ج ۳ دوسرا کلام یہ ہے کہ خود یہ فعل جائز ہے یا نہیں سو اس میں تفصیل یہ ہے کہ یہ دیکھنا چاہیے کہ اس آلہ سے اس جانور کے کسی حصہ پر ضرب لگائی جاتی ہے یا کسی نشہ آور چیز سے اس کو بے ہوش کیا جاتا ہے جیسا کہ سائل نے اس میں تردید ظاہر کیا ہے

اور غالب طریق ثانی ہے سوا گرایا ہے تو یہ فعل حرام ہے۔ اما الطريق الاول فلما فی ردالمختار مکروہات الذبائح الی ان قال اور اگر یہ دونوں طریقے نہیں بلکہ کسی مباح طریقہ سے اس جانور کے حاسبہ کو معطل کر دیا جاتا ہے تو وہ بھی دو وجہ سے ناجائز ہے۔ اول اس وجہ سے الخ

(۵) قرآن پاک کا چومنا جائز ہے۔ طحاوی ہمارے پاس نہیں ہے تاکہ اس کی عبارت نقل کی جائے۔ ہاں درمختار اور شامی کی عبارت درج کی جاتی ہے۔ قال فی الدرالمختار مع شرحہ الشامی ص ۳۸۴ ج ۶ وفی القنیۃ فی باب ما یتعلق بالمقابر تقبیل المصحف قیل بدعة لکن روی عن عمر رضی اللہ عنہ انہ کان یاخذ المصحف کل غداة ویقبلہ ویقول عہد ربی و منشور ربی عزوجل و کان عثمان رضی اللہ عنہ یقبل المصحف ویمسحہ علی وجہہ۔ وقال الشامی تحتہ (قوله و منشور ربی) قال فی القاموس المنشور الرجل المنتشر الامر وما کان غیر مختوم من کتب السلطان والمراد کتاب ربی ففیہ تجرید عن بعض المعنی ط

امداد الفتاویٰ ص ۶۱ ج ۴ پر مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ قرآن شریف کو بوسہ دینے کے متعلق ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں ضروری نہیں لیکن ادب و احترام کا طریق ہے اور جائز ہے۔

(۶) نمازوں میں سورتوں کو پڑھنے کے کئی طریقے ہیں۔ کچھ اولیٰ ہیں کچھ جائز ہیں اور کچھ مکروہ ہیں۔ نہ معلوم آپ کو کون سی صورت کا حکم مع اختلاف دریافت کرنا مقصود ہے۔ ویسے تمام سورتوں کا ذکر کرنا اور ان کو قید تحریر میں بیک وقت لانا بڑا مشکل ہے۔ کچھ صورتیں مع احکام لکھی جاتی ہیں۔ دو سورتوں کو ایک ہی رکعت میں پڑھنا خلاف اولیٰ ہے ویسے جائز ہے۔ ان دو سورتوں کو ایک رکعت میں پڑھنا جن میں ایک یا متعدد سورتیں فاصل ہوں مکروہ ہے۔ دو رکعتوں میں ایسی دو سورتوں کو پڑھنا جن میں ایک صورت فاصل ہو تو مکروہ ہے اور بعض نے کہا ہے اگر ایک سورت طویل فاصل ہو تو مکروہ نہیں ہے اور ایک سورۃ قصیر فاصل ہو تو مکروہ ہے۔ اس سے زائد سورتیں فاصل ہوں تو بالاتفاق مکروہ نہیں ہے۔

کما قال فی فتح القدیر ص ۲۹۹ ج ۱ ولو جمع بین سورتین فی رکعة لا ینبغی ان یفعل ولو فعل لا بأس بہ والانتقال من آية من سورة الی آية من سورة اخرى او من هذه السورة بینہما آیات مکروہ و کذا الجمع بین سورتین بینہما سور او سورة فی رکعة اما فی الركعتین فان کان بینہما سور او سورتان لا یکرہ وان کان سورة قیل یکرہ وقیل ان کانت طويلة لا یکرہ کما اذا کانت سورتان قیصرتان۔

ایک رکعت میں ایک سورت پڑھ لی جائے یا ایک ہی رکعت میں دو سورتوں کو اس طرح پڑھ لیا جائے تو

مکروہ ہے۔ کما قال فی فتح القدیر ص ۲۹۹ ج ۱ وان قرأ فی رکعة سورة وفي الثانية ما فوقها او فعل ذلك فی رکعة فهو مکروہ۔

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۱ محرم ۱۳۸۶ھ

الاجوبۃ کلھا صحیحہ محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جس شخص کے ورثاء میں ایک بیوی دو بیٹیاں تین بھائی ہوں ترکہ کیسے تقسیم ہوگا، جامع مسجد کے قریب چھوٹی مسجد میں جمعہ جاری کرنا، رات کو سپیکر پر شبینہ پڑھنا بنک یا ڈاک خانہ میں مسجد یا مدرسہ کی رقم رکھنا، نکاح خواں تصویر بنوانا نہیں چاہتا لیکن مجبوراً ویڈیو میں اس کی تصویر آ جاتی ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) میرا بھائی عبدالعزیز فوت ہو گیا ہے اور اس کے ترکہ میں ایک مکان ہے جس کے وارث حسب ذیل ہیں۔  
عبدالعزیز کی پہلی بیوی میں سے ایک لڑکی عائشہ بی بی اور ایک لڑکا عبدالحق تھا جس میں سے اس وقت عائشہ بی بی خود موجود ہے اور عبدالحق اس کی زندگی میں فوت ہو گیا تھا۔ البتہ اس کی ایک لڑکی ہے یعنی عبدالحق کی جو اس وقت شادی شدہ ہے۔ نیز تین بھائی، اللہ بخش، خود احسن، محمد رمضان اس وقت موجود ہے اور ایک بھائی لعل محمد جو کئی سال پہلے عبدالعزیز سے فوت ہو گیا ہے۔ لعل محمد اس کے پانچ بیٹے اور پانچ بیٹیاں موجود ہیں ان میں سے شرعاً کون کون حقدار ہیں۔

اپنی زندگی میں عبدالعزیز اپنی دوسری بیوی کو آدھی قیمت مکان کی دینے کے لیے تیار تھا اور وہ کہتا تھا کہ میں نے اپنی دوسری بیوی کا حق ادا نہیں کیا۔ اس لیے اس کو زیادہ دیتا ہوں تو کیا اسی طرح آدھی قیمت مکان اس کی موجودہ بیوی کو دے دی جائے یا کہ نہیں۔ باقی تمام ورثاء کو صحیح صحیح حصہ دیا جائے۔

چونکہ محمد رمضان نے اپنے بھائی سے اس کی زندگی میں مکان خرید کر لیا تھا لیکن پھر بھی اب محمد رمضان یہ چاہتا ہے کہ میں اس کو شرعی طور پر تقسیم کروں تاکہ خدا کے نزدیک گرفت نہ آئے۔

(۲) ایک مسجد میں ۸۵/۸۰ سال سے بدستور جمعہ نماز ادا ہو رہی ہے اور وہ بڑی اور جامع مسجد قدیمی ہے۔ قریب ہی ایک اور مسجد ہے جو چھوٹی بھی ہے اور جمعہ بھی اس میں کبھی نہیں ہوا تھا۔ اب کچھ دنوں سے اس میں جمعہ ہونا شروع ہو گیا ہے جس کی وجہ سے اس پہلی مسجد میں اب نمازی نہیں رہے۔ صرف مسافر اور چند محلے کے آدمی آتے ہیں اور مسجد بے رونق ہو گئی ہے اس کے متعلق شرعی حکم کیا ہے۔ کیا اس بڑی مسجد میں جمعہ بند کر سکتے



ہیں یا کہ نہیں۔ کیا دوسری مسجد والے شرعی طور پر مسجد ضرار کے حکم میں ہے کہ نہیں وہ لوگ مجرم ہیں کہ نہیں جو صرف جمعہ کی وجہ سے قوم میں باہمی تفرقہ ڈال رہے ہیں۔

(۳) یہ جورات کو لوگ شبینہ پڑھتے ہیں اور لاؤڈ سپیکر استعمال کرتے ہیں جس میں قرآن پڑھنا یا سننا ضروری ہے تو جو لوگ رات کو اپنی بیویوں سے ہم بستری کرتے ہیں وہ اسی حالت میں بامر مجبوری قرآن پاک سنتے ہیں کیا یہ جرم نہیں ہے اگر ہے تو کیا ان کو روکا جائے یا کہ نہیں۔ اگر روکتے ہیں تو وہ لوگ لڑتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ علماء نے اجازت دی ہے کیا یہ صحیح ہے۔ صبح کو درس قرآن بھی لاؤڈ سپیکر پر ہوتے ہیں حالانکہ لوگ اس وقت بیت الخلاء میں اکثر جاتے ہیں اور وہیں ان کے کانوں میں قرآن پاک کی آواز آتی ہے تو کیا اس میں پڑھنے والے یا سننے والے کو کوئی گناہ ہے۔

(۴) بینک یا ڈاک خانہ میں مدرسہ یا مسجد یا کسی اور کاروبار کی رقم رکھنا جائز ہے کہ نہیں۔ جبکہ اس رقم سے سودی کاروبار ہوتا ہے جو کہ نص قطعی سے حرام ہے۔

(۵) ایک آدمی جان بوجھ کر فوٹو نہیں کھچواتا لیکن غیر اختیاری اور چپکے سے اس کا فوٹو اتار لیا جاتا ہے باوجود اس کے منع کرنے کے بھی منع نہیں ہوتے جیسا کہ شادی وغیرہ میں ہوتا ہے۔ خاص کر نکاح خوان تو اس میں ضرور پھنستا ہے تو اس صورت میں کیا وہ مجرم ہے یا نہیں۔

### ﴿ج﴾

(۱) متوفی عبدالعزیز کا کل ترکہ بہتر حصے ہو کر تفصیل مذکورہ کے مطابق موجودہ ورثاء میں تقسیم ہوگا۔ عبدالعزیز کا لڑکا جو اس سے پہلے فوت ہو گیا ہے اس کی لڑکی اپنے دادا کے ترکہ سے حصہ نہیں پائے گی۔ اسی طرح عبدالعزیز کا بھائی لعل محمد جو اس سے پہلے فوت ہو چکا ہے اس کی اولاد بھی اپنے چچا کے ترکہ میں حقدار نہیں ہیں۔ عبدالعزیز کی دوسری گھر والی صرف اپنے حصہ کی حقدار ہے۔ زائد حصہ جو اس کا خاوند اس کو دینا چاہتا ہے وہ لینے کی حقدار نہیں ہے۔ وہ مکان یا اس کی قیمت مندرجہ بالا طریق کے مطابق تقسیم کی جائے۔

(۲) جمعہ کی نماز بند کرنا امام اور اہل محلہ کی رضا مندی پر موقوف ہے۔ جمعہ کی نماز جاری رکھنا چاہیں تو بھی جائز ہے۔ دوسری مسجد کو مسجد ضرار کا حکم دینا کسی طرح جائز نہیں ہے۔

(۳) شبینہ لاؤڈ سپیکر پر پڑھنا اسی طرح درس قرآن بلا ضرورت شدیدہ جبکہ درس دہندہ کی آواز بغیر لاؤڈ سپیکر کے سنائی دیتی ہو لاؤڈ سپیکر پر دینا یہ دونوں اعمال زمانہ سلف صالحین میں نہیں ہیں ان دونوں کو بند کر دینا چاہیے۔



(۴) بلا ضرورت شدیدہ کے بنک میں رقم نہ رکھی جائے اور سخت ضرورت کی حالت میں کرنٹ کھاتہ میں رکھنے کی گنجائش ہے۔

(۵) فوٹو کھینچوانا جائز نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندرہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۲۹ جمادی الثانیہ ۱۴۰۰

جس زمین کو نہری پانی دیا جائے اس میں عشر واجب ہوگا یا نصف عشر، ران وغیرہ جو ستر ہیں ان کو ہاتھ لگانا کسی سے مالش کروانا، کیا استاد کا بچوں کو مارنا اور زد و کوب کرنا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) زمین نہری آبپاشی کی پیداوار پر عشر واجب ہے یا بیسواں حصہ ہے۔

(۲) گھٹنوں سے اوپر زیر ناف کو ہاتھ لگانا بیت ثواب کیسا ہے۔ جو کہ ہم بطور تبرک روز برائے آسائش مہمان کرتے ہیں یا اکثر صاحب اقتدار لوگ یا عالمان وقت کو ہاتھوں پاؤں کو مالش کرتے ہوئے کپڑوں کے اوپر سے واقعہ ہاتھ ہو وہ اعضاء جو کہ عورت میں شمار کیا گیا ہے درست ہے یا نہیں۔

(۳) یہ کہ ہم تو جتنا قادر بر خویش ہیں وہاں تک استاذ کی قدر کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دیں اب بات یہ ہے کہ کس حد تک استاذ حکمران ہو سکتا ہے۔ مثلاً تربیت بچوں کے لیے زد و کوب و حکمران ہونا از وجہ دینی یا دنیاوی جس میں ان بچوں کو فائدہ ہو درست ہے یا نہیں۔

احقر حافظ محمد مدرس درجہ قرآن عبدالحق برادر آٹو سنوریہ ضلع مظفر گڑھ

﴿ج﴾

(۱) نہری زمین کی پیداوار پر عشر و نصف عشر دونوں واجب ہیں۔ یعنی اگر بارش کے پانی سے کھیتی کو سیراب کیا تو دسواں حصہ اور اگر چاہی یا نہری پانی سے سیراب کیا ہے تو بیسواں حصہ عشر واجب ہے۔ کیونکہ نہری پانی کا معاوضہ دینا ہوتا ہے۔

(۲) نابالغ اور بے ریش لڑکوں سے بدن دبوانا جہاں موضع تہمت ہو یا موقع تہمت نہ ہو بلکہ خوش شہوۃ ہو ہر دو صورتوں میں ناجائز ہے اور جوان آدمی سے بدن دبوانا گھٹنوں تک بلا اختلاف جائز ہے اوپر اختلاف ہے

احتیاط ترک میں ہے۔ عالمگیری ص ۳۲۷ ج ۵ باب الثامن من الکراہیۃ

ضرورت کے وقت دفع شرارت کے لیے قدر مناسب ضرب تادیب کے لیے جائز ہے۔ ان قیود کے خلاف انتقام لینے کے لیے یا سخت غصہ میں مارنا جائز نہیں یا اندازہ سے زائد زد و کوب بھی جائز نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا بنو ہاشم کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، سودی کاروبار کرنے والے شخص سے تجارت کی غرض سے رقم قرض لینا، نقد اور ادھار کی قیمت میں کمی بیشی کرنا جائز ہے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء اس مسئلہ میں کہ

(۱) بنی ہاشم کو زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں اور بعض حضرات جائز قرار دیتے ہیں اور جواز دینے کے لیے سبب خمس الخمس بیان کرتے ہیں اور حضرت طحاوی کا قول ہے اور صاحب درمختار کا بھی جواز کا قول ہے اس مسئلے کا بنا بر تفصیل مع حوالہ جات کتب معتبرہ جواب دیجیے اور اس مسئلہ میں ہمارے علاقہ میں بہت زیادہ فساد کا خطرہ ہے۔  
(۲) زید کا کوئی رشتہ دار سود کا کاروبار کرتا ہے اور زید اپنے بھائی سود خوار سے بطور قرض کچھ رقم لے کر تجارت کرتا ہے کیا زید کے لیے یہ رقم جو اپنے بھائی سے بطور قرضہ لی ہے حرام ہے یا حلال ہے اور کیا زید کو یہ مال کسی طریقہ سے بھی حلال ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(۳) ایک چیز ہے جس کی قیمت ایک روپیہ ہے اور اس چیز کو نقد میں ایک روپیہ دیتا ہے اور ادھار پر دو روپیہ کیا یہ بیع جائز ہے یا نہیں۔ اس میں کوئی شبہ سود کا تو نہ ہوگا۔

### ﴿ج﴾

(۱) تفصیل حوالہ جات کافی الحال وقت نہیں ہے۔ البتہ قول مفتی باہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ زکوٰۃ کا مال اوساخ (میل کچیل) اور گندگی کی قسم سے ہے۔ بنو ہاشم بوجہ قرابت نبویہ کے محترم و مکرم ہیں۔ لہذا ان کو ہدایا و دیگر تحفہ و تحائف سے مالا مال کیا جائے۔ عینہ الشارح مسلم فقیر غیر ہاشمی ولا مولاہ اس میں صاف تصریح ہے کہ زکوٰۃ اس فقیر کو دی جائے جو ہاشمی نہ ہو اور ہاشمی کا آزاد شدہ غلام بھی نہ ہو۔

(۲) زید کسی حلال کمائی والے شخص سے قرض لے کر کاروبار کرے پھر اپنے بھائی کو کہے کہ تم میری طرف سے قرضہ ادا کرو۔ پھر اپنے بھائی کو خود قرضہ ادا کر دے اپنی کمائی سے اور اپنے بھائی کو سودی کاروبار سے روکنا ضروری ہے ورنہ گنہگار ہوگا۔

(۳) جائز ہے۔ ہدایہ کتاب البیوع میں تحریر ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم  
عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا ماں باپ کے نافرمان اور بے حرمتی کرنے والے کے پیچھے نماز جائز ہے

﴿س﴾

چہ میفرمایند علماء دین و شرع متین اندریں مسئلہ کہ زید والدین خود را بسیار بے حرمتی میکند حتی کہ میگوید کہ دوزخ مرا از احسان والدین منظور و قبول است و پدرش قرآن شریف بہ پیش او نہادہ کہ از نافرمانی والدین توبہ کن و بسیار نصیحت کرد لیکن آن دوام میکند و دروغ با پدر و مادر میگوید و مال ایشان بہ مکر و فریب میخورد و سخن زوجه خود میشود و دیدر زوجه قبول میکند لہذا امر قوم است کہ عندالشرع شریف حکم چنین شخص صیست و نماز بہ پس او جائز است یا نہ بینوامن کتب المعتمرہ و توجروا۔

مولوی عبدالعزیز صاحب ضلع بنوں

﴿ج﴾

بعد از شرک عقوق و نافرمانی والدین بزرگ ترین گناہ است در حدیث است حضور صلی اللہ علیہ وسلم الا انکم باکبر الکبائر ثلاثا الا شرک باللہ و عقوق الوالدین و شہادۃ الزور (رواہ مسلم) و ایضا سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الکبائر فقال الشرک باللہ و قتل النفس و عقوق الوالدین (رواہ ایضا مسلم مشکوٰۃ شریف ص ۱۷) در قرآن کریم توحید و احسان والدین را باہم امر کردہ وارد است۔

وقضی ربک ان لا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احساناً الایۃ نیز والدین را کلمہ اف کہ موجب ملال والدین است گفتن بعض قطعی حرام است ولا تقل لہما اف الایۃ پس بے عزتی و بے حرمتی والدین چگونہ جائز باشد و دریں جملہ کہ دوزخ مرا از احسان والدین منظور نعوذ باللہ خوف امر عظیم است اعاذنا اللہ من تلک الخرافات و پس ایں چنین کس نماز مکروہ تحریمی است و امامت او جائز نیست۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

بالغہ لڑکی کا اس پر فتنہ دور میں بغیر محرم کے ہاسٹل میں رہنا قطعاً جائز نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین الی یوم الدین صورت دریں مسئلہ کہ مسمی زید خطیب و امام جامع مسجد ہے۔ اس کی ایک لڑکی جس نے مڈل تک اپنے شہر کھروڑ تھانے زنا نہ سکول میں تعلیم حاصل کی ہے۔ لڑکی کی عمر سولہ سال سے زائد ہی ہے۔ اس وقت تک لڑکی غیر منکوحہ ہے لڑکی مذکورہ کو مزید تعلیم دلانے کی خاطر خطیب صاحب مذکور ضلع شہر مظفر گڑھ کے نارمل سکول میں داخل کروانا چاہتے تھے تو پہلے اس سے کہ وہ لڑکی مذکورہ کو داخل کراتے ایک استفتاء ایک مفتی صاحب کی خدمت میں خطیب صاحب موصوف نے ارسال کیا جس کا جواب حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے جو دیا اس کی نقل درج ذیل ہے۔ آج کل کا ماحول سخت فساد زدہ ہے دل گواہ نہیں رہتا کہ اس طرح بالغہ لڑکی ہوسٹل میں رہ کر تعلیم حاصل کرے۔ پھر اتنی مزید تعلیم کی ضرورت ہی کیا ہے۔ بہر حال اگر آپ کو اطمینان ہو تو والدہ یا خاوند کے ساتھ رہتے ہوئے پوری حفاظت کے ساتھ تعلیم دلانی جائے۔ فقط دستخط مفتی صاحب زید مذکور نے فتویٰ حاصل کرنے کے بعد اپنی لڑکی کو مظفر گڑھ کے سکول میں اکیلا داخل کر دیا ہے۔ خاوند کی تخصیص تو اس لیے نہیں رہی کہ لڑکی ابھی تک غیر منکوحہ ہے۔ سکول کے منتظمین والدہ یا اور کسی کو ساتھ رہنے کی بھی اجازت نہیں دیتے۔ اس لیے لڑکی مذکورہ اکیلی ایک دوسرے شہر میں ہوسٹل میں رہ کر تعلیم حاصل کر رہی ہے۔ لڑکی مذکورہ کا والد کہتا ہے کہ ایسے سکولوں میں پردہ کا مکمل انتظام ہوتا ہے۔ کیا لڑکی کو اس طرح تعلیم دلانا ایک خطیب و امام مسجد کے شایان شان ہے یا نہیں۔ جواز و عدم جواز سے باخبر فرمایا جائے۔ کیا اگر دوسرے لوگ امام صاحب کو قابل تقلید سمجھ کر اپنی اولاد بالغہ کو پڑھانا شروع کر دیں تو ان کے لیے امام صاحب کا فعل قابل تقلید ہو سکتا ہے یا نہیں۔ کیا ایسے امام صاحب کے سامنے تعظیم کھڑے ہونا یا پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے۔ بینوا تو جروا

المستفتی حبیب احمد کان اللہ

﴿ج﴾

بالغہ لڑکی کا موجودہ ماحول میں اجنبی مقام میں بغیر کسی محرم کی معیت کے ہوسٹل میں رہنا یقیناً ناجائز اور موجب فتنہ ہے۔ اس سے بچنا واجب ہے اور ترک واجب معصیت ہے۔ معصیت کے روکنے پر قادر ہو۔ نہ کے باوجود سکوت اور تسامح بلکہ اس معصیت میں اس سے تعاون کرنا اور اس معصیت کا سبب بننا اور اس پر خود آمادہ کرنا فسق ہے اور فاسق کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ اس کی امامت اور خطابت جائز نہیں ہے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ماتان

۲۱ شوال ۱۳۷۴ھ



## خاندانی منصوبہ بندی اور اسقاط حمل سے متعلق مکمل تحقیق



چہ میگویند علماء دین و شرع متین در جواز و عدم جواز این مسئلہ یعنی تنظیم پیداشت خانوادہ کہ در عرف شاخاندانی منصوبہ بندی گفتہ میشود۔

در این جا علماء اختلاف دارند یک گروہ کہ از خزائنہ دولت پرورش کردہ میشوند فتویٰ صادر کردہ اندامیکہ چار ماہ از حمل نگذشتہ یا عدت چہار ماہ زن می تواند قرص منصوبہ بندی استعمال کند بعد از چار ماہ استعمال ادویہ درست نہ باشد و ہمیں طبقہ علماء می فرمایند کہ در شریعت عزل جائز است و طبقہ دیگر علماء استعمال قرصہا و ادویہ را بارادہ اینکہ انقطاع حمل شود قطعاً بلا قید حرام قرار دادہ اند بنیوا تو جروا۔

ایران زاهدان خیابان گور بند مولانا محمد غیاث اللہ مدرسہ دارالعلوم اشاعت التوحید



خاندانی منصوبہ بندی سرے سے اسلامی تعلیمات اور ایمانی مقتضیات کے خلاف ہے۔ اسلام نے نسل کے بڑھانے کی ترغیب دی ہے جس سے مسلمان کی تعداد بڑھے گی اور اجتماعی اقتصادی اور جنگی وغیرہ اعتبارات سے ان کی قوت میں اضافہ ہوگا۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ تزوجوا الولود والود فانی مکاثر بکم الامم یوم القیمۃ رواہ ابو داؤد والنسائی مشکوٰۃ ص ۲۶۷ یعنی پیار و محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورت کے ساتھ نکاح کیا کرو۔ کیونکہ میں تمہاری کثرت پر قیامت کے دن فخر کروں گا۔ سنن ابی داؤد کی ایک حدیث ہے۔ عن معقل بن یسار ان رجلاً جاء الى النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی اصبت امرأة ذات جمال و حب وانہا لا تلد افاتر و جہا قال لائم اتاہ الثانية فنهاہ ثم اتاہ الثالثة فقال تزوجوا الولود والود فانی مکاثر بکم (ابوداؤد ص ۲۸۰) مقعل بن یسار کی روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے ایک شریف خاندان کی ایک حسین عورت ملتی ہے جو بچے نہیں جنتی۔ کیا میں اس کے ساتھ نکاح کر لوں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں پھر دوسری مرتبہ وہ شخص آیا پھر آپ نے روکا۔ پھر تیسری مرتبہ آیا تو آپ نے ارشاد فرمایا پیار و محبت کرنے والی اور زیادہ بچے دینے والی عورت کے ساتھ نکاح کیا کرو کیونکہ میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔ اسی طرح قاہرہ میں جو عالم اسلام کے علماء کی دوسری کانفرنس مئی ۱۹۶۵ء میں منعقد ہوئی تھی تو اس کانفرنس میں عالم اسلام کے علماء نے شرعی تحقیق کے بعد متفقہ طور پر ضبط ولادت کے متعلق ایک قرارداد پاس کی تھی۔ جس کے چند دفعات درج ذیل ہیں۔

ان الاسلام ترغیب فی زیادۃ النسل و تکثیرہ لان کثرۃ النسل تقوی الامۃ الاسلامیۃ اجتماعیا و اقتصادیا و حربیا و تزیدھا عزۃ و منعة اسلام نے نسل بڑھانے کی ترغیب دی ہے کیونکہ کثرت نسل امت اسلامیہ کو اجتماعی اقتصادی اور جنگی لحاظ سے قوت بخشی ہے اور اس کی عزت و شوکت کو بڑھاتی ہے۔

اذا كانت هناك ضرورة شخصية تحتم تنظيم النسل فللزوجة ان يتصرفا طبقا لما تقتضيه الضرورة و تقدير هذه الضرورة متروک لضمیر الفرد و دینہ۔

جب کسی کو شخصی طور پر ضبط ولادت کی سخت ضرورت پیش ہو جائے تو ایسی صورت میں میاں بیوی بقدر ضرورت یہ تصرف کر سکتے ہیں لیکن اس ضرورت کا معیار اس شخص کا اپنا ضمیر اور اس کا اپنا دین ہے۔

لا یصح شرعا وضع قوانین تجبر الناس علی تحديد النسل بای وجه من الوجوه شریعت میں ایسے قوانین جاری کرنا جس کے ذریعہ سے لوگوں کو کسی بھی طریقہ پر ضبط دلالت پر مجبور کیا جائے۔ جائز نہیں ہے۔

ویسے آج کل جو جدید طریقے اور مانعات حمل ادویہ وغیرہ استعمال ہو رہے ہیں ان کے متعلق درج ذیل تفصیل ہے۔

اگر اس قسم کی مانع حمل چیز ہو یا اپریشن وغیرہ ہو جس کی وجہ سے عورت میں حمل ٹھہرنے کی صلاحیت ختم ہو جائے یا مرد میں حمل ٹھہرانے کی صلاحیت و قابلیت ختم ہو جائے تو یہ تو بالاتفاق شرعاً حرام ہے۔ جیسا کہ مرد کا خفی کرنا حرام ہے۔ بخاری شریف ص ۵۹ ج ۲ کی حدیث ہے۔ سمعت سعد بن ابی وقاص یقول رد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عثمان بن مظعون التبتل ولو اذن له لا ختیضا یعنی جناب نبی کریم نے عثمان بن مظعون کو اہل و عیال سے کنارہ کشی اختیار کرنے سے روکا۔ اگر اس کو اس کی اجازت مل جاتی تو ہم خفی بن جاتے۔ فتح الباری میں اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ خفی بننے سے نسل کم ہوتی تو مسلمان تھوڑے ہو جاتے اور کافر زیادہ ہو جاتے تو یہ بعثت محمدی علی صاحبہا الف الف تحیۃ کے مقصود کے خلاف ہو جائے۔ کما قال فی الفتح والحکمة فی منعہم من الاختصاء ارادة تکثیر الغسل فیقل المسلمون بانقطاعه ویکثر الکفار فهو خلاف المقصود من البعثة المحمدیۃ اور فتاویٰ عالمگیریہ ص ۳۵۷ ج ۵ پر ہے۔ خصاء بنی آدم حرام بالاتفاق۔

اور اگر اس قسم کا مانع حمل طریقہ یا دوا ہو جس کے ذریعہ سے نطفہ رحم تک پہنچ جانے کے بعد یا خون ستر یا گوشت کا ٹوٹھڑا بن جانے کے بعد اس کو ضائع کر دیا جائے اور اس کو ساقط کیا جائے تو یہ بلا ضرورت شدیدہ جائز نہیں ہے اور سخت ضرورت کی وجہ سے بھی اس وقت اس کا اسقاط جائز ہوتا ہے کہ ابھی حمل پر ایک سو بیس دن نہ گزرے ہوں ورنہ اتنی مدت کے بعد اس کا اسقاط ہرگز جائز نہیں ہے اور وہ سخت ضرورت مثلاً ایسی ہوگی کہ اس

عورت کا ایک دودھ پیتا بچہ ہے اور اس کے حمل ٹھہر جانے سے اس کا دودھ خشک ہوتا ہے اور بچے کا والد دودھ پلانے والی کا انتظام بالکل نہیں کر سکتا اور نہ کسی دوسری چیز پر بچے کی پرورش ہو سکتی ہے۔ غرضیکہ حمل ہونے کی صورت میں بچے کی ہلاکت کا سخت اندیشہ ہے تو ایسی صورت میں ایک سو بیس دن سے قبل اس کا اسقاط شرعاً جائز ہے۔ کما قال فی الدر المختار ص ۴۲۹ ج ۶ ویکرہ ان تسعى لا سقاط حملها و جاز بعدر حیث لا يتصور۔ قال الشامی (تحت قوله ویکرہ الخ) ای مطلقاً قبل التصور وبعده علی ما اختاره فی الخانیة کما قد مناه قبیل الاستبراء وقال الا انها لا تأثم اثم القتل (قوله و جاز لعذر) کاصنعة اذا ظهر بها الحبل وانقطع لبنها وليس لابی الصبی ما يستأجر به الظئر و يخاف هلاک الولد قالوا یباح لها ان تعالج فی استنزال الدم مادام الحمل مضغة او علقه ولم یخلق له عضو و قدر و اتلک المدة قدر عشرين یوما و جاز لانه ليس بآدمی و فیه صيانة الآدمی اور اگر مانع حمل اس قسم کا ہے کہ جس کے استعمال سے مادہ منویہ رحم کے اندر سرے سے پہنچتا ہی نہیں ہے تو اس کا استعمال اگرچہ میاں بیوی کی رضامندی کے ساتھ جائز ہے لیکن وہ ان کی انفرادی اور شخصی رائے پر موقوف ہے اس کا قانون بنانا یا اس کا پروپیگنڈہ کرنا اور اس کے فوائد وغیرہ بتانا اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ جس کی قدرے تفصیل ابتدا میں گزر گئی ہے اور اس خالق نے جس کو پیدا کرنا ہے وہ اس ممانعت کے استعمال کے باوجود پیدا ہو کر رہے گا۔ جیسا کہ متعدد احادیث میں اس کی تصریح موجود ہے۔ لہذا آج کل سرکاری سطح پر ضبط ولادت کا جو پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے اور جس پر کروڑوں روپیہ سالانہ خرچ کیا جا رہا ہے اور ہزاروں اور لاکھوں ملازم اس خدمت میں مامور ہیں یہ سب شرعاً ناجائز ہیں اور عقلاً فضول و بے سود ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو صراط مستقیم کی ہدایت فرمائے اور راہ حق پر گامزن فرمائے۔ آمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ  
۵ ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ

بچے کے ختنے کروانے کے موقع پر لوگوں کی دعوت کرنا جائز ہے یا نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ختنہ کے اوپر دعوت کرنا جائز ہے یا نہیں۔ برادری کی شکل میں یا عام

دعوت۔

حاجی فیض بخش کھروڑ پکا فیض آباد تحصیل لودھراں ضلع ملتان



### ﴿ج﴾

مروجہ طریقہ سے ان رسوم کے ساتھ ختنہ کی دعوت کرنا خطوط بھیج کر بلانا اور جمع کرنا بالکل خلاف سنت ہے۔ مسند احمد میں حسن سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کو کسی نے ختنہ میں بلایا۔ آپ نے تشریف لے جانے سے انکار فرمایا آپ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی آپ نے جواب دیا کہ ہم لوگ عہد رسول اللہ علیہ وسلم میں کبھی ختنہ میں نہ جاتے تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شریعت میں جس امر کا اعلان اور اہتمام ضروری نہیں اس کے لیے لوگوں کو جمع کرنا بلانا خلاف سنت ہے۔ اس میں اور بہت سی رکبیں آگئی ہیں۔ ان کے لیے لمبے چوڑے اہتمام ہوتے ہیں مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اصلاح الرسوم میں ان مفاسد کو تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ آخر میں لکھتے ہیں کہ غرض ان خرافات و معاصی کو موقوف کرنا چاہیے۔ جب بچہ میں قوت برداشت دیکھی جائے چپکے سے نائی کو بلا کر ختنہ کرا دیں۔ جب اچھا ہو جائے غسل کرا دیں اگر گنجائش ہے اور بار بھی نہ ہو اور پابندی بھی نہ کرے اور شہرت و نمود اور طعن اور بدنامی کا بھی خیال نہ ہو شکریہ میں دو چار اعزہ و احباب یا مساکین کو حاضر کھلا دے۔ اللہ اللہ خیر صلا فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

سات ماہ کی کمیٹی میرے نام دوسرے ماہ نکل آئی اب زکوٰۃ ساری رقم کی ادا کروں یا

واجب الاداء رقم منہا کر کے، زکوٰۃ سے متعلق متعدد سوال و جواب، شادی سے متعلق متعدد مسائل بچوں کے سر پر سے سرخ مرچ اتار کر آگ میں ڈالنا، بریلویوں کے پیچھے نماز پڑھنا اور بڑا گوشت کھانا

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) میں نے مبلغ ۲۵ روپے ماہوار کمیٹی ڈالی ہوئی ہے۔ ابھی صرف ۲۰۰ روپیہ ادا کیے ہیں لیکن کمیٹی جو کہ ۷۰۰ روپے کی ہے میرے نام کی نکل آئی ہے یعنی ۷۰۰ روپیہ میں سے میں نے صرف ۲۰۰ روپیہ ادا کیے ہیں اور ۵۰۰ روپے ۲۵ روپے ماہوار کے حساب سے ادا کرنے میں لیکن ۷۰۰ روپے وصول کر لیے ہیں کیا مجھے ۲۰۰ روپے پر زکوٰۃ دینی پڑے گی یا پورے ۷۰۰ پر۔

(۲) ایک کمیٹی جو کہ ۲۰۰ روپے کی ہے میں ۱۰ روپے مہینہ کے حساب سے ڈالتا ہوں ابھی صرف دس کمیٹیاں ادا کی ہیں یعنی ۱۰۰ روپیہ کمیٹی والوں کے پاس جمع ہوا ہے اور کمیٹی میری آج تک نہیں نکلی۔ کیا مجھے ۱۰۰



روپے کی جمع شدہ رقم پر زکوٰۃ دینی ہوگی۔

(۳) میں نے ۳۰۰ روپے کے قریب دو شخصوں سے قرض لینا ہے عرصہ دو سال کے قریب ہو گیا ہے۔

دینے والے انکار کرتے ہیں لیکن دیتے نہیں مجھے اس رقم پر زکوٰۃ دینی ہوگی۔

(۴) زیور جتنا گھر میں ہو کس صورت یعنی صد تک اس میں سے کوئی چیز کسی صورت میں زکوٰۃ سے مستثنیٰ

بھی ہوتی ہے یا نہیں۔

(۵) زکوٰۃ رجب المرجب کے مہینہ میں ادا کرنی افضل ہے یا صرف عورتوں والی بات ہے۔ زکوٰۃ کے

بہترین مصارف کیا ہیں۔

(۶) گھر کے اندر علاوہ زیور کے اور کسی چیز پر بھی زکوٰۃ دینی فرض ہے۔ مثلاً گھر کا فالتو سامان جو استعمال

میں نہ آتا ہو۔ فرنیچر، کپڑے وغیرہ جو کہ فالتو ہوں۔

(۷) گائے بھینس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں شادی کے اوپر لڑکے والوں کی طرف سے تو کوئی بدعت نہیں کی گئی

لیکن لڑکی والوں نے اپنی مرضی سے باجا بغیر لڑکے والوں کے صلاح کے اپنے دنیاوی وقار کے لیے بجایا ہے۔

بعد میں لڑکے والوں نے اپنی بے عزتی کی وجہ سے باجا کا خرچہ خود دے دیا ہو کیا اس میں لڑکے والوں پر کوئی شرعی

بوجھ ہے اور نکاح درست ہو گیا یا نہیں۔

(۹) عورت کو بچہ بچی حمل میں ٹھہر جانے کے بعد کتنے مہینے تک مرد سے ہم بستر ہونا درست ہے۔

(۱۰) عورت کو بچہ بچی ہو گیا لیکن بیس دن کے بعد خون آنا بند ہو گیا ہو کیا خون بند ہونے پر عورت نہا کر

پاک ہو سکتی ہے۔ نماز پڑھ سکتی ہے یا اسے ضرور چالیس دن انتظار کرنا ہوگا۔

(۱۱) میرے چھوٹے بھائی نے اپنی مرضی سے شادی کر لی اور شادی ہونے سے پہلے اس عورت سے اس

کے ناجائز تعلقات تھے اور اس میں سے ایک حرام بچہ بھی ہوا جو پتہ نہیں کیسے مر گیا۔ اب دونوں کی شادی ہو چکی

ہے لیکن عرصہ دو سال سے جب سے مجھے پتہ چلا میں ناراض ہوں۔ کیا میری ناراضگی شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

(۱۲) جب کوئی بچہ زیادہ رونے لگ جائے تو عموماً عورتیں اس کے سر پر سے سرخ مرچ کا چکر دے کر

آگ میں پھینک دیتی ہیں اور کہتی ہیں کہ اگر کسی کی نذر لگی ہوگی تو جاتی رہے گی۔ کیا یہ شرعاً درست ہے یا نہ۔

(۱۳) بریلوی امام جب کہ دیوبندی امام والی مسجد گھر سے دور ہو کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے یا نہیں لیکن

امام کٹر قسم کا بریلوی نہیں ہے۔

(۱۴) ڈاڑھی منڈوانا اور مال انگریزی رکھنا کتنا اور کیا گناہ ہے۔ نماز اور دوسرے شرعی فرائض پر ان کا کیا اثر ہے۔

(۱۵) بڑا گوشت جیسا کہ پاکستان میں بہت زیادہ کھایا جاتا ہے شرعاً درست ہے یا نہ۔ مینو اتو جروا

المستفتی محمد صدیق کلرک بحالیات نزد عید گاہ ملتان چھاؤنی

### ﴿ج﴾

- (۱) صرف ۲۰۰ کی۔
- (۲) دینی ہوگی۔
- (۳) جب وصول ہوگی تو اس وقت گزشتہ سالوں کی بھی ادا کریں۔ قبل وصول ہونے کے واجب نہیں۔
- (۴) نصاب پر پہنچ جانے کے بعد کوئی چیز مستثنیٰ نہیں۔
- (۵) ہر وقت ادا ہو سکتی ہے۔ رمضان شریف میں زیادہ ثواب ہوگا رجب کی تخصیص شریعت میں نہیں ہے۔ بہترین مصارف وہ دیندار مساکین ہیں جو سوال نہ کریں۔ بالخصوص اگر قریبی رشتہ دار یا طالب العلم ہوں۔
- (۶) زیورات نقدی مال تجارت کے بغیر گھریلو سامان پر زکوٰۃ نہیں ہے۔
- (۷) گائے ضرورت سے زیادہ جو اکثر سال باہر چرتی ہوں تیس تک پہنچ جائیں تو زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔
- (۸) نکاح درست ہے اور بلوغت بجانے کا گناہ بھی لڑکے والوں کو نہیں ہے لیکن تعاون علی الاثم کے گناہ سے نہیں بچ سکتے۔
- (۹) حمل کے زمانہ میں کسی وقت بھی ہم بستر ہونا شرعاً ناجائز نہیں ہر وقت درست ہے۔
- (۱۰) صرف خون بند ہونے پر پاک ہو جاتی ہے۔ فوراً نہا کر نماز پڑھے اس سے ہم بستری بھی جائز ہے۔
- چالیس دن تو آخری حد ہے۔ اگر اس وقت تک خون بند نہ بھی ہو تو بھی نہا کر نماز پڑھنی ضروری ہے۔ پہلے خون بند ہو جائے تو اس وقت سے پاک ہوگی۔
- (۱۱) ان کے اس قبیح فعل پر ناراض ہونا چاہیے۔ البتہ اگر وہ تائب ہو جائے اور پشیمانی کا اظہار علانیہ کرے اور آپ یہ سمجھیں کہ میرے تعلق رکھنے سے آئندہ وہ برے راستہ پر چلنے سے رک سکتا ہے تو آپ ان سے تعلق جوڑ سکتے ہیں۔
- (۱۲) شرعاً اس کا کوئی ثبوت نہیں عورتوں کی ایجاد ہے۔
- (۱۳) اگر عقاید زیادہ خراب نہ ہوں مثلاً بشریت انبیاء علیہم السلام کا منکر نہ ہو۔ تو نماز جائز ہے لیکن دامن نماز کسی قبیح سنت نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے پیچھے پڑھنی چاہیے۔
- (۱۴) گناہ ہے۔ اس عمل سے فاسق ہو جاتا ہے توبہ کرنا لازم ہے۔ اس کی شہادت شرعاً مردود ہے لیکن فرائض ان کے ادا ہو جاتے ہیں۔
- (۱۵) درست ہے۔ واللہ اعلم

## شہداء کی قبروں اور وضو کی جگہ کو ویران کر کے وہاں شیطانی کھیل کھیلنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین بروئے قرآن مجید و شرع شریف محمدیہ کے دربارہ اس مسئلہ کے کہ امت محمدیہ میں سے سید علماء شہداء عربیہ کی قبور کو اگر کوئی گرا دے اور قبور والی جگہوں پر غیر شرع شیطانی کام کرنا شروع کر دے تو شرع شریف محمدیہ میں اس کے لیے کوئی سزا ہے یا نہیں۔

قبور گرانے والے متذکرہ بالا کی مدد کے لیے دوسرے آدمی جو اس کی مدد کریں ان مدد کرنے والوں کے لیے کوئی سزا ہے یا نہیں۔

تیسرا سوال یہ ہے کہ مسجد کے احاطہ کے اندر جائے نماز رکوع و سجود والی جگہ کو ٹھہ خانقاہ پختہ جائے خواند ان قرآن مجید والی پاک جگہوں کے اندر اگر کوئی آدمی غیر شرع شیطانی کام مثلاً ڈھول باجے کے تالی پر فاحشہ مردوں عورتوں کے ناچ گانے وزنا کاریاں وغیرہ کرنے شروع کر دیں تو ان کے لیے کوئی سزا ہے یا نہیں۔

مسجد کے احاطہ کے اندر چاہ آبنوشی پختہ بمعہ تالاب (حوض آپ پختہ) برائے وضو سازی کے ان اسلامی نشانات کو لوگ منہدم کر دیں اور ان اسلامی نشانات والی جگہوں پر غیر شرعی شیطانی کام کرنے شروع کر دیں تو ان کے لیے کوئی سزا ہے یا نہیں۔

﴿ج﴾

ان تمام خلاف شرع امور کے لیے کوئی حد شرعی مقرر نہیں ہے۔ سوا زنا کے کہ جب چار گواہوں سے ثابت ہو جائے تو اس کی حد مقرر ہے۔ کما هو مفصل فی کتب الفقہ۔

البتہ حکومت وقت ان فواحش پر حسب حالات مناسب سزا دے سکتی ہے جسے تعزیر کہتے ہیں اور سیاسی سزا بھی دی جاسکتی ہے۔ اگر حکومت توجہ نہ دے تو اہل اسلام مل جل کر اتفاق کے ذریعہ ان کاموں کو ایسے طریق سے ختم کرائیں کہ فتنہ و فساد برپا نہ ہو۔ حکمت عملی کو اختیار کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۱۳ صفر ۱۳۹۳ھ

چونگی ادا کیے بغیر مال بازار میں لانا

جس شخص کی بچیاں شرعی پردہ نہ کرتی ہوں اس کے پیچھے نماز پڑھنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارہ میں کہ آج کل شہروں میں چونگی لینے کا جو سٹم ہے اگر کوئی



شخص بغیر چوگی دیے اگر مال بازار میں لائے بیچے تو کیا اس پر مجرم ہے یا نہ۔  
(۲) اگر کوئی امام صاحب گھر میں شرعی پردہ بچیوں کو نہیں دیتا یعنی بیوی کو پردہ شرعی پر مجبور نہیں کرتا کیا اس امام کے پیچھے نماز ادا کرنا درست ہے یا نہ۔

نظام الدین مدرسہ قاسم العلوم نزد صحبت سرائے سی بلوچستان

### ﴿ج﴾

(۱) جائز ہے اور ایسے شخص پر کوئی گناہ نہیں ہے۔  
(۲) ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے مع الکراہۃ اس لیے اگر کوئی اس سے اچھا دیندار آدمی امامت کے لیے مل جائے تو بہتر ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جمعہ اور عیدین پڑھانے والے خطیب کو قربانی کی کھالیں دینا  
مسجد کے درختوں اور دیگر وقف امور سے متعلق ایک مفصل نوٹ

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ  
(۱) اگر قربانی کے چمڑے ایک ایسے آدمی کو دیے جائیں جو کہ عید پڑھاتا ہے اور جمعہ پڑھاتا ہے مستحق قربانی کے چمڑے لینے کا ہے اس کو اور تنخواہ نہیں دی جاتی اگر وہ عید اور جمعہ نہ پڑھاتا تو اس کو وہ چمڑے نہ دیے جائے تو ان کو دینا جائز ہے کہ نہیں اگر جائز نہیں تو کیا قربانی کامل ہوگی کہ ناقص۔  
(۲) مسجد کے وقف شدہ مال سے کتابیں وقف کی نیت سے نہ تملیک تملک کی نیت سے خریدنا جائز ہے کہ نہیں اس نیت سے خرید لی گئی ہیں کہ مسجد میں پڑھیں گے وراثت نہیں چلے گی۔  
(۳) مسجد کے وقف شدہ مال کو مدینہ منورہ یا مکہ معظمہ جا کر بہترین مصارف میں خرچ کرنا جائز ہے کہ نہیں یا کوئی وہاں پر کوئی ایسا مصرف ہے کہ جا کر خرچ کر دیا جائے۔

(۴) مسجد کے آموں کو جو آدمی بیچتا ہے دلالی پر کچھ آم لیتا ہے۔ دس آنے سیر

(۵) مسجد میں ایک آم ہے بونے والے کی نیت کا پتہ نہیں ہے۔ آیا اس کے پیسے امام مسجد جو کہ بغیر تنخواہ کے نماز پڑھاتا ہے اس کو دیے جائیں یا مسجد پر خرچ کیے جائیں یا طلباء پر خرچ کرے کون سا مصرف جائز ہے۔  
(۶) ان گزشتہ پانچ صورتوں میں وہ پیسے اگر امام کو دیے گئے ہیں اور ناجائز ہیں تو کیا یہ قرض ہے یا کہ آئندہ احتیاط کریں۔ جس سے کتابیں خریدی ہیں یا عرب شریف میں کسی بہترین مصرف میں خرچ کیا ہے تو کیا

اس پر بھی قرض ہے کہ نہیں اس طرح دلائی کرنے والا۔

(۷) دریا برد مسجد کے کمرے ہمارے ہاں بن رہے ہیں یہ جائز ہیں کہ نہیں یا دوسری مسجد پر سامان کو خرچ کریں جو کچھ کمرہ بن چکا ہے اس کو اگر مسجد پر خرچ کریں کہ اب کمرے توڑنے کی ضرورت نہیں وہ کمرہ مدرس یا طلبایا دکان کرایہ پر دے کر پیش طلباء یا مدرس یا مسجد پر خرچ کریں۔ ان میں سے کوئی صورت جواز کی نکل سکتی ہے یا نہیں۔  
(۸) بکرانڈ کر اس کے دو پستان جس طرح کہ بکری کے ہوتے ہیں کیا اس کے دودھ کو استعمال کر سکتے ہیں حلال ہے کہ حرام۔

(۹) گزشتہ جو سات مسائل گزرے ہیں یہ اگر وہاں نہ جائز ہو رہے ہوں تو کیا اختلاف کے پیدا ہونے کی وجہ سے خاموش رہنا چاہیے یا روکنا چاہیے۔ کیونکہ بعض آدمی کہتے ہیں کہ خاموشی اختیار کرو۔ روکنے سے تو اختلاف ہوگا۔ جھگڑا ہوگا مسلمان ایسے یا اس کے علاوہ حرام کاموں کو دیکھتا رہے اور خاموش رہے کیا ایمان اس بات کا مقتضی ہے۔

(۱۰) کسی عالم کی قبر مدرسہ کی وقف جگہ میں بنا کر اس پر چاروں طرف کھڑے آدمی کے کندھے کے برابر خوبصورت پختہ دیوار اور دروازہ لگانا بغیر چھت کے باجائز مجلس شوریٰ مدرسہ جائز ہے یا نہیں۔ یہ چار دیواری قبر سے اتنی ہٹ کر ہو کہ ایک طرف دو اور ایک طرف ایک قبر اور بھی بن سکے اور دو طرفین ایسی ہوں کہ مزید قبر نہ بن سکے۔

### ﴿ج﴾

(۱) صورت مذکورہ میں قربانی ناقص ہے اگر امام ہوتا تو نہ دیتے اس سے صاف ظاہر ہے کہ امامت کے عوض میں دیتے ہیں نہ کہ غریب ہونے کی وجہ ہے ورنہ علت غربت تو اس وقت بھی موجود ہے جبکہ جمعہ وعید نہ پڑھاتا۔ معلوم ہوا کہ غربت بہانہ ہے۔ اپنی طرف سے اس کو تنخواہ نہیں دینا چاہیے چہڑا قربانی دے کر اس کو راضی کرنا چاہتے ہیں۔ اب قربانی والے ان چیزوں کی قیمت اپنی طرف سے غرباء مساکین پر خرچ کریں۔

### ہوالمصوب

ایسے امام کو قربانی کے چمڑے دینے جائز ہیں۔ بشرطیکہ قربانی کے چمڑے تنخواہ میں نہ دیے جائیں۔ مثلاً وہ امامت بلا مقرر کردہ تنخواہ کے کرتا ہو یا تنخواہ مقرر سے زائد لوگ قربانی کے چمڑے اسے دے دیں۔ اگرچہ لوگ اس کو قربانی کے چمڑے امام ہونے کی وجہ سے ہی دیں تب بھی دینا درست ہے اور لوگوں کی قربانی ادا ہوگی۔ ہاں اگر امام بننے وقت وہ قربانی کی کھالوں کو باقاعدہ امامت کی اجرت مقرر کر چکا تھا اور لوگوں نے اس کے ساتھ عقد اجارہ کر لیا تھا تو ایسی صورت میں قربانی کے چمڑے دینے جائز نہ ہوں گے یا مثلاً اس کی تنخواہ ماہانہ یک صد روپیہ مقرر تھی اور عید کے موقع پر اس کی تنخواہ یک صد روپے کی عوض اس کو قربانی کے چمڑے دیے گئے تب بھی دینا

درست نہ ہوگا۔

کما قال فی الدر المختار (باب المصرف) دفع الزکاة الی صبیان اقاربه برسم عید او الی مبشر او مہدی الباکورة جاز الا اذ انص علی التعویض۔  
وقال الشامی تحتہ (او مہدی الباکورة) ہی الثمرة التي تدرك او لا قاموس قیدہ فی التتار خانیۃ بالتی لا تساوی شیئاً و مفہومہ انہا لولہا قیمۃ لم یصح عن الزکاة ثم رأیت طر ذکر مثله وزاد الا ان ینزل المہدی منزلة الواهب اہ ای لانہ لم یقصد بہا اخذ العوض وانما جعلہا وسیلۃ للصدقہ فہو متبرع بما دفع ولذا لا یعد ما یاخذہ عوضاً عنہا بل صدقۃ لکن الآخذ لو لم یعطہ شیئاً لا یرضی بترکھا لہ فلا یحل لہ اخذھا والذي یظہر انہ لو نوى بما دفع الزکاة صحت نیتہ ولا تبقى ذمتہ مشغولة بقدر قيمتها او اکثر اذ كان لہا قیمۃ لان المہدی وصل الی غرضہ من الہدیۃ سواء كان ما اخذہ زکاة او صدقۃ نافلۃ ویكون حینئذ اضیاً بترک الہدیۃ فلیتأمل اھ (ص ۳۵۶ ج ۲) اگر کسی شخص نے اپنے کسی عمل کو حصول زکاة، فطرانہ، چرم قربانی وغیرہ وسیلہ اور ذریعہ بنایا ہو تو اس کو زکاة فطرانہ چرم قربانی وغیرہ دیے جاسکتے ہیں۔ کیونکہ اس کو دینا تو کوئی ان کے ذمہ واجب نہیں ہے۔

(۲) اگر واقف نے کتابوں کی خاطر بھی کچھ حصہ وقف کیا ہو تو کتابیں اس سے خرید سکتے ہیں ورنہ نہیں اور اگر مسجد کی ضروریات کے لیے چندہ کیا گیا ہے تو اس چندہ کی رقم سے با اجازت چندہ دہندگان کتابیں برائے وقف خریدی جاسکتی ہیں۔

(۳) مسجد اگر آباد ہے تو اس کے وقف شدہ مال کو کسی دوسرے کار خیر میں صرف کرنا ناجائز ہے۔ ہاں اگر مسجد غیر آباد ہو گئی ہو آبادی مسجد کے پاس سے چلی گئی ہو تو ایسی صورت میں اس کے اوقاف کسی دوسری مسجد پر خرچ کیے جاسکتے ہیں اس کو بھی کسی دوسرے کار خیر میں صرف نہیں کر سکتے۔

کما قال فی العالمگیریۃ ص ۴۷۷ ج ۲ سنل شمس الائمة الحلوانی عن مسجد او حوض خرب ولا یحتاج الیہ لتفرق الناس هل للقاضی ان یصرف او قافہ الی مسجد آخر او حوض آخر قال نعم ولو لم یتفرق الناس ولكن استغنی الحوض عن العمارة وھناک مسجد محتاج الی العمارة او علی العکس هل یجوز للقاضی صرف وقف ما استغنی عن العمارة الی عمارة ماھو محتاج الی العمارة قال لا کذا فی المحيط۔

(۴) دلالی کی اجرت یعنی جائز ہے۔ معلومیت اجرت شرط ہے۔ کذا فی امداد الفتاویٰ ص ۲۹۷ ج ۳۔



(۵) مسجد میں درخت آم کے پھلوں کی قیمت مسجد پر خرچ کی جائے گی۔ مسجد میں لگایا ہوا درخت مسجد پر وقف شمار ہوتا ہے۔ لہذا اگر اس درخت کے بونے والے کی نیت معلوم نہ ہو تو اسکے محاصل بھی دیگر اوقاف مسجد کی طرح مسجد پر ہی صرف کیے جائیں گے۔ کما قال فی العالمگیریۃ ص ۴۷۲ ج ۲ واذا غرض شجرة فی المسجد فالشجر للمسجد۔ وفيها ایضا ص ۴۷۷ ج ۲ سئل نجم الدین عن رجل غرس نالة فی مسجد فکبرت بعد سنین فاراد متولی المسجد ان یصرف هذه الشجرة الی عمارة بشر فی هذه السكة والغارس یقول هی لی فانی ما وقفها علی المسجد قال الظاهر ان الغارس جعلها للمسجد فلا یجوز صرفها الی البئر ولا یجوز للغارس صرفها الی حاجة نفسه کذا فی المحيط۔ فی فتاویٰ سمرقند مسجد فیہ شجرة تفاح یباح للقوم ان یفطروا بهذا التفاح قال الصدر الشہید رحمہ اللہ تعالیٰ المختار انہ لا یباح کذا فی الذخیرۃ۔

(۶) جن صورتوں میں اوپر لکھ دیا گیا ہے کہ امام کو اس میں سے دینا ناجائز ہے ان صورتوں میں دینے والے متولی پر ضمان آتا ہے۔ امام پر یہ قرضہ شمار ہوگا یا عرب شریف میں کسی دوسرے مصرف پر خرچ کیا گیا ہے تو اس صورت میں بھی متولی خرچ کرنے والے پر اس کا ضمان آئے گا۔ باقی دلالی کی اجرت لینی جائز ہے۔ کما قال فی العالمگیریۃ ص ۴۶۲ ج ۲ ولو اشتری القیم بغلة المسجد ثوبا وذفع الی المساکین لا یجوز وعلیه ضمان ما نقد من مال الوقف کذا فی فتاویٰ قاضی خان۔

(۷) یہ صورت سمجھ میں نہیں آئی۔

(۸) اگر یہ غنم باقاعدہ پستان رکھتا ہے جس سے دودھ بھی آتا ہے حتیٰ کہ اس کے استعمال کرنے کے متعلق فتویٰ حاصل کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی تو اس کو مذکر بکرا کس بنا پر کہہ رہے ہیں اگر یہ خنثی ہو یعنی اس کا آلہ بھی ہو اور فرج بھی ہو اور دیگر علامات سے مذکر و مونث میں سے ایک جانب کو ترجیح حاصل نہ ہوئی ہو تب دودھ آنا بشرطیکہ بکری کے دودھ کے مشابہ ہو اس کے مونث بکری ہونے کی ترجیح ہے اور یہ غنم خنثی مونث کہلائے گا اور اس کا دودھ پینا درست ہوگا ورنہ نہیں۔ کما قال فی الدر المختار فی الرضاع مع شرحہ رد المحتار ص ۲۱۹ ج ۳ لا (لبن رجل) ومشکل الا اذا قال النساء انه لا یکون علی غزارته الا للمرأة والا لا (جوهرۃ) وقال فی الدر المختار علی هامش الشامی ص ۷۲۷ ج ۲ (کتاب الخنثی) وان ظهر له ثدی او لبن او حاض او حبل او امکن وطؤه فامرأة الخ

(۹) جن صورتوں کو ناجائز لکھا گیا ہے ان صورتوں میں خاموش نہ رہنا چاہیے کیونکہ منکر کو روکنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ کما فی الحدیث من رأى منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبه وذلك اضعف الایمان او کما قال۔

(۱۰) مدرسہ کے لیے وقف شدہ زمین میں میت کو دفنانا جائز ہے۔ ہاں اگر واقف نے تصریح کر دی ہو کہ اس میں مدرسہ کے علماء یا طلباء وغیرہ دفنائے جائیں اور اس کے لیے بطور گورستان جگہ مختص کی ہے تو اس میں دفن کرنا درست ہے۔ بدون تصریح واقف مدرسہ کی مجلس شوریٰ کی اجازت سے مدرسہ کے لیے وقف شدہ زمین میں کسی میت کو اگرچہ وہ عالم فاضل ہو بھی دفنانا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ جس مصرف کے لیے کوئی زمین وقف ہو گئی ہو اس کو کسی دوسری غرض کے لیے استعمال میں لانا درست نہیں ہے۔ مثلاً قبرستان کو مسجد بنالینا یا بالعکس وغیرہ وغیرہ ولان شرط الواقف کنص الشارع وقال فی العالمگیریۃ ص ۴۵۳ ج ۲ سئل القاضی الامام شمس الائمة محمود الاوز جندی عن مسجد لم یبق له قوم وخراب ماحوله واستغنی الناس عنه هل یجوز جعله مقبرة قال لا وسئل هو ایضا عن المقبرة فی القری اذا اندرست ولم یبق فیها اثر الموتی لا العظم ولا غیره هل یجوز زرعها واستغلالها قال لا ولها حکم المقبرة کذا فی المحيط۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۵ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

الاجوبۃ کلھا صحیحہ محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۴ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ

نافرمان بیٹا سخت گناہ گار ہے باپ کے مال پر سے ناجائز قبضہ ختم کرے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ میرا ایک لڑکا میرا سخت مخالف ہے ہر وقت مجھے تنگ کرتا ہے اور میرے مال پر ناجائز قبضہ کر لیا ہے۔ ایسے شخص کا شرعاً کیا حکم ہے۔

﴿ج﴾

بشرط صحت سوال ایسا شخص سخت گنہگار اور عاصی ہے۔ اس پر لازم ہے کہ وہ والدین کی نافرمانی نہ کرے اور والدین کی مخالفت ترک کر دے۔ والدین کی اطاعت فرض ہے اور نافرمانی کرنا سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جگہ جگہ قرآن مجید میں والدین کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ والد کے مال پر ناجائز قبضہ کرنا جائز نہیں اس شخص پر لازم ہے کہ وہ اپنا مال اپنے والد صاحب کو واپس کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جس کا ختنہ بچپن میں نہ کرایا گیا ہو کیا بڑھاپے میں ضروری ہے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک لڑکا بالغ ہوا ہے لیکن اس کے والدین نے اس کا ختنہ نہیں کرایا۔ اب یہ شخص بڑھاپے کو پہنچ چکا ہے۔ اس وقت تقریباً اس کی عمر ستر سال ہے۔ اب شریعت کے اندر اس کا کیا حکم ہے۔

- (۱) کیا اس کی اولاد وحلالی ہے یا حرامی۔
- (۲) کیا اس کی گزشتہ نمازیں ہوئی ہیں یا نہیں۔
- (۳) جب یہ شخص مرجائے تو اس کا نماز جنازہ پڑھنا چاہیے یا نہیں۔
- (۴) اب اگر یہ شخص ختنہ کرانا چاہے تو کس طرح کرائے خود کرے یا غیر سے کرائے۔
- (۵) کیا اس کے اوپر کوئی کفارہ لازم آتا ہے یا نہیں۔

خدا بخش صاحب ملتان شہر

### ﴿ج﴾

- (۱) اس شخص کی اولاد وحلالی ہے۔
- (۲) نمازیں اس کی درست ہیں کوئی شبہ نہ کیا جائے۔
- (۳) نماز جنازہ پڑھنا ضروری ہے۔
- (۴) بلوغ کے بعد ختنہ میں شرط یہ ہے کہ وہ اس کا متحمل بھی ہو ورنہ چھوڑ دیا جائے۔ پس اگر یہ شخص اس کا متحمل ہے تو اگر خود کر سکتا ہے تو خود کرے ورنہ کسی اور سے ختنہ کرائے اور اس ضرورت سے اس کے بدن کو دیکھنا اور ہاتھ لگانا حسب خرید ہدایہ و خانہ وغیرہما جائز ہے۔ وقیل فی ختان الکبیر اذا امکنہ ان یختن بنفسہ فعل والالم یفعل الا ان لا یمکنہ النکاح او شراء الجارية والظاهر فی الکبیر انہ یختن ای یختن غیرہ (ردالمحتار کتاب الحظر والاباحۃ باب الاستبراء ص ۳۸۲ ج ۶) وایضا فیہ کشیخ اسلم وقال اهل النظر لا یطیق الختان ترک
- (۵) کوئی کفارہ لازم نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۲ھ



بلاشبوت شرعی کسی کو گناہ میں متہم کرنا بہت بڑا گناہ ہے  
مدارس کے عرف کے مطابق مدرس تمام سال کی تنخواہ کا حقدار ہے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک دینی مدرسہ میں ایک حافظ صاحب تقریباً آج سے پونے چار ماہ بغرض تدریس مدرسہ میں آئے۔ مدرسہ کے سابق مدرس چار ماہ کی تعطیل پر چلے گئے تھے تو حافظ صاحب چند دن کے بعد جبکہ مدرسہ کے مہتمم جو کہ عالم ہیں اور تبلیغی جماعت کے فرد ہیں۔ ملتان سا ہیوال کسی کام کے سلسلہ میں کچھ دنوں کے لیے چلے گئے تو حافظ صاحب نے کچھ آدمیوں کو بتلایا کہ بچے مجھے کہتے ہیں کہ مہتمم صاحب ہم سے برا فعل کرتے ہیں ان حضرات نے حافظ صاحب کو خاموش رہنے کی تلقین کی کیونکہ اس میں مدرسہ اور دین کا سخت نقصان ہے۔ ہم تحقیق کریں گے مہتمم صاحب کی واپسی پر مہتمم صاحب سے تحقیق کی گئی اور ان حضرات کو تسلی ہو گئی۔ مہتمم نے دکھ کے طور پر حافظ صاحب کو کہا آپ نے بلا دیکھے ایک بہت بڑے فتنے کو شروع کر دیا۔ میں نیک ہوں یا بد میرے حال کو معلوم ہے آپ نے خواہ مخواہ پیچھے پڑ کر دین کو نقصان پہنچایا تو حافظ صاحب نے کہا جو ہو گیا سو ہو گیا آئندہ حلفیہ عہد ہے آپ معاف کریں میری طرف سے کسی قسم کی آپ کو شکایت نہ ہوگی۔ ان دنوں مہتمم صاحب اکثر جماعت میں رہ گئے یا اپنے شیخ کی خدمت میں تقریباً ایک ماہ بعد مدرسہ واپسی ہوئی۔ حافظ صاحب نے شام کی نماز پڑھائی نماز قرأت میں معنوی اول بدل کی وجہ سے فاسد ہو گئی تو کہا گیا نماز لوٹاؤ ساتھ ہی یہ مسئلہ بیان ہوا کہ جس آدمی کی نمازیں باقاعدہ ہوں اور ترتیب قائم ہو تو جب تک وہ قضا نہ پڑھ لے ادا بھی نہیں ہوتی ہاں ادا کی نماز کا بھی وقت تنگ ہو تو او پہلے پھر اس پر حافظ صاحب نے کہا یہ مسئلہ میں نے کبھی نہیں سنا اس کو بہشتی زیور سے مسئلہ دکھایا گیا تو کہا یہ کتابوں میں لکھے ہوئے مسائل پر کون عمل کرے۔ اللہ غفور ہے مہتمم صاحب پھر کسی کام کو باہر چلے گئے تو حافظ صاحب نے ایک بکری خریدی بعد میں اس کو تدریس والے کمرے میں باندھنا شروع کیا اور عوام سے چارہ مانگنا شروع کیا کبھی دودھ بھری دی جانے لگی اس پر لوگوں نے مہتمم کو شکوہ دیا کہ اب مدرسہ کے مہتمم صاحب نے حافظ صاحب کے سامنے تحریری ضوابط پیش کیے تو حافظ صاحب برہم ہو گئے کہ تم نے میرے نکالنے کی سازش کی ہے۔ میں کسی پابندی کو برداشت نہیں کر سکتا مجھے اگر نکالا گیا تو میں وہ طریق اختیار کر سکتا ہوں کہ بچہ مدرسہ میں ایک نہ رہے اور مدرسہ کو نقصان پہنچے۔ اس پر دوسرے دن ممبران مدرسہ نے مدرسہ کو تعطیلات کر دیں اور حافظ صاحب کو فارغ کر دیا۔ حافظ صاحب نے قریب ہی بستی میں مصلیٰ سنانا شروع کیا اور اعلانیہ مہتمم صاحب کے بارے میں پروپیگنڈا شروع کر دیا جو فقرہ خط کشیدہ ہے اس کا عوام میں یہ معنی پہنایا کہ مہتمم نے میرے سامنے اپنی بدکاری کا خود اقرار کیا ہے مسجد میں بیٹھ کر قسمیں کھائیں کہ واقعی سچ ہے بچے

گھر میں پہنچے تو والدین نے بچوں سے تحقیق کی انہوں نے کہا کہ حافظ صاحب ہمیں بہگاتے رہے ہیں تو مختلف والدین نے بچوں کو ساتھ لے کر مختلف جمعہ کے مواقع پر عوام کے سامنے مسجد میں مہتمم کی طرف سے صفائی پیش کر دی۔ ایک صاحب جو کہ چار ماہ کے لیے تبلیغ میں گئے ہوئے تھے اس کے بچوں کو خصوصی طور پر مطعون کیا جب وہ واپس آئے تو حافظ صاحب نے ایک شریف عادل آدمی کو بتایا کہ صاحب مذکور جب آئے تو اسے معلوم ہوا کہ مہتمم نے اس کے بچوں سے ایسا ایسا ظلم کیا ہے تو وہ بے ہوش ہو گئے۔ حالانکہ اس کو جب اس فتنہ کی خبر ہوئی تو اس نے اپنے بچوں سے تحقیق کی تو وہ بچوں کو ساتھ لے کر جمعۃ الوداع کے موقع پر عوام کے سامنے مسجد میں مہتمم کی صفائی پیش کر دی۔ چند دن قبل ایک شریف عادل آدمی سے حافظ صاحب کہتے ہیں کہ میری تنخواہ ۶۵ روپے ماہوار ہے۔ مہتمم کو کہو کہ ۷۰ روپے کر دیں اس کے دوسرے دن ممبران نے حافظ صاحب کو فارغ کر دیا مگر ۲۷ رمضان کو جب اس نائب مہتمم سے مہتمم کی عدم موجودگی میں اپنا ڈھائی ماہ کا تقریباً حساب بے باک کروانا چاہا تو اپنی تنخواہ ستر روپے بتائی ۲۷ رمضان کو وہاں سے فارغ ہو کر جب اپنی پیدائشی بستی میں آیا تو وہاں مسجد میں قسمیں کھا کھا کر پھر مہتمم کو مطعون کیا اور یہ بھی کہا کہ انہوں نے میری رمضان شریف کی تنخواہ دہالی ہے میں ہر جگہ مطعون کروں گا اس پروپیگنڈا سے طبقہ علماء اور جماعت کی بظاہر کافی بدنامی ہوئی ہے اور ابھی تک وہ کر رہا ہے اور کہا ہے کہ نائب مہتمم نے مجھے چٹ لکھ دی تھی کہ ہم آپ کو رمضان شریف کی تنخواہ دیں گے مگر مہتمم انکار ہی ہے اور حافظ کے پاس چٹ موجود نہیں۔ مہتمم اسی جگہ کا اصل باشندہ ہے اس کی تقریباً ۳۳ سال عمر ہے اس سے قبل آج تک اس کے بارے میں شک شبہ والی بات نہیں سنی گئی۔

صورت مذکورہ پر ذیل مسئلہ کے جوابات مرقوم فرمائیں۔

(۱) عندالشرع مہتمم کتنا مجرم ہے اور اس کی کیا سزا ہے۔

(۲) خط کشیدہ جملے سے کیا مہتمم کی طرف سے اپنے جرم کا اعتراف بنتا ہے۔

(۳) کیا حافظ صاحب تہمت کی حد سے سزاوار ہیں اور وہ کتنی ہے شرعی سزا قانون نہ ہونے کی وجہ اور سزا

کی کیا صورت ہے۔

(۴) یہ پروپیگنڈا کتنا بڑا جرم ہے اور کیا سزا ہے۔

(۵) اس کا مسجد میں بیٹھ کر قسمیں کھانا اور عوام کو شبہات میں ڈالنا اس کا کیا رد عمل ہے۔

(۶) جو اس کی باتیں سن کر ہاں میں ہاں ملاتے ہیں ان کے بارے میں کیا حکم ہے۔

(۷) عوام مسلمانوں کو حافظ صاحب سے قطع تعلقی ضروری ہے یا نہیں اور جو اس کی تحریک کے بازو ہیں

ان سے تعلق کیسا رکھنا چاہیے۔

(۸) حافظ صاحب کے ساتھ اسلامی تعلقات رکھنے کے لیے کیا اس کی توجہ ضروری ہے اگر ضروری ہے فقط

یہی کافی ہے کہ آئندہ خاموش رہ جائے یا جہاں جہاں وہ آگ لگا چکے ہیں وہاں اقرار کریں کہ میں نے بلا شرعی تحقیق کے پروپیگنڈا کیا ہے۔

(۹) فتویٰ معلوم ہو جانے کے بعد بھی اگر کوئی خاموش نہ ہو تو شرعاً کیا کیا جائے۔

(۱۰) رمضان شریف کی تنخواہ کیا حافظ صاحب کو لینی آتی ہے۔

(۱۱) اگر حافظ صاحب اپنی آنکھوں سے کچھ دیکھ بھی لیتے تو کیا ان کے لیے ستر افضل آتا یا افشا۔

(۱۲) بعض احباب کا خیال ہے کہ اگرچہ رمضان شریف کی تنخواہ کا اس کا بالکل حق نہ ہو لیکن مدرسہ کے فنڈ

کے علاوہ اگر اس کو اپنی حبیب سے چندہ کر کے دے دیں تو شاید وہ فتنہ پردازی نہ کرے۔ تو کیا یہ رقم دینا جائز ہے۔  
سائل انجمن مدرسہ عربیہ موضع قلن ڈاک خانہ و تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ

### ﴿ج﴾

(۲،۱) جب تک شرعی گواہوں سے الزام ثابت نہ ہو مہتمم مدرسہ کو مجرم قرار نہیں دیا جاسکتا۔ مہتمم کے کشیدہ

الفاظ کو اقرار و اعتراف جرم قرار نہیں دیا جاسکتا۔

(۵،۴،۳) بر تقدیر صحت سوال حافظ صاحب اس فتنہ پردازی کی وجہ سے سخت گنہگار ہیں ان پر توبہ و

استغفار لازم ہے۔ جن لوگوں پر غلط الزامات لگائے ہیں اور ان کی اشاعت کی ہے ان سے بھی معافی مانگیں۔ سزا جاری کرنا حکومت کا کام ہے عوام کوئی سزا جاری کرنے کا مجاز نہیں۔

(۶) ان لوگوں کو بھی گزشتہ سے استغفار اور آئندہ احتیاط لازم ہے۔

(۷) اگر فتنہ پردازی کے باوجود فہمائش سے باز نہ آئیں تو ان سے قطع تعلقی جائز بلکہ ضروری ہے۔

(۸) توبہ اعلانیہ بہتر ہے بلکہ ضروری ہے کہ جہاں جہاں برائی کا افشا کیا ہے اس کی صفائی کریں۔

(۹) اس کے حق میں دعا کی جائے۔

(۱۰) بقاعدہ عرف مدارس عربیہ تمام سال کام کرنے والا رمضان کی تنخواہ کا مستحق ہوتا ہے لیکن دو ماہ چند دن

کام کرنے اور پھر ایسی حرکات کے ارتکاب کی بنا پر خارج ہونے والا رمضان کی تنخواہ کا حقدار نہیں۔

(۱۱) ستر

(۱۲) جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ عبد الستار عفی اللہ عنہ نائب مفتی خیر المدارس ملتان

الاجوبۃ صحیحہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی قاسم العلوم ملتان

۱۲ شوال ۱۳۹۶ھ

الاجوبۃ صحیحہ محمود عفی اللہ عنہ

مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان



سگریٹ اور حقہ پینے والے کو سلام کرنا چاہیے یا نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین وریں مسئلہ کہ

(۲۱) سگریٹ یا حقہ پیتا جا رہا ہے اس سے السلام علیکم لینا کیا کارخیر ہے یا کہ نہیں اور اسی حالت میں کیا وہ

درود و وظائف یا تلاوت قرآن شریف کر سکتا ہے۔

(۳) دھواں کھانا، جو بھی ہو کیسا ہے۔

چوہدری خوشی محمد جھنگ روڈ شہر بھکر ضلع میانوالی

﴿ج﴾

(۳، ۲، ۱) حقہ پینا، تمباکو کھانا مکروہ تنزیہیہ ہے۔ اگر بو آوے ورنہ کچھ حرج نہیں۔ حقہ کی وجہ سے کوئی

عبادت رد نہیں ہوتی۔ حقہ نوش کی نماز اور درود سب مقبول ہوتا ہے البتہ اس حقہ کی بو کا ازالہ نہ کرنا اور منہ میں رکھنا

مکروہ ہے اور اس بد بو کے ساتھ اگر درود و وظائف پڑھے گا۔ تو گنہگار ہوگا اور بد بو کے ساتھ مسجد میں آنا بھی

درست نہیں۔ کذا فی فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۵۰۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۳ھ

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۳ھ

چار ماہ سے قبل استقاط حمل بلا ضرورت شدیدہ مکروہ اور بعد میں قتل کے مترادف ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین وریں مسئلہ کہ ہمارے پاس بعض ایسی مریض عورتیں آتی ہیں جو کہ شادی شدہ

ہوتی ہیں ان کے پاس ۵/۶ ماہ یا سال کا بچہ ہوتا ہے اس کے بعد پھر حمل ٹھہر جاتا ہے۔ ایسی عورتیں آ کر تنگ کرتی

ہیں کہ حمل گرا دیا جائے ایسی عورتیں واقعی صحیح بات کرتی ہیں اور مجبور بھی ہوتی ہیں لیکن ہم ناجائز تصور کرتے

ہوئے یہ کام نہیں کرتے مندرجہ ذیل مسئلہ کی بابت فتویٰ دے کر مشکور فرمائیں۔

(۱) آیا ہم شادی شدہ عورت کا جائز حمل ۲ یا ۴ ماہ والا گرا سکتے ہیں یا نہیں (خاوند اور بیوی کی رضا مندی کے ساتھ)۔

(۲) ناجائز حمل (زنا کاری) کے بارے میں بھی گرانے کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے۔ بعض دفعہ ایسے

آدمی تشریف لاتے ہیں جو نہایت معزز اور عزت دار قسم کے ہوتے ہیں ان کی اولاد ناجائز حمل کرا لیتی ہے تو پھر ہمیں سخت مجبور کیا جاتا ہے بعض دفعہ ہم بھی اس آدمی کی عزت کا لحاظ رکھتے ہوئے دل چاہتا ہے کہ حمل گرا دیں لیکن پھر خدا سے ڈر لگتا ہے۔ حمل گرانے کی سزا کیا ہوگی۔

مولوی میڈیکل یونیورسٹی پور تحصیل ایہ ضلع مظفر گڑھ

﴿ج﴾

حمل کا اسقاط چار ماہ گزرنے سے پہلے یعنی جب تک روح نہ آئے حکم قتل نفس میں نہیں لیکن بلا ضرورت مکروہ ہے اور بعد روقت ضرورت شدیدہ جائز اور بعد نفخ روح حرام و کبیرہ قتل نفس ذکیہ فی الدر المختار ص ۴۲۹ ج ۶ ویکرہ ان تسعی لا سقاط حملها و جاز بعدر حیث لا یتصور۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۳ھ

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۳ھ

شب معراج، شب برأت وغیرہ میں چراغاں کرنا ناجائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض حضرات مثلاً شب برات، شب معراج اور لیلة القدر وغیرہ میں چراغاں کو ضروری سمجھتے ہیں از روئے شرع مسجدوں میں ان راتوں کے اندر چراغاں کرنا یا کرنا جائز ہے یا ناجائز۔ مدلل و مفصل بحوالہ کتب تحریر فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

مولوی محمد سلیمان صاحب مسجد کرم علی ستھراگلی شاہی بازار حیدر آباد سندھ

﴿ج﴾

چراغاں کرنا ان راتوں میں ضروری نہیں بلکہ اسراف اور فضول خرچی ہے اور بدعت ہے احتراز کرنا لازم

ہے۔ فقط واللہ اعلم

محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۴ رمضان ۱۳۹۴ھ

خنزیر کے علاوہ دیگر جانوروں کے بال کا استعمال جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ بندہ پینٹری کا کام کرتا ہے اس کے لیے کچھ جانوروں کے بالوں

کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان جانوروں کے بالوں کے علاوہ کسی جانور کے بال کام نہیں دیتے۔ وہ جانوروں کے نام بتاتا ہوں نول، چوہا، جو کہ بھورے پیلے رنگ کا ہوتا ہے۔ دوسرا گلہری اور تیسرا بلی کیا ان جانوروں کے بال انسان استعمال کر سکتا ہے یا نہیں۔ بعض اوقات قرآن مجید کی آیات اور احادیث شریفہ تحریر کرنی پڑتی ہیں اس کے متعلق مسئلہ وضاحت سے بتائیں اور خنزیر کے علاوہ کوئی جانور بتائیں جس کے بال انسان استعمال کر سکے۔  
قاری محمد شریف صاحب

﴿ج﴾

انسان کے بال (کرامت و شرافت کی وجہ سے) اور خنزیر کے بالوں کے علاوہ دیگر جانوروں کے بالوں کا استعمال جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

والدین کی نافرمانی اور ان کو گالی دینا فسق ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ محمد افضل خان ولد ہدایت خان ساکن ٹینکی یونین چک ہامہ تھانہ چناری تحصیل دوٹیاں ضلع مظفر آباد آزاد کشمیر کا رہنے والا ہے۔  
مسمیٰ مذکور اپنے والد اور چچا حقیقی اور تمام قرابت والے جو ہیں ان کو ناجائز گالیاں ماں بہن دادی وغیرہ کی دیتا ہے اور ہر وقت نافرمانی اور بد اعمالی میں مبتلا رہتا ہے اور ہمیشہ کے واسطے لغو کلامی اپنا معمول بنا رکھا ہے۔  
گزشتہ سال مولوی نذیر دین صاحب نے بھی اس شکایت کی تحقیقات کی اور مسمیٰ مذکور کے ساتھ لوگوں کا سلام کلام بند کر دیا تھا اور معافی تلافی ہوئی مگر مسمیٰ مذکور باز نہیں آتا۔ اس سال پھر مولوی محمد الیاس صاحب فیادی کے پاس بھی درخواست موجود ہے۔ اب استدعا ہے اور انہوں نے بھی مسمیٰ مذکور کو کافی سمجھایا مگر پھر اسی طرح ناجائز حرکات پر ہر وقت ہے اب استدعا ہے کہ ایسے نافرمان انسان کے متعلق صحیح طور پر دلیل کے ساتھ لکھ کر واپس فرمایا جائے تاکہ بستی ہذا کے لوگوں کو برت برتاؤ سے رکاوٹ ہو سکے اور والدین کے نافرمان کو جو حد شرعی ہو وہ لگائی جائے۔ وضاحت کے ساتھ۔

محمد شفیع صاحب مقام بستی جلو سہوڈ اک خانہ جنوئی تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ

﴿ج﴾

والدین کی نافرمانی سخت گناہ ہے اور گالی دینا فسق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کلام پاک میں والدین کی اطاعت کا



حکم دیا ہے۔ والدین کی نافرمانی کرنا اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی بھی ہے۔ پس اس شخص پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا حکم بجالائے اور والدین کی اطاعت کرے اور دیگر مسلمان اس کو حکمت عملی کے ساتھ سمجھائیں اور برائی سے باز رکھنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کو اور تمام مسلمانوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔ اگر وہ سمجھانے کے باوجود والدین کی نافرمانی کرتا ہے تو والدین کو چاہیے کہ اس سے علیحدہ رہیں اور اس کو راہ راست پر لانے کی کوشش جاری رکھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ  
۴ محرم ۱۳۹۴ھ

جس کے پسماندگان میں تین بیٹے ایک والد دو بہنیں اور ایک بھائی ہو تو تقسیم کیسے ہوگی  
جس عورت سے نکاح کیا ہو اس کی پوتی سے نکاح حرام ہے، جس مل یا فیکٹری میں بڑی ڈاڑھی  
والا شخص نہ ملے کیا چھوٹی ڈاڑھی والا جماعت کر سکتا ہے، کسی کمپنی کو سرمایہ منافع پر دینا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) بکر کی عورت فوت ہوگئی ہے۔ تین لڑکے نابالغ رہ گئے ہیں۔ مرحومہ کے نام کچھ جائیداد اور زیورات وغیرہ ملکیت میں ہیں۔ اس کے والدین میں سے ماں دو بہنیں اور ایک بھائی ہے۔ شریعت محمدی کے مطابق اس کے بچوں اور خاوند، بھائی اور ماں کو وراثت دی جائے کتنا کتنا حصہ آئے گا۔

(۲) بکر نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ نکاح کرنے سے قبل اس عورت کے ایک دو بچے پیدا ہو گئے یعنی ولد الزنا ہیں۔ ایک لڑکی ان ہی دو بچوں سے جو ان ہے یہ لڑکی نماز وغیرہ کی پابند ہے اور عقیدہ بھی اچھا رکھتی ہے کیا اس لڑکی سے نکاح کرنا جائز ہے۔

(۳) ہم ایک مکسٹائل میں ملازم ہیں۔ ہماری مل کے اندر آٹھ گھنٹے ڈیوٹی ہوتی ہے۔ ڈیوٹی کے اندر اپنے افسروں کی اجازت سے دو وقت کی نماز یعنی فجر اور ظہر ہم جماعت سے ادا کرتے ہیں بکر جماعت کرواتا ہے۔ صلوٰۃ و صوم کا اچھی طرح پابند ہے۔ قرآن شریف بھی بالکل اچھا اور صحیح پڑھتا ہے ایک اور بھی ہے لیکن ڈاڑھی اس کی مشیت سے کم ہے اور کوئی جماعت نہیں کرواتا اگر بکر جماعت نہ کرائے تو سارے مزدور بھائی اکیلے نماز پڑھ کر چلے جاتے ہیں۔ بکر اس نیت سے جماعت کرواتا ہے کہ ہماری دو وقت کی نماز بغیر جماعت کے نہ ہو۔ صرف ثواب کی خاطر کیا ایسے ماحول میں بکر کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(۴) بکرا پنا سرمایہ کسی کمپنی کو مقرر شدہ منافع پر دیتا ہے۔ اس کی نیت یہ ہے کہ اگر اس سال کمپنی کو نقصان ہوا تو اس صورت میں منافع نہ لوں گا لیکن اس ڈر سے کمپنی کا اعلان نہیں کرتا کیونکہ حساب کتاب تو انہی کے پاس ہے۔ ہر سال مجھے نقصان ہی نقصان دکھا کر میرا منافع کھا جائیں گے۔ بینو اتو جروا

حافظ عبداللہ خان اسماعیل پور ضلع میانوالی

### ج

(۱) صورت مسئلہ میں اس عورت کی کل جائیداد منقولہ بعد از دفن وادائے دیون و وصیت جائزہ اگر ہو چھتیس حصص کر کے نو حصے خاوند کو چھ حصے والدہ کو سات سات حصے ہر ایک لڑکے کو ملیں گے۔ بہن بھائی محروم ہیں۔

(۲) بکر کے علاوہ اور مرد کے ساتھ اس لڑکی کا نکاح جائز ہے۔

(۳) کسی صالح دیندار اور متقی شخص کو جو مسائل نماز کو جانتا ہو اور اس کی داڑھی سنت کے مطابق ہو امام مقرر کر دیں اور اب امام مقرر کرنا کوئی مشکل کام نہیں۔ یہاں فیکٹریوں میں باقاعدہ امام مقرر کیے گئے ہیں۔ نماز کا مسئلہ بہت اہم ہے اس میں تساہل نہ کریں لیکن اگر ایسی صورت پیش آجائے کہ اور امام نہ مل سکے تو بکر کے پیچھے پڑھ لیں تنہا نہ پڑھیں۔

(۴) اس سوال کی پوری وضاحت کر کے جواب حاصل کریں۔

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۰ ذی الحجہ ۱۳۹۳ھ

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۲۱ ذی الحجہ ۱۳۹۳ھ

### لکی کمیٹی ڈالنا جائز ہے

### س

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ مروجہ کمیٹی بایں صورت کہ مثلاً دس آدمی مل کر باہم ایک ایک سو روپے جمع کرتے ہیں بعدہ بذریعہ قرض اندازی ایک شخص کو دے دیتے ہیں۔ یہ کمیٹی چند شرائط سے مشروط ہوتی ہے۔

(۱) یہ کہ رقم ہر اس شخص کو بذریعہ قرض اندازی دی جائے گی جو مدت معینہ کے ہر ماہ ایک صد روپیہ ادا کرے گا۔

(۲) کسی شخص کا قرض نہ نکلنے کی صورت میں قبل از مدت معینہ اپنی ادا کردہ رقم واپس لینے کا حق حاصل نہ

ہوگا۔

(۳) ہر شخص اس شرط پر دوسروں کو روپیہ بصورت قرض ادا کرتا ہے کہ آئندہ وہ بھی اس کو روپیہ قرض دیں

گے۔ قابل دریافت امر یہ ہے کہ جس شخص کو پہلے ہی ماہ میں ایک صد روپیہ ادا کرنے کے بعد ایک ہزار روپیہ مل

جاتا ہے اور دوسری مرتبہ دوسرا شخص دوسری قسط ادا کر کے بھی دو صد روپیہ دینے کے بعد ایک ہزار روپیہ وصول کرتا ہے علیٰ ہذا القیاس نواں آدمی نو صد روپیہ ادا کرنے کے بعد ایک ہزار روپیہ حاصل کرتا ہے اور دسواں آدمی اپنی ہی رقم دس ماہ میں ادا کر کے واپس لے لیتا ہے تو اس صورت میں ہر نو اشخاص نے ہر ماہ اقساط ادا کر کے زائد رقم حاصل کی مگر موخر الذکر آدمی کو کوئی فائدہ نہ ہوا۔ آیا یہ صورت شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ مع الشرط الاول شرع میں قرض کی ایسی کوئی صورت موجود ہے کہ مستقرض کچھ روپیہ ادا کر کے مقرضین سے قرض حاصل کرے اور نیز اس میں مستقرض اور مقرض قبل از قرض اندازی متعین بھی نہ ہو بلکہ ہر شخص ہر ماہ میں حصول رقم کا خواہشمند ہونے کی وجہ سے مستقرض اور قسط ادا کرنے کی وجہ سے مقرض ہے۔ نیز شرط ثانی سے بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ مقرض کو قبل از مدت معینہ روپیہ واپس لینے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ حالانکہ شرع میں مقرض کو ہر وقت مطالبہ کا حق حاصل ہے اس لیے کہ قرض میں مہلت رکھنا ممنوع ہے اور بشرط ثالث سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ مقرض اس شرط پر قرض دیتا ہے کہ آئندہ اس سے نفع حاصل کرے۔ آیا قرض پہ نفع حاصل کرنا شرعاً جائز ہے۔

کمیٹی کی مذکورہ صورت شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ نفی و اثبات کی ہر دو صورتوں کو قرآن و سنت و فقہاء کرام کی عبارات سے مبرہن فرمادیں۔ بینوا تو جروا

المستفتی محمد حنیف عفا اللہ عنہ محلہ اتفاق پورہ نزد چنگی ملتان شہر

### ﴿ج﴾

کمیٹی بصورت مذکورہ ناجائز ہے بدو وجہ ایک تو یہ ہے کہ اس کے اندر قرض کی تا جیل کو لازمی قرار دیا جاتا ہے یعنی اگر کمیٹی کے ارکان میں سے کوئی رکن اپنی ادا کردہ رقم جو کہ قرض ہے مدت معینہ سے قبل وصول کرنا چاہے تو اس کو حسب اصول کمیٹی مروجہ وہ رقم نہیں دیا جائیگا کرنی حالانکہ شرعاً تا جیل قرض لازم نہیں ہوا کرتی جب بھی مقرض واپس کرنا چاہے تو شرعاً وہ واپس لے سکتا ہے۔ اگر چہ اجل مقرر کر بھی چکا ہو۔ تو چونکہ ضوابط کمیٹی مروجہ میں الزام مالا یلزم شرعاً لازم آ رہا ہے اور اس میں تغیر حکم شرع ہے اس لیے کمیٹی ناجائز ہوگی۔ کما قال فی التنویر ولزم تا جیل کل رهن الا القروض۔ دوسری یہ کہ کمیٹی مروجہ میں مقرض اس قرض سے نفع مشروط حاصل کرتا ہے اور کل قرض جرنفعاً حرام۔ فقہاء کا ضابطہ ہے۔ کمیٹی مروجہ میں نفع ظاہر ہے کہ مشروط ہے اگرچہ متردد ہے۔ قرضہ نکلنے کی صورت میں نفع یعنی قرضہ اس کو مل جاتا ہے اور نہ نکلنے کی صورت میں نفع نہیں ملتا ہے۔ بہر حال مشروط ضرور ہے اگرچہ ملنا متردد ہے اور جو نفع قرض میں مشروط ہو یا متعارف ہو وہ ناجائز ہوا کرتا ہے۔ لہذا یہ عقد بھی ناجائز شمار ہوگا۔ کما قال فی الدر المختار مع شرحہ رد المختار ص ۱۶۶ ج ۵ وفی الخلاصۃ القرض بالشرط حرام والشرط لغو بان یقرض علی ان یکتب بہ الی بلد کذا لیوفی دینہ وفی الاشباہ کل قرض جرنفعاً حرام فکرمہ للمرتہن سکنی المرہونۃ باذن الراهن۔ وفیہ



وقالوا اذا لم تكن المنفعة مشروطة ولا متعارفة فلا بأس وفي الشامية ص ۶۳ ج ۶ وفي الخانية رجل استقرض دراهم واسكن المقرض في داره قالوا يحب اجر المثل على المقرض لان المستقرض انما اسكنه في داره..... الى ان يرد عليه الدراهم اه وهذه كثيرة الوفوع۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

### قرآنی آیات کو تعویذ میں لکھ کر اس پر اجرت لینا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارہ میں کہ ایک آدمی کلام اللہ کو تعویذ کی صورت میں لکھ کر اس پر اجرت لیتا ہے یا دم کر کے اس پر پیسے لیتا ہے کیا یہ جائز ہے یا نہیں۔ بینوا تو جروا  
شیر علی ضلع رواب بلوچستان

﴿ج﴾

ایصال ثواب کے لیے اگر قرآن کو پڑھا جائے تو اس پر اجرت لینا جائز نہیں۔ البتہ کسی بیمار کے لیے اگر بطور تعویذ کے پڑھا اور لکھا جائے تو اس پر اجرت لینا جائز ہے۔ ملاحظہ ہو باب ما جاء فی علی التعویذ (ترمذی) باب کیف الرقی و ابوداؤد ص ۵۴۳۔ فقط واللہ اعلم

محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح نائب مفتی بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ قاسم العلوم ملتان  
۴ رجب ۱۳۹۸ھ

### ریٹائرمنٹ کے وقت پراویڈنٹ فنڈ وصول کرنا

اگر استاد کرسی پر بیٹھا ہو اور درسی کتابیں نیچے پڑی ہوں کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ (۱) ڈسٹرکٹ بورڈ میونسپل بورڈ کے محکمے کے ملازمین میں سے فی روپیہ بورڈ پراویڈنٹ کانتی ہے۔ پھر فی روپیہ اپنی طرف سے دیتی ہے اور یہ رقم اس کے نام سے بورڈ اپنے ہاں جمع رکھتی ہے۔ اس رقم کو پھر بورڈ کسی بینک میں یا بصورت ہونگ سرٹینلک یا کسی تجارتی ادارے کو دے دیتی

ہے جس سے سود ملتا ہے اور وہ بھی سال کے بعد اسی رقم میں جمع کر دیا جاتا ہے کہ مبلغ ۲ روپیہ سالانہ ہوتا ہے۔  
سائل کو معلوم نہیں ہوتا کہ اس میں کتنی رقم سود کی ہے کیونکہ سائل کو یہ رقم اس کی ملازمت سے ریٹائر ہونے کے وقت یک دم ملتی ہے اس کے جواز اور عدم جواز کی تصریح فرمادیں۔

(۲) دوسرے مدارس کی درسی کتابوں میں آیات قرآنی یا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام گرامی کتابوں میں لکھا ہوتا ہے۔ استاد صاحبان کرسیوں پر اوپر بیٹھے ہوتے ہیں اس کے متعلق شرعی کیا حکم ہے۔

### ﴿ج﴾

(۱) یہ رقم یعنی جائز ہے لینے والے کے لیے حرام نہیں ہے۔

(۲) اگرچہ فی نفسہ خلاف ادب ہے لیکن عرف اور عموم ہونے کی وجہ سے جواز کا حکم دیا جائے گا۔ واللہ اعلم  
محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کسی ناجائز بات کی یقین دہانی نہیں کرانی چاہیے اگرچہ وعدہ کیا ہو

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارہ میں جبکہ دارال میں اچھے عہدہ پر عرصہ دراز سے سروس کر رہا ہے اب دارا کی مزید ترقی اور عہدہ ملنے کا حق بنتا ہے۔ دارا نے اپنا حق طلب کیا ہے جس کا جواب اس کو ان کے افسران بالا سے یہ ملا کہ دارا اپنی شرط کو نرم کرے تو اسے ترقی کا عہدہ دے دیتے ہیں۔ دارا کی شرط یہ ہے وہ کہتا ہے کہ جہاں رشوت دینے کا کام ہوگا میں یہ کام بالکل نہیں کروں گا۔ یہ کام آپ چاہے کسی اور سے لے لیں مجھے اس شرط پر عہدہ لینا منظور نہیں۔ اس کے افسران بالا نے جواب دیا کہ یہ کام ہماری اپنی ذات کی بات نہیں یا آپ کی ذات کا نہیں یہ تو مل مالکوں کے لیے ہمیں کرنا ہوتا ہے۔ اس کے بغیر مل کام نہیں ہو سکتا۔ دارا کہتا ہے کہ مجھ سے ناجائز کام کی تصدیق یا یقین دہانی لے کر ترقی دیں تو میں ایسا عہدہ ہرگز قبول نہیں کرتا یہ میری آخرت کا معاملہ ہے میں اسے کیسے قبول کروں۔ کیا مجبوری کی بنا پر اسے اپنی شرط نرم کر کے عہدہ سنبھال لینا جائز ہے یا نہیں۔  
احمد بخش احسان پور تحصیل کوٹ اود

### ﴿ج﴾

رشوت لینا دینا جائز نہیں اور کسی ناجائز کام کی یقین دہانی کرنا درست نہیں۔ اگر وعدہ کر دے تو اس کا ایفا کرنا درست نہیں۔ فقط واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

عارضی طور پر جو مکان دیا گیا ہو اس کا واپس کرنا واجب ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و شرع متین اس مسئلہ میں کہ

- (۱) ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے ساتھ چھوٹے چھوٹے بچے تھے تو ان بچوں کے دادا نے عارضی طور پر رحم کھاتے ہوئے ان بچوں کو ایک مکان دے دیا۔ آخر کسی تنازع کی وجہ سے اس مالک مکان کے مطالبہ پر اس عورت نے انکار کر دیا۔ آیا اس مکان کا شرعی رو کے اعتبار سے کون حقدار ہوگا۔
- (۲) ایک شخص نے کسی سے دو تولہ سونا جبکہ اس کی قیمت ۲۲ روپے فی تولہ تھی قرض لیا اب سونا کی قیمت صد روپیہ تولہ ہے تو آیا اس شخص کو کون سی قیمت لازم ہوگی۔

﴿ج﴾

- (۱) عورت کا مکان پر قابض رہنا جائز نہیں۔ مکان مالک کے حوالہ کرنا لازم ہے۔
- (۲) اس شخص پر دو تولہ سونا واپس کرنا لازم ہے اس میں کمی و بیشی کا اعتبار نہیں۔ فقط واللہ اعلم
- حررہ محمد انور شاہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح بندہ محمد اسحاق غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

بیٹے کی نافرمانی کی وجہ سے اُسے جائیداد سے عاق و محروم کرنا

﴿س﴾

- کیا فرماتے ہیں علماء دین و شرع متین کہ اپنی اولاد میں سے بڑے لڑکے کو فسق اور نافرمانی کی وجہ سے اپنی جائیداد سے محروم کرنا شرعاً جائز ہے یا نہ۔
- حافظ محمد حنیف معرفت مولانا منیر احمد خطیب جامع مسجد حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

﴿ج﴾

باپ کو یہ اختیار ہے کہ اپنی زندگی میں بحالت صحت کل جائیداد اپنے چھوٹے لڑکے اور لڑکی کو ہبہ کر دے۔ بڑے بیٹے کو کچھ حق دعویٰ نہیں پہنچتا۔ صحت تقسیم کے لیے ہر حصہ کا جدا کرنا اور بالغین کا قبضہ بھی کر دینا ضروری ہے۔ اگر کسی وجہ شرعی سے مثلاً نافرمانی و ایذا رسائی و فسق و ظلم وغیرہ سے بڑے لڑکے کو بے حق کیا تو گناہ بھی نہ ہوگا۔ رجل وھب فی صحته کل المال للولد جاز فی القضاء ویکون آثماً فیما صنع۔ کذا فی



فتاویٰ قاضی خان وان کان فی ولده فاسق لا ینبغی ان یعطیه اکثر من قوته کیلا یتصر معیناً  
فی المعصیۃ کذا فی خزائن المفتین ولو کان ولده فاسقاً و اراد ان یتصرف ماله الی وجوه  
الخیر و یحرمه عن المیراث هذا من ترکہ کذا فی الخلاصہ (عالمگیری ص ۳۹۱ ج ۴) فقط واللہ  
تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۲۴ شوال ۱۳۹۸ھ

### جائز الفاظ سے تعویذ لکھنا اور عمل کرنا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین وریں مسئلہ کہ میں نے اپنا مکان ایک شخص محمد مرزا کو کرایہ پر دیا ہے۔ کافی عرصہ  
سے مکان خالی کرانے کی کوشش کر رہا ہوں خالی نہیں کرتا۔ حتیٰ کہ قرآن پاک کی قسم کھا کر کہا کہ میں تین ماہ مہلت  
کے بعد خالی کر دوں گا لیکن پھر بھی خالی نہیں کیا۔ لہذا ایک عامل صاحب اپنے عمل کا ام پاک کے تعویذ سے مکان  
خالی کر رہے ہیں۔ کیا شریعت کے اعتبار سے یہ جائز ہے یا نہیں۔

محمد عاقل جلیل آباد کالونی ملتان

﴿ج﴾

جائز الفاظ سے تعویذ لکھنا اور عمل کرنا جبکہ اس شخص کو ضرر پہنچانا مقصود نہ ہو جائز ہے۔ اس طرح اپنے مکان  
کو خالی کرانے کے لیے عمل کرنا تعویذ لکھنا درست ہے۔ فقط واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۱۵ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ

### محکمہ ٹیلیفون کے ملازمین سے مل کر چوری کرنا ملک و ملت سے خیانت ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین وریں مسئلہ کہ ایک شخص نے اپنے گھر میں ٹیلیفون لگوا رکھا ہے اور محکمہ ٹیلیفون کے  
متعلقہ ملازمین سے ساز باز کر کے حکومت کی مقررہ اجرت کے بغیر ٹیلیفون کو استعمال کر کے حکومت پاکستان کی  
چوری کا مرتکب ہوتا ہے۔ تو کیا وہ شخص عند اللہ مجرم ہوگا اور آخرت میں حقوق العباد میں خیانت تصور ہوگی اور اگر  
توبہ کرے تو کیا سابقہ چوری معاف ہو جائے گی۔ جب کہ اس کی ادائیگی کی قدرت رکھتا ہو۔ بینوا تو جروا

### ﴿ج﴾

یہ بہت بڑی خیانت ہے۔ وہ ساری سابقہ اجرت بھی ادا کرے اور اللہ تعالیٰ سے اس جرم کی معافی بھی مانگے۔ محض توبہ کر لینا کافی نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

بینک سے وصول شدہ سود کی رقم بطور رشوت دے کر اپنا جائز کام کرانا، امام کا سورہ فاتحہ کا مغرب کی پہلی رکعت میں آہستہ اور تیسری رکعت میں جہراً پڑھنا، گوشت سے اگر کتا کھا گیا ہو تو باقی کیسے صاف کیا جائے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) بینک سے وصول شدہ سود کی رقم کسی افسر کو بطور رشوت دے کر اپنا جائز کام مثلاً انتقال اراضی خرید کردہ وغیرہ کرا سکتا ہے کیونکہ سود کا روپیہ جائز ضروریات میں تو صرف نہیں ہو سکتا اور حلال کمائی سے رشوت دینا بھی جائز نہیں۔ حرام آمدنی راہ حرام پر خرچ ہوگی اور اس سے ایک جائز کام جو رشوت کے بغیر نہیں ہو سکتا تھا ہو گیا۔  
(۲) امام نے مغرب کی پہلی رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ سرّاً پڑھی اور تیسری رکعت میں جہراً پڑھ دی۔ کیا نماز میں کوئی خلل تو نہیں آتا جبکہ سجدہ سہو بھی کر لیا گیا اور اگر دوسری نمازوں میں ایسا ہو جائے تو کیا آخری رکعتوں میں جہراً پڑھنا ضروری ہے یا نہ۔ مثلاً فرض یا واجب۔

(۳) نماز میں جو شخص صرف تشہد میں قبل سلام آ کر شریک ہو تو تکبیرات میں اصل ترتیب باقی رکھے یا بالعکس۔  
(۴) گوشت تازہ سے کچھ کتا کھا گیا اور کچھ اٹھالے گیا بقایا خلط ملط ہو گیا کیا دھو کر استعمال کر سکتے ہیں اور دھونے کی کیا صورت ہوگی۔ ایک بار یا تین بار اور نیچوڑنا وغیرہ واضح فرمایا جائے۔

رجیم بخش معلوم عربی ندل سکول تحصیل یہ ضلع مظفر گڑھ

### ﴿ج﴾

(۱) بینک سے وصول شدہ روپیہ کو فقراء و مساکین میں بغیر نیت ثواب کے تقسیم کریں۔ اس سے رشوت دے کر جائز کام نکالنا بھی درست نہیں ہے۔

(۲) اس صورت میں سجدہ سہوا ادا کرنے سے نماز ادا ہو گئی۔ تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کو جہرا پڑھنا کوئی ضروری نہیں ہے۔

(۳) یہ سوال سمجھ نہیں آتا۔ تفصیل سے لکھ کر جواب حاصل کریں۔

(۴) اس گوشت کو دھوئے بغیر استعمال کرنا جائز نہیں ہے اور تین بار دھونے سے یہ گوشت پاک ہو جائے گا۔ دھونے کی صورت یہ ہے کہ اس پر پانی ڈال دیا جائے اور جب قطرات ختم ہو جائیں پھر دوبارہ پانی اس پر بہایا جائے۔

تین مرتبہ اس طرح کرنے کے بعد یہ گوشت پاک تصور ہوگا۔ ہر مرتبہ میں گوشت کو دبا کر پانی کے قطرات ختم کیے جائیں۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جس عطریا سینٹ میں الکحل ملی ہوئی ہو اس کا کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ آج کل جو عطریا سینٹ استعمال کیا جاتا ہے سننے میں آیا ہے کہ ان میں اسپرٹ استعمال کیا جاتا ہے۔ تو کیا اسپرٹ شرعاً پاک ہے۔ ہاں جن خوشبوؤں میں اس کی ملاوٹ ہے یا دوسری چیزوں میں اس کا استعمال تو ان خوشبوؤں اور چیزوں کا شرعاً استعمال جائز ہے یا نہیں دراصل میں نے اکثر افراد سے سنا ہے کہ سینٹ میں شراب ہوتی ہے۔ اس وجہ سے اس کے لگانے سے نماز نہیں ہوگی۔ پہلے تو یقین نہیں آتا تھا لیکن بطور احتیاط اس کا استعمال نہیں کرتا تھا۔ اتفاق سے ایک دن گھر میں سینٹ کی کچھ شیشیاں دیکھیں جن میں ایک پر لکھا ہوا تھا فری فرام الکوحل۔ الکوحل شراب کا کیمیائی نام ہے اور اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ سینٹ میں ہوتی ہے ورنہ دوسری بوتلوں کی طرح اس پر لکھا ہونا ضروری نہیں تھا لیکن ضروری اس لیے تھا کہ اس میں شراب ملی ہوئی نہیں تھی اور دوسروں میں تھی۔ یہ دو سوالوں کی عبارت ہے جو آپ کے سامنے پیش کر دی اس بارے میں شرعاً کیا حکم ہے۔ بہشتی زیور حصہ نہم ص ۱۰۲ اطبی جو ہر ضمیمہ ثانیہ میں ہے ڈاکٹری کتاب دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اسپرٹ تیز قسم کی شراب ہے جو شراب کو معطر کرنے سے تیار ہوتی ہے اور لکھا ہے کہ ہندوستان میں گھٹیا شرابیں بنتی ہیں۔ مثلاً آلو، بیر، جو، گیہوں وغیرہ کی اور یورپ میں بڑھیا شرابیں بنتی ہیں مثلاً انگور، سیب، انار، منقہ وغیرہ کی الخ اور حاشیہ میں ہے۔ اسپرٹ کی تحقیق یہ ہے کہ اسپرٹ بہت تیز شراب ہے گویا شراب کا جوہر ہے۔ بوجہ تیزی کوئی اس کو پی نہیں سکتا اور اشد ضرورت کے وقت اس کے چند قطرے پانی میں ملا کر پیتے ہیں تو شراب کا کام دیتی ہے۔ مفصل بحث متن اور حاشیہ میں ملاحظہ ہو۔



### ﴿ج﴾

سینٹ سے بھی زیادہ اہم قلم کی روشنائی اور اس سے بھی زیادہ قابل توجہ دواؤں کا مسئلہ ہے۔ ایلوپیتھی کی دواؤں میں الکحل بکثرت استعمال ہو رہا ہے اور ہومیوپیتھی کا تو مدار الکحل پر ہے اس اہمیت کے پیش نظر بندہ نے اس کی طرف خصوصی توجہ کی اور حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی تحقیق کی فرمائش کی۔ تحقیق سے ثابت ہوا کہ عام استعمال ہونے والا الکحل انگور یا کھجور سے نہیں بنتا بلکہ گنے یا چیر کی لکڑی سے بنتا ہے۔ علاوہ ازیں گنے سے الکحل بنانے میں تو خمیر اٹھایا جاتا ہے مگر چیر کی لکڑی سے کشید کیا جاتا ہے خمیر نہیں اٹھایا جاتا اور زیادہ تر یہی استعمال ہوتا ہے۔

انگور یا کھجور کی شراب صرف پینے کی غرض سے ممکن ہے کہ بہت اونچے طبقے کے لیے بنائی جاتی ہے یہ بھی محض احتمال کے درجہ میں ہے یقین نہیں۔ البتہ اس کا یقین ہے کہ پینے کے سوا باقی سب ضروریات میں انگور یا کھجور کا الکحل نہیں ہوتا لہذا یہ نجس نہیں اور بغرض تدوی قدر مسکر سے کم اس کا استعمال بھی جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد مفتی اشرف المدارس ناظم آباد کراچی

مال مسروقہ کا مصرف شریعت کی نظر میں کیا ہے، لڑکی کے رشتے پر روپے لینا

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

- (۱) ایک آدمی سارق تھا اب اس نے توبہ کر لی۔ اس کے ہاں کچھ مسروقہ مال ہے تو اس مسروقہ مال کو شریعت محمدیہ اس سارق کو کہاں خرچ کرنے کا حکم فرماتی ہے۔
- (۲) ایک آدمی اپنی صاحبزادی کی شادی کر چکا ہے مگر شرط یہ لگاتا ہے کہ اس کے بدلے میں مجھے پانچ ہزار روپیہ دے دیں یا یہ کہتا ہے کہ میری لڑکی کے بدلے میں لینے والا اپنی لڑکی یا بہن یعنی متبادل رشتہ ضرور دے۔ اس میں شریعت کا کیا حکم ہے۔ بیوا تو جروا

### ﴿ج﴾

(۱) مال مسروقہ اور ہر قسم کے مال حرام کا حکم یہ ہے کہ مالک پر رد کیا جائے۔ قال فی الہدایۃ کتاب

الکفالة ص ۱۲۳ ج ۳ فیکون سبیلہ التصدق فی روایۃ و یردہ فی روایۃ لان الخبث لحقہ

وهذا اصح ابھ

اگر مالک معلوم نہ ہو سکے تو مالک کی طرف سے فقراء پر صدقہ کیا جائے۔ قال فی الہندیۃ والسبیل فی المعاصی ردھا وذلك ہہنا برد الماخوذ ان تمکن من ردہ بان عرف صاحبہ وبالتصدق بہ ان لم یعرفہ لیصل الیہ نفع مالہ ان کان لا یصل الیہ عین مالہ ابھ

(۲) عورت کے عوض میں رقم حاصل کرنا ناجائز ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ ثلاثۃ انا خصمہم یوم القیمۃ رجل اعطى بی ثم غدر ورجل باع حراً فاکل ثمنہ ورجل استاجر اجیراً فاستوفی منہ ولم یعطہ اجرہ رواہ البخاری مشکوٰۃ ص ۲۵۶۔

وٹہ سٹہ کرنا اگر جانبین سے ہر ایک لڑکی کا علیحدہ علیحدہ مہر مقرر ہو جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم  
حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۱۰ ربیع الاول ۱۳۹۳ھ

دوران ماہواری عورت کے ساتھ خلاف فطرت فعل کرنا حرام ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارہ میں کہ ایک عورت کو ماہانہ حیض آیا ہوا ہے شوہر خود دوسرے راستہ کو استعمال کر سکتا ہے یا نہیں۔

﴿ج﴾

اپنی بیوی سے دوسرے راستہ یعنی دبر سے لواطت کرنا حرام اور ناجائز ہے اور حیض اور غیر حالت حیض ہر وقت میں یہ فعل ناجائز ہے اور گناہ کبیرہ ہے۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ینظر اللہ عزوجل الی رجل اتی رجلاً او امرأة فی دبرھا رواہ الترمذی (مشکوٰۃ ص ۳۱۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

عورت کا زیور جب نصاب کو پہنچے تو زکوٰۃ واجب ہوگی، قبر پر پتھر یا طاق عدد گھڑے رکھنا  
سر کے چاروں طرف بال چھوڑ کر صرف درمیان سے منڈوانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) عورت کے زیورات پر زکوٰۃ ہوگی یا نہ جبکہ وہ بھی تو حاجتِ اصلیہ سے خارج نہیں۔ کیونکہ اس کے اپنے پہننے کے ہیں۔

(۲) قبر پہ پتھروں کے رکھنے کا رواج ہے (جیسے پنجاب میں گھرے رکھتے ہیں) یہ کہا جاتا ہے کہ پتھر طاق رکھے جائیں جفت رکھنا درست نہیں۔ مثلاً پانچ یا سات یا نو رکھے جائیں۔ یہ کس حد تک درست ہے۔

(۳) سر کے چاروں طرف بال رہنے دینا درمیان سے منڈوانا کس حد تک جائز ہیں جبکہ مولانا رشید احمد گنگوہی نے فتاویٰ رشیدیہ میں اس کو ناجائز و حرام قرار دیا ہے۔ مگر ایک مولوی نے کہا ہے کہ عالمگیری میں اس طرح کرنے کو جائز کہا گیا ہے کیا یہ درست ہے یا نہ۔ بینوا تو جروا



(۱) سونے چاندی کے پہننے کے زیورات جب نصاب تک پہنچ جائیں تو ان پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ زیور کے طور پر پہننا حاجاتِ اصلیہ میں سے نہیں ہے۔ کما قال فی الدر المختار مع شرحہ رد المحتار ص ۲۹۸ (واللازم) مبتدأ (فی مضروب کل) منهما (ومعموله ولو تبرأ او حلیا مطلقا) مباح الاستعمال او لا ولو للتجمل والنفقة لانهما خلقا اثمانا فیز کبهما کیف کانا الخ

(۲) پتھر اگر مٹی بٹھانے کے لیے اور قبر کی حفاظت کے لیے رکھ دیے جائیں تو یہ جائز ہے لیکن اس کی کوئی تعداد چونکہ ثابت نہیں ہے لہذا کوئی خاص عدد کو مختص کرنا درست نہیں ہے۔ جتنے پتھروں سے ضرورت پوری ہو سکے اس سے زائد پتھر رکھنے اچھا نہیں ہے۔ کما قال فی رد المحتار ص ۲۳۶ ج ۲ لکن نظر صاحب الحلیۃ فی هذا التعلیل وقال وروی عن محمدانہ لا بأس بذلك ویؤیدہ ماروی الشافعی وغیرہ عن جعفر بن محمد عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رش علی قبر ابنہ ابراہیم ووضع علیہ حصاء وهو مرسل صحیح۔ فتحمل الکراہۃ علی الزیادۃ الفاحشۃ او عدمہا علی القلیلۃ المبلغۃ له مقدار شبر او ما فوقہ قلیلاً۔

(۳) اس طرح مکروہ ہے کما قال فی العالمگیریۃ ص ۳۵۷ ج ۵ ویکرہ القزع وهو ان یحلق البعض ویترک البعض قطعاً مقدار ثلاثۃ اصابع کذا فی الغرائب۔

فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۷۶ پر ہے۔ پان سر میں رکھوانا یعنی کچھ سر بیچ میں سے منڈوانا باقی بال رکھ لینا درست نہیں بلکہ گناہ ہے۔ ایسے کی امامت مکروہ ہے اور امداد الفتاویٰ ص ۲۲۳ ج ۴ پر ہے۔ فلما روی عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأى صبیا قد حلق بعض رأسه وترک بعضه فنہاهم عن ذلك وقال احلقوا کلہ او اترکوا کلہ (رواہ مسلم) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الاجوبہ کلہا صحیحہ محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

سندھ کی زمینوں میں عشر ہے یا خراج، عشر مالک اور مزارع دونوں پر ہوتا ہے یا ایک پر، جو زمین ٹھیکے پر دی گئی ہے اُس کا عشر کس پر واجب ہوگا، سرکاری آبیانہ وغیرہ دینے سے عشر ادا نہیں ہوتا، عشر کی رقم امام مسجد کو تنخواہ میں دینا، شیعہ سنی کے مخلوط جنازے پڑھانا

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) علاقہ سندھ کی زمینیں جو کہ انگریز عملداری میں یا بعد میں حکومت پاکستان سے خریدی گئی ہیں ان زمینوں کی پیداوار میں شرعی طور پر عشر واجب ہے یا نہ۔ کیونکہ قدیم تاریخی واقعات سے سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ زمینیں عشری ہیں یا خراجی۔

(۲) اگر یہ زمینیں عشری ہیں تو کیا مالک اور مزارع دونوں پر عشر ہے یا صرف مالک پر۔

(۳) اگر مالک اپنی زمین کسی دوسرے آدمی کو مبلغ پچاس روپے یا کم و بیش فی ایکڑ کے حساب سے ٹھیکہ پر دے دیتا ہے اور اپنی مجموعہ رقم یکمشت بالصورت قسط وصول کر لیتا ہے ٹھیکہ والی زمین کا عشر مالک زمین پر ہے یا ٹھیکہ لینے والے پر ہے۔ حالانکہ ٹھیکہ لینے والا سرکاری معاملہ اور آبیانہ اور پانی کے کم و بیش کا تاوان بھی ادا کرتا ہے۔ کیا یہ سرکاری معاملہ اور آبیانہ وغیرہ ٹھیکہ لینے والے پر ہے یا مالک زمین پر۔

(۴) جن زمینوں میں عشر ہے تو کیا ان کا سرکاری طور پر معاملہ اور آبیانہ ادا کرنے پر عشر ادا ہو جاتا ہے اور کیا فریضہ ساقط ہو جاتا ہے یا الگ عشر وغیرہ ادا کرنا پڑے گا۔

(۵) اگر عشر واجب ہے تو کیا معاملہ و آبیانہ ادا کرنے کے بعد کی آمدنی میں عشر ہوگا یا مجموعہ آمدنی کا۔

(۶) عشر کی رقم وغیرہ بصورت تنخواہ امام مسجد وغیرہ ادا ہو سکتی ہے یا نہ۔

(۷) سنی یا شیعہ میت کا مخلوط جنازہ جائز ہے یا نہ۔ یا یکے بعد دیگرے الگ الگ فریقین اپنے اپنے امام

کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کر سکتے ہیں یا نہ۔ مینواتو جروا

مولوی میاں محمد گوٹھ ٹیڑی والی ضلع نواب شاہ

### ﴿ج﴾

(۱) واضح رہے کہ پاکستان کی وہ زمینیں جو اس وقت مسلمانوں کی ملک ہیں اور ان کے پاس مسلمانوں ہی

سے پہنچی ہیں ارثاً و شراء و ہلم جراثہ زمینیں عشری ہیں اور جو درمیان میں کوئی کافر مالک ہو گیا تھا وہ عشری نہ رہی اور جس کا حال کچھ معلوم نہ ہو اور اس وقت مسلمانوں کے پاس ہیں پھر سمجھا جائے گا کہ مسلمانوں سے حاصل



ہوئی ہے۔ بدلیل الاستصحاب پس وہ بھی عشری ہوں گی۔ (امداد الفتاویٰ میوب ج ۲ ص ۵۹) مگر یہ حکم ان زمینوں کا ہے جو عرصہ دراز سے نسلاً بعد نسل مملوکہ چلی آتی ہیں اور اس کے علاوہ کچھ اور قسم کے اراضی بھی ہیں۔ پاکستان میں غیر مسلموں کی اراضی جو مسلمانوں کو دی گئیں۔ حکومت پاکستان کی طرف سے نہروں کے ذریعہ نوآباد اراضی جو مسلمانوں کو ملیں۔ حکومت برطانیہ کے وقت مسلمان ریاستوں کی طرف سے مسلمانوں کو ملنے والی اراضی یہ تینوں قسمیں عشری ہیں۔

قیام پاکستان سے قبل یا بعد مسلمانوں نے حکومت پاکستان کی اجازت سے بذات خود ذرائع آبپاشی مہیا کر کے جو اراضی آباد کیں یہ عشری یا خراجی ہونے میں قرب، وجوار کی اراضی کے تابع ہوں گی اگر قرب وجوار میں دونوں کی اراضی ہوں تو یہ نوآباد اراضی عشری ہوں گی (احسن الفتاویٰ ص ۳۱۹)

(۲) والعشر على الموجد كخراج موظف وقالا على المستاجر كمستعير مسلم وفي الحواي وبقولهما ناخذ وفي المزارعة ان كان البذر من رب الارض فعليه ولو من العامل فعليهما بالحصصة (در مختار ص ۳۳۲ ج ۲)

اس سے معلوم ہوا کہ اگر زمین کرایہ پر ہے تو بہ قول مفتی کاشفکار پر ہے اور اگر بٹائی پر ہے اور تخم بھی کاشتکار کا ہے تو زمیندار اور کاشتکار دونوں پر اپنے حصہ کی قدر سے ہے۔

(۳) معلوم ہو کہ اگر موجد پوری اجرت لے اور مستاجر کے پاس بہت کم بچے تو عشر موجد کے ذمہ ہوگا اور اگر موجد اجرت کم لے اور مستاجر کے پاس زیادہ بچے تو مستاجر کے ذمہ ہے۔ موجودہ زمانہ میں عموماً اجرت کم لی جاتی ہے۔ مستاجر کی آمدنی زیادہ ہوتی ہے اس لیے وجوب عشر مستاجر پر ہوگا۔ ہاں اگر کسی جگہ پوری اجرت لی جائے جس میں زمیندار عشر بخوبی ادا کر سکتا ہو تو اس وقت وجوب عشر علی الموجد پر فتویٰ ہوگا۔ (در مختار)

(۴) صورت مسئلہ میں اجرت اور پیداوار کی نسبت معلوم نہیں اس لیے حکم میں تعین نہیں کی جاسکتی۔

(۵) سرکاری ٹیکس سے عشر ساقط نہیں ہوتا۔ جس طرح کہ حکومت کی جانب سے انکم ٹیکس وغیرہ وصول کرنے سے زکوٰۃ ساقط نہیں ہوتی عشر عبادت ہے جس کا ادا کرنا لازمی ہے۔

بلا وضع مصارف کل پیداوار پر عشر واجب ہے۔ قال فی شرح التنویر بلا رفع مؤن ای کلف الزرع وبلا اخراج البذر لتصرفهم بالعشر فی کل الخارج ص ۳۲۸ ج ۲۔ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ ابتداءً جتنی پیداوار ہو اس میں سے عشر واجب ہے۔ ٹیکس وضع کر کے باقی سے نہیں۔

(۶) امام مسجد یا مؤذن وغیرہ اگرچہ مسکین ہو تب بھی اسے تنخواہ میں زکوٰۃ کا مال دینا جائز نہیں۔ قال فی الہندیۃ ولونوی الزکوۃ بما يدفع المعلم الی الخلیفۃ ولو یستاجرہ ان کان الخلیفۃ بحال لو

لم يدفعه يعلم الصبيان ايضا اجزاه والافلا. وكذا ما يدفعه الى الخدم من الرجال او النساء في الاعياد وغيرها بنية الزكوة كذا في معراج الدراية ص ۹۰ ج ۱۔ وفي الكنز الزكوة هي تمليك المال بغير عوض الخ۔

(۷) شیعہ کا وہ فرقہ جو سب شیخین نہ کرے اور اصحاب کو برانہ کہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے افک کے قائل نہ ہو اور کوئی عقیدہ کفریہ نہ رکھتا ہو تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور اگر اہل سنت والجماعت بھی ان کی جنازہ کی نماز پڑھیں یا پڑھاویں تو کچھ حرج نہیں ہے لیکن پاکستان کے شیعہ ایسے نہیں ہیں۔ اس لیے مطلقاً سنی اور شیعہ کا جنازہ ضروری ہے کہ علیحدہ علیحدہ پڑھے۔ واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ خادم الافتاء مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

مدارس اسلامیہ میں زکوٰۃ صدقات وغیرہ جمع ہوتے ہیں کیا مہمان خانہ پر خرچ کرنا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) آج کل جو مدارس اسلامیہ میں چندہ جمع ہو رہا ہے۔ مثلاً زکوٰۃ، عشر، فطرانہ، صدقات تو کیا اس کا مصرف خاص تعلیم ہے یا جیسے کوئی مہمان مدرسہ میں آجاتا ہے تو اس کو بھی روٹی دینے کی اجازت ہے۔  
(۲) مہتمم مدرسہ کو اجازت ہے کہ مدرسہ کا سامان مثلاً دیگ یا بسترہ عاریۃ متعلمین میں سے کسی کو دے سکتا ہے یا نہ۔ بلکہ اجرت لینی ضروری ہے۔ اگر مہمان کا حق نہیں ہے اور نہ مدرسہ کے سامان کے عاریۃ دینے کا تو ناظم مدرسہ کو شرعاً اس سے احتیاط کے تدارک کی کیا صورت ہے۔

(۳) دوسرے مدرسہ کا طالب علم مہمان ہو کر مدرسہ میں کچھ وقت رہے تو اس کا کیا حکم ہے۔ مساجد کے اوقاف کا کیا حکم ہے مثلاً تعمیری سامان جیسے تختے، سیڑھی، لکڑی عاریۃ کسی دوسری مسجد میں یا کسی دوسرے کے مکان میں استعمال کے طور پر دیا جاسکتا ہے یا نہ۔ پھر اجرت یا غیر اجرت کا فرق ہے یا نہ۔

(۴) کچھ وقت کے لیے مسجد کی چٹائی وغیرہ کو عید کی نماز پڑھنے کے لیے باہر لائی جاسکتی ہے یا نہ۔

(۵) مسجد کی بجلی طالب علم مطالعہ وغیرہ کے لیے استعمال کر سکتے ہیں یا نہ۔

(۶) مسجد کا پرانا سامان فروخت کر کے اس کی رقم اسی مسجد میں خرچ کی جائے تو کیا یہ فروخت صحیح ہوگا یا نہ۔ مینو تو جروا

﴿ج﴾

(۱) زکوٰۃ اور فطرانہ کا مصرف تو خاص فقراء ہیں۔ اغنیاء کو اس میں سے دینا اگرچہ طالب علم ہی ہو جائز نہیں

ہے۔ ہاں اگر اس پر حیلہ تملیک کا کیا جائے اور اسی طرح دوسرے صدقات تو جیسا کہ اس کو مدرسہ کی جمیع ضروریات پر خرچ کرنا جائز ہے اسی طرح چندہ دہندگان کی اجازت سے خواہ وہ اجازت صراحۃً ہو یا دلالتہً مدرسہ کے مہمانوں پر بھی اس میں سے خرچ کرنا جائز ہے اور اگر چندہ دہندگان کی نیت یہ ہو یا انہوں نے صراحت کر دی ہو کہ اس مال کو محض مدرسہ کی بنیادی ضروریات تعمیر، خرید کتب، ضروریات طلبہ، تنخواہ مدرسین پر ہی خرچ کیا جائے مہمانوں کی خدمت اس سے ہرگز نہ کی جائے تب مہمانوں پر خرچ کرنا جائز ہوگا اور اگر چندہ دہندگان مدرسہ کے مہتمم یا شوریٰ کی صوابدید پر چھوڑتے ہیں تو جیسے مہتمم یا شوریٰ فیصلہ کرے اسی کے مطابق عمل کرنا ضروری ہوگا۔ معروف یہ ہے کہ چندہ دہندگان کی طرف سے مدرسہ کے مہمانوں پر بقدر مناسب خرچ کرنے کی اجازت ہوا کرتی ہے۔

اگر کسی نے دیگ یا بسترہ وغیرہ وقف کیا ہو تب تو اس کی شرط کے مطابق عمل ہوگا۔ اگر اس نے کوئی شرط لگائی ہو ورنہ تو جو عرف ہوگا اسی کے مطابق عمل درآد کیا جائے گا اور اگر دیگ وغیرہ مدرسہ کے عام چندوں سے خریدے گئے ہیں تب اس میں چندہ دہندگان کی اجازت صراحۃً یا دلالتہً (خواہ یہ اجازت اجارہ پردینے کی ہو یا عاریۃ پردینے کی) سے حسب اجازت عمل کرنا جائز ہوگا اور اگر انہوں نے مہتمم مدرسہ کی مجلس شوریٰ کی صوابدید پر چھوڑا ہو تو اس میں ان کے فیصلے کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

(۲) جائز و ناجائز کی تفصیل اوپر گزر گئی ناجائز ہونے کی صورت میں ناظم مدرسہ کو بے احتیاطی ہرگز نہیں کرنی چاہیے۔ عدم احتیاطی کی صورت میں گناہ کے ساتھ ساتھ اس پر نقصان کا ضمان آئے گا۔

(۳) مدرسہ کے مہتمم اور شوریٰ کی اجازت سے اس کو مہمان بنایا جاسکتا ہے۔ اگر واقف نے اسی مدرسہ کی ضروریات کے لیے یعنی اسی مسجد میں استعمال لانے کے لیے وقف کر دیا ہے یا مسجد کے متفرق چندے سے اسی مسجد میں استعمال لانے کی خاطر یہ سامان خریدا جا چکا ہے تب تو اس کو کسی دوسری مسجد میں یا کسی دوسرے مکان میں استعمال میں لانا نہ عاریۃ جائز ہوگا اور نہ اجارہ سے۔ ہاں اگر واقف نے خاص اسی مسجد میں استعمال کے لیے وقف نہیں کیا ہے بلکہ اس طرح کہ اس مسجد کے کام بھی آئے گا اور دوسرے لوگوں کے کام بھی آئے گا اور ان کو عاریۃ دیا یا اجارہ کے ساتھ تو جیسے اس نے شرط لگائی ہوگی اسی کے مطابق عمل کرنا درست ہوگا۔ اسی طرح اگر مسجد کے عمومی چندہ سے یہ سامان خریدا گیا ہو تو چندہ دہندگان یا متولی مسجد یا کمیٹی مسجد کی مرضی کے مطابق اس کو استعمال میں لانا درست ہے۔ لقول الفقهاء شرائط الواقف معتبرة اذا لم تخالف الشرع۔

(۴) اگر چٹائی دینے والے نے اسی مسجد میں استعمال کرنے کی غرض سے چٹائی دی ہو تب تو مسجد سے باہر اس کو استعمال میں لانا درست نہ ہوگا ورنہ تو درست ہوگا۔ ظاہر یہ ہے کہ عید نماز پڑھنے کے لیے بیرون مسجد



استعمال کرنے کی اجازت دلالت ہوا کرتی ہے اس غرض سے اس کا استعمال جائز ہو جائے گا۔

(۵) اگر اس بجلی کا انتظام نماز پڑھنے اور طالب علموں کے مطالعہ کرنے دونوں کے لیے کیا گیا ہو تب تو طالب علم مسجد کی بجلی ہر وقت استعمال میں لا سکتے ہیں اور اگر بجلی کا انتظام صرف نماز کے لیے ہو تب جب تک وہ بجلی نماز کے لیے جلتی ہو اور عرفاً بجلی نماز کے لیے جلائی رکھی جاتی ہو اس وقت تک طالب علم مطالعہ کر سکتے ہیں اور بجلی کی روشنی سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ اس وقت کے گزرنے کے بعد بجلی نہیں جلا سکتے ہیں۔ کما قال فی العالمگیریۃ ص ۴۵۹ ج ۲ وان اراد انسان ان یدرس الکتاب بسراج المسجد ان کان سراج المسجد موضوعا فی المسجد للصلاة لا بأس به وان کان موضوعا فی المسجد لا للصلاة بان فرغ القوم من صلاتهم وذهبوا الی بیوتهم وبقی السراج فی المسجد قالوا لا بأس بان یدرس به الی ثلث اللیل وفيما زاد علی الثلث لا یكون له حق التدريس کذا فی فتاویٰ قاضی خان۔

(۶) اگر مسجد کو اس سامان کی ضرورت بالکل نہ رہے تب یہ سامان سامان دینے والے کا ملک ہوگا اور اگر وہ فوت ہو گیا ہو تو اس کے وارثوں کا ملک ہو جاتا ہے۔ تب وہ سامان ان کی اجازت سے وہ رقم اس مسجد پر صرفہ کی جاسکتی ہے اور اگر سامان دینے والے کا علم نہ ہو تو مسجد والے اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت اس مسجد پر خرچ کر سکتے ہیں۔ کما قال فی البحر الرائق ص ۲۵۲ ج ۵ وان بلی ذلک کان له ان یبیع ویشتري بثمانه حصیرا آخر وکذا لو اشتري حشیشا او قند یلا للمسجد فوقع الاستغناء عنه کان ذالک له ان کان حیا ولو رثته ان کان میتا وعند ابی یوسف یباع ذلک ویصرف ثمنه الی حوائج المسجد فان استغنی عنه هذا المسجد حول الی مسجد آخر والفتویٰ علی قول محمد فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الاجوبۃ کلہا صحیحہ محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جن مہاجرین نے جھوٹے کلیم پاکستان میں داخل کر کے جائیدادیں وصول کیں ہیں ان کا کیا حکم ہے جو شخص غلط بیانی سے کسی اعلیٰ عہدہ پر فائز ہو گیا ہو کیا اُس کی آمدنی سے حج زکوٰۃ جائز ہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ

(۱) اکثر مہاجرین نے یہاں آ کر جھوٹے کلیم داخل کر کے جائیدادیں حاصل کر لی ہیں اور اب ان کا اہل



ثروت میں شمار ہوتا ہے اور وہ اپنی حاصل شدہ آمدنی سے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور فریضہ حج انجام دیتے ہیں کیا ایسے اشخاص پر زکوٰۃ وجب ہے اور ان کی یہ عبادت بارگاہ خداوندی میں قابل قبول ہیں۔

(۲) ایک شخص نے جو کسی اعلیٰ قابلیت کا حامل نہیں ہے پاکستان میں آ کر خود کو اس قابلیت کا حامل کر کے سرکاری ملازمت حاصل کر لی اور اس کی تنخواہ کی رقم بس اتنا اندازہ کر لیں کہ اب وہ صاحب نصاب ہو گیا۔ کیا یہ شخص اگر اس پسماندہ رقم سے فریضہ حج و زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو اس کا یہ عمل بارگاہ خداوندی میں مقبول ہوگا یا مردود۔

### ﴿ج﴾

جبکہ مہاجرین نے اپنے استحقاق سے زیادہ یعنی جھوٹے کلیم داخل کر کے جائیدادیں حاصل کر لی ہیں تو گویا انہوں نے حلال و حرام دونوں قسم کے مال کو خلط کیا ہے اور امام صاحب کا مذہب یہ ہے کہ مال حرام کو اپنے مال حلال میں ملا دینے سے کل کی زکوٰۃ واجب ہوگی بشرطیکہ وہ حلال مال اس قدر ہو کہ اس مال حرام کا معاوضہ ادا کر کے باقی بقدر نصاب بچے اور اگر اکثر مال حرام ہے تو زکوٰۃ واجب نہیں بلکہ اس مال حرام کا کل صدقہ کرنا (بصورت عذر مالکوں کو لوٹانے کے) لازم ہے اگر حلال مال اس قدر ہے کہ اس سے حج کر سکتا ہے تو اس کو علیحدہ کر کے اس سے حج کر لے یہ درست ہے ورنہ حدیث شریف سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ مال حرام سے کی ہوئی عبادت بارگاہ الہی میں مقبول نہیں۔ اگرچہ فریضہ ذمہ اس سے ساقط ہو جائے گا۔ ولو خلط السلطان المال المغصوب بما له ملكه فتجب الزكوة فيه ويورث عنه لان الخلط استهلاك اذا لم يكن تميزه عند ابي حنيفة وقوله ارفق اذ قلما يحلو مال عن غصب وهذا اذا كان له مال غير ما استهلكه منفصل عنه يوفى دينه والا فله زكوة كما لو كان الكل خبيثا كما في النهر (درمختار ص ۲۹۱ ج ۲) فی القنیۃ لو كان الخبيث نصابا لا تلزمه الزكوة لان الكل واجب الصدق عليه ولا يفيد ايجاب التصديق ببعضه (ردالمختار ص ۲۹۱ ج ۲) ویجتهد فی تحصیل نفقہ حلال فانہ لا یقبل بالنفقۃ الحرام کما ورد فی الحدیث مع انہ یسقط الفرض عنہ معها الخ (ردالمختار ص ۲۵۶) مطلب فی من حج بمال حرام

(۲) یہ شخص اگرچہ جھوٹ بولنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا لیکن جب کہ یہ شخص حکومت کا مفوضہ کام سرانجام دے رہا ہے تو اس کا مال طیب شمار ہوگا اور ذمہ حج و زکوٰۃ وغیرہ فرائض مالیہ بشرط فرض ہوں گے باقی اس کے اعمال کا بارگاہ الہی میں مقبولیت، اور عدم مقبولیت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ واللہ اعلم و علمہ اتم و احکم

حررہ محمد انور شاہ غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

مکان بنوانے کے لیے رقم پر زکوٰۃ واجب ہوگی یا نہیں  
کیا حلال جانور کے کپورے جائز ہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان عظام اس مسئلہ کے متعلق کہ  
(۱) ایک شخص بے روزگار ہے اور اس کا اپنی رہائش کے لیے کوئی مکان نہیں ہے۔ صرف مکان کی زمین  
ہے اور وہ مکان بنوانے کے لیے پیسے جمع کرتا ہے کیا سال گزرنے پر ان پیسوں پر جو کہ مکان بنوانے کے لیے جمع  
کیے گئے ہیں زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔ آپ بطور فتویٰ جواب مرحمت فرمائیں۔  
(۲) کپورے کسی حلال جانور کے حلال ہیں یا حرام ہیں۔ یہ ہوٹلوں میں عام پکائے جاتے ہیں اور لوگ  
بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ بحوالہ کتب فقہ یا احادیث جواب مرحمت فرمائیں۔  
السائل محمد عظیم مرید کے ضلع شیخوپورہ

﴿ج﴾

(۱) مکان تعمیر کرنے کی غرض سے جو رقم جمع کر رہا ہے اگر یہ جمع کی ہوئی رقم بقدر نصاب ہے تو سال  
گزرنے پر اس رقم کی زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے۔  
(۲) کپورے کا کھانا حرام ہے۔ قال فی الكنز فی مسائل شتی و کرہ (تحریما) من الشاة  
الحیاء والخصیة والغده والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذکرو نخاع الصلب انتھی  
ص ۴۳۲۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۵ صفر ۱۴۰۹ھ

جی پی فنڈ وصول کرنے اور اس پر وجوب زکوٰۃ کی کیا صورت ہوگی

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ  
(۱) ایک صاحب کوریٹائرمنٹ کے بعد جی پی فنڈ کی رقم ملی ہے جس میں اس کی اپنی جمع کردہ کے علاوہ  
تقریباً گیارہ سو روپے سود کے ہیں۔ کیا وہ اس زائد رقم کو اپنے مصرف میں لاسکتا ہے یا نہیں۔ اگر اپنے مصرف

میں نہیں لاسکتا تو اس کا خرچ کرنے کا طریقہ بتا دیا جائے تاکہ وہ بری الذمہ ہو جائے۔  
(۲) اسی جی پی فنڈ کی رقم کی زکوٰۃ اس نے پہلے نہیں دی۔ کیونکہ رقم گورنمنٹ کے پاس تھی۔ اب جب رقم وصول کر چکا تو اس کی زکوٰۃ کیسے دے گا۔ اب جب سال گزر جائے یا سالہائے سابقہ کی بھی زکوٰۃ دینی پڑے گی۔ بینواتو جروا

مہتمم دارالسلام سرحد پشاور بیرون آسیا گیٹ پشاور

### ﴿ج﴾

(۱) جی پی فنڈ کی صورت میں جو رقم ملتی ہے یعنی تنخواہ کا کوئی جز وضع کر دینا اور پھر یک مشت وصول کر لینا اگرچہ اس کے ساتھ سود کے نام سے کچھ رقم ملے یہ سب جائز ہے اور سود نہیں ہے۔ اس لیے کہ تنخواہ کا جو جز وصول نہیں ہوا وہ اس ملازم کی ملک میں داخل نہیں ہوا پس وہ رقم زائد اس کی مملوک شئی سے منتفع ہونے پر نہیں دی گئی بلکہ تبرع ابتدائی ہے۔ گو گورنمنٹ اس کو اپنی اصطلاح میں سود کہے کذا فی امداد الفتاویٰ ص ۱۳۸ ج ۳ و فتاویٰ دارالعلوم جدید ص ۳۳۱ ج ۲

(۲) اس جی پی فنڈ کی صورت میں جو رقم ہوتی ہے اس کی زکوٰۃ گزشتہ برسوں کی واجب نہیں ہوتی۔ آئندہ کو بعد وصول کے جب سال بھر نصاب پر گزر جائے گا اس وقت زکوٰۃ دینا لازم ہوگا۔ وعند قبض مانتین مع حولان الحول بعده ای بعد القبض من دین ضعیف وهو بدل غیر مال کمہر و دین و بدل کتابۃ۔ الدر المختار مع شرحہ رد المحتار باب زکوٰۃ المال ص ۳۰۶ ج ۲۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم  
حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
یکم محرم الحرام ۱۳۹۰ھ

کرنٹ اکاؤنٹ میں رقم رکھنا جائز ہے یا نہیں  
مدارس میں جو صدقات، زکوٰۃ کی رقم آتی ہے تملیک کی کیا صورت ہوگی

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ  
(۱) بینک میں ہمدانیت روپیہ رکھنا جائز ہے یا نہیں۔ مدرسوں میں جو زکوٰۃ اور فطرانہ کی رقم آتی ہے اس کی تملیک ضروری ہے یا نہیں اور مہتمم صاحب کی حیثیت مدرسہ میں امین کی ہے یا قاضی کی۔  
(۲) مہتمم صاحب مدرسہ کی رقم تاجروں کو بطور قرض دے سکتا ہے یا نہیں یا خود اس رقم سے تجارت کر سکتا

ہے یا نہیں جبکہ وہ نفع خود اپنے ذاتی مصارف میں خرچ کرے یا نفع مقرر کرے یا نہ کرے یا ویسے تجارت کے لیے بطور قرض دے یہ ساری صورتیں جائز ہیں یا نہیں۔

### ﴿ج﴾

(۱) اگر کوئی ایسا امین شخص ملتا ہو جس کے پاس رقم کے ضیاع کا خطرہ نہ ہو تو پھر بنک میں رقم رکھنا جائز نہیں اور اگر کوئی ایسا امین شخص نہیں ہے جس پر پورا پورا بھروسہ کیا جاسکے تو پھر اس صورت کسی تحت بنک میں روپیہ رکھنا جائز ہے لیکن اس صورت میں بھی رقم ”کرنٹ اکاؤنٹ“ میں جمع کر لیں اس لیے کہ اس میں سود نہیں ملتا۔ زکوٰۃ اور دیگر صدقات واجبہ میں تملیک ضروری ہے اور مہتمم کی حیثیت امین کی ہے۔

(۲) مجلس انتظامیہ کے مشورہ اور اجازت سے خود بھی مدرسہ کے فنڈ سے قرض لے سکتا ہے اور دو ممبروں کو بطور قرض دے سکتا ہے لیکن قرض کی صورت میں نفع مقرر کرنا جائز نہیں۔ البتہ اگر کسی کو مضاربہ وغیرہ کے طور پر دے تو نفع مقرر کرنا جائز ہے لیکن وہ نفع مدرسہ کی ملکیت ہوگی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

مال زکوٰۃ اور بنک سے حاصل شدہ منافع کو مسجد پر خرچ کرنا

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) زید نے عمر کو زکوٰۃ کا مال دیا عمر نے مال زکوٰۃ کو مسجد کے برآمدے پر صرف کرتا ہے یا برآمدہ پر ایک مکان تعمیر کراتا ہے جہاں کہ وضو کیا جاتا ہے کیا مال زکوٰۃ لگانا اور برآمدے پر مکان تعمیر کرنا جائز ہے۔

(۲) زید نے بیس ہزار روپیہ بنک میں جمع کرایا اس کے منافع وصول کر کے مسجد کے برآمدہ یا ایک مکان بنانے کے لیے وہی رقم صرف کرتا ہے۔ آیا یہی رقم اس مکان پر لگ سکتی ہے یا نہیں لگ سکتی۔ بینوا تو جروا

### ﴿ج﴾

(۱) زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے یہ شرط ہے کہ کسی محتاج کو اس کا مالک بنایا جائے۔ اس وجہ سے فقہاء لکھتے ہیں کہ مسجد کی تعمیر میں بھی زکوٰۃ کا صرف کرنا درست نہیں۔ البتہ اس کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ پہلے کسی مستحق کو زکوٰۃ کا مالک بنادیا جائے اور وہ پھر ایسی رقم کو مسجد یا برآمدہ وغیرہ کے تعمیر کے لیے بطور صدقہ دے دے تو پھر اس سے مسجد کا برآمدہ یا مکان وغیرہ بنانا جائز ہے۔ اس لیے کہ وہ روپیہ اب زکوٰۃ کا باقی نہ رہا۔ بلکہ کسی شخص معین کی ملکیت میں داخل ہو گیا۔ زکوٰۃ حیلہ کے وقت ادا ہو چکی۔ کما فی الشامیۃ کتاب الزکوٰۃ ص ۲۷۱ ج ۲



۲ حيلة التكفين بها التصديق على فقير ثم هو يكفن فيكون ثواب لهما وكذا في تعمير المسجد۔

(۲) سود کی حرمت نص قطعی سے ثابت ہے اور بنک سے سود لینا قطعاً حرام ہے۔ اس لیے زید وہ سودی رقم بنک سے وصول نہ کرے اور اگر لاعلمی سے وصول کر چکا ہے تو اس کو کسی مسکین کو دے دے لیکن دیتے وقت ثواب کی نیت ہرگز نہ کرے ورنہ سخت گناہ ہوگا۔ بلکہ اس ارادے سے کسی مسکین کو دے دے کہ یہ ایک حرام مال ہے، اس کو اپنے آپ سے دفعہ کرتا ہوں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ خادم الافاء مدرسہ قاسم العلوم ملتان

اگر کسی شخص نے کسی کے پاس ۲۰۰۰ روپے امانت رکھتے ہوئے مرنے کے بعد خرچ کرنے کی وصیت کی ہو تو اب کیا حکم ہے، کیا عدالت کے ذریعہ تنسیخ نکاح درست ہے جس شخص کو پنشن کی رقم ریٹائرمنٹ کے ایک سال بعد مل گئی ہو تو زکوٰۃ کا کیا حکم ہے



کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) زید کا بکر کے ہاں بطور امان مبلغ دو ہزار روپے رکھے ہوئے تھے۔ زید نے وصیت کی تھی کہ اگر میں مر جاؤں تو مبلغ دو ہزار روپے تعمیر مسجد یا کھدوائی کنواں میں بوجہ اللہ صرف کر دینا اب زید مر گیا ہے مکمل تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ زید کی مذکورہ بالا رقم کے علاوہ مبلغ ایک ہزار روپیہ کی زمین بھی موجود ہے۔ نیز جدی وارث بھی زندہ ہیں۔ وصیت ثلث حصہ کل جائیداد میں نافذ ہوگی یا محض اسی نقد رقم میں جس کی اس نے وصیت کر رکھی تھی۔

(۲) تنسیخ کا شرعی حکم کیا ہے اور اس سے کون سی طلاق واقع ہوگی سرکاری عدالتوں میں جو یک طرفہ کارروائی کی جاتی ہے اس کا کیا حکم ہے۔

(۳) زید ڈسٹرکٹ بورڈ کے زیر اہتمام سکولز کا ٹیچر۔ رہا ڈسٹرکٹ بورڈ کا قانون تھا کہ پنشن کسی ٹیچر کو نہیں ملتی تھی۔ زید کو سکول سے فارغ ہوئے تقریباً چھ سات سال ہونے والے ہیں مگر جب ملک نور خان گورنر مقرر ہوئے تو انہوں نے ڈسٹرکٹ بورڈ کے ٹیچرز کو پنشن دینے کا حکم دے دیا۔ اب زید کو تاریخ فراغت سے لے کر آج تک مکمل سات سال کی پنشن مل گئی۔ اب فرمائیں کہ زکوٰۃ سالم سات سال کی ادا کرنی پڑے گی جبکہ پنشن کی رقم کا لمعہ دم تھی کسی کو خبر نہیں تھی کہ اس طرح کا آرڈر بھی ہوتا ہے یا جس تاریخ کو رقم ملی تھی اس کی بھی زکوٰۃ ادا کرنا پڑے گی۔ بینوا تو جروا

احسان الحق تونسوی عفی عنہ امام جامع مسجد گلی تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان

### ﴿ج﴾

(۱) وصیت ثلث جمع باقی بعد از تجہیز و تکفین و ادائے دیون میں نافذ ہوتی ہے۔ یعنی اگر دو ہزار روپے جمع باقی بعد از تجہیز و تکفین و ادائے دیون کا ثلث ہو یا ثلث سے کم تو پورے دو ہزار روپے کی وصیت نافذ ہوگی اور اگر دو ہزار جمع باقی کے ثلث سے زیادہ ہیں تو اگر وراثا اس وصیت پر راضی ہوں پھر بھی مال کی وصیت صحیح ہوگی اور اگر وراثا راضی نہیں تو صرف ثلث جمع باقی بعد از تجہیز و تکفین وغیرہ کی مقدار وصیت جاری ہوگی۔ ثلث سے زائد وصیت کا شرعاً اعتبار نہ ہوگا۔

(۲) تنسیخ نکاح کی متعدد وجوہ اور صورتیں ہیں ہر صورت کی علیحدہ علیحدہ شرائط ہیں۔ اگر ان شرائط کی پوری طرح پابندی کی جائے تو بعض صورتوں میں یک طرفہ ڈگری بھی قابل عمل ہو سکتی ہے سوال میں چونکہ کوئی شق متعین نہیں اس لیے کسی ایک شق کو اختیار کر کے جواب دینا مشکل ہے۔

(۳) یہ رقم شرعاً عطیہ شمار ہوگی اور عطیہ پر عدم وجوب زکوٰۃ ستین ماضیہ کا ظاہر ہے۔ لہذا اس کی زکوٰۃ گزشتہ برسوں کی واجب نہیں ہوتی۔ آئندہ کو بعد وصولی کے جب سال بھر نصاب پر گزر جائے گا اس وقت زکوٰۃ دینا لازم ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

”میرے گھر سے نکل جا تجھے طلاق ہے طلاق تو عورت تو ابھی تک میرے گھر میں ہے“ ان الفاظ سے کون سی طلاق واقع ہوگی، ایک دیوانہ نابالغ لڑکے نے اگر حلال جانور سے برا فعل کیا ہو تو اب کیا حکم ہے، قرآن کریم کے بوسیدہ اوراق کو دفن کرنا زیادہ افضل ہے، دینی مدرسے کی ضرورت سے زائد قرآن کریم و کتب کو بیچ کر اس کی رقم صرف کرنا، جو رقم صرف قرآن کریم یا دینی کتب کے لیے دی جائے جبکہ اُن کی ضرورت نہ ہو تو کسی اور مصرف پر صرف ہو سکتی ہے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) ایک شخص نے کسی دنیوی کاروبار پر سخت غصہ میں آ کر اپنی بیوی سے کہا کہ میرے گھر سے نکل جا تجھے

طلاق ہے۔ اس کے بعد کہا طلاق عورت اب تک تو بیٹھی ہے جاتی کیوں نہیں اور اس کے بعد کہا تو جاتی نہیں کاغذ دے تو لکھ دوں اور طلاق دینے والا حلفاً کہتا ہے کہ لفظ ”نکل جا“ کہتے وقت میری نیت طلاق دینے کی نہ تھی۔ بلکہ ابتداء ہی سے طلاق دینے کا ارادہ نہ تھا بس سخت غصہ ہی کی وجہ سے بے اختیار مجھ سے ایک ”تجھے طلاق ہے“ کا لفظ نکل گیا تو اس صورت میں شرع محمدی کے مطابق کون سی طلاق واقع ہوگی۔ رجعی یا بائنہ یا مغلظہ۔

(۲) ایک لڑکا دیوانہ صغیر عمر تقریباً ۱۰/۱۱ سال ایک بھینس دودھ دینے والی سے ناجائز فعل کر رہا تھا کہ ناگہاں اس پر ایک شخص آگیا اور دیکھا بس میں بھی ایک شخص دیکھنے والا گواہ ہے اور کوئی گواہ نہیں اور لڑکے کے دیوانہ ہونے کی وجہ سے اس کو اقرار یا انکار کی سمجھ ہی نہیں ہے۔ اپنے خیال سے باتیں کرتا ہے جس سے اقرار یا انکار کی کوئی بات ہی سمجھ نہیں آتی۔ تو اس صورت میں شرع محمدی کے مطابق لڑکے اور بھینس پر کیا حکم جاری ہوگا۔

(۳) جب قرآن مجید بالکل بوسیدہ ہو جائے اور پڑھنے کے بالکل قابل نہیں رہے اور اسی طرح کتب تفسیر و احادیث و فقہ و دیگر کتب علوم شرعیہ بوسیدہ ہو کر پڑھنے کے قابل نہ رہیں تو ان کا کیا حکم ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ ان کو جلا کر خاکستر کو قبرستان میں دفن کیا جائے یا بلا جائے کے دفن کیا جائے یا مساجد کے بنیاد کے نیچے رکھا جائے۔ یہ باتیں کس حد تک صحیح ہیں غرض اگر دفن کرنا جائے یا بلا جائے صحیح ہے۔ ان جگہوں میں یا کہیں اور جگہیں بھی ہیں اور دفن کرنے کی صورت کیا ہوگی کہ کسی پاک کپڑہ میں لپٹ کر دفن کیا جائے کہ مٹی کا دباؤ ان پر پڑے تو بھی کوئی حرج اور بے ادبی نہ ہوگی یا کسی پاک برتن یا صندوقچے میں بند کر کے دفن کیا جائے تاکہ مٹی کا دباؤ اور وزن ان پر نہ پڑے کون سا طریقہ جائز یا بہتر ہوگا۔ غرض اگر ان مشہور طریقوں کے علاوہ اگر کوئی اور طریقہ بھی ہو ان سے بھی مطلع فرمادیں تاکہ بے ادبی سے بچا جائے۔

(۴) کچھ لوگ مدرسہ میں پڑھنے کے لیے صدقہ قرآن مجید دے جاتے ہیں۔ حالانکہ پہلے ہی سے بہت قرآن مجید موجود ہیں اور پڑھنے سے زائد ہیں اور اسی طرح باقی کتب علوم شرعیہ جو ضرورت سے زائد دی جاتی ہیں تو کیا ان قرآن مجید اور کتب زائد کو فروخت کر کے ان کی رقم مصارف مدارس میں خرچ کی جاسکتی ہے یا ابتداء سے فروخت ہی نہ کیے جائیں بلکہ مدرسہ کے علاوہ اور لوگوں کو پڑھنے کے لیے دیے جائیں۔ حالانکہ دینے والا خاص اسی مدرسہ کو دیتا ہے۔ غرض اس صورت سے یہ ہے کہ جو طریقہ جائز اور افضل ہو اس سے مطلع فرمادیں۔

(۵) بعض رقمیں خاص دینی کتب اور خاص قرآن مجید لینے کے لیے دی جاتی ہیں۔ تاکہ اس رقم سے قرآن مجید یا کتب دینیہ لے کر مدرسہ میں پڑھے جائیں۔ حالانکہ قرآن مجید اور ان کتب کی مدرسہ میں کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ تو کیا اس رقم کو بلا اجازت مالک کے ان کی معین کردہ کتابوں کے علاوہ دوسری دینی کتب مدرسہ کے لیے خرید کرنے میں صرف کر سکتے ہیں یا کہ کسی اور مصارف مدرسہ میں اور اگر مالک سے اجازت لی



جاتی ہے تو ناراض ہوتا ہے یا اجازت نہیں دیتا تو اس صورت میں بھی جو طریقہ جائز یا ناجائز ہو یا بہتر تو اس سے بھی مطلع فرمائیں۔ مینو اتو جروا



(۱) لفظ نکل جانا کنایات طلاق کی پہلی قسم میں سے ہے جس میں احتمال رد جواب کا ہوتا ہے اور پہلی قسم سے وقوع طلاق تینوں حالتوں رضا، غضب، مذاکرہ طلاق میں نیت پر موقوف ہوتا ہے۔ نیت کرے تو طلاق واقع شمار ہوتی ہے اور نہ کرے تو واقع شمار نہیں ہوتی اور نیت کرنے نہ کرنے میں مرد کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہوتا ہے۔ لہذا اگر وہ حلف اٹھالے کہ میں نے ان الفاظ سے طلاق کی نیت نہیں کی تھی تو طلاق ان الفاظ سے واقع شمار نہ ہوگی۔ ہاں ”تجھے طلاق ہے“ کے الفاظ سے ایک طلاق رجعی واقع ہوگی۔ عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے۔ کما قال فی الدر المختار مع شرحہ رد المختار ص ۳۰۰ ج ۲ ففی حالة الرضا ای غیر الغضب والمذاکرۃ (توقف الاقسام) الثلاثة تاثیرا (علی نية) للاحتمال والقول له بمینیه فی عدم النية ویکفی تحلیفہا لہ فی منزله فان ابی رفعته للحاکم فان نکل فرق بینہما مجتہی (وفی الغضب) توقف (الاولان) ان نوى وقع والا لا۔

(۲) لڑکا چونکہ نابالغ بھی ہے اور دیوانہ بھی ہے لہذا اس کے اس فعل کا کوئی اعتبار نہ ہوگا۔ ویسے بھی اگر کوئی بالغ کسی جانور کے ساتھ بد فعلی کرے تو اس کا دودھ اور گوشت شرعاً حرام نہیں ہو جاتا۔ ہاں اس بد فعلی کی یادگار کو ختم کرنے کے لیے اس جانور کو ذبح کر کے دفنانا مستحب ہوتا ہے اور مرد کو تعزیر دی جاتی ہے۔ صورت مسئلہ میں بھینس کا دودھ پی سکتے ہیں اور اس کے گوشت کو بھی بعد از ذبح کھا سکتے ہیں اور اس کا اقرار کا بھی پتہ نہیں چلتا ہے۔ لہذا اس پر تعزیر بھی نہ ہوگی۔ کما قال فی الہدایۃ ص ۴۹ ج ۲ والذی یروی انہ تذبح البھیمة وتحرق فذلک لقطع التحدث بہ ولیس بواجب۔

(۳) ایسے متبرک اوراق کو کسی پاک و صاف کپڑے میں لپیٹا جائے اور کسی ایسی جگہ جس کے اوپر لوگوں کا گزرنہ ہو مثلاً قبرستان وغیرہ میں لٹکھو د کر اس میں دفنائے جائیں یہی طریقہ افضل ہے اور ان کا جلانا درست ہے۔ کما قال فی العالمگیریۃ ص ۳۲۳ ج ۵ المصحف اذا صار خلقا لا یقرأ منه ویخاف ان یضیع یجعل فی خرقة طاهرة ویدفن ودفنه اولی من وضعه موضعا یخاف ان یقع علیہ النجاسة او نحو ذلک ویلحد لہ لانه لو شق ودفن یحتاج الی اہالة التراب علیہ وفی ذلک نوع تحقیر الا اذا جعل فوقہ سقف بحیث لا یصل التراب الیہ فہو حسن ایضا کذا فی الغرائب المصحف اذا صار خلقا و تعذرت القراءة منه لا یحرق بالنار اشار الشیبانی الی



هذا في السير الكبير وبه نأخذ كذا في الذخيرة - فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) چونکہ یہ قرآن مجید اور یہ کتب شرعیہ مدرسہ میں وقف کر کے دیے جاتے ہیں لہذا ان کو فروخت کرنا ناجائز ہے۔ اسی طرح مدرسہ میں رہنے والوں کے علاوہ دوسروں کو دینا بھی ناجائز ہے۔ کما قال فی ردالمختار ص ۳۶۵ ج ۴ لکن فی القنیۃ سبل مصحفاً فی مسجد بعینہ للقراءۃ لیس لہ بعد ذلک ان یدفعہ الی آخر من غیر اہل تلک المحلۃ للقراءۃ وهذا یوافق القول الاول لا ما ذکر فی موضع آخر اھ

وفی الدرالمختار مع شرحہ ردالمختار ص ۳۶۵ ج ۴ فان وفقھا علی مستحقی وقفہ لم یجز نقلھا وان علی طلبۃ العلم وجعل مقرھا فی خزانتہ الی فی مکان کذا ففی جواز النقل تردد نہر شامی نے اس کے تحت نقل کرنے کے عدم جواز کی تائید ذکر کی ہے۔ فلینظر (۵) اسی طرح جن کتابوں کی خرید کے لیے متعین کر کے کسی شخص نے رقم دی ہے اس کو اس کی مرضی کے خلاف کسی دوسرے مصرف پر خرچ کرنا اور اسی طرح دوسری کتابیں اس رقم سے اس کی اجازت کے بغیر خریدنا ناجائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

مسبق اگر سجدہ سہو کے کرتے ہوئے امام کے ساتھ سلام پھیر دے تو کیا حکم ہے

وَأَتُوا الزَّكَاةَ وَأَتُوا الزَّكَاةَ فِي مَا فَرَّقَ

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل لکھے ہوئے سوالات کے بارے میں کہ:  
(۱) ایک مسبوق ہے جو کہ ایک یا دو رکعت امام سے رہ گیا ہو اور امام پر سجدہ سہو واجب ہو گیا ہو۔ اس کے شریک ہونے سے قبل یا بعد میں اب لوگ مسبوق امام کے ساتھ سلام سہو پھیریں تو آیا نماز فاسد ہو جاتی ہے یا نہ۔ اور اگر عمداً پھیریں تو پھر کیا حکم ہے۔

(۲) قرآن شریف میں ہر جگہ پراتوا الزکوۃ آیا ہے اور ایک جگہ پراتوا الزکوۃ آیا ہے۔ اس میں کیا فرق ہے تحریر فرمادیں۔

﴿ج﴾

(۱) مسبوق اگر سہو امام کے ساتھ سلام پھیر دے اگر قبل امام یا مع الامام سلام پھیرا ہو تو نماز بلا سجدہ سہو

جائز اور درست ہے۔ مگر معیت حقیقہ دشوار ہے اور شاذ و نادر ہے اس لیے عموماً وجوب سجدہ سہو کا حکم کیا جاتا ہے اور اگر بعد امام سلام پھیرا تو بلا سجدہ سہو اعادہ لازم ہے اور اگر قصد اسلام پھیرا تو ہر صورت میں نماز فاسد ہوگی۔ ولو سلم ساهیا ان بعد امامه لزومه السهو والا لادر المختار ۵۹۹ ج ۱ قوله لزومه السهو لانه منفرد فی هذه الحالة قوله والا لا ای وان سلم معه او قبله لا يلزمه لانه مقتد فی هاتین الحالین وفی شرح المنیة عن المحيط ان سلم فی الاولی لسلامه فلا سهو علیه لانه مقتد به وبعده يلزم لانه منفرد اثم قال فعلى هذا يراد بالمعية حقیقتها وهو نادر الوقوع اه قلت یشیر الی ان الغالب لزوم السجود لان الاغلب عدم المعیة وهذا مما يغفل عنه كثير من الناس فلیتنبه وفی الفتح ص ۲۸۰ ج ۱ ومن تكلم فی الصلوة عامدا او ساهیا بطلت صلواته قوله بخلاف السلام ساهیا لانه من الاذکاد فیعتبر ذکر ا فی حالة النسیان وکلاما فی حالة التعمد لما فیہ من کاف الخطاب وفی شرح العنایة علی الهدایہ علی هامش فتح القدر (قوله من الاذکار) اذ المتشهد یسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو اسم من اسماء اللہ تعالیٰ وانما اخذ حکم الکلام بکاف الخطاب وانما یتحقق معنی الخطاب فیہ عند القصص فاذا کان ناسیا الحقناه بالاذکار واذا کان عامدا الحقناه بالکلام عملا بالشبهین بخلاف الکلام فانه ینافی الصلوة علی کل حال فکان مبطلالها۔

(۲) وَاَتُوا الزَّكَاةَ وَاَتُوا الزَّكَاةَ میں فرق اس بنا پر ہے کہ پہلی شکل میں آتُوا باب افعال سے صیغہ امر ہے پس اجتماع ساکنین علی ضرورہ (واؤ مدہ اور زاء الزکوٰۃ) کی بنا پر اول ساکن (واؤ مدہ) حذف ہوگئی اور آتُوا الزکوٰۃ سے آتُوا الزکوٰۃ بن گیا۔

اور دوسری صورت میں آتُوا باب افعال (ایشاء) سے صیغہ ماضی ہے۔ جو اصل میں آیتواتھا پھر یاء کو بقاعدہ باع الف سے بدل کر اتقاء ساکنین کی وجہ سے الف مدہ کو گرا دیا۔ پس اتورہ گیا پھر اتوا الزکوٰۃ ہیں۔ واؤ لین اور زاء میں اتقاء ساکنین علی غیر مدہ ہو گیا۔ اول کی مثال بناء علیہ صرفی و تجویدی۔ عربی واولی قواعد کی رو سے ساکن اول (واؤ لین) پر حرکت ضمہ آگئی جس سے آتوا الزکوٰۃ ہو گیا۔

اول کی مثال واقیمو الصلوة۔ جابو الصخر۔ قولوا اشهد وغیرہ کی طرح اور ثانی کی لولو الادبار اشتروا الضللة۔ راوا العذاب کی طرح ہے۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو۔

کتاب نوادر الوصول شرح الوصول ص ۲۰۴ و ص ۲۰۷ مطبوعہ مطبع مجتہباتی وفوائد مکية وتسهيل القواعد ونهاية القول المفيد ص ۲۰۳ و کتاب النشر الكبير ص ۱۴۳ ج ۲۔ فقط واللہ اعلم

حررہ محمد نور شاہ غفرلہ خادم الافاء مدرسہ قاسم العلوم ملتان

اگر کسی کو صدقہ فطر کی رقم دے کر ایک خاص شخص کو دینے کے لیے کہا  
لیکن وہ موصی لہ فوت ہو گیا تو اب کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) زید نے عمرو کو صدقہ الفطر دیا کہ یہ صدقہ میری خالہ کو دے دینا جو کہ بیوہ تھی اور عمرو نے لے کر اپنے پاس رکھ لیا اس خیال پر کہ جب موقع ملے گا تو دے دوں گا یا سستی کی وجہ سے نہ دے سکا۔ اتفاق سے مائی بیوہ مر گئی۔ وہ صدقہ بھی خرچ ہو گیا اور اس کی اولاد نہیں ہے۔ آیا اب اس صدقہ کے متعلق کیا کرنا چاہیے۔  
(۲) ایک شخص یعنی زید عمرو سے ادھار پر کھانے وغیرہ کی چیزیں لیتا رہا اور زید نے عمرو کو کچھ قرضہ ادا کر دیا۔ اتفاق سے عمرو کہیں چلا گیا اور زید کو اس کا پتہ نہ چلا۔ اب زید کے دل میں آیا کہ وہ قرضہ دینا چاہیے لیکن عمرو کا بھی پتہ نہیں اور عمرو کے ورثاء کو بھی نہیں جانتا۔ تو اب اس کے متعلق کیا کرنا چاہیے۔ بیٹو! تو جروا

﴿ج﴾

(۱) زید کا صدقہ فطر ادا نہ ہوا دو پارہ ادا کرنا ضروری ہے۔ عمرو پر لازم ہے کہ اتنی مقدار زید کو واپس کر دے۔ جتنا وہ لے چکا ہے۔

(۲) اولاً تو عمرو اور اس کے ورثاء کو ہر ممکن تلاش کیا جائے اور ان کو قرضہ ادا کر دیا جائے لیکن اگر عمرو یا ان کے ورثاء کا کہیں پتہ نہیں چلتا تو عمرو کی طرف سے قرض کی مقدار کی رقم صدقہ کرے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم  
حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۵ھ

کیا کسی خاص مہینے کو مثل رجب وغیرہ زکوٰۃ نکالنے کے لیے متعین کرنا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام مسئلہ ذیل میں کہ احقر کی رائے ہے کہ ماہ رجب کو لوگوں نے جو زکوٰۃ کا مہینہ مقرر کر لیا ہے یہ درست نہیں۔ کیونکہ اللہ نے زکوٰۃ کا مہینہ کوئی مقرر نہیں کیا ہے یہ اضافہ فی الدین ہے۔ سب کی رائے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے زکوٰۃ کے لیے حوالان حول مقرر ہے جبکہ عامۃ الناس نے اس مہینہ میں زکوٰۃ کا حساب استوار کر لیا ہے اور عرصہ دراز سے اس ماہ میں زکوٰۃ دیتے آئے ہیں تو مقرر کر لینا بدعت نہیں اور کوئی مضائقہ نہیں ان دونوں میں کون حق پر ہے۔

سائل سہیل ٹوبہ ٹیک سنگھ



### ﴿ج﴾

دیکھنا یہ ہے کہ اگر رجب کے مہینہ میں زکوٰۃ ادا کرنے کو دیگر مہینوں سے زیادہ موجب ثواب خیال کیا جاتا ہے اور یہ عقیدہ رکھا جاتا ہے کہ اس کے علاوہ دوسرے مہینوں میں وہ افضلیت نہیں پائی جاتی جو اس رجب کے مہینہ میں ہے پھر تو احداث فی الدین اور بدعت ہے اور اگر رجب میں زکوٰۃ ادا کرنا فقط انتظامی معاملہ ہے یہ عقیدہ قطعاً نہیں ہے کہ دوسرے مہینوں میں ادا کرنا ناجائز یا کم ثواب کا موجب ہے تو یہ بدعت ہرگز نہیں ہے اور غالباً لوگوں کا یہ تعین دوسری قسم سے ہے پہلی سے نہیں۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

### کیا عورت کی کمزوری کی وجہ سے اسقاط حمل جائز ہے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ عورت نہایت کمزور ہے ایک ماہ سے بھی کم عرصہ کا حمل ہے اس کی کمزوری کی بنا پر اسقاط حمل کر سکتے ہیں یا نہیں۔ اس عورت کا تین ماہ کا شیرخوار بچہ بھی ہے۔ علاوہ ازیں میاں بیوی دونوں اسقاط پر رضامند ہیں۔ علاوہ ازیں یہ بھی فرمائیے کہ تین ماہ سے قبل اسقاط جائز ہے۔

محمد شریف ولد واحد بخش محلہ ٹبی شبیر خان لوہاری گیٹ ملتان

### ﴿ج﴾

اس سلسلہ میں ماہر اور دیندار ڈاکٹر سے مشورہ کریں۔ اگر ضرورت شدیدہ ہو تو چار ماہ گزرنے سے پہلے اسقاط کرنا اور یہ سے درست ہے۔ کما فی الشامی ص ۲۲۹ ج ۶ قالوا یباح لها ان تعالج فی استئزال الدم مادام الحمل مضغۃ او علقۃ ولم یخلق له عضو وقد رواتک المدة بمائة و عشرين يوماً و جاز لانه لیس بآدمی و فیہ صیانة الادمی خانیہ (شامی کتاب الحظر والاباحہ) ضرورت شدیدہ سے مراد یہ ہے کہ اگر یہ عورت حاملہ بھی رہے گی اور دودھ پلاتی رہے گی تو اس کے زیادہ کمزور ہو جانے اور مختلف امراض پیدا ہونے کا ظن غالب ہے یا بچہ کے لیے دودھ کا انتظام نہ ہو سکتا ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۷ اذی الحجۃ ۱۳۹۲ھ

الجواب صحیح محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ

۱۸ اذی الحجۃ ۱۳۹۲ھ

اگر بیوی نے تماشا دیکھنے سے سچی توبہ کی ہو تو اس کو آباد رکھنا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ میں پیر بھی ہوں۔ خلافت بھی ملی ہوئی ہے۔ میں نے اپنی بیوی کو ڈھول تماشا سے منع کیا ہوا ہے۔ اب میں نے ان کو باہر نکال دیا اب معافی مانگنا چاہتی ہے لہذا معافی ہو سکتی ہے۔  
سید مختیار احمد

﴿ج﴾

یہ عورت توبہ تائب ہو جائے اور آئندہ کے لیے اس قسم کی مجالس میں ہرگز شریک نہ ہو اس کو گھر میں آباد کرنا درست اور جائز ہے۔ التائب من الذنب کمن لا ذنب له الحدیث۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم  
حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۱۴ صفر ۱۳۹۵ھ

جو شخص اپنے گھر سے ۵۰/۴۰ میل دور ہو تو نماز قصر کرے یا پوری پڑھے، کیا قربانی کے لیے خریدی گئی گائے تبدیل کی جاسکتی ہے، بنک سے قرضہ لینے والے کا گواہ بننا، گھر میں جاندار کی تصویر لگانا، چرم قربانی کی رقم لوگوں کو دینا

﴿س﴾

(۱) جبکہ ایک شخص سفر میں ہے اور اپنے گھر سے چالیس پچاس میل دور ہے تو اس کو نماز کیسے ادا کرنی چاہیے۔ نیت نماز، کل رکعتیں، پانچ وقت کی الگ الگ یا ایک ساتھ۔ جبکہ اس شخص کا قیام ۱۰/۱۵ یوم کا کسی جگہ ہو تو اس کو اس صورت میں نماز کیسے ادا کرنی چاہیے۔

(۲) ایک شخص نے ایک گائے قربانی کے لیے خریدی۔ بعد میں وہ گائے حاملہ نکلی تو کیا اس گائے کو قربان کرنا چاہیے یا تبدیل کر لی جائے۔

(۳) بنک سے کوئی شخص قرضہ لیتا ہے اس کی تصدیق یا گواہی کرنا گناہ ہے یا نہیں۔

(۴) قربانی والی گائے کا چرم فروخت کر کے اس کی قیمت مختلف آدمیوں کو جو کہ حقدار ہوں دے دی جائے تو گناہ تو نہیں۔

(۵) اپنے گھر میں اپنی تصویر یا دوسری تصویریں نصب ہیں تو اس جگہ نماز ہو سکتی ہے۔

شیخ بشیر احمد علی جان تحصیل ضلع مظفر گڑھ

### ﴿ج﴾

(۱) جو شخص گھر سے اڑتالیس میل یا اس سے دور جانے کے ارادہ سے گھر سے نکلے وہ شرعاً مسافر ہے اور اس کو چار کی جگہ دو رکعت فرض ادا کرنا چاہیے اور مغرب کی نماز تین رکعت ادا کرے اور نیت میں زبان سے کوئی قید سفر وغیرہ کی لگانا ضروری نہیں۔ اول سے نیت کرے کہ مثلاً دو رکعت ظہر کی ادا کرتا ہوں بس یہی کافی ہے اگر زبان سے کہہ دے تو بہتر ہے ضروری نہیں۔ جہاں پندرہ دن قیام کا ارادہ کرے پوری نماز پڑھے۔

(۲) اگر اس شخص پر قربانی واجب ہے تو اس گائے کی قیمت کا اندازہ کر کے اس سے دوسری گائے خرید لے۔ اگر قیمت میں دوسری گائے سے کم ہو تو کمی کی مقدار رقم صدقہ کر دے۔

(۳) سودی کاروبار کی کتابت، تصدیق گواہی سب منع ہے۔

(۴) قیمت چرم قربانی کا مصرف وہی ہے جو زکوٰۃ کا ہے یعنی فقراء کو ملکہ کر دے۔

(۵) نمازی کے سامنے یا اس کے برابر میں یا اس کے سر کے اوپر اگر تصاویر نصب ہیں تو نماز مکروہ ہے۔ فقط

واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۲۲ شوال ۱۳۹۲ھ

غلطی سے نکاح پر نکاح پڑھانے والے کے پیچھے نماز کا حکم، ایک درس کا چندہ دوسرے پر خرچ کرنا

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک حافظ صاحب کو درس قرآن مجید کے لیے لایا گیا جس کی مبلغ ساٹھ روپے تنخواہ بھی مقرر کی گئی۔ نیز مدرسہ کا کچھ فنڈ جمع تھا جس سے اس مدرسہ کا کام چلتا رہا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ اس حافظ صاحب نے ایک نکاح کے اوپر نکاح پڑھا دیا اور اس کو بتلادیا تھا کہ اس کے وارثوں نے جعلی پرچہ تہنیخ نکاح کا دکھا کر نکاح پڑھوا لیا اور اس حافظ نے نکاح پڑھ دیا۔ اب آیا اس حافظ صاحب کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے یا نہ اور اس باقی ماندہ چندہ سے مدرسے سے کوئی اور شاخ بن سکتی ہیں یا نہ اور اس کا چندہ دوسرے مدرسہ پر لگ سکتا ہے یا نہ۔ بینوا تو جروا

### ہوالمصوب

اگر فی الواقع حافظ مذکور نے غیر کی منکوحہ کا نکاح بلا اطلاق شوہر اور جان بوجھ کر دوسرے شخص سے پڑھ دیا ہے تو وہ فاسق ہے۔ مرتکب گناہ کبیرہ کا ہوا ہے لہذا نماز اس کے پیچھے مکروہ تحریمی ہے اور وہ حافظ لائق امامت کے نہیں ہے۔ جب تک توبہ نہ کرے۔ ویکرہ امامۃ عبد الخ و فاسق (درمختار) فاسق من الفسق و هو



الخروج عن الاستقامة ولعل المراد بر من يرتكب الكبائر كشارب الخمر والزانی واکل الربی ونحو ذلک الخ وفي المعراج قال اصحابنا لا ينبغي ان يقتدى بالفاسق الخ اما الفاسق فقد عللوا کراهة تقديمه بانه لا يهتم لامر دينه وبان تقديمه للاماهة تعظیمهم وقد وجب عليهم اهانتہ شرعاً الخ

بل شی فی شرح المنیة علی ان کراهة تقديم کراهة تحريم لما ذکرنا (ردالمحتار باب الامامة ص ۱۳ ج ۱)۔

چندہ جس مدرسہ کے لیے کیا گیا ہے اس چندہ سے کوئی اور مدرسہ قائم کرنا یا اس چندہ کو کسی اور مدرسہ میں خرچ کرنا جائز نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ خادم الافاء مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

مذکورہ فی السوال تینوں صورتوں میں نکاح پر اثر نہیں پڑتا لیکن یہ افعال ناجائز ہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) ایک شخص اپنی منکوحہ بیوی کے منہ میں انتشار کے وقت اپنا عضو تناسل دے دیتا ہے اور پھر منکوحہ بیوی کے منہ میں اس کو انزال ہو جاتا ہے اب اس کے لیے کیا حکم ہے۔ نکاح میں کچھ فرق پڑتا ہے یا نہیں۔ اس کے لیے تعزیری کیا حکم ہے۔

(۲) ایک شخص اپنی زوجہ سے وطی فی الدبر کرتا ہے۔ کیا اس کے نکاح میں کچھ فرق پڑتا ہے کہ نہیں اسلام نے ایسے شخص کے لیے کیا تعزیر رکھی ہے۔

(۳) ایک شخص اپنی بیوی کا بوسہ لیتے ہوئے اس کا دودھ قصداً بغیر ارادے کے اس کے منہ میں چلا جاتا ہے۔ کیا حکم ہے۔

﴿ج﴾

تینوں صورتوں میں نکاح میں کچھ فرق نہیں پڑتا۔ البتہ یہ افعال سخت قبیح ہیں۔ دودھ پینا حرام ہے، وطی فی الدبر حرام ہے لیکن نکاح قائم ہے۔ استغفار کرے کوئی صدقہ کر دے جو نفس پر شاق ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ  
۱۹ شعبان ۱۳۹۵ھ

## حاملہ من الزنا سے نکاح کر کے اس کا اسقاط حمل کرانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ میری شادی ہوئے تقریباً ۵ مہینے ہو گئے ہیں لیکن میری بد قسمتی ملاحظہ ہو کہ میری بیوی کو زنا سے حمل ہو چکا تھا۔ شادی کے بعد مجھے معلوم ہوا۔ میں نے حمل گروا دیا۔ ڈاکٹر کی رپورٹ کے مطابق سات ماہ سے وہ حاملہ تھی۔ شادی سے پہلے اس کا کسی سے بھی نکاح نہیں تھا۔ کیا میرے اس عمل سے مجھے بھی سزا ملے گی۔ کیا میرا پہلا نکاح رہ گیا یا دوسرا نکاح کرنا پڑے گا۔

محمد سلیم پولیس وائرلیس سٹاف قربان لائن لاہور کینٹ

﴿ج﴾

حاملہ عورت (جو زنا سے حاملہ ہو چکی ہو) کا نکاح جائز ہے۔ مگر خاوند کو تا وضع حمل جماع کرنا جائز نہیں۔ اب چونکہ حمل گرا چکا ہے آپ کے لیے جماع کرنا بھی جائز ہے اور نکاح ٹھیک ہے۔ دوبارہ نکاح کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اگر عورت کے تعلقات تمہارے ساتھ ٹھیک ہیں تو اس کو آباد رکھیں اور لوگوں کو اظہار کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہر انسان خطا دار ہے پردہ پوشی سے کام لیں۔ البتہ حمل چار ماہ سے قبل گرانہ جائز ہوتا ہے کیونکہ اس میں روح نہیں ہوتی چار ماہ کے بعد روح پڑ جاتی ہے۔ اس کا گرانہ جائز نہیں۔ مگر آپ نے لاعلمی میں گرایا ہے اس لیے جرم کچھ ہلکا ہو گیا۔ اس کے لیے استغفار کرتے رہیں۔ نکاح میں کوئی نقص نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم

محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۱۹ شعبان ۱۳۹۵ھ

## جو مرد فتنج حرکات کا عادی ہو اس کی بیوی عدالت سے نکاح فسخ کر سکتی ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ میرا نکاح مختار احمد صدیقی (کراچی) سے بالعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ مہر عند الطلب از خود ۱۹۶۸ء کو لاہور میں ہوا۔ تقریباً پہلے چار سالوں میں دو بچے ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ اس کے بعد منصوبہ بندی کے افعال سے یا شیطانیت کے اثر سے آیۃ حرث لکم النخ کا حوالہ دے کر مجھے لواطت پر مجبور کیا گیا۔ ناقابل برداشت تکلیف کی فریاد پر ایک بار قرآن پاک کی قسم کھا کر تحریری عہد کیا کہ آئندہ یہ حرکت نہیں کی جائے گی۔ مگر زبردستی بد فعلی کی گئی تو وہ تحریر میرے بکس سے نکال لی گئی جب اس خلاف فطرت حرکت کی وجہ سے میں مختلف غور و غوض میں مبتلا ہو گئی تو مجھے نان و نفقہ سے تنگ رکھا گیا اور

میکے چلے جانے پر مجبور کیا گیا۔ چنانچہ میں اپنے بھائی کے ساتھ دونوں بچوں کو لے کر میکے چلی آئی ہوں جس کو ایک سال ہو گیا اس عرصہ میں نہ مجھے کوئی خرچ بھیجانہ میری خبر لی۔ میں خدائے واحد پر تمام انبیاء پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہوئے خدا کو حاضر و ناظر جان کر حلفیہ بیان کر رہی ہوں۔ چونکہ میں سمجھتی ہوں کہ میرا کراہ اور فاعل کی لواطت کی وجہ سے میرا نکاح فسخ ہو گیا ہے۔

### ﴿ج﴾

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملعون من اتی امرأته فی دبر رواہ احمد و ابو داؤد و عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الذی یأتی امرأته فی دبر ہالا ینظر اللہ الہم رواہ فی شرح السنۃ مشکوٰۃ ص ۳۷۶ ان احادیث کا ترجمہ یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوی سے لواطت کرنے والے پر لعنت ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرتے۔ بہر حال اسلام میں کوئی ایسا ت نہیں بلکہ یہ فعل حرام اور گناہ ہے اور اس فعل سے اگر خاوند باز نہ آئے تو بیوی کے لیے خاوند سے الگ رہنا بھی جائز ہے لیکن لواطت کی وجہ سے نکاح فسخ نہیں ہوتا پس خاوند پر لازم ہے کہ وہ شرعی حدود کے اندر رہ کر بیوی کو آباد کرے یا طلاق دے دے۔ اگر وہ شرعی طریقہ سے آباد نہ کرے اور طلاق بھی نہ دے تو یہ خاوند متعصت شمار ہوگا اور لعنت کی بنا پر عورت عدالت سے نکاح فسخ کرا کر دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمد اسحاق غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جس شخص نے بغیر نکاح گھر میں عورت بٹھا رکھی ہے

نکاح نہ کرنے کی صورت میں لوگوں کو اس سے بائیکاٹ کرنا چاہیے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و ریں مسئلہ کہ ایک آدمی نے ایک عورت کو عرصہ تقریباً دس سال سے بغیر نکاح اپنے گھر میں آباد کیا ہے اگر اسے کہا جاتا ہے کہ اس کے ساتھ نکاح کر تو یہ جواب دیتا ہے کہ مجھے نکاح کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ چنانچہ اسی اثنا میں اس کی والدہ فوت ہو گئی اور اس سے اس کے بڑے بھائی نے اس کے متعلق کہا کہ تو نے یہ عورت بغیر نکاح کے بٹھا رکھی ہے یا تو اس فعل شنیع سے توبہ کر اور اس عورت کو گھر سے نکال دے ورنہ تو جنازہ میں شامل نہ ہو۔ ہم جنازہ پڑھیں گے۔ تو شخص مذکور یعنی جس نے عورت بغیر نکاح کے بٹھائی ہوئی ہے اپنے بڑے بھائی سے کہا کہ میں تم کافروں کو جنازہ میں شامل نہیں ہونے دوں گا گویا کہ وہ اس جرم کو



جائز سمجھتا ہے اور جو اسے روک ٹوک کرتا ہے اسے دائرہ اسلام سے خارج کہتا ہے۔ ایسے شخص کے متعلق شرعاً کیا فیصلہ ہے اور جو اس کے ساتھ غیرت نہ کرے بلکہ اس کی معاونت کرے تو شرعاً ان آدمیوں پر کیا سزا ہے۔ بینوا تو جروا حکیم محمد اسماعیل خان تحصیل شورکوٹ ضلع بہنگ

﴿ج﴾

اس شخص کے الفاظ اور عمل شرعی لحاظ سے انتہائی سخت ہیں اور کفر کا خوف ہے لیکن مقامی طور پر معتمد علیہ عالم اس کو سمجھائیں کہ وہ عورت کو چھوڑ دے۔ یا شرعی طریقہ سے اس کے ساتھ نکاح کرے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے تو بہ تائب ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۳ ربیع الاول ۱۳۹۵ھ

”لَقَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ“ کی روشنی میں حضور کی بشریت کا انکار کرنا

﴿س﴾

حضور علیہ السلام بشر ہیں یا نور۔ حضور علیہ السلام کی بشریت سے انکار کرنا کیسا ہے۔ حضور علیہ السلام کے نور ہونے پر لَقَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ کی آیت پیش کرتے ہیں اس کا کیا جواب ہے۔ جواب عقلیہ و نقلیہ قرآن و حدیث و اسلاف کے اقوال کی روشنی میں علمی حیثیت سے دیں کیونکہ اس مسئلہ کی بحث کافی طوالت پکڑ چکی ہے۔ آیت بالا کا مفہوم کیا ہے لفظ نور سے کیا مراد ہے۔  
المستفتی مولوی محمد حیات وہاڑی منڈی ضلع ملتان

﴿ج﴾

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ کے لڑکے تھے اور حضرت آمنہ کے لطن سے پیدا ہوئے۔ خاندان قریش کے معزز رکن تھے۔ آپ کے ابن آدم انسان بشر ہونے میں شبہ نہیں۔ آپ کی بشریت محسوس تھی درحقیقت کفار کا عقیدہ روز اول سے یہی چلا آ رہا تھا کہ وہ بشریت اور نبوت کو آپس میں ضدیں سمجھتے ہیں اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہ دونوں امور ایک محل میں جمع نہیں ہو سکتے اور آسمانی وحی نے روز اول سے اس کی تردید کی ہے اور صاف اعلان کیا ہے کہ یہ دونوں امور ایک شخص میں جمع ہو سکتے ہیں۔ اس بناء پر قرآن و سنت کا قطعی اور واضح مسئلہ ہے کہ آپ بشر ہیں اور بشر کی جنس میں سب سے افضل اعلیٰ اور برتر ہیں بلکہ ملائکہ اور دیگر تمام مخلوقات سے اشرف اور اکرم ہیں۔ کفر کے مذکورہ عقیدہ کے تحت انبیاء علیہم السلام کو بشر مان کر ان کی نبوت سے انکار دونوں عقیدے کفر ہیں اسلامی عقیدہ صرف یہ ہے کہ آپ بیک وقت بشر بلکہ سید البشر بھی ہیں اور نبی افضل

الانبياء بھی ہیں۔ نیز آپ پر بشر کا اطلاق کرنا جائز ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کان بشر من البشر (ترمذی و شائل ترمذی) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور علیہ السلام کی معاونت کر کے کفار قریش سے لگا کر کہتے ہیں۔ اتقتلون رجلاً يقول ربی اللہ (صحیح بخاری جلد ۲)

حضرت عمر فاروق نے فرمایا کہ ہما المران اقتوی بہما (ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ) بخاری جلد اس ۲۱۷ مرء اور رجل کا اطلاق نور پر نہیں ہوتا۔ ایک یہودی نے قسم اٹھاتے ہوئے کہا۔ الذی اصطفیٰ موسیٰ علی البشر تو اس وقت ایک صحابی نے لفظ بشر کے عموم و بشمول سے یہ سمجھا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فوقیت دے رہے ہیں۔ فوراً اس نے یہودی سے پوچھا اے خبیث علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم الخ (صحیح بخاری ص ۳۲۵)۔ اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام آپ پر بشر کا اطلاق کیا کرتے تھے۔ البتہ اگر آپ کو بشر مان کر کوئی صرف اطلاق نہیں کرے گا تو باوجودیکہ یہ اطلاق جائز ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے پھر بھی اطلاق نہ کرنے والے کو کافریا فاسق نہ کہا جائے گا۔ آیت لقد جاءکم فی تفسیر میں اختلاف ہے۔ بعض اس سے وحی الہی اور قرآن مراد لیتے ہیں اور عطف کتاب مبین کو عطف تفسیری کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام ہی مراد ہیں۔ اس سے نور ہدایت کا مراد ہے آپ نے تمام عالم ظلمات میں ہدایت کا نور پھیلایا اس لیے آپ پر نور کا اطلاق بلاشبہ جائز ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ حقیقت بشریہ سے الگ ہی کسی دوسری جنس سے تعلق رکھتے ہیں۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قائم العلوم ملتان

لڑکی کے رشتے کا وعدہ کر کے اس سے پھر جانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ہندہ جب پیدا ہوئی تو اس کی پھوپھی نے اس کو روبرو والدین کے گانا ہاتھ پر بطور نشان باندھا کہ یہ میرے لڑکے عبدالرشید کی چیز ہے۔ اس کے ساتھ نکاح کروں گی۔ کچھ عرصہ کے بعد ہندہ مائی نے پھر اپنے بھائی محمد ایوب کو کہا کہ اس کا نکاح کر دو۔ اس نے کہا یہ عبدالرشید کی چیز ہے۔ خود اس کو نکاح کروں گا۔ اس طرح ٹال مٹول کرتا رہا۔ آخر محمد ایوب امام مسجد کے لڑکے کی شادی کے دن مقرر ہوئے تو محمد ایوب مذکور نے اپنے بہنوئی محمود کو کہا کہ تم نے شامل شادی ہونا ہے اس نے انکار کر دیا کہ جب تک میرے لڑکے عبدالرشید کا نکاح کر کے نہ دو گے ہم شامل نہیں ہوتے۔ تو وہ چک کے دو تین معزز آدمی لے آیا کہ شادی میں شامل ہو جاؤ بعد میں نکاح کر دوں گا۔ مگر محمود نے انکار کر دیا کہ تم نکاح کر کے نہ دو گے تو اس پر روبرو معززین سے کہا کہ ضرور کر دوں گا تو معززین نے کہا کہ یہ ہمارا امام مسجد ہے ہمارے روبرو اقرار کرتا ہے انکار نہیں کرے گا۔ تو اس کی بہنوئی اور ہمشیرہ دونوں شادی میں شامل ہوئے۔ اس کے بعد محمد ایوب کے گھر اس کا

بہنوئی محمود اور اس کی ہمشیرہ موجود تھے تو محمود نے محمد ایوب کی بیوی کو کہا کہ تم میری ہمشیرہ ہو تم اگر میرے لڑکے عبدالرشید کو لڑکی نکاح کروادو تو ہو سکتا ہے کیونکہ محمد ایوب سے نہیں ہو سکتا۔ تم سے اور لڑکے سے ڈرتا ہے۔ اس نے اقرار کیا کہ دوں گی تو اس پر محمد ایوب نے بیوی کو کہا کہ لا الہ کی بات سمجھی اس نے کہا کہ سمجھ گئی۔ تو اس پر محمد ایوب کے بہنوئی نے کہا کہ ہاتھ کھڑے کرو تو محمد ایوب مذکور کی بیوی نے ہاتھ کھڑے کیے محمد ایوب نے ہاتھ کھڑے نہیں کیے۔ مگر مجلس میں موجود تھا تو محمد ایوب کے بہنوئی کو اس کی بیوی یعنی محمد ایوب کی ہمشیرہ نے کہا کہ اب مٹھائی تقسیم کروادو تو محمد ایوب کے بہنوئی نے ایک روپیہ محمد ایوب کی بیوی کو دیا اس نے اپنے چھوٹے لڑکے کو مٹھائی کے لیے دیا۔ وہ کھجوریں لے آیا تقسیم کی گئیں اس کے بعد نکاح کر کے نہ دیا اور ایک دودن کے بعد محمد ایوب کے پھوپھی زاد بھائی نے کہا کہ تم لڑکی نہیں دیتے اس طرح جھوٹا وعدہ کرتے ہو تو اس نے کہا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں اس کلمے سے محروم ہوں خدا کا بندہ نہیں ہوں حضور کی امت نہیں ہوں اگر جھوٹ کہوں۔ ضرور نکاح کر دوں گا۔ میرا لڑکا نوکری سے آنے والا ہے اس کے ساتھ مشورہ کر کے نکاح کر دوں گا۔ ناراض نہ ہو تو اس کے پھوپھی زاد بھائی نے کہا کہ اگر وہ انکاری ہو جائے تو پھر تو اس نے جواب دیا کہ اگر وہ مان جائے ورنہ جبراً اس کی رضا مندی کے بغیر اس کو ڈنڈا مار کر کے نکاح کر دوں گا۔ چنانچہ اس کا لڑکا چھٹی کاٹ کر چلا گیا اور نکاح کر کے میرے سے سچا نہ ہو۔ اب علماء سے استفسار ہے کہ نکاح تو نہیں ہوا مگر کئی بار اقرار کیا کہ نکاح کر دوں گا بلکہ دودفعہ مقررہ وعدہ کیا کہ نکاح کے بعد نکاح کر دوں گا اور کیا اور دوسرا کہ لڑکا آنے والا ہے اس نے نہ مانا تو پھر بھی جبراً ڈنڈا کے ذریعہ نکاح کر دوں گا۔ کیا اس پر عہد وفا کرنا لازم ہے یا نہیں اور ایسے جھوٹے امام مسجد کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے۔

شفیق الاحد ضلع ساہیوال



حتی الامکان ایفاء عہد ضروری ہے۔ احادیث میں خلاف وعدہ کی سخت مذمت وارد ہے اور وعدہ خلافی کرنا مکروہ متزہی شدیدیہ ہے۔ چنانچہ امام نووی اذکار ص ۱۳۹ میں تحریر فرماتے ہیں۔ وقد اجمع العلماء علی ان من وعد انسانا شیئاً لیس بمنہی عنہ فینبغی ان یفی بوعدہ وھل ذلک واجب او مستحب فیہ خلاف بینہم ذھب الشافعی و ابو حنیفۃ والجمہور الی انہ مستحب فلو ترکہ فاتہ الفضل وارتکب المکروہ کراہۃ تنزیہۃ شدیدۃ ولا لکن لایاثم ثم و ذھب جماعۃ الی انہ واجب (بحوالہ امداد الفتاوی ص ۴۶۹ ج ۴) اس کی امامت درست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان



عشر اور کھالوں کی رقم سے مسجد کے لیے لاؤڈ سپیکر اور دیگر اشیاء خریدنا۔  
جس چک میں اہل تشیع کا ایک ہی گھر ہو کیا اس گھر کے کسی فرد کی نماز جنازہ سنی امام پڑھا سکتا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

- (۱) ایک شخص اپنی زمین کی پیداوار سے جو عشر ہوتا ہے اپنی زمین کا نکال کر تلاوت کلام پاک اور خطبہ جمعہ کے واسطے مسجد میں لاؤڈ سپیکر لگواتا ہے اور قربانی کی کھالیں بھی جمع کر کے مسجد میں لاؤڈ سپیکر لگوانا جائز ہے یا نہیں اور قربانی کی کھالیں مسجد کی کسی ضرورت میں آسکتی ہیں یا نہیں۔ مثلاً نکالنا یا حجر بنوانا۔
- (۲) ایک چک میں کم از کم ستر گھر مذہب اہل سنت والجماعت کا ہے اور ایک گھر اہل شیعہ کا ہے اور اہل شیعہ کا نماز جنازہ اہل سنت والجماعت کا امام پڑھا سکتا ہے یا نہیں اور اہل سنت والجماعت کے تمام کاروبار اہل شیعہ سے ہیں۔ مثلاً خیر خیرات، رسم قل خوانی شادی، غمی وغیرہ وغیرہ اور نماز جنازہ دو دفعہ ہوا ہے پہلے سنی مولوی صاحب نے جماعت کرائی اور بعد میں شیعہ نے جماعت کرائی ہے اور شیعہ مذہب والوں نے سنی امام کی اقتداء کی ہے۔ برائے مہربانی مذکورہ بالا مسئلہ کا جواب تفصیل سے دے دیں۔

مولوی احمد بخش امام مسجد چک کروڑ تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ

﴿ج﴾

- (۱) زکوٰۃ و عشر و صدقہ وغیرہ صدقات واجبہ میں یہ شرط ہے کہ تملیک فقراء ہو یعنی محتاجوں کو اس کا مالک بنا دیا جائے اور اگر تملیک فقراء نہ ہوگی تو زکوٰۃ و عشر وغیرہ ادا نہیں ہوتے۔ مسجد اور اس کی جملہ ضروریات وقف ہوتی ہیں کسی کی ملک نہیں ہوتی۔ اس لیے زکوٰۃ و عشر وغیرہ صدقات واجبہ کو مسجد کی تعمیر و مرمت و دیگر ضروریات میں صرف کرنا درست نہیں اس میں تملیک فقراء ضروری ہے۔ ویشترط ان یکون الصرف تملیکاً لا اباحۃ ولا یصرف الی بناء نحو مسجد الخ الدر المختار مع شرحہ رد المحتار باب المصروف ص ۳۴۴ ج ۲

- (۲) شیعہ اگر امور دین میں سے کسی ضروری امر کا منکر نہیں اور عقائد اس کے درست ہیں تو اس کی نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۷ اشوال ۱۳۹۳ھ

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۲۱ اشوال ۱۳۹۳ھ

دو بھائیوں کا مشترک مال اگر نصاب کو پہنچتا ہو اور علیحدہ علیحدہ نہ پہنچتا ہو تو زکوٰۃ کا کیا حکم ہے  
سود سے بچنے کے لیے اپنی رقم کرنٹ اکاؤنٹ میں رکھنی چاہیے۔

### ﴿س﴾

- (۱) کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ  
(۱) زید بکر دونوں گئے بھائی ہیں اور دونوں کی بالغ اولاد بھی موجود ہے۔ دونوں کی جائیداد غیر تقسیم شدہ ہے۔ اگر ان دونوں کی جائیداد ایک کی جائیداد تصور کی جائے تو زکوٰۃ واجب ہو سکتی ہے اور اگر موجود جائیداد میں سے ہر ایک کو اور ان کی اولاد کو حصہ دیا جائے تو اتنا مال ہر ایک کو نہیں آتا کہ ہر ایک پر زکوٰۃ واجب ہو جائے۔ شرع شریف میں ایسے مال پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔  
(۲) زید اپنا مال یعنی روپیہ اور چاندی سونا چوروں کے خوف سے بنک میں داخل کراتا ہے اور ان کا سود نہیں لیتا لیکن وہ بنک سودی کاروبار پر رہا ہے۔ کیا ایسے بنک میں اپنی رقم وغیرہ حفاظت کی غرض سے جمع کرانی جائز ہے یا نہیں۔

### ﴿ج﴾

- ایسی صورت میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ جبکہ ہر ایک بھائی کی ملکیت مقدار نصاب کو نہیں پہنچتی۔  
(۲) زید کو چاہیے کہ اپنا مال کرنٹ اکاؤنٹ یعنی چلت کھاتہ میں جمع کرائیں۔ جس پر سود نہیں ملتا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

مطلع ابراہیم لودھونے کی صورت میں عید الفطر کے چاند کی رویت کے لیے دو آدمیوں کی شہادت کافی ہے  
مدرسہ کا طالب علم اگر مالک نصاب نہ ہو تو مصرف زکوٰۃ ہے۔ رمضان میں ٹیکہ لگوانا

### ﴿س﴾

- کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین ذیل کے مسائل میں کہ  
(۱) دو شخصوں نے عید الفطر کا چاند دیکھا جبکہ علت آسمان پر تھی۔ کیا دو شخصوں کی شہادت سے اس حالت میں عید کرنا جائز ہے یا نہیں۔  
(۲) ایک مسکین طالب علم ہے۔ خود دینی کتابیں پڑھتا ہے اور دوسرے طلباء کو دینی اور سکول کی کتابیں

پڑھاتا ہے۔ کیا یہ طالب علم زکوٰۃ کا مصرف ہے یا نہیں۔

(۳) اگر ڈاکٹر رمضان شریف کے روزہ دار کو ٹیکہ لگائے تو روزہ دار کا روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں۔

### ج

(۱) بلال عیدین میں بحالت علت شہادت بشر اٹھنا ہونا ضروری ہے یعنی کم از کم دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں ایسی ہوں جو دیندار ہوں اور شہر کے حاکم یا جماعت مجاز کے سامنے باقاعدہ شہادت ادا کریں۔ وشرط للفظر مع العلة والعدالة نصاب الشهادة (درمختار) ای علی الاموال وهو رجلان اور جل امرأتان (ردالمحتار کتاب الصوم) ص ۳۸۶ ج ۲ بس بحالت علت دو شخصوں کی شہادت سے جو شرعاً معتبر ہوں افطار کرنا اور عید کی سنت ہے۔

(۲) طالب علم مصرف روقہ ہے۔ بشرطیکہ مالک نصاب نہ ہوں، سید نہ ہوں، اگر نابالغ ہے تو اس کے والدین صاحب نصاب اور غنی نہ ہوں۔ بالغ کے لیے تو ماں باپ کا غنی ہونا مانع ہے۔ جبکہ وہ خود فقیر ہو۔ مصرف الزکوٰۃ الخ هو فقير وهو من له ادنى شئ الخ ومسكين الخ درمختار ولا الى غنى يملك قدر نصاب. فارغ عن حاجته الاصلية من اى مال كان الخ ولا الى طفله بخلاف ولده الكبير (درمختار باب المصروف ص ۲۳۹ تا ۲۵۰ ج ۲)

(۳) ٹیکہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، روزہ اس چیز سے ٹوٹ جاتا ہے جو کسی منفذ کے ذریعہ معدہ یا دماغ میں پہنچ جائے ٹیکہ میں دو ابذر یعہ منفذ نہیں پہنچتی بلکہ عروق اور مسامات کے ذریعہ معدہ میں پہنچتی ہے۔ اس لیے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ قال فی شرح التنویر او اکتحل او دهن او جتحم وان وجد طعمه فی حلقه وفى الشامية لان السجود سی خلقه اثر داخل من المسام الذى هو خلل البدن والمفطر انما هو الداخل من المنافذ للاتفاق على ان من اغتسل فی ماء فوجد برده فی بطنه انه لا يفطر (شامی باب ما یفسد الصوم ص ۳۹۵ ج ۲) وفى بدائع الصنائع وما وصل الى الجوف او الى الدماغ من المخارق الاصلية كالانف والاذن والدبر الخ فسد صومه الخ واما ما وصل الى الجوف او الى الدماغ من غير المخارق الاصلية بان داوى الجائفة والامة فان داواها بدواء یا لبس لا یفسد لانه لم یصل الى الجوف ولا الى الدماغ اه ص ۹۳ ج ۲ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۱ ذی الحجہ ۱۳۹۳ھ

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۲۱ ذی الحجہ ۱۳۹۳ھ



## وجوب زکوٰۃ اور مصارف زکوٰۃ سے متعلق متعدد مسائل

﴿س﴾ زکوٰۃ کے متعلق آپ کی بھیجی ہوئی معلومات بہت اہم ہیں۔ میں نے دوسرے اور تیسرے نصاب کا اس لیے پوچھا تھا کہ اسلامی تعلیمات نامی کتاب کے حصہ ہشتم میں یہ لکھا ہوا پایا۔ سونا چاندی کے نصاب میں پورا پانچواں حصہ بڑھے تو اس پر زکوٰۃ دینی پڑتی ہے مگر اس سے کم بڑھے تو اس زیادتی پر زکوٰۃ نہ ہوگی۔ مثلاً چاندی ساڑھے باون تولہ پر ساڑھے دس تولہ بڑھے تو اس پر زکوٰۃ دینی ہوگی مگر دو چار یا دس تولہ بڑھے تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہوگی نہ معلوم یہ کس بناء پر لکھا گیا ہے۔

خواجہ محمد انور وائیں مغلیہ لاہور

﴿ج﴾ اسلامی تعلیمات نامی کتاب احقر کی نظر سے نہیں گزری۔ نہ معلوم اس نے کس بنا پر لکھ دیا ہے۔ بہر حال مسئلہ یہی ہے کہ ساڑھے باون تولہ پر جو کچھ بڑھ جائے اس میں چالیسواں حصہ واجب ہے۔ یہ نہیں کہ ساڑھے باون کے بعد پانچویں حصے تک کی زیادتی کی زکوٰۃ معاف ہے۔

﴿س﴾ مولانا آپ نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ اتنے نصاب پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ خط میں واجب کی تکرار دو تین دفعہ ہوگئی ہے کیا زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔

﴿ج﴾ زکوٰۃ کا حکم قرآن مجید میں نماز کے ساتھ ۳۲ جگہ آیا ہے۔ زکوٰۃ فرض ہے اور اس کی فرضیت ہجرت کے دوسرے سال ہوئی۔ عمل میں فرض اور واجب دونوں برابر ہیں اور دونوں کا کرنا ضروری ہے۔ اس لیے فتاویٰ میں فرض کے لیے عام طور پر واجب کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس سے فرضیت میں شبہ نہ کیا جائے۔ ﴿س﴾ آپ کے فتویٰ کے مطابق میں نے اپنے کل روپیہ کا حساب رمضان المبارک تک کر کے زکوٰۃ کی رقم کا تعین کر لیا ہے۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور پر روشنی ڈال کر مجھے شکریہ کا موقع دیں۔

جس رقم کا میں نے تعین کر لیا ہے۔ کیا وہ بینک میں پڑی رہے اور میں وقتاً فوقتاً رقم بینک سے نکال کر خرچ کروں۔ حتیٰ کہ کل رقم بانٹ دی جائے یا ضروری ہے کہ ساری رقم علیحدہ نکال کر رکھ لی جائے۔ اس رقم کی زکوٰۃ کی نیت کر لی ہے۔

﴿ج﴾ زکوٰۃ میں تملیک ضروری ہے۔ یعنی مالک بنانا ایسے شخص کا جو مالک نصاب نہ ہو لازم ہے۔ بینک میں تعین کافی نہیں۔ نکالنے کے بعد بوقت ادائیگی نیت زکوٰۃ ضروری ہے لیکن اگر بینک سے نکال کر علیحدہ زکوٰۃ کی رقم رکھ دی تو پھر بوقت ادائیگی نیت ضروری نہ ہوگی۔

﴿س﴾ اس رقم سے کچھ رقم دو تین بیوہ عورتوں کو ہر ماہ دینے کے لیے رکھ لی ہے۔ کچھ دوائیاں خرید لی جائیں یہ ان پر استعمال کر رہا ہوں۔ گاہے گاہے جب ان کو ضرورت ہو اور خرید کر دوں گا۔ کیا یہ شرعی حساب سے صحیح ہے۔

﴿ج﴾ یہ قاعدہ ہر وقت ملحوظ رہے کہ زکوٰۃ میں ایسے شخص کو جو مالک نصاب نہ ہو مالک بنانا ضروری ہے پس اگر دوائی خرید کر ان کی ملکیت کر دی تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

﴿س﴾ تھوڑی تھوڑی رقم مندرجہ ذیل جگہوں پر بھیجنا چاہتا ہوں۔ ہمارے محلہ میں ایک دل عزیز سوسائٹی ہے جو ایک ہسپتال چلا رہی ہے۔ جہاں غربا کو مفت یا کم قیمت پر دوا دی جاتی ہے۔

انجمن حمایت اسلام لاہور، کسی دینی مدرسہ میں جہاں دینی علم حاصل کرنے والے طالب علم ہوں، جماعت اسلامی ایک گشتی شفا خانہ چلا رہی ہے اس کو زکوٰۃ بھیجنا مناسب ہے یا نہیں۔ یہ اس لیے پوچھا ہے کہ جماعت اسلامی ایک سیاسی جماعت ہے۔

﴿ج﴾ واضح رہے کہ زکوٰۃ کا مال محتاجوں کی ملک میں بلا کسی معاوضہ کے جانا ضروری ہے۔ پس جو سوسائٹی یا انجمن یا جماعت والے اس کا اہتمام کریں کہ زکوٰۃ کا مال زکوٰۃ کے مصرف میں خرچ کریں تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے لیکن اگر اس کا اہتمام نہ ہو جیسے عام طور پر ایسی سوسائٹی، گشتی شفا خانوں میں اس کا لحاظ نہیں رکھا جاتا بلکہ ملازمین کی تنخواہیں اور دیگر متفرق اخراجات بھی زکوٰۃ کے مال سے پورے کرتے ہیں ان کو زکوٰۃ دینا درست نہیں۔ اس لیے کہ تنخواہوں، کرایوں اور متفرق اخراجات میں زکوٰۃ کا مال خرچ کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ مدارس اسلامیہ میں جو زکوٰۃ کا روپیہ آتا ہے وہ خاص طلبہ مساکین کی خوراک و پوشاک میں صرف ہوتا ہے۔ کسی مدرس و ملازم کس تنخواہ میں دینا یا تعمیر وغیرہ میں صرف کرنا اس کا درست نہیں ہے۔

﴿س﴾ کیا یہ ضروری ہے کہ جس کو رقم دی جائے اسے بتایا جائے کہ یہ زکوٰۃ کی ہے یا کیا بغیر بتائے بھی دے جاسکتی ہے۔ چونکہ بعض لوگ خود دار اور صابر ہوتے ہیں اور باوجود تنگی کے زکوٰۃ شاید قبول نہ کریں۔ مثلاً ہماری مسجد کے مولانا صاحب کو بہت قلیل تنخواہ ملتی ہے مگر صابر قسم کے آدمی ہیں ان کو نقد یا کپڑے لے کر دیں یہ بتائے بغیر کہ یہ زکوٰۃ کے ہیں تو کیسا رہے گا۔

﴿ج﴾ زکوٰۃ کی اطلاع فقیر مسکین کو دینا ضروری نہیں۔ ﴿س﴾ زکوٰۃ کی رقم نقد دینا احسن ہے یا کوئی چیز لے کر دینا جیسے کپڑے دوائیاں وغیرہ یا پھر عید پر غریب

بچوں کو کپڑے وغیرہ۔

﴿ج﴾ نقد رقم دینا اولیٰ ہے اس لیے کہ اس سے محتاج ہر قسم کی حاجت پوری کر سکتا ہے۔ ویسے حسب حال کپڑے یا رضائی خرید کر دینا بھی احسن ہے۔

﴿س﴾ اس سلسلہ میں کوئی اور مناسب حکم، شخص یا جگہ ہو جس کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے تو وہ بھی لکھ دیں۔

﴿ج﴾ آپ خود مصارف زکوٰۃ میں زکوٰۃ خرچ کر دیں یا جس پر آپ کا اعتماد ہو اس کو وکیل بنادیں اور رقم زکوٰۃ اس کے حوالہ کر دیں وہ آپ کی طرف سے خرچ کر دیں گے۔ زکوٰۃ اپنے غریب رشتے داروں پر (اصول و فروع کے علاوہ) خرچ کر دیں۔ دینی ادارے تقریباً ہر شہر میں موجود ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۱ رجب ۱۳۹۱ھ

دو شریکوں میں سے جب ایک نے کسی کی چوری کی ہے تو ایک ہی ضامن ہوگا

مزنہ کی لڑکی سے نکاح ہرگز جائز نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) مثلاً ایک شخص زید کی چوری ہوئی۔ زید کے بیٹے بکر کو کسی دوسرے شخص خالد نے کہا کہ تم اور ہم دونوں مل کر کوئی کام کریں۔ یعنی تجارت کریں وہ شخص بکر جس کی عمر تقریباً ۱۸ سال ہوگی اس کے کہنے پر آ گیا اور اس نے خالد کو کہا کہ تم رات میں میرے گھر آ جائیں زیورات ہٹی میں ہیں نکال کر کہیں جائیں گے۔ رات کے وقت وہ خالد اس کے گھر آ گیا اور اس نے آ کر ہٹی کا جندرہ توڑ کر زیورات اٹھالے پھر اس بکر کو ساتھ لے جا کر مفروز ہو گیا۔ گیارہ دن بعد بکر واپس گھر آ گیا اور اپنے ہوش و حواس میں درست نہیں تھا اور خالد وہیں چھپا رہا۔ وہ مال زیورات بھی اس نے بیچ دیے اور خود بخود خرد برد کر گیا۔ خالد پہلے سے بدمعاش تھا۔ صرف اسی نے بکر کو دھوکا دیا کہ تجارت مل کر کریں گے وہ اس کے اس دھوکے میں آ گیا۔ بیچارے بکر کو کچھ حصہ زیورات سے نہیں دیا۔ سوائے بائیس روپے کے زیورات تقریباً آٹھ سو کے تھے۔ سب کھا گیا ہے بکر بیچارہ سادہ سا تھا وہ پھندہ میں آ گیا۔ اس صورت میں وہ زیورات کی قیمت دیتے ہیں۔ اب مطلوب امر یہ ہے کہ وہ زیورات کی قیمت خالد پر واجب ہوگی یا دونوں پر اب خود خالد نے بھی تسلیم کر لیا کہ میں نے صرف بائیس روپے بکر کو دیے ہیں جواب بالذلل عنایت فرمادیں۔



(۲) ایک شخص زید نے ایک عورت ہندہ کے ساتھ شادی کرنے سے پہلے زنا کیا پھر اس نے اس عورت ہندہ کی لڑکی حقیقی کے ساتھ شادی کر لی ہے۔ اب مطلوب امر یہ ہے کہ کیا وہ عورت ہندہ کی لڑکی اس کے نکاح میں آ سکتی ہے یا نہیں اور نکاح ٹھیک ہے یا نہیں۔ اگر ٹھیک نہیں تو کیا طلاق کی ضرورت ہوگی یا خود بخود طلاق ہوگئی۔ اب اس شخص نے شادی سے پہلے توبہ بھی کر لی تھی۔ اب بھی روتا ہے کہ غلطی ہو گئی ہے۔ بہت ارمانی ہے اس شخص کے عوض ان کی دو ہمشیرگان کا نکاح اس شخص کے طلاق دینے سے ان کی دو ہمشیرگان کو بلا کر طلاق مل جائے گی یا نہ۔ آدمی بڑا پریشان ہے کیا صورت ہونی چاہیے تاکہ باعزت طریقہ سے زندگی بسر کر سکے۔

﴿ج ۱﴾ اگر خالد نے جندرہ توڑ کر پیٹی سے زیورات نکال لیے ہیں اور اٹھا کر لے گیا ہے تب تو اس کا ضامن خالد ہی ہے بکر ضامن نہیں ہوگا کیونکہ (پیٹی وغیرہ) سے اس نے خود زیورات نہیں نکالے ہیں صرف خالد کے ساتھ ہی دیا ہے اور اس سے اس پر ضمان نہیں آئے گا اور اگر بکر نے جندرہ توڑ کر زیورات اٹھائے ہیں تب بکر ضامن ہے اور اگر دونوں نے ہاتھ داخل کر کے زیورات نکالے ہیں تب دونوں ضامن ہیں۔

(۲) مزنیہ کی لڑکی کے ساتھ ہرگز نکاح جائز نہیں ہے۔ زنا سے حرمت مصاہرت ثابت ہو جاتی ہے۔ لہذا اس شخص کے اوپر لازم ہے کہ اس عورت کو اپنے سے فوراً علیحدہ کر دے طلاق دینے کی ضرورت نہیں۔ صرف اتنا کہہ دے میں نے اسے جدا کیا یا چھوڑ دیا یا علیحدہ کر دیا ہے وغیرہ اور تب یہ عورت عدت گزار کر دوسری جگہ نکاح کر سکے گی۔ اس کی وجہ سے اگر اس کی دو ہمشیروں کو طلاق ملے یا نہ ملے اس پر اس عورت کو علیحدہ کرنا از حد ضروری ہے۔ فوراً ہی علیحدہ کر دے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۹ محرم ۱۳۸۵ھ

الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

عشر اور زکوٰۃ کے مصارف ایک جیسے ہیں یا کچھ فرق ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) عشر کے مصارف بھی مثل زکوٰۃ کے ہیں یا کچھ مختلف اس کے لیے بھی تملیک شرط ہے یا بغیر کسی حیلہ کے مسجد کی تعمیر میں بھی خرچ کیا جاسکتا ہے۔ جواب باحوالہ جات عنایت فرمائیں۔

(۲) ایک شخص کی نماز جنازہ کئی جگہ پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں یا ایک شخص کی نماز جنازہ ایک جگہ متعدد مرتبہ پڑھنا کیسا ہے۔ مشہور ہے کہ سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ ایک جگہ ستر مرتبہ پڑھی گئی۔ اس طرح

پر کہ چار پائی سامنے رکھی تھی اور دوسرے شہداء احد کا جنازہ ایک مرتبہ پڑھ کر سامنے سے اٹھالیا جاتا تھا حضرت امیر حمزہ کا جنازہ سامنے ہی رہا۔ جس وقت تک سب شہداء کا جنازہ نہ اٹھایا گیا یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچی ہے یا ویسے غلط ہے۔ جواب عنایت فرمائیں۔

معرفت پوسٹ ماسٹر حبیب اللہ صاحب فاروق احمد خطیب جامع مسجد



(۱) عشر میں بھی تملیک شرط ہے۔ بغیر تملیک ادا صحیح نہیں ہے۔ قال فی البحر الرائق ص ۲۳۷

ج ۲ (باب العشر) واما رکنہ فالتملیک کالزکاة وفی العالمگیریہ ص ۱۸۵ ج ۱ (الباب

السادس فی زکاة الزرع والثمار) ورکنہ التملیک وشرط ادائه ما مر فی الزکاة

(۲) ایک شخص کی نماز جنازہ متعدد بار پڑھنا جائز نہیں ہے۔ ایک ہی جگہ ہو یا متعدد جگہ ہاں اگر ولی اقرب

کی عدم موجودگی میں کسی غیر مستحق شخص نے نماز جنازہ پڑھا دی مثلاً سلطان قاضی امام الحی کے علاوہ کسی اور شخص

نے پڑھا دی تب ولی کو دوبارہ پڑھنا جائز ہے ورنہ نہیں۔ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ ثابت ہے۔ فتح

القدیر ص ۲۷۵ ج ۱ سے دارقطنی حاکم وغیرہ محدثین کے حوالہ جات ذکر کیے ہیں۔ قال فی العالمگیریہ ص

۱۶۳ ج ۱ ولا یصلی علی میت الامرة واحدة والتفل بصلاة الجنابة غیر مشروع کذا فی

الایضاح ولا یعید ولی ان صلی الامام الاعظم او السلطان او الوالی او القاضی او امام

الحی لان هؤلاء اولی منه وان کان غیر هؤلاء له ان یعید کذا فی الخلاصة الخ وفی

البحر الرائق ص ۱۸۱ ج ۲ والتفل بها غیر مشروع الا لمن له الحق وهو ولی عند تقدم

الاجنبی ان قلنا ان إعادة ولی نفل والا فلا استثناء وفی البدائع ص ۳۲۵ ج ۱ وبعضهم

اولوا ذالک بانه کان یؤتی بواحد واحد فیصلی علیہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم وحمزة

رضی اللہ عنہ بین یدیه فظن الراوی انه کان یصلی علی حمزة فی کل مرة فروی انه صلی

علیہ سبعین صلاة ويحتمل انه کان ذالک حسب الرواية وکان مخصوصاً بتلك

الكرامة۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قائم العلوم ملتان

۲۷ محرم ۱۳۸۵ھ

وجوب زکوٰۃ کے لیے مال کی کتنی مقدار شرط ہے، مسجد کی بجلی کوئی پڑوسی استعمال کر سکتا ہے  
ٹول ٹیکس اور محصول وغیرہ جائز ہے یا نہیں، امامت وغیرہ پراجرت، ذخیرہ اندوزی اور  
شرح منافع سے متعلق متعدد مسائل

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

- (۱) بندہ کے پاس اکتوبر ۱۹۷۶ء کی ۸ تاریخ کو تین ہزار روپیہ آیا جن میں سے شادی پر کچھ خرچ ہوا۔ کچھ اور آئے اسی طرح سے سال میں خرچ بھی ہوتے رہے اور آتے بھی رہے اب اس وقت سال ہونے والا ہے۔ میرے پاس کم از کم کتنی رقم ہونی چاہیے جس پر زکوٰۃ فرض ہو۔
- (۲) کتنی رقم جمع ہونے پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔
- (۳) کیا مسجد کی بجلی مسجد کے پڑوسی استعمال کر سکتے ہیں جبکہ وہ بل بھی ادا کرنے پر رضامند ہوں۔
- (۴) گورنمنٹ ٹیکس اور محصول چوگی وصول کرتی ہے۔ ٹول ٹیکس وغیرہ شرعاً جائز ہے یا نہ۔ اگر کوئی شخص کسی وجہ سے محصول بچا لیتا ہے یا ٹیکس سے بچ جاتا ہے تو گنہگار تو نہیں۔
- (۵) قرآن سنانے یا سننے کے پیسے لینا کیسا ہے
- (۶) کیا امامت کی تنخواہ مقرر کر کے امامت کرانا جائز ہے
- (۷) کھانے پینے کی اشیاء مثلاً گڑ، کھانڈ، گندم یا اور کوئی چیز خرید کر رکھنا اس لیے کہ جب مہنگی ہوں گی تو بیچوں گا جائز ہے یا نہ۔
- (۸) شریعت میں منافع کی کیا حد ہے۔ چاہے جتنا لے مثلاً ۵ روپے کی چیز دس میں بیچے یا کوئی حد ہے۔

### ﴿ج﴾

- (۱) ۸ اکتوبر ۱۹۷۶ء کو آپ صاحب نصاب ہو چکے ہیں۔ ۸ اکتوبر ۱۹۷۷ء کو آپ کو اس کی زکوٰۃ ادا کرنی پڑے گی۔ جبکہ آپ کے پاس ۸ اکتوبر ۱۹۷۷ء کو مقدار نصاب رقم موجود ہو۔
- (۲) نصاب کی مقدار ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت ہے۔ سال کے درمیان کمی بیشی کا اعتبار نہیں ہے۔
- (۳) جائز ہے۔
- (۴) گنہگار نہیں ہوگا۔



(۵) جائز نہیں ہے۔

(۶) امامت کی تنخواہ جائز ہے۔

(۷) جائز ہے۔

(۸) اس کے لیے کوئی حد اور نہیں ہے۔ متبائعین کی رضا مندی پر موقوف ہے۔ فقط واللہ اعلم  
بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی قاسم العلوم ملتان

جو امام قرآن میں مفسد صلوٰۃ غلطیاں کرتا ہو اس کو فوراً الگ کر دیا جائے۔  
جس شخص کو عشر و زکوٰۃ وغیرہ تقسیم کرنے کے لیے وکیل بنایا گیا ہو کیا وہ خود استعمال کر سکتا ہے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) ایک امام مسجد جو فن قرأت سے ناواقف اور علم صرف ونحو سے عاری ہے۔ بعض دفعہ غلطیاں کرتا ہے۔  
مثلاً مِمَّا رَزَقْنَهُمْ کی بجائے مِمَّا رَزَقْنَهُمْ اور فَعَزَّزْنَا بِثَالِث کی بجائے فَعَزَّزْنَا بِثَالِث اور لَوْ اَنْزَلْنَا هَذَا  
الْقُرْآنَ کی بجائے لَوْ اَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ پڑھتا رہتا ہے۔ یعنی صرف ونحو کی ناواقفیت کی بنا پر صیغہ جمع متکلم کو  
صیغہ جمع مؤنث غائب پڑھتا ہے اور اس طرح سے رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کی بجائے رَبِّ  
الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھتا ہے۔ یعنی رب العالمین میں ”ی“ کو نہیں پڑھتا اور ”ن“ بالتشدید پڑھتا ہے۔  
زیدان وجوہ کی بنا پر امام موصوف کی اقتداء نماز میں نہیں کرتا ہے اگر کہیں اقتداء کرنی پڑ جائے تو نماز کا اعادہ کر لیتا  
ہے اور بوجہ فساد امامت کے اس کا اظہار بھی نہیں کرتا۔ براہ کرم مفصل و مدلل جواب عنایت فرمائیں۔ جس میں مقتدا  
اور مقتدی دونوں کے لیے حکم ہو۔

(۲) زید کو کسی نے اپنی زکوٰۃ و عشر کا وکیل بنایا کیا زید بحالت وکالت اس زکوٰۃ و عشر کو اپنے مصرف میں لا  
سکتا ہے یا اپنے لڑکے کے مصرف میں جو علم دین سیکھ رہا ہے۔ لا سکتا ہے یا نہیں۔

### ﴿ج﴾

(۱) صورت مسئلہ میں جن غلطیوں کا ذکر کیا ہے یہ غلطیاں مفسد معنی ہیں اس میں نماز صحیح نہیں ہوتی۔ اس  
امام کو فوراً امامت سے الگ کر دیا جائے۔ اس لیے کہ اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ اس امام پر پردہ ڈالنا اور لوگوں  
کو نماز کے فساد سے مطلع نہ کرنا گناہ ہے۔

(۲) وکیل کو مؤکل کی زکوٰۃ و عشر اپنے مصرف میں لانا اور خود رکھ لینا جائز نہیں۔ مگر جبکہ اس نے یہ کہہ دیا ہو کہ جہاں چاہے صرف کرے۔ وکیل مؤکل کی زکوٰۃ و عشر کو مؤکل کے اصول و فروع کو نہیں دے سکتا اور اپنے اصول و فروع فقراء کو دے سکتا ہے کما فی الدر المختار ص ۲۶۹ ج ۲ وللوکیل ان یدفع لولدہ الفقر وزوجتہ لا لنفسہ الا اذا قال ربھا وضعھا حیث شئت اھ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

ایک بھائی کا قربانی سے بچنے کے لیے اپنا مال دوسرے بھائی کو ہبہ کرنا، نقدی نہ ہو اور زمین زیادہ ہو کیا قربانی واجب ہوگی، مردے کو نہلاتے وقت اس کا سر کس طرف ہونا چاہیے کیا یہ بات درست ہے کہ شادی ہونے کے بعد بھی لڑکی کا صدقہ فطریہ باپ کے ذمہ واجب ہے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) دو بھائی (دین محمد، فقیر محمد) صاحب نصاب ہیں کہ ہر ایک پراضحیہ واجب ہے۔ ایک بھائی دوسرے سے اس کا مال ہبہ کر لیتا ہے۔ تاکہ ایک قربانی کرنی پڑے۔ دوسری قربانی سے بچ جائیں۔ کیا یہ درست ہے یا نہ۔  
(۲) ایک شخص کی زمین (آباد یا غیر آباد) موجود ہے اور اس کے پاس نقدی وغیرہ کچھ نہیں کہ ان کی وجہ سے اس پر زکوٰۃ فرض، اضحیہ و صدقہ فطریہ واجب ہو اگر زمین کی قیمت لگائی جائے تو وجوب اضحیہ و صدقہ فطریہ ہو جاتا ہے۔ کیا یہ صرف زمین کی وجہ سے نصاب کا مالک ہوگا یا نہیں۔

(۳) مردے کو نہلاتے وقت اس کا سر کس طرف اور پاؤں کس طرف ہونے چاہئیں۔ کیا اس کا سر مشرق کی طرف اور پاؤں مغرب کی طرف درست ہیں یا نہیں۔

(۴) لڑکی کی شادی کے بعد اس کا صدقہ فطریہ والد کے ذمہ واجب ہوتا ہے یہ درست ہے یا غلط ہے۔ کس کے ذمہ ہے۔ بینوا تو جروا

### ﴿ج﴾

(۱) اگر دسویں ذی الحجہ کے طلوع فجر سے قبل ایک بھائی دوسرے بھائی سے مال ہبہ یا قبضہ شرعیہ کر ليوے اور یہ دوسرا بھائی دسویں ذی الحجہ کے طلوع فجر سے لے کر کے تا آخر ایام عید الاضحیٰ فقیر رہے تو اس پراضحیہ واجب نہ ہوگا۔ اضحیہ کے وجوب سے بچنے کے لیے یہ تدبیر وحیلہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک جائز ہے اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک مکروہ ہے۔ کما قال فی العالمگیریۃ ص ۳۹۱ ج ۶ قال الخ صاف رحمہ اللہ

كره بعض اصحابنا رحمهم الله تعالى الحيلة في اسقاط الزكوة ورخص فيها بعضهم قال الشيخ الامام الاجل شمس الانمة الحلواني رحمه الله تعالى الذي كرهها محمد بن الحسن رحمه الله والذي رخص فيها ابو يوسف رحمه الله تعالى فقد ذكر الخصاف رحمه الله تعالى الحيلة في اسقاط الزكاة واراد به المنع عن الوجوب لا الاسقاط بعد الوجوب و مشائخنا رحمهم الله تعالى اخذوا بقول محمد رحمه الله تعالى دفعاً للضرر عن الفقراء الخ كتاب الحيل فصل في الزكاة لهذا ايا حيلة كرنا مكروه تحريري ہے۔

واضح رہے کہ اضحیہ و صدقہ فطر اس شخص پر واجب ہوتا ہے جو کسی نصاب یا اس کی مقدار کا مالک ہو اور اس کی حاجت اصلیه سے فارغ ہو۔ اضحیہ اور صدقہ فطر کے وجوب کے لیے نصاب کا نامی ہونا ضروری نہیں ہے۔ (۲) صورت مسئلہ میں اگر اس شخص کی زمین اتنی ہے کہ اس کے محاصل سے اس کے سال کے اخراجات ہی بمشکل پورے ہوتے ہیں یا اس سے بھی کم ہے تب تو یہ زمین میں حاجات اصلیه میں سے ہے اور محض اس زمین کی ملکیت کی وجہ سے اس شخص پر اضحیہ اور صدقہ فطر واجب نہیں ہوگا اور اگر زمین اتنی ہے کہ اس کے اخراجات اس زمین سے کم محاصل سے پورے ہوتے ہیں اور بقایا زمین کی قیمت نصاب کے برابر ہے مثلاً ایک شخص کے پاس ۲۰۰ کنال زمین ہے اس میں ۱۵۰ کنال کے محاصل سے اس کے اخراجات پورے ہو جاتے ہیں اور بقایا ۵۰ کنال کی قیمت نصاب کے برابر ہے تو ایسے شخص پر مجرداً اس زمین کی ملکیت کی وجہ سے اضحیہ اور صدقہ فطر واجب ہوگا۔ کما قال فی العالمگیریہ ص ۱۹۱ ج ۱ (الباب الثامن من صدقة الفطر) وہی واجبة علی الحر المسلم المالك لمقدار النصاب فاضلاً عن حوائجه الاصلية کذا فی الاختیار شرح المختار ولا يعتبر فيه وصف النماء ويتعلق بهذا النصاب وجوب الاضحیة ووجوب نفقة الاقارب هکذا فی فتاوی قاضی خان وفيها ایضاً ص ۲۳۱ ج ۱ (کتاب المناسک) وان كان صاحب ضیعة ان كان له من الضیاع مالو باع مقدار ما یکفی الزاد والراحلة ذاهباً وجائياً ونفقة عیاله و اولاده و یبقى له من الضیعة قدر ما یعیش بغلة الباقي یفترض علیه الحج والافلا۔

(۳) اس میں بعض کا قول ہے کہ نہلاتے وقت ایسا رکھا جائے جیسا کہ قبر میں رکھا جاتا ہے یعنی دائیں کروٹ پر لٹا کر قبلہ رو ہو اور بعض کا قول ہے کہ سر مشرق کی طرف اور پاؤں قبلہ کی طرف ہوں جیسا کہ حالت مرض میں نماز اشارہ کے ساتھ پڑھنے کی حالت میں ہوتا ہے لیکن زیادہ صحیح سب سے یہ ہے کہ جیسے سہل ہو ویسے نہلاتے وقت رکھا جائے۔ کما قال فی الدر المختار مع شرحہ رد المختار ج ۲ ص ۱۹۵ (و یوضع) کما مات (کما تیسر) فی الاصح. وفی العالمگیریہ ص ۱۵۸ ج ۱ و کیفیة الوضع عند بعض



اصحابنا الوضع طولاً كما في حالة المرض اذا اراد الصلوة بايماء ومنهم من اختار الوضع كما يوضع في القبر والاصح انه يوضع كما تيسر كذا في الظهيرية (۴) یہ بات غلط ہے بلکہ لڑکی اگر خود نصاب کی مالکہ ہے تو اس کے ذمہ خود صدقہ فطر کی ادائیگی واجب ہے نہ اس کے والد پر اور نہ اس کے شوہر پر ہے اور اگر نصاب کی مالکہ نہیں ہے فقیرہ ہے تو اس کا صدقہ فطر کسی کے ذمہ بھی واجب نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۱۴ محرم ۱۳۸۷ھ

دس میل کے اندر اندر بعض لوگ کاروبار کے سلسلہ میں کئی کئی جگہ پھرتے ہیں یہ مقیم ہیں یا  
مسافر گھاس میں عشر ہے یا نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ  
(۱) یہاں پر کئی ساتھی ملتان کا کپڑا بیچا کرتے ہیں۔ ان کا ایک مکان یہاں رہائش کے لیے ہے۔ آٹھ دس دن اسی علاقہ میں پھیری لگانے کے بعد واپس اسی مکان میں آ جاتے ہیں۔ یہ لوگ دس میل کے اندر اندر کپڑا بیچتے ہیں۔ کبھی چار دن میں کبھی پانچ کبھی آٹھ دن اور کبھی دس دن بھی باہر لگا آتے ہیں۔ آپ براہ کرم ان کے متعلق فتویٰ لکھیں کہ یہ لوگ جو کہ ملتان کے علاقہ کے رہنے والے بھی علاقہ میں کپڑا بیچا کرتے ہیں یہ نماز چار فرض پڑھیں یا کہ دو فرض پڑھا کریں۔ یہ لوگ اس وقت دو فرض پڑھتے ہیں۔ براہ کرم جلد از جلد واپس جواب سے سرفراز فرمادیں۔

(۲) دوسرا یہ کہ گھاس کے لیے عشر کے بارے میں فرمادیں کہ لوسن، برسم، چری، باجرہ، مکئی وغیرہ کا عشر ہے کہ نہیں۔ اگر ہے تو اس کی ادائیگی کے لیے تحریر فرمادیں۔

بمعرفت منظور احمد دکاندار فضل الدین تحصیل خان پور

﴿ج﴾

(۱) قصر کے لیے تین منزل یعنی تین دن کا سفر ہونا ضروری ہے اور بعض فقہاء نے منازل کے عوض فراخ اور میل سے تحریر فرمایا ہے۔ اس میں تین قول ہیں بعض نے ۲۱ فرسخ یعنی ۶۳ میل بعض نے ۱۸ فرسخ یعنی ۵۴ میل اور بعض نے ۱۵ فرسخ یعنی ۴۵ میل مقرر کیے ہیں اور مفتی بر قول ثانی یا ثالث ہے۔ قال فی الشامی ثم

اختلفوا فقیل احد و عشرون و قیل ثمانية عشر و قیل خمسة عشر و الفتویٰ علی الثانی لانه الاوسط و فی المجتبیٰ فتویٰ ائمة خوارزم علی الثالث (رد المحتار باب صلوٰۃ المسافر ص ۱۲۳ ج ۲) لہذا یہ لوگ اگر ۳۸ میل سے کم مثلاً دس میل کے اندر اندر سفر کرتے ہیں اور پورا سفر ۳۸ میل سے کم ہے تو ان کے لیے قصر کرنا جائز نہیں۔ بلکہ وہ چار رکعت پوری پڑھ لیا کریں۔ بشرطیکہ انہوں نے ایک ایک دفعہ ایک ہی جگہ پندرہ دن قیام کا ارادہ کیا ہو اور اگر سرے سے ۱۵ یوم کا ارادہ ایک جگہ ٹھہرنے کا نہیں کیا تو پھر ہمیشہ مسافر ہوں گے۔

(۲) گھاس میں عند الاحناف عشر واجب ہے۔ جبکہ گھاس ہی کی غرض سے کاشت کیا گیا ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم  
حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۳ محرم الحرام ۱۳۸۹ھ

اگر کسی شخص نے کسی غیر مسلم کا کوئی حق دبا یا ہو اور وہ ترک سکونت کر کے چلے گئے ہوں  
اب ادائیگی کی کیا صورت ہوگی، پاکستانی زمینیں عشری ہیں یا خراجی

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ  
(۱) کسی آدمی نے ہندو، مشرک یا کافر شخص کا حق بذریعہ چوری یا خیانت دبا یا ہوا ہے۔ وہ لوگ بوجہ ترک سکونت چلے گئے ہیں۔ اس کی زندگی یا رہائش معلوم نہیں ہو سکتی۔ اندر میں حالات وہ شخص ادائیگی حقوق العباد کیونکر ادا کر سکے۔ مفصل تحریر فرمادیں کہ کوئی بخشش کی صورت ہو سکے۔

(۲) کیا پاکستانی زمینیں عشری ہیں یا خراجی بموجب فقہ حنفیہ واضح فرمایا جائے۔

حبیب اللہ مبشر چک نمبر R۳۶

### ﴿ج﴾

(۱) پہلے تو ضروری ہے کہ صاحب حق کو تلاش کرے اور جہاں جہاں سے اس کے معلوم ہونے کی توقع ہو سکے وہاں سے اس کا یا اس کے وارثوں کا پتہ لگا لیا جائے۔ اگر کوئی پتہ چل گیا تو صاحب حق کو اس کا حق پہنچا دیوے یا اس سے معاف کرا لیوے اور اگر اس کے ملنے سے مایوسی ہو جائے تو اسے بیت المال (سرکاری خزانہ) میں داخل کر دیا جائے۔ جس کو حکومت مسلمانوں کے رفاہ عامہ کے کاموں پر خرچ کرے اور اگر سرکاری طور پر اس قسم کا انتظام موجود نہ ہو تو وہ خود کسی رفاہی کام پر خرچ کر دے اور اللہ تعالیٰ سے معافی بھی مانگے اور توبہ استغفار بھی

کرے۔ کما قال فی العالمگیریۃ ص ۲۹۰ ج ۲ (کتاب اللقطة) کل لقطة یعلم انها کانت لذمی لا ینبغی ان یتصدق ولکن یتصرف الی بیت المال لنواب المسلمین کذا فی السراجیۃ وکذا فی العالمگیریۃ ایضاً ص ۲۳۲ ج ۲ (الفصل الثانی فی دخول الحربی فی دارالسلام) فان رجع الحربی المستامن الی دار الحرب وترك وديعة عند مسلم او ذمی او دینا علیهما حل دمه بالعود الی دار الحرب وما کان فی ایدی المسلمین او الذمیین من ماله فهو باق علی ما کان علیہ حرام التناول فان اسر او ظهر علیهم فقتل سقط دینه وصارت وديعته فیاً ولو کان له رهن فعند ابی یوسف رحمه الله تعالى یاخذہ المرتهن بدینه وقال محمد رحمه الله تعالى یباع ویوفی بضمنه الدین والفاضل لبیت المال کذا فی التبین وان قتل ولم یظهر علی الدار فالقرض والودیعة لورثته وکذا لک اذا مات الخ

(۲) پاکستان کی وہ زمینیں جو اس وقت مسلمانوں کی ملک ہیں اور ان کے پاس مسلمانوں ہی سے پہنچی ہیں ارثاً او شراء وھلم جراً وہ زمینیں عشری ہیں اور جو درمیان میں کوئی کافر مالک ہو گیا تھا وعشری نہ رہی اور جس کا حال کچھ معلوم نہ ہو اور اس وقت مسلمانوں کے پاس ہے پھر سمجھا جائے گا کہ مسلمانوں ہی سے حاصل ہوئی ہے۔ بدلیل الاستصحاب پس وہ بھی عشری ہوگی۔ (امداد الفتاویٰ ج ۲ ص ۵۹) مگر یہ حکم ان زمینوں کا ہے جو عرصہ دراز سے نسل بعد نسل مملوکہ چلی آتی ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ اور اقسام کی اراضی بھی ہیں۔ پاکستان میں غیر مسلموں کی اراضی جو مسلمانوں کو دی گئی، حکومت پاکستان کی طرف سے نہروں کے ذریعہ نو آباد اراضی جو مسلمانوں کو ملیں، حکومت برطانیہ کے وقت میں مسلمان ریاستوں کی طرف سے مسلمانوں کو ملنے والی اراضی، یہ تینوں قسمیں عشری ہیں۔

قیام پاکستان سے قبل یا بعد مسلمانوں نے حکومت پاکستان کی اجازت سے بذات خود ذرائع آبپاشی بہیا کر کے جو اراضی آباد کیں یہ عشری یا خراجی ہونے میں قرب و جوار کی اراضی کے تابع ہوں گی۔ اگر قرب و جوار میں دونوں قسم کی اراضی ہوں تو یہ نو آباد اراضی عشری ہوں گی الخ (احسن الفتاویٰ ص ۳۸۱ ج ۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم  
حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان



دودھ پلانے والی کے بیٹے کے لیے رضاعی بہن کی سگی بہن سے نکاح جائز ہے حاملہ مطلقہ کی عدت وضع حمل، جس کے پاس چند بکریاں، سونا چاندی ہوں کیا بوقت زکوٰۃ سب کو جمع کیا جائے گا، جس کے پاس ضرورت کے لیے ناکافی زمین، باغ اور رہائشی مکان ہو اس پر قربانی واجب ہوگی، کیا قربانی کے جانور کو اُدھار پر لینا اور گوشت ذبح کے بعد تقسیم کرنا، کیا ادائیگی زکوٰۃ کے وقت سونا چاندی کو نقدی کے ساتھ ملایا جائے گا، کچھ پھل فروخت کرنا اور مالک کا اپنے لیے چند من کی شرط لگانا، چکی والا اگر گندم ہی سے اجرت کی کٹوتی کرے تو یہ جائز ہے یا نہیں، ایک ہزار روپے کے عوض زمین رہن رکھوا کر بیس روپے سالانہ فصل کے عوض مجرا کرنا، کیا زمین اور زمین کا مقررہ پانی ایک دوسرے کے بغیر فروخت ہو سکتے ہیں، اگر بیج، زمین، بیل وغیرہ مالک کی زمین اور مزارع کی صرف محنت ہو کیا جائز ہے، عام انجکشن اور رگ کے انجکشن میں کچھ فرق ہے یا نہیں، ٹیوب ویل اور بورنگ والی زمین میں عشر یا نصف عشر واجب ہوگا، حرمت مصاہرت کے اسباب، یہ جو مشہور ہے کہ ”اگر حق مہر دینے کا ارادہ نہ ہو تو مباشرت زنا تصور ہوگی“ کیا درست ہے، چھ آدمیوں نے قربانی کے لیے بیل خریدا ساتواں نہ ملا تو حصص کی تقسیم کیسے ہوگی

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل کے:

- (۱) زید کی بیوی مسماۃ ہندہ سے زینب پیدا ہوئی اور زید کے بھائی عمرو کی بیوی مسماۃ سارہ سے ہاجرہ پیدا ہوئی۔ ہاجرہ نے زینب کے ساتھ اس کی والدہ ہندہ کا دودھ پیا۔ لہذا اب ہاجرہ کے بھائی خالد کو اس کی رضاعی بہن زینب نکاح میں آ سکتی ہے یا نہ اور زینب کے بھائی ولید کو ہاجرہ کی بہن نسبی کلثوم نکاح میں آ سکتی ہے یا نہ۔
- (۲) حاملہ مطلقہ کی عدت وضع حمل سے ہوگی یا ثلاثہ قروء سے۔
- (۳) کسی شخص کے پاس مثلاً پانچ چھ بکریاں ہیں اور چند تولے نصاب سے کم سونا اور چاندی ہے تو کیا ان تینوں چیزوں کی قیمت کو جمع کر کے کسی ایک چیز کا نصاب بنا کر زکوٰۃ واجب ہوگی جو کہ آج کل ان اشیاء کی قیمت بڑھ چڑھ کر ہے یا جمع نہ کیا جائے گا اور زکوٰۃ سے بری الزمہ ہوگا۔
- (۴) کوئی شخص مکان رہائش اور باغ اور کچھ زمیندارہ رکھتا ہے۔ آمد کے لحاظ سے تو باغ سالانہ مثلاً ہزار

روپیہ اور غلہ گندم زمین سالانہ خرچ سے کم دیتی ہے مگر زمین کی اس پیداوار یا باغ کی فصل سے پورا اس کا گزارا نہیں ہوتا یا ہوتا تو ہے تو کیا اس صورت میں اس پر قربانی واجب ہوگی یا نہ۔ اگر اس باغ اور زمین کی قیمت کو دیکھا جائے تو ہزاروں روپے بنتے ہیں۔ قیمت وجوب قربانی کے لیے معتبر ہے یا نہ۔

(۵) آج کل عام دستور ہے کہ ایک شخص گائے یا بیل لیتا ہے بمعہ چند اشخاص کے کہ عید قربانی آنے والی ہے۔ قربانی کے لیے کوئی گائے، بیل خریدنا چاہیے۔ سہام وغیرہ کوئی مقرر نہیں کرتا اور بعد میں حصہ شامل کرتے ہیں تو کیا ایسا کرنا صحیح ہے یا کہ بوقت خرید سب شرکاء کی موجودگی یا ان کی وکالت شرط ہے۔ نیز یہ بھی دستور ہے کہ قیمت گائے بیل کی ادا نہیں کی جاتی۔ بعد میں کئی ماہ یا سال کے بعد رقم ادا کرتے ہیں تو اس صورت میں قربانی صحیح ہوگی یا نہ۔ یعنی صحت قربانی کے لیے ادائیگی قیمت مبیع قبل از ذبح شرط ہے یا نہ۔

(۶) اگر کوئی شخص نقدی کے لحاظ سے تو صاحب نصاب ہے مزید برآں وہ مختلف اشیاء مثلاً دو چار بکری چند تولہ سونا اور چند تولہ چاندی بھی رکھتا ہے۔ تو کیا اس صورت میں بھی ان کی قیمت کر کے نصاب نقدی کے ساتھ ملایا جائے گا۔

(۷) میوہ دار باغ مثلاً سیب یا انار یا کھجور و آم وغیرہ کی بیع و شراء کس وقت ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ جب درخت پھول سے نکل کر میوہ دانہ پکڑ لے تب صحیح ہے واقعی اس طرح ہے یا کہ میوہ کے بننے تک انتظار کیا جائے۔ عام معمول ہے کہ میوہ دار جب دانہ پکڑ لیتا ہے یعنی اپریل مئی میں خرید و فروخت شروع ہو جاتی ہے تو یہ اکتوبر نومبر تک سلسلہ چلا جاتا ہے۔ کیا میوہ کا اس مدت تک درخت پر رہنا شرعاً صحیح ہے یا نہ۔ نیز یہ بھی درست ہے کہ باغ سے مثلاً مالک دو یا تین من مشتری سے لینا ٹھہرا لیتا ہے۔ تو کیا یہ طریقہ درست ہے یا نہ۔

(۸) پن چکی پر غلہ گندم وغیرہ کی پسائی مثلاً من کے پیچھے دو سیر لیتے ہیں۔ یہ درست ہے یا کہ رقم لی جائے۔ گندم کی کٹائی جو کہ عام طور پر پنجاب میں مروج ہے کہ کاٹنے والے کو اس کی کٹائی کا بیسواں حصہ دیا جائے یہ طریقہ کار صحیح ہے یا کس طرح شرعاً کیا جائے۔

(۹) زید نے بکر سے کچھ زمین مثلاً ایک ہزار روپیہ پر رہن کی ہے۔ مگر ساتھ ہی حیلہ رکھا ہے کہ بیس روپے سالانہ اس زمین کی فصل کے عوض میں مبلغ ہزار روپے سے مجرا کیا جائے گا۔ لہذا اس صورت میں یہ حیلہ شرعاً درست ہے یا نہ۔ حالانکہ یہ زمین بصورت اجارہ سالانہ اس رقم بیس پر کسی بھی صورت میں نہ دیتا۔ نیز رہن لینے والے پر اس ہزار روپیہ یا جو اس سے سالانہ مجرا قرار پائی ہے۔ زکوٰۃ ہوگی یا نہ۔ راہن اور مرتحن کے لیے زکوٰۃ یا عشر کا شرعاً کیا حکم ہے۔ اور اجارہ کی صورت میں عشر اجیر پر ہوگا یا مستاجر پر۔

(۱۰) یہاں علاقہ زیارت میں زمین علیحدہ فروخت ہوتی ہے اور پانی علیحدہ فروخت کرنے کا آباؤ اجداد

سے رواج ہے نہ پانی زمین کے تابع ہے نہ زمین پانی کے آیا یہ شرعاً درست ہے یا نہ۔ یعنی پانی بغیر زمین کے علیحدہ شرعاً فروخت ہو سکتا ہے یا نہ۔ نیز پانی بھی زمین کی طرح مذکورہ بالا صورت میں جب رہن کرتے ہیں مجرائی کچھ مقرر کی جائے۔ یہ درست ہے یا نہ اور یہ رقم جو زمین یا پانی کے عوض میں ہوگی ہر دو صورت میں زکوٰۃ کس پر ہوگی۔

(۱۱) مزارعت بارانی زمین کی اگر زمین و تخم و بیل ایک شخص کے ہوں اور مزارع کی محض اپنے ہاتھ کی مزدوری ہو تو کیا درست ہے یا نہ۔ نیز مزارعت میں جو صورتیں ناجائز ہوں تحریر فرمادیں تاکہ ان طریقوں سے احتراز کیا جائے۔

(۱۲) انجکشن باقی بدن یا رگ میں لگانے کا فرق ہے یا نہ اور انجکشن لگانا مفسد سوم ہے یا نہ۔ بعض علماء ہر دو صورت میں مفسد بتلاتے ہیں اور بعض عدم افساد ہر دو کا فرماتے ہیں اور بعض رگ والا مفسد اور علاوہ رگ کے غیر مفسد بتلاتے ہیں لہذا ازراہ کرم مفصل واضح فرمادیں۔

(۱۳) آج کل چونکہ ٹیوب ویل یا بورنگ کا عام رواج ہو رہا ہے لہذا عشر کا کیا حکم ہے۔ دسواں ہوگا یا بیسواں۔ اسی طرح کاریز چشمہ کے حکم میں ہے یا کہ کنویں کے حکم میں ہے۔ عشر کے لحاظ سے مذکورہ بالا سوالات کے جوابات سے مفصل مدلل ممنون فرمائیں۔

(۱۴) حرمت مصاہرت کے اسباب کیا ہیں۔ اگر علاوہ فرج غلیظہ کے نظر بالشہوہ یا لمس یا قبلہ و بغلگیری ہو تو کیا حرمت مصاہرت قائم ہوگی یا نہ۔

(۱۵) عام مشہور ہے کہ اگر حق مہر دینے کا عزم نہ ہو کہ نہ مہر دوں گا اور نہ کوئی مجھ سے وصول کرے گا تو اس صورت میں مجامعت زنا میں شمار ہوگی۔ واقعی اس کا ثبوت کہیں حدیث یا فقہ میں ہے یا کہ من گھڑت مسئلہ ہے۔

(۱۶) قربانی کے لیے شرکاء نے ایک بیل خریدا۔ ساتواں آدمی نہیں ملتا اور قیمت سب نے علی السویہ ادا کی۔ اب تقسیم حصص کے وقت کیا کیا جائے۔ ساتواں حصہ مساوی طور پر تقسیم کریں یا کہ مساکین پر بانٹ دیں۔

### ﴿ج﴾

(۱) خالد کے نکاح میں زینب آ سکتی ہے کیونکہ زینت خالد کی نسبی بہن ہاجرہ کی رضاعی بہن ہے۔ اسی طرح ولید کے نکاح میں کلثوم آ سکتی ہے۔ کیونکہ کلثوم ولید کی رضاعی بہن ہاجرہ کی نسبی بہن ہے۔ کما قال فی الدر المختار مع شرحہ رد المحتار ص ۲۱۷ ج ۳ کتاب الرضاع (وتحل اخت اخیہ رضاعاً) یصح اتصالہ بالمضاف کان یكون له اخ نسبی له اخت رضاعیة وبالمضاف الیہ کان یكون لاخیہ رضا عا اخت نسبا وبہما وهو ظاہر. وکذا (نسباً) بان یكون لاخیہ لابیہ



اخت لام فهو متصل بهما لا باحدهما للزوم التكرار كما لا يخفى۔

(۲) حاملہ مطلقہ کی عدت وضع حمل ہے۔ کما قال تعالى واولات الاحمال اجلهن ان يضعن حملهن الآية۔ (الطلاق پ ۲۸) وفي الدر المختار مع شرحه ردالمحتار ص ۵۱۱ ج ۳ كتاب العدة (وفى حق الحامل) مطلقا والوامة او كتابية او من زنا بان تزوج حبلى من زنا ودخل ثم مات او طلقها تعتد بالوضع جواهر الفتاوى (وضع) جميع (حملها) وقال الشامى تحتہ۔ (قوله مطلقا) اى سواء كان عن طلاق او وفاة او متاركة او وطئ بشبهة نهر۔

(۳) بکریوں کی قیمت لگا کر سونے چاندی کے ساتھ جمع نہیں کی جائے گی۔ بکریاں خود اگر نصاب (۴۰) تک پہنچیں تو ان پر زکوٰۃ واجب ہوگی ورنہ نہیں اور چاندی سونے میں سے ہر ایک کو دوسرے کے ساتھ قیمت لگا کر جمع کیا جائے گا۔ اگر دونوں کی قیمت ملا کر چاندی یا سونے کے نصاب تک پہنچ جائے تو زکوٰۃ واجب ہوگی ورنہ نہیں۔ کما قال فى الدر المختار مع شرحه ردالمختار باب زكاة المال ص ۳۰۳ ج ۲ (و) يضم (الذهب الى الفضة) وعكسه بجامع الثمنية (قيمة) وقالا بالاجزاء (ولا تجب) الزكاة عندنا (فى نصاب) مشترك (من سائمة) ومال تجارة الخ۔

(۴) اس شخص پر قربانی واجب نہ ہوگی۔ قربانی اس شخص پر واجب ہوتی ہے جو حاجات اصلية سے زائد قدر نصاب کا مالک ہو۔ اگر ایک شخص کی زمین سے اتنی آمد ہوتی ہو جو اس کے لیے سال بھر کے لیے کافی نہ ہوتی ہو تو اس پر قربانی واجب نہ ہوگی یا کافی تو ہو جاتی ہو مگر بمشکل تو بھی قربانی واجب نہ ہوگی۔ ہاں اگر یہ شخص اتنی جائیداد کا مالک ہو کہ اگر وہ بقدر نصاب اس میں سے فروخت بھی کر دے تب بھی بقایا جائیداد کی آمد اس کو سال بھر کے لیے کافی ہو جاتی ہو تو اس پر قربانی واجب ہوگی۔

(۵) بہتر تو یہ ہے کہ خرید سے قبل شریک ہو جائیں اور سب مل کر اکٹھے خرید لیں یا کسی ایک کو وکیل بالیں اور اگر ایک آدمی ہی خریدتا ہے اس نیت سے کہ دوسروں کو اس میں شریک کرے گا۔ تب بھی جائز ہے اور اگر اپنی طرف سے قربانی کی غرض سے خرید لیتا ہے اور پھر دوسروں کو شریک کرتا ہے تو اگر یہ شخص فقیر ہے تب تو دوسروں کو شریک نہیں کر سکتا ہے۔ بنا بر ایک قول کے اور اگر غنی ہے تو تب دوسروں کو شریک کر سکتا ہے لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے اور فقہاء نے لکھا ہے کہ اس رقم کو یہ شخص صدقہ کرے۔

کما قال فى الدر المختار مع شرحه ردالمختار كتاب الاضحية ص ۳۱۷ ج ۶ (وصح اشتراكه سبعة فى بدنة شريت لا ضحية) اى ان نوى وقت الشراء الاشتراك صح اسحسانا والا لا (استحسانا وذا) اى الاشتراك (قبل الشراء احب) اضحية کی قیمت پہلے ادا

کرنی برائے صحت قربانی کوئی ضروری نہیں ہے۔

(۶) صاحب نصاب تو یہ نقدی کے اعتبار سے ہی ہے اس لیے اس پر قربانی اور فطرانہ تو واجب ہوگا مگر ادائیگی زکوٰۃ کے لیے وہ صرف سونے اور چاندی کی قیمت لگا کر نقدی کے ساتھ ساتھ شامل کرے گا اور ان سب کا چالیسواں حصہ سال گزرنے پر زکوٰۃ نکالے گا جیسا کہ اوپر گزر گیا بکریوں کی قیمت شامل نہیں کی جائے گی۔

(۷) جب میوے کا ظہور ہو جائے۔ اگرچہ ابھی بالکل چھوٹے چھوٹے دانے ہوں تو اس کی بیج جائز ہے اور پھل کے ظہور سے قبل اس کی بیج ناجائز ہے۔ کیونکہ یہ بیج معدوم ہے۔ باقی جب پھل کے درختوں پر پکنے تک چھوڑنے کی شرط نہ لگائی جائے تو بیج جائز ہے۔ اگرچہ ماہ مئی میں خریدے ہوئے پھل کو ماہ اکتوبر میں بھی کاٹ لیوے۔ ہاں اگر درخت پر پھل کے چھوڑنے کی شرط لگائی جائے تو شیخین رحمہما اللہ کے نزدیک بیج فاسد ہو جاتی ہے۔ کما قال فی الدر المختار مع شرحہ ردالمحتار کتاب البیوع ص ۵۵۴ ج ۴ (ومن باع ثمرة بارزة) اما قبل الظهور فلا يصح اتفاقا (ظهر صلاحها اولا صح) فی الاصح۔ وفيه ايضا بعد ذلك (ويقطعها المشتري في الحال) جبرا عليه (وان شرط تركها على الاشجار ففسد) البيع كشرط القطع على البائع حاوی (وقيل) قائله محمد (لا) يفسد (اذا تناهت) الثمرة۔ للتعارف فكان شرطا يقتضيه العقد باقی دو من یا پانچ من پھل جو مالک مشتری سے ٹھہرا لیتا ہے یعنی مستثنیٰ کر لیتا ہے تو اس میں دو قول ہیں۔ بنا بر قیاس ظاہر الروایۃ یہ جائز ہے اور بنا بر روایت حسن ناجائز ہے اور فقہاء میں بعض نے پہلے قول کی تائید کی ہے اور بعض نے دوسرے کی۔ لہذا عامل کے لیے اس میں گنجائش نکل سکتی ہے۔ کما قال فی الہدایۃ ص ۳۲ ج ۳ قال ولا يجوز ان يبيع ثمرة ويستثنى منها اطلاقا معلومة خلا فالمالك رحمه الله لان الباقي بعد الاستثناء مجهول بخلاف ما اذا باع واستثنى نخلا معينا لان الباقي معلوم بالمشاهدة قال المصنف قالوا هذا رواية الحسن وهو قول الطحاوی اما على ظاهر الرواية ينبغي ان يجوز لان الاصل ان ما يجوز ايرادا لعقد عليه بانفرادہ يجوز استثناء ہ من العقد وبيع قفيز من صبرة جائز فكذا استثناء ہ۔

(۸) اگر پن چکی پر مثلاً ایک من گندم کی پسائی کی اجرت دو سیر گندم میں سے لیں تب تو صحیح ہے اور ایک من گندم کی پسائی کی اجرت دو سیر مطلق آٹا مقرر کریں تب بھی صحیح ہے۔ اگرچہ پھر اسی گندم کے آٹا ہی سے وصول کرے لیکن دینے والے کو اختیار ہوگا وہ دو سیر آٹا جو اجرت ہے جہاں سے وہ دے سکے گا اور اگر اجرت اسی گندم کے آٹے میں سے دو سیر مثلاً مقرر کریں تو یہ اجارہ فاسدہ ہے اور رقم کو اجرت مقرر کرنا درست ہے اور جائز ہے۔ گندم کی کٹائی کی اجرت بیسواں حصہ کاٹی ہوئی گندم میں سے مقرر کرنا درست نہیں ہے اور اسی طرح یہ

اجارہ فاسدہ ہے۔ ایسی صورت میں اجرت مثل واجب ہوگا۔

کما قال فی الدر المختار مع شرحہ رد المحتار باب الاجارة الفاسدة ص ۵۶ ج ۶ (ولو دفع غزلا لآخر لينسجه له بنصفه اى بنصف الغزل (او استأجر بغلا ليحمل طعامه ببعضه او ثورا ليطحن به بعض ببعض فسدت في الكل لانه استأجره بجزء من عمله والاصل في ذلك نهيه صلى الله عليه وسلم عن قفيز الطحان وقد مناه في بيع الوفاء والحيلة ان يفرز الاجر اولا او يسمى قفيزا بلا تعيين ثم يعطيه قفيزا منه فيجوز۔

(۹) بظاہر تو یہ اجارہ معلوم ہوتا ہے۔ اگرچہ اجرت کم مقرر کی ہو تب بھی معنی اجارہ ہے اور چونکہ ایک ہزار روپیہ رقم اجرت کی پیشگی مستاجر دے چکا ہے لہذا مستاجر پر اس رقم کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ باقی عشر جو ہے اس میں اختلاف ہے۔ امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک عشر موجر (مالک زمین) پر اجرت کا دسواں حصہ یا بیسواں حصہ واجب ہوتا ہے اور صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک عشر فصل میں سے مستاجر پر واجب ہوتا ہے اور دونوں قولوں پر فتویٰ دیا گیا ہے۔ علامہ شامی نے فیصلہ یہ کیا ہے کہ اگر موجر نے پوری بھری اجرت لی ہو تب تو عشر اس پر اجرت میں سے واجب ہوگا اور اگر اجرت پوری نہیں مقرر کر چکا ہے بلکہ عشر وغیرہ کو خیال میں مستثنیٰ کر کے اجرت مقرر کر چکے ہیں تو عشر مستاجر پر فصل میں سے واجب ہوگا۔ کما قال فی الدر المختار مع شرحہ رد المحتار باب العشر ص ۳۳۲ ج ۲ والعشر على المؤجر كخراج موظف وقال على المستاجر كمستيعر مسلم وفي الحاوي وبقولهما ناخذ. وقال الشامي في آخر ما فصل وحقق. فان امكن اخذ الاجرة كاملة يفتي بقول الامام والا فبقولهما لما يلزم عليه من الضرر الواضح الذي لا يقول به احد والله تعالى اعلم

(۱۰) علیحدہ پانی کی بیج ناجائز ہے۔ کما قال فی الدر المختار مع شرحہ رد المحتار (فصل الشرب ص ۴۴۵ ج ۶) (ولا يباع) الشرب (ولا يوهب ولا يوجرو ولا يتصدق به) لانه ليس بمال متقوم في ظاهر الرواية و عليه الفتوى كما سجي۔

(۱۱) یہ صورت مزارعہ کی جائز ہے۔ ناجائز صورتیں درج ذیل چار ہیں۔ (۱) بیل اور زمین ایک کے ہوں اور عمل اور بیج دوسرے کے ہوں (۲) بیل اور بیج ایک ہوں اور عمل اور زمین دوسرے کے ہوں (۳) بیل ایک کے ہوں اور زمین، بیج اور عمل دوسرے کے ہوں (۴) بیج ایک کا ہو اور بیل زمین اور عمل دوسرے کے ہوں۔ کما قال فی الدر المختار مع شرحہ رد المحتار کتاب المزارعة ص ۲۷۸ ج ۶ (وكذا) صحت (لو كان الارض والبذر لزید والبقر والعمل للآخر او الارض له والباقي للآخر (او



العمل له والباقي للآخر) فهذه الثلاثة جائزة (وبطلت) في اربعة اوجه (لو كان الارض والبقر لزید او البقر والبذر له والآخر ان للآخر) او البقر له والباقي للآخر)۔

(۱۲) انجکشن باقی بدن والا تو مفسد صوم نہیں ہے رگ والے میں مجھے تردد ہے باقی علماء کرام دونوں کو مفسد صوم نہیں قرار دیتے ہیں کیونکہ وہ چیز جو بذریعہ مسامات کے جوف لطن یا جوف دماغ تک پہنچے وہ مفسد صوم نہیں ہے اور انجکشن میں دو ابذریعہ مسامات پہنچائی جاتی ہے۔ وقال فی الهدایة ص ۱۹۷ ج ۱ ولو اکتحل لم یفطر لانه لیس بین العین والدماغ منفذ والدمع یترشح کالعرق والداخل من المسام لاینا فی کمالو اغتسل بالماء البارد۔

(۱۳) ٹیوب ویل سے سیراب کردہ زمین کی فصل میں بیسواں حصہ واجب ہوگا کاریز تو چشمہ کے حکم میں ہوگا غالباً۔

(۱۴) قبلہ، بغلگیر ہونا، لمس بالشهوة اور اسی طرح نظراً لی الفرج الداخل بالشهوة سے بھی حرمت مصاہرت ثابت ہو جاتی ہے۔ کذا فی الشامیة ص ۳۶ ج ۳۔

(۱۵) یہ من گھڑت ہے اس کا شرعاً کوئی ثبوت نہیں۔  
(۱۶) سارا گوشت پوست اس کا چھ برابر حصوں میں تقسیم کر دیں یہ ساتواں حصہ فقراء پر تقسیم کرنا کوئی ضروری امر نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الاجوبۃ کلہا صحیحہ محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۳ ذوالحجہ ۱۴۲۷ھ

ختم قرآن پاک کے موقع پر استاد کو کپڑے یا نقدی تحفہ میں دینا، مالک اپنے حصے کی فصل کا اور مزارع اپنے حصے کا عشر ادا کرے گا، کیا مجسٹریٹ کے فیصلہ سے میاں بیوی میں جدائی ہو جائے گی



کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) ایک حافظ قرآن ہے۔ جس کی باقاعدہ ماہانہ تنخواہ مقرر ہے۔ کوئی طالب علم قرآن مجید ختم کرنے کے بعد اپنے استاد کو ہدیہ و تحفہ کوئی چیز مثلاً کپڑے یا نقد یا کوئی بکری گائے دیتا ہے بغیر جبر و اکراہ اور بغیر طلب کیے تو کیا حافظ کے لیے ان اشیاء کا لینا جائز ہے یا نہ۔

(۲) ایک شخص دوسرے آدمی کی زمین بیچتا ہے اور مالک زمین کو مقرر شدہ اجناس مثلاً گندم، گڑ، کپاس وغیرہ دیتا ہے یا مالک زمین کو ثلث پیداوار یا ربع پیداوار دیتا ہے۔ تو شرعی عشر کیا مالک زمین پر واجب ہے یا کھیتی کرنے والے پر نیز اس زمانہ میں حکومت کو ہر فصل کا ٹھیکہ آبیانہ بھی ادا کرنا پڑتا ہے تو کیا یہ ٹھیکہ اور آبیانہ عشر سے وضع کیا جاسکتا ہے یا نہ۔

(۳) ایک عورت مجسٹریٹ کے ہاں فسخ نکاح کا اپنے خاوند کے خلاف دعویٰ دائر کرتی ہے اور مجسٹریٹ کچھ رقم خاوند کو دلو کر یا بغیر رقم دلوانے مابین زوجین جدائی کر دیتا ہے۔ دریاں حالیکہ خاوند اپنی زبان سے عورت کو طلاق نہیں دیتا تو کیا محض مجسٹریٹ کے فیصلہ پر یہ عورت دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہ۔ تفصیل کے ساتھ بالذات مسئلہ تحریر فرما کر ثواب حاصل فرمائیں۔

بمعرفت حافظ اللہ بخش صاحب ضلع مظفر گڑھ

### ﴿ج﴾

(۱) حافظ قرآن کے لیے ان اشیاء کا لینا جائز ہے۔ بشرطیکہ تنخواہ دینے والوں کو یہ معلوم ہو کہ حافظ قرآن کو باقاعدہ تنخواہ کے علاوہ کچھ تحفے اور ہدیے بھی ملا کرتے ہیں اور وہ اس پر راضی ہوں اور تحفے دینے والے حافظ صاحب کو ہی یہ تحفے دیتے ہوں۔ ادارہ کے لیے دینے کی نیت سے نہ دیتے ہوں۔ نفس جواز کے لیے درمختار مع شرح رد المحتار ص ۵۶ ج ۶ کی درج ذیل عبارت ملاحظہ ہوں۔

(ویجبر علی) دفع (الحلوة المرسومة) ہی ما یهدی للمعلم علی رؤس بعض سور

القرآن سمیت بها لان العادة اهداء الحلوی کتاب الاجارة باب الاجارة الفاسدة۔

(۲) مالک زمین اپنے حصہ کی فصل کا عشر ادا کرے گا اور مزارع اپنے حصہ کی فصل کا عشر ادا کرے گا۔

کما فی الدر المختار مع شرحہ رد المحتار ص ۳۳۵ ج ۲ باب العشر وفی المزارعة ان کان البذر من رب الارض فعليه ولو من العامل فعليهما بالحصصة جس زمین کا آبیانہ یعنی پانی کی قیمت ادا کرنا پڑے تو اس زمین کی کل فصل میں بیسواں حصہ واجب ہوگا۔ کما فی الدر المختار ص

۳۲۸ ج ۲ باب العشر وفی کتب الشافعية او سقاہ بماء اشتراه وقوا اعدنا لاتاباه اور امداد

الفتاویٰ ص ۶۱ ج ۲ پر ہے اور جس نہری میں بیسواں حصہ لکھا ہے مراد اس سے جس میں آبپاشی کرنا پڑے یا پانی کی قیمت دینا پڑے۔

(۳) اس میں بڑی تفصیل ہے۔ اجمالاً یہ ہے کہ جو فیصلہ شریعت کے مطابق ہو وہ درست ہے ورنہ غلط اور

مردود ہے۔ جو واقعہ آپ کے پاس پیش ہوا ہو اس کی تفصیل اور فیصلہ کی نقل بھیج کر فتویٰ حاصل کریں۔ فقط واللہ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۳ ذوالقعدہ ۱۳۸۷ھ

## پرانی عید گاہ شہید کر کے دوسری جگہ منتقل کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ مولوی بہاؤ الدین تقریباً ۲۵ سال قبل ایک کنال اراضی برائے عید گاہ چاہ مے والا میں وقف کرتا ہے اور باشندگان ماہڑہ اب تک اس عید گاہ میں نماز عید ادا کرتے رہے ہیں لیکن اب اشتمال اراضی کی وجہ سے عید گاہ کا رقبہ مولوی بہاؤ الدین کے بھائی مولوی نصیر الدین کے رقبہ سے ملحق ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی ماہڑہ میں حکومت کی طرف سے برائے عید گاہ قبرستان مدرسہ وغیرہ کے لیے عوام کو ایک پلاٹ دیا گیا ہے۔ چنانچہ چند آدمی مع بہاء الدین کے جدید عید گاہ کی بنیاد ڈال کر سابقہ عید گاہ کو گرانا چاہتے ہیں۔ کیا سابقہ عید گاہ گرانا جائز ہے یا نہیں۔ علاوہ ازیں مندرجہ ذیل امور بھی قابل غور ہیں۔

(۱) عید گاہ کا رقبہ اشتمال کی وجہ سے مولوی نصیر الدین کا ملک ہو جائے گا۔

(۲) سابقہ عید گاہ کے جنوبی مشرقی کونہ میں تعمیر عید گاہ سے پہلے ایک مسجد تھی جس کا رقبہ ۳×۳ کرم تھا۔ اس میں مستقل جماعت کا انتظام نہ تھا لیکن کبھی کبھی جماعت ہو جاتی تھی۔ اگر بالفرض عید گاہ گرا دی جائے تو مسجد کا رقبہ مستثنیٰ ہوگا۔ علاوہ ازیں سامان اور اس میں کاشتکاری کر کے اس کی پیداوار و سامان عید گاہ کسی موقوفہ چیز پر خرچ ہو سکتے ہیں۔

(۳) اس ۲۵ سال کے عرصہ میں عید گاہ کی عمارت بالکل محفوظ رہی ہے اور کبھی اس کے سامان کے ضیاع کا کوئی خطرہ نہیں ہوا۔ کیا پھر بھی خوف ضیاع کا بہانہ ڈھونڈ کر گرانا جائز ہے۔

(۴) باشندہ گان ماہڑہ اور شرکاء چاہ مے والا اور خصوصاً مولوی نصیر الدین یعنی سابقہ عید گاہ گرانے پر راضی نہیں ہے۔ چنانچہ اس کے دستخط ثبت کیے گئے ہیں۔

(۵) باشندگان ماہڑہ میں سے اگر کوئی شخص سابقہ عید گاہ کو مدرسہ کی صورت میں آباد کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

ہم واقعی عید گاہ گرانے پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں اور عید گاہ کی بقاء کے خواہش مند ہیں۔

محمد قاسم، نصیر الدین، غلام قادر، محمد عبدالعزیز



### ج

ایک دفعہ جب یہ زمین عید گاہ کے لیے وقف کر دی گئی اور اس میں کافی عرصہ سے عید کی نماز پڑھی گئی ہے اور اس کا وقف صحیح ہو چکا ہے تب یہ زمین ہمیشہ تک کے لیے عید گاہ رہے گی۔ اس کے وقف کو باطل کرنا یا اس کو بیع کرنا یا تبدیل کرنا کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ نیز اس کو گرانا اور اس کی اینٹیں وغیرہ دوسری جگہ خرچ کرنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ یہ عید گاہ اب بھی عید کی نماز پڑھنے کے لیے استعمال میں لائی جاسکتی ہے اور اس سے بالکلیہ استغناء واقع نہیں ہو چکا۔ کما قال فی الدر المختار مع شرحہ رد المختار کتاب الوقف ص ۳۳۸ ج ۲ (وعندہما ہو حبسہا علی حکم ملک اللہ تعالیٰ و صرف منفعتها علی من احب) ولو غنیا فیلزم فلا یجوز له ابطالہ ولا یورث عنہ وعلیہ الفتویٰ ابن الکمال وابن الشحنة. وقال الشامی تحتہ (قوله وعلیہ الفتویٰ) ای علی قولہما یلزمہ قال فی الفتح والحق ترجیح قول عامة العلماء بلزومہ لان الاحادیث والآثار متظاہرة علی ذالک واستمر عمل الصحابة والتابعین ومن بعدهم علی ذلک فلذا ترجح خلاف قوله اه ملخصاً فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۲۳ شوال ۱۳۸۷ھ

جو رقم لڑکی کے باپ نے داماد سے لی ہے کیا وہ مہر شمار ہو سکتی ہے، کیا مرد کے لیے سونے کا دانت لگوانا جائز ہے، کیا بوقت نکاح لڑکی کی اجازت ضروری ہے جبکہ وہ کپڑے اور زیور پہن چکی ہے

### س

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) کیا لڑکی کا مہر جو اس کا باپ نکاح سے پہلے لڑکے کے باپ سے دو یا اڑھائی ہزار روپیہ وصول کر لیتا ہے۔ یہی مہر نکاح خواں مہر باندھ سکتا ہے یا کہ لڑکا ان کے علاوہ اور دے۔

(۲) کیا مرد کو ایک سونے کا دانت لگوانا جائز ہے یا نہ۔

(۳) کیا نکاح کرتے وقت نکاح والی عورت کو نکاح خواں ضرور پوچھے یا کہ اس کے باپ کی اجازت سے

نکاح باندھ دے۔ جبکہ نکاح والی عورت کو زیور وغیرہ بھی پہنائے ہوئے ہوں۔

معرفت صوفی نور محمد امریکن ہسپتال چوبارہ روڈ علیہ

### ﴿ج﴾

(۱) لڑکی اگر نابالغ ہو یا بالغ ہو مگر باکرہ ہو تو ایسی لڑکی کا مہر اس کا باپ وصول کر سکتا ہے۔ لہذا اگر مہر کی رقم لڑکی کے باپ کو پیشگی دی جائے تو نکاح خوان اس رقم کو مہر باندھ سکتا ہے اور لڑکے کے ذمہ اس کے علاوہ کچھ دینا ضروری نہیں ہے۔ کما فی البحر الرائق باب الاولیاء ص ۱۱۰ ج ۳ وانما یملک الاب قبض الصداق برضاها دلالة فیبراً الزوج بالدفع الیه ولہذا لا یملک مع نہیہا والجد کالاب کما فی الخانیۃ الخ

(۲) چاندی کا دانت لگوانا تو بالاتفاق جائز ہے اور سونے کے دانت لگوانے میں اختلاف ہے۔ امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ اس کو ناجائز کہتے ہیں اور صاحبین رحمہما اللہ اس کو جائز قرار دیتے ہیں۔ لہذا احتیاط اس میں ہے کہ سونے کا دانت نہ لگوایا جائے۔ کما فی الدر المختار مع شرحہ رد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی اللبس ص ۳۶۱ ج ۶ (ولا یشد سنہ) المتحرک (بذهب بل بفضۃ) وجوزہما محمد (ویتخذ انعامہ) لان الفضة تنته۔

اور امداد الفتاویٰ ص ۱۳۷ ج ۴ پر ہے اختلاف ہے، اس لیے گنجائش ہے مگر اول احتیاط ہے کذا فی الدر المختار۔

(۳) اگر لڑکی نابالغ ہو تب تو لڑکی سے پوچھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور اگر لڑکی بالغ ہے تب اس کی رضا مندی سے نکاح ہوگا۔ خواہ نکاح سے قبل اس سے پوچھا جائے اور وہ کسی کو اختیار دے دے اور وہ شخص اس کی طرف سے ایجاب و قبول کر لے یا نکاح کے بعد اس سے پوچھا جائے اور نکاح اس کا باپ پڑھادے اور اس کو پتہ چل جانے کے بعد وہ اس نکاح کو منظور کر لے یا خاموشی اختیار کر لے تو ان صورتوں میں نکاح ہو جاتا ہے۔ بہر حال اس میں تفصیل ہے جس صورت میں شک کرے تو مقامی کسی معتمد عالم دین سے دریافت کر لیا کریں یا پھر صورت لکھ کر ہمارے پاس دارالافتاء میں بھیج دیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۲۸ شوال ۱۳۸۷ھ

ناشزہ عورت کے ہاں غلط طریقہ سے پیدا ہونے والی اولاد اس کے شوہر کی وارث بنے گی  
اگر کوئی شخص وارثوں کو محروم کر کے تمام جائیداد ہبہ کر کے مراہو اب کیا حکم ہے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

(۱) ہندہ نے عرصہ ۳۵ و ۳۶ سال سے شوہر سے نشوز اختیار کر لیا دوسری جگہ اولاد پیدا کرتی رہی ہے۔ اس کے شوہر کو ہر چند کہا گیا طلاق دینے پر آمادہ نہ ہوا اب کوئی عرصہ سو سال سے اپنی ضد اور ہٹ دھرمی سے پکچھتا کر طلاق کر دی اور مر گیا۔ اب ورثاء سب اس کے لڑکے کو جو کہ بعد از نشوز دوسرے شخص سے پیدا ہوا ہے اس کی جائیداد سے حصہ نہیں دینا چاہتے لیکن لڑکا اور اس کے حمیم بحکم الولد للفراش الحدیث اس لڑکے کو محروم نہیں ہونے دیتے۔ ہاں مطلق نے طلاق نامہ نہیں لکھا کہ یہ لڑکا میرا نہیں بلکہ ولد الزنا سے ہو گیا اس کے یہ الفاظ حرمان از ارث کے لیے کافی ہیں یا نہیں اور کیا اس میں بھی قضا قاضی یا قائم مقام قاضی شرط ہے۔

(۲) زید اپنی جائیداد سالم تملیک و ہبہ بحق غیر وارث کر کے مر گیا۔ وارث زندہ موجود ہے مگر اس کو قطعی طور پر محروم کر گیا۔ سو کیا اس کی یہ تملیک جو کہ کاغذات مال میں عمل در آ مد بھی کرایا گیا ہے صحیح ہے یا نہ اور وارث کو محروم کر کے گنہگار ہوا یا کہ وارث مذکور کو حق پہنچتا ہے۔

محمد اکرم عفا اللہ عنہ

### ﴿ج﴾

(۱) شریعت نے قانون مقرر کیا ہے کہ جس شخص سے نکاح ہوا ہے نسب اس کا حق ہے۔ البتہ اگر وہ خود اس کی نفی کرے یعنی شوہر ہی خود کہے کہ میرا نطفہ نہیں اور در صورت گواہ زنانہ ہونے کے عورت بھی اس نفی میں اس کی تصدیق کرے تب اس سے نسب ثابت نہ ہوگا مگر حاکم شرعی کو کسی دلیل قطعی سے خود شوہر کا راست گو ہونا یقیناً معلوم نہیں ہو سکتا اس لیے اس کے نفی کرنے پر حاکم شرع سکوت نہ کرے گا بلکہ مقدمہ قائم کر کے لعان کا قانون نافذ کرے گا جب یہ قاعدہ مہمد ہو چکا جس کی تصریح کتب فقہ میں بنا بر حدیث الولد للفراش وللعاہر الحجر موجود ہے اب صورت مسئلہ میں چونکہ صاحب حق یعنی شوہر نے نسب کی نفی کی ہے لہذا ہندہ — جو اولاد پیدا ہوئی ہے اس کو شوہر کے ترکہ سے حصہ نہیں ملے گا۔ امداد الفتاویٰ ۴۵۴ و ۴۵۵ ج ۲۔



(۲) جو شخص اپنی اولاد کو بوجہ ناراضگی بے حق محروم الارث کر دے سو یہ امر شرعاً بے اصل ہے اس سے اولاد کا حق باطل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وراثت ملک اضطراری و حق شرعی ہے یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین الایۃ اور لام استحقاق کے لیے ہے البتہ محروم الارث کرنے کا طریقہ یہ ممکن ہے کہ اپنی حیات اور صحت میں اپنا کل مال کسی کو ہبہ یا مصارف خیر میں وقف کر دے اور اپنی ملک سے خارج کر دے اس وقت اس کا بیٹا کسی چیز کا مالک نہیں ہو سکتا۔ تو بنا بریں صورت مسئلہ میں چونکہ زید نے اپنی جائیداد کو اپنی ملک سے خارج کر دیا ہے اس لیے اس کا بیٹا وارث نہیں ہے۔ ولو کان ولده فاسقاً و اراد ان یصرف ماله الی وجوه الخیر و یحرمه عن المیراث هذا خیر من ترکہ عالمگیری ص ۶۵ ج ۳ واللہ اعلم  
عبدالرحمن نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

دس من گندم میں سے اگر ایک من صدقہ کرنے کا رواج ہو تو کیا یہ گندم مسجد پر خرچ کی جاسکتی ہے، پیراں دے پیر کے نام جو چالیسواں حصہ دیا جاتا ہے اس کو مسجد پر صرف کرنا، نماز جنازہ کی جماعت سے کچھ فاصلہ پر عورتوں کا نماز جنازہ پڑھنا، جب عورت کو روزہ کی حالت میں ماہواری شروع ہو گئی تو روزہ ٹوٹ گیا، اگر کسی جانور کے مرجانے کا اندیشہ ہو تو جماعت سے نماز پڑھے یا جانور ذبح کرے، ماں اور بیٹی نے دو بھائیوں سے شادیاں کیں اب ان کی اولاد آپس میں رشتے کیسے کرے گی

﴿س﴾

مکرمی جناب مفتی صاحب دام اقبالہ  
عرض ہے کہ بندہ کو مندرجہ ذیل مسائل کے متعلق کچھ وضاحت کی ضرورت ہے برائے کرم خیال مبارک سے مطلع فرمائیں۔

(۱) ہمارے علاقے میں لوگ ایک خاص طریقے سے خیرات نکالتے ہیں مثلاً ایک آدمی کی دس من گندم ہے وہ اس میں سے ایک من گندم بطور خیرات دیتا ہے۔ اگر یہ ایک من گندم مسجد کی تعمیر یا مرمت میں خرچ کر دی جائے تو کیا درست ہے۔

(۲) بعض لوگ پیران پیر صاحب کی ارواح دینے کے لیے اپنی فصل میں سے چالیسواں حصہ نکالتے ہیں

اس کا کیا مطلب ہے۔ کیا جائز ہے۔ مہربانی فرما کر وضاحت سے سمجھائیں۔ کیا اسے بھی مسجد کی ضروریات میں استعمال کیا جاسکتا ہے یا نہیں۔

(۳) جنازہ کے موقع پر جبکہ نماز جنازہ کھڑی ہو عورتیں پانچ کرم کے فاصلہ پر آ کر بیٹھ جاتی ہیں کیا اس طرح کرنا اور اسی فاصلہ پر یہ جنازہ پڑھیں تو درست ہے۔

(۴) ایک عورت نے روزہ رکھا ہے۔ ماہ رمضان کا مہینہ ہے اسے ماہواری جاری ہو گئی کیا یہ روزہ توڑ سکتی ہے یا نہیں۔

(۵) ایک آدمی ہے جو کسی حلال جانور کو ذبح کرنے کی تیاری میں ہے۔ نماز کا وقت بھی قریب ہے۔ عورت نے اسے اپنی خواہش کے لیے مجبور کر دیا ہے۔ جانور کی حالت ایسی ہے کہ اگر دیر کی جائے تو مر جائے گا اب اسے کیا کرنا چاہیے۔

(۶) ماں اور بیٹی نے دو بھائیوں سے شادی کر لی ہے۔ اگر ان کی اولاد لڑکے اور لڑکیوں کی ہو تو یہ کس طرح رشتہ کریں۔

السائل حکیم شاہ سید ولد مہتاب شاہ ڈاکخانہ ماچھیوال

### ﴿ج﴾

(۱) جائز ہے لیکن عشر کا صرف کرنا مسجد کی تعمیر میں ناجائز ہے۔ پس اگر یہ خیرات نفلی ہو تو جائز ہے۔  
(۲) عوام کے لیے ایسے حصے مقرر کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ البتہ اگر بعد تعین حصص ایصال ثواب کی خاطر کیا جائے تو چنداں مضائقہ نہیں۔ مسجد کی تعمیر کا چندہ دیتے وقت یہ نیت کرے کہ اس کا ثواب پیران پیر کو بخشا ہوں تو جائز ہے۔

(۳) عورتوں کے لیے جائز نہیں ہے۔

(۴) روزہ تو جاتا رہا لیکن اس کی قضا اس کے ذمہ واجب ہے اور اس کا توڑنا اس کے لیے جائز ہے۔

(۵) یہ تو پہلی معلوم ہوتی ہے آئندہ کے لیے پہلی ہم سے مت پوچھیے۔

(۶) یہ رشتہ ناجائز ہے۔ واللہ اعلم

عبدالرحمن نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۹ھ

عذر کی وجہ سے مسجد میں نہ جاسکنے والا شخص گھر میں نابالغ بچوں  
اور جواں سال بیٹی کی جماعت کرا سکتا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) زید کس عذر کی بنا پر مسجد نہیں جاسکتا۔ گھر میں اپنی عورت اور جواں سال بیٹی کے ساتھ جماعت کرا لیتا ہے۔ کبھی صرف بیٹی، کبھی صرف عورت اور کبھی نابالغ بچے کے ساتھ جماعت کراتا ہے۔ کیا مذکورہ بالا تمام صورتوں میں جماعت درست ہے۔

(۲) ایک امام اور ایک مقتدی مرد کی جو صورت جماعت ہے یعنی امام کے دائیں طرف ذرا پیچھے لیکن متصل جیسے مقتدی مرد کھڑا ہوتا ہے۔ کیا اس طرح زید اپنے گھر میں اپنی زوجہ یا جواں بیٹی کے ساتھ جماعت کرا لے یا کوئی اور صورت ہے۔ براہ کرم تفصیلی جواب عنایت فرما کر مشکور فرمائیں۔

المستفتی عبدالرحمن معروف پیر خان بمعرفت مسرت اللہ متعلم مدرسہ قاسم العلوم ملتان

﴿ج﴾

(۱) واضح رہے کہ بلا عذر شرعی ترک جماعت مسجد دائمی طور سے معصیت ہے اور اصرار اس پر فسق ہے لیکن اگر کبھی اتفاق سے مسجد میں جماعت نہ ملے گھر پر عورتوں بچوں کو شامل کر کے جماعت کرے جیسا کہ درمختار میں ہے اور حدیث احراق بیوت سے ثابت ہوتا ہے کہ مردوں کو بلا عذر گھر پر جماعت نہ کرنی چاہیے بلکہ مسجد میں آئیں اور شریک جماعت ہوں۔ نیز معلوم رہے کہ مرد کو صرف عورتوں کی امامت کرنا ایسی جگہ مکروہ تحریمی ہے جہاں کوئی مرد نہ ہو نہ کوئی محرم عورت مثل اس کی زوجہ یا ماں بہن وغیرہ کے موجود ہو۔ ہاں اگر کوئی مرد یا محرم عورت موجود ہو تو پھر مکروہ نہیں۔

(۲) اگر مقتدی عورت ہو یا نابالغ لڑکی تو اس کو چاہیے کہ امام کے پیچھے کھڑی ہو۔ خواہ ایک ہو یا ایک سے زائد۔ ویکرہ تحریماً جماعة النساء الخ کما تکرہ امامة الرجل لهن فی بیت لیس معهن رجل غیرہ ولا محرم منه کاختہ وزوجتہ (درمختار باب الامامة ص ۵۶۵ ج ۱) وفی الشامیة باب الامامة ص ۵۷۲ ج ۱ المرأة اذا صلت مع زوجها فی البیت ان کان قدمها بحذاء قدم الزوج لا تجوز صلاتهما بالجماعة وان کان قدمها خلف قدم الزوج جازت صلاتهما الخ لو اقتدت به متاخرة عنه بقدمهما صحت صلاتها الخ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان



اہل سنت والجماعت لڑکی مرزائی شوہر کے پاس نہیں رہ سکتی  
جو غیر مسلم ملک چھوڑ کر چلے گئے ہوں اُن کا قرضہ کیسے ادا کیا جائے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء اندریں مسائل کہ

(۱) زید نے اپنی لڑکی کا نکاح عمرو سے کر دیا ہے۔ کچھ مدت کے بعد عمرو نے مرزائی جماعت لاہوری کے امیر کے ہاتھ پر بیعت کر لی ہے اور وہی مذہب اختیار کر لیا۔ اب زید نے اپنی لڑکی کو کہا کہ بموجب حکم شرع کے نکاح فسخ ہو گیا ہے۔ اب تو میرے پاس آ کر بیٹھ جا مگر اس نے انکار کر دیا اور عمرو کے گھر آباد ہے اور وہ لڑکی مذہب اہل سنت پر ہے۔ زید اس سے تعلق رکھ سکتا ہے یا نہیں اور نیز زید کی وارث ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(۲) جو غیر مسلم بوقت انقلاب کسی پر قرضہ چھوڑ گئے ہیں وہ رقم اگر حکومت کو دی جائے تو باز پرس اور گرفتاری کا خوف ہے، وہ رقم کہاں خرچ کی جائے مساکین کو دی جائے یا کسی اور مصرف پر لگا دی جائے تاکہ بار نہ رہے۔

(۳) جو رقبہ اراضی مرہونہ بموجب قانون انگریزی زائد المیعاد ہو کر بہت عرصہ سے مرتہن کے نام ملکیت درج ہو گئے ہوں کیونکہ ساٹھ سال تک مالک نے فکر نہیں کرائی۔ اس میں مالک کا حق رہا ہے یا زائل ہو چکا ہے۔ نیز اس اراضی کے مالک سے کوئی موجود نہ رہا ہو پھر کیا کیا جائے۔

سلطان احمد مقام سلیمانہ چیلہ ضلع جھنگ

﴿ج﴾

(۱) زید کو اس لڑکی سے تعلق رکھنا جائز نہیں کیونکہ اگر واقعی عمرو مرزائی بن گیا ہے تو عمرو کا نکاح اس مسلمان عورت کے ساتھ نہیں رہا۔ اب نکاح نہ رہنے کے بعد اس عورت کا مرزائی کے ساتھ آباد ہونا ناجائز و حرام و کبیرہ گناہ ہے اور اپنے ایمان ضائع کرنے کا شدید خطرہ ہے جو کہ کسی طرح شرعاً جائز نہیں۔ لہذا اس عورت کو سمجھایا جائے کہ اس مرزائی سے علیحدہ ہو جا۔ اگر وہ تائب ہو جائے تو اس کے پاس رہو گی اور اگر تائب نہ ہو تو کچھ عرصہ کے بعد کسی دوسرے مسلمان سے نکاح کر سکو گی جس کے ساتھ آباد رہنے میں دین و ایمان محفوظ رہیں گے۔ اگر زید کی لڑکی مان جائے تو زید اس کے ساتھ تعلق رکھے ورنہ اس سے تعلق منقطع کرے شرعاً قطع تعلق کرنا لازم ہے۔ نیز جب تک یہ عورت مرزائیت کو کفر سمجھے گی اور مرزائی خاوند کو کافر سمجھے گی اور ایمان و اسلام پر رہے گی زید کی وراثت سے محروم نہ ہوگی۔

(۲) اگر وہ غیر مسلم زندہ ہوں اور نیز ان کا پتہ کیا جاسکے تو ان کو اطلاع کی جائے کہ اپنی رقم لے جائیں اور اگر ان کا کوئی پتہ نہ ہو اور نیز ان کے اقربا اور ورثاء کا پتہ نہ ہو اور نہ ان کا پتہ کیا جاسکے تو پھر اس رقم کو دینی مدارس اور مساکین پر صرف کر دیں۔

(۳) یہ زمین مرہونہ راہن ہی کی ملکیت ہے۔ مرہن کے نام ملکیت درج ہونے سے مرہن مالک نہیں بن جاتا۔ البتہ مرہن وہ رقم جتنے میں وہ زمین اس نے گروی رکھی تھی وہ اس کا حق ہے۔ اسے وصول کر سکتا ہے اگر اس نے وہ رقم مرہونہ زمین کے پیداوار آمدنی سے وصول کر لی ہے یا اپنے حق سے بھی زیادہ وصول کیا ہے۔ تو زمین اور اپنے حق سے زیادتی اگر میت کا کوئی وارث زندہ ہو تو اس کے حوالہ کر دے ورنہ حکومت اس زمین اور زیادتی کی مالک ہے۔ حکومت کے حوالہ کر دے اور اگر مرہن نے اپنا حق وصول نہیں کیا تو آمدنی سے حق پیداوار وصول کرنے کے بعد اگر میت کا وارث ملے تو اس کے حوالے کرے گا اور وارث کے نہ ہونے کی صورت میں یہ حکومت کے حوالہ کر دے گا۔ فقط واللہ اعلم

بندہ احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی  
الجواب صحیح عبد اللہ عفا اللہ عنہ

کیا نکاح خواں کے لیے سرکاری فیس سے زیادہ رقم لینا جائز ہے  
نماز میں درود کے بعد ”یا مَوْلٰی القلوب الف بین قلوبنا“ پڑھنا

﴿س﴾

(۱) موجودہ مسلم خاندانی قوانین میں نکاح رجسٹرار کے بارے میں عرض ہے کہ سرکاری طور پر فیس نکاح مبلغ دو روپے ہے جس میں ۲۰ فیصد یونین کونسل کو ادا کی جاتی ہے۔ جیسے کہ قوانین سے واضح ہے۔ اب نکاح رجسٹرار کو دولہا کی طرف سے آٹھ دس روپے مقررہ فیس سے زائد عموماً لوگ دیتے ہیں اس کا لینا شرعاً کیسے ہے۔ فیس کے بارے میں عبارت درج ہے ملاحظہ فرماویں۔ دفعہ کے تحت درج رجسٹری جانے والی شادی کے درج رجسٹر کرنے کے لیے دولہا یا اس کے نمائندے کی طرف سے نکاح رجسٹرار کو مبلغ ۲ روپے بابت رجسٹریشن فیس ادا کیے جائیں گے یا اگر مہر ۲۰۰۰ سے زائد ہو تو فیس مہر کے ہر ہزار روپے پر ایک روپیہ فی ہزار کی شرح سے لگائی جائے گی جو زیادہ سے زیادہ بیس روپے تک ہو سکتی ہے۔ اس فیس میں سے ۸۰ فیصد اپنے لیے رکھے گا اور بقیہ یونین کو ادا کرے گا۔

(۲) ایک شخص تشدد میں دعا کے بعد جائز محبت کے لیے یا مقلب القلوب الف بین قلوبنا پڑھ کر سلام پھیرتا ہے۔ کیا اس کی نماز درست ہے۔ بینوا تو جردا

### ﴿ج﴾

(۱) بغیر طمع اور لالچ و حیلہ سازی کے اگر شادی کے موقع پر مقررہ فیس سے زائد رقم بغیر طلب کے لوگوں نے دے دی تو اس کا لینا جائز ہے اور اگر نکاح خواں نے طلب کیا یا کوئی تدبیر اور حیلہ کیا تا کہ اسے لوگ زائد رقم دیں تو یہ ناجائز اور گناہ ہوگا۔ زائد رقم لینے سے حتی الامکان احتراز کرنا اولیٰ ہے۔

(۲) تشہد کے اخیر میں دعاء حب اگرچہ وہ محبت صحیح ہی ہو جائز نہیں۔ کیونکہ یہ کلام ناس کے مشابہ ہے۔ فقط

واللہ اعلم

عبد اللہ عفی عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا غیر مسلموں کی متروکہ املاک مہاجرین کے نام الاٹ کرنا درست ہے  
اگر میاں بیوی میں حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے تو جدائی کی کیا صورت ہوگی

### ﴿س﴾

مزاج گرامی داعی خیریت باخیریت مندرجہ ذیل مسائل کا جواب عنایت کریں۔

(۱) غیر مسلم کی متروکہ اراضی جو اس وقت مستقل طور پر مہاجرین کے نام الاٹ کر دی گئی ہیں فقہی و شرعی حیثیت سے ان پر عشر واجب ہے یا نہیں ہے۔

(۲) حرمت مصاہرت کی وجہ سے جب کہ بیوی اول خاوند پر حرام ہو گئی تو دوسری جگہ نکاح کرنے کے لیے اول خاوند سے متارکت عملی کافی ہے یا کہ زبان سے الفاظ کہنے بھی ضروری ہیں۔ جواب سے جلدی نوازیں۔  
السائل محمد صدیق محمود کوٹ

### ﴿ج﴾

(۱) غیر مسلم کی متروکہ اراضی کے متعلق اصولاً یہی سمجھ میں آتا ہے کہ ان الاٹ کنندہ پر عشر واجب نہیں۔ البتہ عشر کا دینا اولیٰ و احوط ہے اور نہ دینے والے کو تارک واجب نہ کہا جائے۔

(۲) خاوند اور بیوی کے درمیان حرمت مصاہرت کے واقع ہونے کے بعد متارکت عملی کافی نہیں اور یہ عورت دوسری جگہ نکاح نہیں کر سکتی۔ جب تک خاوند متارکت قولاً نہ کرے اور مدخول بہا ہونے کی صورت میں متارکت قولی کے بعد عدت بھی گزر جائے۔ فی متن در المحتار و بحرمة المصاهرة لا یرتفع النکاح حتی لا یحل لها التزوج بالآخر الا بعد المتاركة و انقضاء العدة وقال الشامی و عبارة الحاوی الا بعد تفريق القاضی او بعد المتاركة ثم قال والمتاركة لا تتحقق الا بالقول ان



کان مدخولاً بها۔ شامی باب المحرمات ص ۳۷ ج ۳ واللہ اعلم

بندہ احمد عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر

سا لگہ منانا نہایت ہی فتنہ رسماً ہے ختم کرنے کے لیے ہر طرح قربانی دینی چاہیے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ہمارے معاشرہ میں سا لگہ کی رسم کا عام رواج ہے۔ شرعاً اس کی کیا حیثیت ہے۔ اگر جائز ہے تو اس کی ایک آدھ مثال تحریر فرمائیں۔

﴿ج﴾

فتاویٰ دارالعلوم (امداد المفتیین) ص ۱۵۰ ج ۲ پر اس قسم کے ایک سوال کے جواب میں تحریر کیا گیا ہے کہ یہ تمام رسمیں سخت بری ہیں۔ ان کو ثواب اور ضروری سمجھنا بدعت و گمراہی ہے۔ آج کل مسلمانوں کو عام طور پر انہیں رسموں نے فقیر و گداگر بنا دیا ہے۔ عزت و آبرو بلکہ دین تک پہنچتے پھرتے ہیں۔ جہاں تک ہو سکے ان کے مٹانے کی کوشش کی جائے اور سمجھنے سمجھانے کے لیے اتنی بات کافی ہے کہ اگر یہ کوئی ثواب کا کام ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور دوسرے حضرات سلف اس کو نہ چھوڑتے کیونکہ وہ تو ہر نیک کام کے عاشق تھے۔ مگر کسی ایک ضعیف روایت میں بھی اس کا ثبوت ان حضرات سے نہیں ہوتا۔ بلکہ علماء نے ان کے بدعت و ناجائز ہونے کی تصریحیں کی ہیں الخ

اس طرح اس قسم کے ایک استفتاء کے جواب میں حضرت علامہ رشید احمد صاحب گنگوہی علیہ الرحمۃ رقمطراز ہیں۔ جو اصلاح الرسوم مصنفہ مولانا تھانوی رحمہ اللہ علیہ کے ساتھ بطور ضمیمہ شامل کیا گیا ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں جو رسوم مروجہ زمانہ کے کسی حجت شرعیہ سے نادرست اور گناہ ہیں۔ ان کے عدم جواز میں تو کچھ کام نہیں ہے۔ مگر جو رسوم کہ فی نفسہ مباح ہیں۔ خواہ بدرجہ مندوب و مستحسن پہنچے ہوئے ہیں۔ اگر عوام ان کو بمنزلہ واجب سوکد جاننے لگیں یا عدا ان کے ساتھ برتاؤ واجب کا کرنے لگیں کہ ان کے ترک سے حجاب اور ندامت ہونے لگے اور باوجود عدم وسعت کے ان کے ارتکاب کی سعی کی جائے اور تارک پر ملامت ہوتی ہو جیسا کہ اب اکثر بلاد اور اکثر طبائع میں باعتبار اکثر رسوم کے ایسے ہی مشاہد ہیں تو لاریب یہ التزام اور معاملہ نادرست اور موجب معصیت ہے اور اگر خود مرتکب رسم اس عقیدے اور خیال سے بری ہے تب بھی برائیدیشہ فساد عقیدہ عوام اس کا ارتکاب نادرست ہوگا۔ چنانچہ کتب فقہ و حدیث سے یہ امر ظاہر و باہر ہے ایسے وقت میں تارک رسوم اور ماحی بدعات اور سماعی رواج طریقہ سنیہ بے شک مشابہ اور ماجور ہوگا۔ علیٰ ما دلت الاحادیث الصحیحۃ

والروایات الفقہیۃ المستندۃ المعتبرۃ الصریحۃ انتہی بلفظہ فقط واللہ تعالیٰ اعلم  
حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۲۳ ربیع الاول ۱۳۹۰ھ

امام کا نماز جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین خلاف سنت ہے  
جس زمین کا آبیانہ دیا جائے اس میں عشر واجب ہوگا یا نصف عشر

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ  
(۱) اگر نماز جنازہ میں رفع یدین قصداً کرے اعادہ صلوٰۃ لازم ہے یا نہیں اور اگر بھول کر رفع یدین کیا تو  
پھر کیا حکم ہے۔

(۲) آج کل جن زمینوں کو نہروں کا پانی سیراب کرتا ہے اور ٹھیکہ آبیانہ وصول کیا جاتا ہے ان زمینوں پر  
عشر ہے یا بیسواں حصہ نکالنا واجب ہے۔ بینوا تو جروا

﴿ج﴾

(۱) نماز جنازہ میں تکبیر تحریمہ کے بعد ہر تکبیر کے ساتھ اٹھانا خلاف سنت ہے۔ اعادہ صلوٰۃ لازم نہیں۔  
(۲) نہری زمینوں میں جن میں پانی کا محصول دیا جاتا ہے نصف عشر واجب ہے۔ کما فی  
الدر المختار باب العشر ص ۳۲۸ ج ۲ ویحب نصف فی مسقی غرب و دالیۃ الخ وفی  
کتب الشافعیۃ او سقاہ بماء اشتراہ وقواعدنا لا تأباہ الخ فقط واللہ تعالیٰ اعلم  
حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۱۸ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ

جھینگا مچھلی حلال ہے یا نہیں، ڈاڑھی کو خضاب یا مہندی لگانا، او جڑی حلال ہے یا نہیں اور سری کا  
کیا حکم ہے، اذان کے دوران کلام پاک کی تلاوت جاری رکھنا، حلال جانوروں کے کپوروں کا حکم

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ  
(۱) حلال جانور کے کپورے (بھیے) حلال ہیں یا حرام۔

(۲) ڈینگا مچھلی (جھینگا مچھلی) حلال ہے یا حرام۔

(۳) داڑھی یا سر کے بالوں کو خضاب لگانا جائز ہے یا نہیں نیز مہندی کا کیا حکم ہے۔

(۴) سری جھلی کا کیا حکم ہے اور اوجھڑی کے حکم سے بھی مطلع فرمادیں۔

(۵) قدیم مسجد کو شہید کر کے از سر نو تعمیر کرنے میں بانی مسجد قدیم کو برابر ثواب ملتا رہے گا یا نہیں۔

(۶) اذان ہوتے ہوئے قرآن کی تلاوت جاری رکھی جائے یا ترک کر دی جائے۔ بینواتو جروا

حاجی نصیر الدین مدرسہ آئرن مرچنٹ نشاط روڈ

### ﴿ج﴾

(۱) حلال جانوروں کے کپورے (نھے) بھی حرام ہیں۔ درمختار کے مسائل شی ص ۴۹ ج ۶ میں فقہاء

نے اعضائے حرام کو شمار کر دیا ہے اور وہ یہ ہیں۔ الحیاء والخصیۃ والغدة والمثانة والمرارة والدم

المسفوح والذکراھ

(۲) جھینگا دریائی اگر از قسم مچھلی ہے تو حلال ہے اور اگر از قسم مچھلی سے نہیں تو حرام اس کی تحقیق کر لینی

چاہیے۔

(۳) خضاب سرخ بالاتفاق جائز بلکہ مستحب ہے اور سیاہ خضاب جہاد میں ہیبت دشمن کے لیے بھی جائز

ہے اور محض زینت کے لیے مختلف فیہ ہے۔ عام مشائخ کا قول کراہت کا ہے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے جائز

رکھا ہے لیکن احتیاط اور راجح نہ کرنا ہے۔ اتفق المشائخ ان الخضاب فی حق الرجل بالحمرة سنة

وانه من سیماء المسلمین و علامتهم واما الخضاب بالسواد فمن فعل ذلك من الغزاة

لیكون اھیب فی عین العدو فهو محمود منه اتفق علیه المشائخ ومن فعل ذلك لیزین

نفسه للنساء او لیحب نفسه الیھن فذلك مکروه علیه عامة المشائخ وبعضھم جوزوا

ذلك من غیر کراہة و روی عن ابی یوسف انه قال کما یعجبنی ان تتزین لی یعجبھا ان اتزین

لھا۔ کذا فی الذخیرۃ (عالمگیری ص ۳۵۹ ج ۵)

مولانا تھانوی رحمہ اللہ اصلاح الرسوم میں لکھتے ہیں کہ سیاہ خضاب حرام ہے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے

قول کی تاویل کی ہے اور وہ یہ ہے کہ مراد ابو یوسف رحمہ اللہ کی سیاہی سے گہرا سرخ ہے۔ کیونکہ گہرے سرخ میں

سیاہی آ جاتی ہے۔ مہندی جائز ہے۔

(۴) سری اور اوجھڑی کا کھانا جائز ہے۔



(۵) اللہ تعالیٰ کی رحمت بے پایاں سے یہی امید ہے کہ بانی قدیم کو بھی ثواب ملتا رہے گا۔

(۶) تلاوت جاری رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۹ھ

درود تاج پڑھنا اور ورد کرنا، کپڑے والی ٹوپی میں امامت کرنا، کسی مسلمان کو کافر نہ کہنا چاہیے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین ان چند مسائل میں کہ

(۱) درود تاج کے متعلق جس کے الفاظ یہ ہیں اللھم صل علی محمد صاحب التاج والمعراج

والبراق ودافع والبلاء والوباء والمصیبت والقرض والمرض والریح الخ کیا اس کا وظیفہ کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(۲) کپڑے والی ٹوپی کے ساتھ امامت کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(۳) ایک شخص ہے وہ کہتا ہے کہ غیر مقلد تمام کافر ہیں اگر کوئی نہ مانے تو میں لکھ دیتا ہوں کہ یہ بالکل کافر

ہیں اس شخص کے متعلق شریعت میں کیا حکم ہے۔

### ﴿ج﴾

(۱) مندرجہ بالا درود شریف میں چونکہ بعض الفاظ ایسے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں جائز

نہیں۔ مثلاً دافع البلاء والوباء والمرض و غیر ذلک لہذا بہتر یہ ہے کہ اس کی بجائے درود ماثور کا وظیفہ کیا کرے اور درود ماثور کا ثواب اس درود سے یقیناً زیادہ ہے۔

(۲) اگر یہ امام بدوں عمامہ کے یعنی صرف ٹوپی پہن کر گھر سے نکلنا پسند نہ کرتا ہو تو اس کی امامت بلا عمامہ

مکروہ ہے اور اگر صرف ٹوپی پہن کر گھر سے نکلتا ہے اور اس کو عمار نہیں سمجھتا تو مکروہ نہیں چاہے امام ہو یا مقتدی

در مختار ۶۴ ج ۱ باب ما یکمرہ میں ہے۔ ویکرہ فی ثیاب بذلة یلبسہا فی بیتہ۔ نیز ملا علی قاری نے مقالہ

غربہ میں لکھا ہے۔ اماما احداثہ فقہاء زماننا من انہم یاتون المسجد ثم یضمون مہاد یلفونہا

بلفالفة صغيرة ویصلون بغیر عمامة فمکروہ غایۃ الکراہۃ۔

(۳) یہ شخص بہت بڑا گنہگار ہے غیر مقلد کافر نہیں ہے۔ کسی مسلمان کو کافر کہہ دینا گناہ کبیرہ ہے۔ واللہ اعلم

عبدالرحمن نائب مفتی

الجواب صحیح مفتی محمود عفا اللہ عنہ مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۵ صفر ۱۳۸۰ھ

مدرسے کا فنڈ درج ذیل صورت میں مدرسہ کی مسجد پر لگ سکتا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ دینی مدرسہ میں ایک مسجد کی ضرورت ہے۔ مسجد کا علیحدہ فنڈ نہیں ہے۔ تو مدرسہ کے فنڈ میں سے مسجد کی تعمیر کس طرح کی جاسکتی ہے۔  
محمد عبدالعزیز جلوی مہتمم مدرسہ اشاعت القرآن ہستی غریب آباد تحصیل لودھراں ضلع ملتان

﴿ج﴾

مدرسہ کا روپیہ جو زکوٰۃ کے فنڈ سے نہ ہو یا زکوٰۃ ہو لیکن تملیک شدہ خاص مسجد پر یعنی مدرسہ کی مسجد پر لگ سکتا ہے اور مسجدوں پر نہیں لگ سکتا۔ فقط واللہ اعلم

محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ مدرس قاسم العلوم ملتان  
۱۰ صفر ۱۳۹۷ھ

چوراگر قرآن کریم ہاتھ میں پکڑ لے اور مالک مال مسروقہ اسے نہ چھوڑے تو قرآن کی توہین نہیں ہوتی، کیا درج ذیل شرائط کے ساتھ زمین ٹھیکہ پر دینا جائز ہے، کیا قرآن کریم سر پر رکھ کر حلف اٹھانا صحیح ہے، اگر کوئی کہے کہ ”فلاں لڑکی سے نکاح کرو تو ماں بہن سے کروں“ پھر نکاح ہو جائے اب کیا حکم ہے، سالی سے زنا کرنے سے نکاح باطل کیوں نہیں ہوتا حالانکہ جمع بین الاختین ہے، کسی سے دو من گندم ادھار لے کر چھ ماہ کے بعد لوٹانا،

وجوب زکوٰۃ کے لیے چاندی اور نوٹوں کی مقدار کیا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) زید کی مثلاً چوری ہو گئی تو زید نے چور کے پاؤں کے نشانات کو دیکھتے دیکھتے بالآخر عمرو کے گھر جا پہنچا اور یقین ہو گیا کہ چور عمرو ہے تو عمرو نے گھر سے قرآن شریف اپنی جان چھڑانے کی خاطر لے کر آیا کہ مجھے چھوڑ دیجیے۔ چنانچہ مال مسروقہ کا مالک یعنی زید قرآن مجید کی عزت کرتا ہے اس چور کو چھوڑ دیتا ہے اگر چور کو نہ چھوڑتا تو کیا اس میں قرآن کی بے حرمتی ہوتی۔

(۲) آج کل زمین ٹھیکہ پر دینے کا یہ بھی ایک طریقہ مروج ہے کہ مالک زمین کہتا ہے کہ جو زمین میں تجھے ٹھیکہ پر دیتا ہوں اس کا جو ما حاصل ہوگا اس کا نصف یا ربع میرا ہوگا باقی تیرا ہوگا اور باقی اخراجات جو زمین کے ہیں از مثل خراج وغیرہ وہ تو نے دینے ہوں گے اور ساتھ ساتھ اتنے ہزار روپے ٹھیکہ کی مدت تک تو مجھے بطور قرض دے گا۔ جو کہ ٹھیکہ ختم ہونے پر تجھے واپس کر دوں گا۔ کیا ان شرائط کے ساتھ ٹھیکہ جائز ہے یا نہیں۔

(۳) جب کسی کو حلف دینا ہوتا ہے تو اس کو واللہ باللہ سے قسم نہیں دیتے بلکہ اس کے سر پر قرآن رکھ دیتے ہیں اور پھر وہ کہتا ہے کہ مجھے اس قرآن مجید کی قسم کہ میں نے ایسا نہیں کیا ہے۔ کیا شرعاً حلف کا یہ طریقہ درست ہے یا نہیں۔

(۴) زید کی غیر موجودگی میں اس کے والدین واقارب نے ایک لڑکی سے اس کی منگنی کر دی تو جب زید کو پتہ چلا تو اس نے ناراض ہو کر کہا کہ میں اس لڑکی کے ساتھ نکاح کروں تو گویا ماں بہن کے ساتھ نکاح کروں۔ بعد میں رشتہ داروں نے زور دے کر اس لڑکی کے ساتھ نکاح کرنے پر آمادہ کیا تو کیا اس طرح کہنے سے زید پر کچھ کفارہ تو لازم نہیں آیا یا اس کے نکاح میں کوئی فرق تو نہیں پڑتا یا یہ کہنا زید کا لغو شمار ہوگا۔

(۵) ماتقولون فیمن زنی باخت امرأته ثم یقع علی امرأته هل بطل نکاحه للجمع بین الاختین اولاً۔ فان لم یبطل فما معنی الجمع بین الاختین والحال ان الجمع عام من ان یکون بالنکاح او بالزنا وان بطل نکاحه بطل ابدًا و حرمت علیہ زوجته اولم یبطل ابدًا بل الی حد معین ولم تحرم علیہ زوجته الاعدة ایام۔ وایضاً اخباروا اذا مضی وقت حرمتها افتعود بالنکاح الاول او ینکحها بنکاح جدید۔ وهل تعتد امرأته اولاً وکم تعتد۔

(۶) قال رجل للآخر ایتنی قفیزین من بر الآن فاوتیکھا بعد ستة اشهر هل هو جائز ام لا فان جاز فما معنی الحنطة بالحنطة الخ الحدیث مثلاً بمثل یداً بید وان لم یجز فما معنی الاستقراض فانه ینسد بابہ اذا کانت المسئلة غیر جائزۃ۔

(۷) پہلے تو ساڑھے باون تو لے چاندی کی رقم ساڑھے باون روپے کے ساتھ معمولی فرق سے برابر تھی۔ تو کم از کم باون روپے پر زکوٰۃ واجب ہوتی تھی۔ یعنی نصاب زکوٰۃ پچاس روپیہ تھا لیکن اب تو چاندی کی قیمت بڑھ گئی تو اب اس کا کیا حساب ہوگا اور چاندی کا نصاب کتنا ہوگا۔ بینوا واضحہ وتوجروا

محمد ابن ابی محمد تحصیل نحل نضلع جیکب آباد سندھ



(۱) قرآن مجید کی خاطر اگر شخص مذکور چور کو چھوڑ دیتا ہے تو یہ درست ہے لیکن اگر وہ اس کو نہ چھوڑے بلکہ



اپنا مطالبہ جاری رکھے تو یہ قرآن پاک کی توہین نہیں۔

(۲) ٹھیکہ کی یہ صورت درست نہیں۔ اس طرح قرضہ دینے کی شرط پر زمین ٹھیکہ پر دینا جائز نہیں۔

(۳) وفی العالمگیریہ ص ۵۳ ج ۲ وقال محمد بن مقاتل الرازی لو حلف بالقرآن

یکون یمینا وبہ اخذ جمهور مشائخنا رحمہم اللہ تعالیٰ تفصیل بالا سے معلوم ہوا کہ مندرجہ بالا کلمات سے قسم ہو جاتی ہے۔

(۴) ان کلمات کی وجہ سے کوئی کفارہ نہیں آتا۔ زید کا نکاح لڑکی مذکورہ سے منعقد ہو گیا ہے۔

(۵) لا یبطل نکاح بل یحرم وطی المنکوحۃ الی حیضۃ ای المزنی بها۔

(۶) استقراض الحنطۃ یجوز واما بیعہ بالمثل فلا یجوز التفاضل والنسیۃ فیہ

(۷) ساڑھے باون تولہ چاندی غنی ہونے کے لیے نصاب ہے۔ پس اگر کسی کے پاس اس قدر چاندی یا

اس کی رقم یا مال تجارت موجود ہے تو اس کو صاحب نصاب کہا جائے گا۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

جو شخص قرآن میں لحن جلی کرتا ہو قاری کو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنی چاہیے

﴿س﴾

هل الرخصة للفاضل ان لا یصلی خلف المفضول بناء علی ان الجماعة قدر فضوه

(الفاضل) فی شی کان بینہ وبين رجل من الجماعة ویصلی فی بیتہ دائماً وفی الحدیث

فاحرق علیہم بیوتہم وهاہنا نعت الفاضل والمفضول (۱) الفاضل عالم تقی لیس اتقاء ہ

کاتقاء من سلف من الاخیار الصالحین کحضرة الکنگوہی وحضرة النانوتوی وحضرت

التهانوی رحمہم اللہ وامثالہم حافظ خطیب مجتنب عن الحرام ما استطاع یومہم بغير

اجرة (۱) المفضول حافظ غیر عالم جاہل عن الاحکام الشریعة یقرء القرآن بحیث لا

یحتاط لصحة القراءة وترکیب الفاظہامتی یفوت معانی القرآن بل ینعکس مراد کلام اللہ

الجلیل کقراءة الفاتحة الی مالک یوم الدین، نشاعین، نستعین، ولا الضالین بدل ولا

لضالین وغیرہ ذالک من سائر القرآن وهو مع ذالک مستاجر بالامامة۔

المستفتی ڈاکٹر ضیاء الحسن انصاری اسسٹنٹ میڈیکل افسر ڈاک خانہ روسہیل نوالی مظفر گڑھ (پنجاب)

### ﴿ج﴾

هذا الفاضل لا يصلي خلف الذي يلحن في القرآن لحناً جلياً دائماً بل عليه ان يأتي مسجداً آخر او يسعی فی عزل هذا الامام ونصب امام آخر عالم قاری وان لم يمكن هذا ولا ذاك فيصلی فی بيته بالجماعة يجمع اهله بنيه وبناته فيصلی بهم - والله اعلم

محمود عفا الله عنه

۷ ربیع الثانی ۱۳۸۱ھ

اگر کسی جنگل میں چار سو فوجی ٹریننگ کر رہے ہوں کیا وہاں جمعہ جائز ہوگا

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر جنگل میں فوجی کیمپ برائے سکیم لگایا گیا ہو پچیس یا بیس یوم کے لیے جن کی تعداد تقریباً ۴۰۰ تک ہو۔ وہاں جمعہ ہو سکتا ہے یا نہیں۔ کیا کسی جنگ میں جو کہ جنگل میں ہو رہی ہو وہاں جمعہ ادا کیا جاسکتا ہے یا نہ جواب سے مطلع فرمادیں۔

مستفتی ذوالفقار علی

### ﴿ج﴾

مستقل طور پر جہاں آبادی نہ ہو وہاں بالاجماع جمعہ پڑھنا جائز نہیں۔ اگرچہ وہاں اتفاقاً بہت لوگ جمع ہوں ان الجمعة لا تجوز فی البوادی اجماعاً (یعنی شرح بخاری ص ۴۰ ج ۵) اس میں کسی بھی امام کا اختلاف نہیں ہے۔ عرفات کے میدان میں لاکھوں کے اجتماع میں کوئی جمعہ نہیں پڑھتا۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۳ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۱ھ

چھوٹی بستی میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے ہاں جمعہ وعیدین جائز نہیں

### ﴿س﴾

مکرم معظم جناب حضرت مفتی صاحب دامت برکاتکم مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر گزارش ہے کہ ایک دیہات جس میں عرصہ تیرہ سال سے جمعہ وعیدین جاری ہیں اور لوگ نماز جمعہ کے ساتھ نماز ظہر بھی ادا کر لیتے ہیں۔ آیا جمعہ وعیدین کے جاری رکھنے کی علمائے اہل سنت والجماعت اجازت دیتے ہیں یا کہ بند کرنا لازمی ہے۔ بینوا تو جروا

العبد الضعیف بندہ فتح محمد کمالیہ ضلع اٹک راپور

### ﴿ج﴾

اگر فی الواقع وہ چھوٹی بستی ہے یعنی قریہ صغیرہ تو اس میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک جمعہ و عیدین جائز نہیں۔ ان کا ترک لازم ہے اور اگر قریہ کبیرہ یا قصبہ ہے جس میں شہر کی علامتیں پائی جائیں گو اس کی آبادی تقریباً چار ہزار نفوس پر مشتمل ہو تو اس میں جمعہ و عیدین جائز ہیں۔ صورت مسئلہ میں دیکھ لیا جائے کہ بستی کس قسم کی ہے۔ اس کے مطابق عمل کیا جائے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ

۲۶ صفر ۱۳۸۰ھ

جس شخص نے مسجد کی زمین پر دکان بنوائی ہو اس کا کرایہ اس کے لیے جائز نہیں ہے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ محلہ کی ایک مسجد ہے اور اس کے ارد گرد کچھ زمین فارغ پڑی تھی جو اس مسجد کی سمجھی جاتی تھی اور وہاں کچھ آوارہ قسم کے لوگ آکر تاش بازی اور جوا وغیرہ کھیلتے تھے اور گھوڑے وغیرہ باندھتے تھے۔ مسجد مذکورہ کے نمازیوں کو سخت تکلیف پہنچتی تھی۔ زید اسی محلے کا ایک آدمی تھا دوسرے محلے والوں کو کہا اس خالی زمین میں دکان تیار کرائیں چندہ اکٹھا کر کے کرایہ ان کا مسجد پر خرچ کیا جائے گا یعنی مسجد بنے گی مگر دوسروں نے کچھ التفات نہ کیا پھر اس نے کہا کہ اگر تم لوگ چندہ نہیں دیتے تو میں اپنی جانب سے خرچ کرتا ہوں بشرطیکہ کرایہ بھی میں خود لوں گا اور فائدہ یہ ہوگا کہ نمازی اس مصیبت سے چھوٹ جائیں گے دوسرے لوگوں نے کہا بے شک بنا سکتے ہو زید نے دو مکان خود تعمیر کرائے اور ان کی اجرت خود لیتا ہے اور مسجد کی خدمت بھی کرتا ہے یعنی جھاڑ و صفائی اور نمازیں بھی پڑھاتا ہے جمعہ کے لیے تو انہوں نے ایک اور آدمی مقرر کیا ہوا ہے باقی اکثر نمازیں وہی پڑھاتا ہے۔ کیا اس کے لیے یہ کرایہ لینا جائز ہے یا نہ۔ پندرہ سولہ سو روپے خرچ کر چکا ہے اگر نا جائز ہے تو کیا کرنا چاہیے۔ صورت تحریر فرمائیں

احمد حسن

### ﴿ج﴾

کرایہ لینا جائز نہیں مکان بنانے والا اگر اسے اپنی طرف سے وقف کر سکتا ہے تو وقف کر کے ثواب حاصل کرے یا لوگوں سے چندہ کر کے اپنی خرچ شدہ رقم وصول کرے اور مکان مسجد کے ہو جائیں گے اور اپنا ملبہ اٹھا



کے موقوفہ زمین کو خالی کر دے اس لیے کہ مسجد کے لیے وقف شدہ زمین مسجد میں استعمال ہوگی یا مسجد کے مفاد کے لیے اور بس۔ واللہ تعالیٰ اعلم

احمد عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا کوئی سنی کسی شیعہ پیر کا مرید ہو سکتا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے گاؤں کے چند اشخاص ایک شیعہ پیر کے مرید ہو گئے ہیں۔ کیا اہل سنت شیعہ کی بیعت کر سکتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے اہل سنت اہل شیعہ کا بیعت ہو جائے تو شرعاً اس کا کیا حکم ہے۔

المستفتی محمد انور رحیم یار خان

﴿ج﴾

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم نے القول الجلیل میں پیر کی چند شرطیں لکھی ہیں جو ان شرائط کے ساتھ موصوف نہ ہو اس کے ہاتھ پر بیعت نہ کرنا چاہیے۔ بالخصوص جو پیر شیعہ ہو اس کے ہاتھ پر بیعت کرنا اہل سنت والجماعت کے لیے سخت ناجائز ہے۔ یہ شخص فی الفور اس شیعہ کی بیعت ترک کر دے اس کو کالعدم سمجھ کر کسی اہل سنت متشرع پیر سے بیعت ہو جائے۔ واللہ اعلم

عبدالرحمن نائب مفتی مدرسہ ہذا

مدرسہ کی کھالوں کی رقم مسجد پر بطور قرض بھی خرچ کرنا جائز نہیں

﴿س﴾

عرض ہے کہ دو تین مسئلے درپیش ہیں غور فرمائیں

(۱) پہلا مسئلہ یہ ہے کہ ہم لوگوں نے ایک مسجد نئی تعمیر کرائی اس مسجد کے سلسلہ میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا تاکہ چندہ وغیرہ دینے میں لوگوں کو آسانی ہو۔ مسجد کے فنڈ سے پیسہ خرچ کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(۲) مدرسہ بھی ہے قربانی کی کھالوں کا پیسہ مدرسہ میں جمع تھا مدرسہ کا پیسہ بطور قرض کے مسجد میں خرچ کرنا

جائز ہے یا نہیں۔ فقط والسلام

جواب دے کر مشکور فرمائیں۔

### ﴿ج﴾

(۱) مسجد کے فنڈ سے جلسہ پر خرچ کرنا جائز نہیں۔ البتہ اگر جلسہ کے دوران جب چندہ ہولوگوں پر یہ واضح کر دیا جائے کہ یہ چندہ صرف مسجد کے لیے نہیں اس میں سے جلسہ کا خرچ بھی نکالا جائے گا۔ تو چندہ جلسہ سے جلسہ کا خرچ نکالنا جائز ہوگا اور بقایا از خرچ جلسہ کو مسجد پر صرف کیا جائے۔  
(۲) جائز نہیں۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

ہبہ کے ساتھ جب تک قبضہ تام نہ ہو ہبہ درست نہیں ہے، ایک حدیث کا مطلب، یہ جو حدیث ہے کہ ”ہر ہزار میں سے ۹۹۹ جہنم میں اور ایک جنت میں جائے گا“ مرد و عورت کی کوئی تخصیص نہیں، اگر لڑکی اپنا زیور اپنے والد کو بخشے اور قبضہ بھی دے تو ہبہ درست ہوگا بیوی فوت ہوئی شوہر میراث کا دعویٰ کرتا ہے اور سرسرا نکار کرتا ہے تو سرسرا کو قسم دی جائے گی

### ﴿س﴾

چہی فرمایند علماء دین دریں عبارت کہ (۱) در مختار در باب ہبہ ص ۶۹۰ ج ۱۵ این عبارتست والاصل ان الموهوب ان مشغولاً بملك الواهب منع تمامها وان شاغلاً لا فلو وهب جراباً فيه طعام الواهب او داراً فيها متاعه او دابةً عليها سرجه وسلمها كذلك لا تصح وبعكسه تصح وهي قوله فلو وهب الخ وان وهب داراً فيها متاع وسلمها كذلك ثم وهب المتاع منه ايضاً جازت الهبة فيهما لانه حين هبة الدار لم يكن للواهب فيها شيء وحين هبة المتاع في الاولى ازال المانع عن قبض الدار لكن لم يوجد بعد ذلك فعل في الدار ليتم قبضه فيها فلا ينقلب القبض الاول صحيحاً في حقها بحر عن المحيط توافق این عبارت برمایان دشوار شد از عبارت روایت هر دو صورت هبہ صحیح معلوم میشود مگر دلیل ومدعی او موافق نیست و ایضاً عبارت او با در مختار نیز موافق نیست۔ اگر برائے مہربانی توافق این کردہ تحریر کردہ شود در دست حامل رقعہ دادہ شود۔ (۲) ایضاً تاویل این حدیث شریف چہ طور میشود التکبیرۃ الاولى خیر من الدنيا وما فيها ما فیہا عام است بنا بر عموم ما چہ طور ترجمہ میشود۔ (۳) ایضاً آنکہ در حدیث شریف آمدہ ز ہزار مونات یک بہ جنت رود باقی بدوزخ و از ہزار رجال یک بہ جہنم رود باقی بہ جنت میرود تطبیق این حدیث چہ طور میشود۔ (۴) دیگر اینکہ اگر پدر بہ دختر دادن مال کہ تزویج او تیار باشد و روانہ میکند بطرف خانہ خود بگوید کہ زیور شما بمن بہ بخشید و او از جہت عار و شرم بگوید کہ بخشیدم این بخشش صحیح

است یا نہ۔ (۵) دیگر اگر زوجہ وفات یافت و مرد دعویٰ میراث کرد و پدر گفت کہ دیگر مال او را نیست بغیر مہر مگر مہر او من بر علاج او خرچ کردہ کہ قبل از تزویج او بیمار بودہ و زوج بگوید کہ ہمہ مہر شما خرچ نکردہ بلکہ قلیل خرچ کردہ بر تعیین آن مقدار بہ پدر او حلف دادہ شود یا نہ۔ (۶) دیگر چون عرف بریں باشد کہ در وقت تفویض یعنی تزویج پدر بدختر خود زیور و متاع خانہ می دہد اگر بالفرض پدر نداد و زوج لاحق دعویٰ کردن است یا نہ اگر دعویٰ کند حق او ثابت میشود یا نہ۔  
السائل مولوی محمد صدیق صاحب

### ﴿ج﴾

مسائل این است کہ (۱) عبارت شامی چنانکہ نوشته بودید بظاہر یقیناً صحیح نیست لیکن دریں جا در شامی عبارت در میان ساقط شدہ چنانچہ بر حاشیہ این عبارت نوشته اند و ملاحظہ کنید یعنی بعد از میں عبارت جازت الہبۃ لفظ فیہما نیست بلکہ صحیح عبارت این است۔ جازت الہبۃ فی المتاع خاصۃً وان بدء فوہب لہ المتاع وقبض الدار و المتاع ثم وہب الدار جازت الہبۃ فیہما۔ ص ۶۹۱ ج ۵ باب الہبۃ

دریں عبارت ہیج خلل نیست پس در شامی یک سطر عبارت مانده است و در حاشیہ نوشته کردہ اند۔

(۲) واما معنی حدیث التکبیرۃ الاولی الخ این است کہ دنیا و متاع دنیا ہمہ بمقابلہ آن جزاء کہ در آخرت بمقابلہ تکبیرۃ اولی حاصل می شود برابر نیست۔

(۳) و حدیث مرد وزن در کتابے ندیدہ ام۔ بلکہ در احادیث صحیحہ خلاف آن موجود است۔ در حدیث صحیح کہ در صحیح مسلم و بخاری است۔ این است کہ یک فرد از ہزار افراد بہ جنت می رود یک کم ہزار بردوزخ دریں تقسیم رجال و نساء نیست۔ واللہ اعلم شما این حدیث در کدام جا و در کدام سند دیدہ اید بعد از علم ماخذ جواب دہم انشاء اللہ۔  
(۴) باقی اگر دختر پدر از زیور بہ بخشد و قبض ہم کنند پس بہ ہیج شود و بدون قبض صحیح نیست۔

(۵) دریں صورت حلف دادہ شود کہ این قدر مال از مہر او باذن او در من بعلاج دختر خرچ کردہ ام۔ اگر بغیر از اذن دختر خرچ کردہ است آن تبرع است۔ و در مال دختر شمار نہ شود۔

(۶) زوج اگر دعویٰ کرد کہ تو بہ دختر خود فلاں و فلاں چیز بہ تعیین زوج من یعنی دختر خود را دادہ و این دعویٰ او در اصل دعویٰ دختر است او اگر باذن زوجہ خود بطور وکالت دعویٰ کرد پس دعویٰ صحیح است۔ و پدر حلف دادن لازم و اگر زوجہ او بمرد۔ بعد از مردن او اصالۃً برائے مطلب میراث ہم دعویٰ تواند کرد و از خسر خود حلف تواند گرفت۔ واللہ اعلم  
محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۳۰ جمادی الثانی ۱۳۷۷ھ



ربیبہ کے جسم پر شہوت سے ہاتھ پھیرنے سے بیوی ہمیشہ کے لیے حرام ہوگئی

﴿س﴾

اس مسئلہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ زید نے ایک بیوہ عورت سے شادی کی جس کی پہلے گھر سے دو لڑکیاں تھیں۔ زید اور بڑی لڑکی کی چار پائیاں قریب تھیں زید نے ہاتھ بڑھا کر لڑکی کے سینہ اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا اور دوسری رات بھی اسی طرح کیا۔ تیسری رات کو سینہ پیٹ مع کپڑوں کے شرمگاہ پر بھی ہاتھ پھیرا پھر صبح سویرے کسی کام کے سلسلے میں ہر دو گھر سے روانہ ہوئے کچھ دور جا کر زید رک گیا۔ لڑکی قریب آئی تو اسے کھڑے ہو کر چھٹی پائی لیکن لڑکی نے چھٹی نہیں پائی۔ پھر لڑکی کو لینے کو کہا لڑکی نے کہا تو میرے ساتھ زنا کرتا ہے اس نے کہا بلکہ تیرے سینہ کو دیکھ کر کوئی بات معلوم کرنا چاہتا ہوں لڑکی کو برہنہ کیا گیا زنا نہ کرنے کا فیصلہ اس نے پہلے ہی کر لیا تھا لیکن اس وقت اندھیرا تھا زید نے لڑکی کی شرمگاہ کو کپڑے سے ڈھانپا اور لڑکی کو کہا کہ اب کپڑے درست کرو کچھ دور جا کر پانی پیا اور لڑکی کو اپنے ایک زانوں پر بٹھا کر چھٹی پائی اتنے میں اجالا ہو گیا لڑکی کو لٹایا اور برہنہ کیا سینہ کو ہاتھ لگایا شرمگاہ کے کنارے سے ہٹ کر پہلو کی جانب انگلیوں کا سراٹھک دیا پھر ہاتھ اٹھا کر دوسری جانب ٹیک دیا زید کے حافیہ بیان میں کہ لڑکی کے شوہر سے دشمنی تھی اس حد تک اس کی رسوائی کرنا چاہتا تھا اور جو حافیہ کہتا ہے کہ میرا زنا کا کوئی ارادہ نہ تھا کیا اب زید پر اپنی بیوی حلال ہے یا حرام ہے۔

﴿ج﴾

صورت مسئلہ میں زید کی بیوی اس پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حرام ہوگئی۔ زید پر لازم ہے کہ بیوی سے متارکت کر دے یعنی زبان سے کہہ دے کہ میں نے بیوی کو چھوڑ دیا ہے۔ متارکت کے بعد عورت کا نکاح بعد از عدت دوسری جگہ جائز ہے۔ واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۲۴ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۱ھ

جب ایک قوم نسلاً بعد نسل آزاد ہو تو ان کی عورتوں سے آزاد لوگوں کے لیے نکاح جائز ہے  
سفر اگر ۲۸ میل ہو تو قصر ضروری ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) جب بلوچستان میں انگریز آئے تو غلام و کنیز کو ختم کیا اور کوئی آدمی کسی کا غلام نہیں رہا سب لوگ آزاد

ہو گئے۔ اب ایک قوم ہیں آمد انگریز سے پہلے خود آزاد ہیں بعض تو انگریزی آزادی سے آزاد ہیں اور اس قوم کے دادہ پرداد غلام تھے۔ بعض مالکوں کے نواسہ اولاد موجود ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہمیں انگریز نے کیوں آزاد کیا۔ ہمارے دادا پرداد آزاد نہیں کیے ہم غریب ہیں۔ تقریباً سو سال پچاس سال ہو گئے یہ قوم کسی کی غلامی میں نہیں ہے۔ دادا خان حر ہے اور اس کی عورت حر ہے۔ اب مولا دادا خان اس قوم سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ نکاح جائز ہو گا یا نہ اور مولا کی کنیز سے نکاح کرنے سے کیا اس کی پہلی بیوی کو طلاق پڑے گی یا نہیں۔ اب اس قوم کو غلام کنیز کہتے ہیں اور مالک کے نواسہ وغیرہ زندہ ہے اور صاحب ہدایہ نے لکھا ہے کہ لایجوز نکاح امۃ علی الحرۃ اور مولانا حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے فتاویٰ امدادیہ میں جو یہ لکھا ہے کہ جو کنیز ہندوستان میں ہے وہ شرعاً کنیز نہیں سے کیا مراد ہے۔

(۲) میں غلام نبی ملازم ہوں۔ اپنے افسر کے ساتھ سفر کرتا ہوں کبھی گاؤں میں کبھی شہر میں کبھی اٹھتا لیس میل کبھی پچاس میل کبھی اک دن بعد واپس اپنی جگہ آتا ہوں۔ کبھی ایک ہفتہ اندر کبھی دو ہفتہ کے بعد۔ بلکہ تمام عمر اب مسافری میں ہے تو اب میں پوری نمازیں پڑھوں یا تمام نمازوں کی قصر کروں۔

امستفتی مولوی نور محمد ضلع چاغی بلوچستان اسٹیشن نوشکی ڈاک خانہ خود کا نذر علوار گل شہر



(۱) اگر اس قوم کے پاس سے آزاد ہونے کا ثبوت مل جائے تو مولا دادا خان کے لیے اس قوم کی عورت کو نکاح میں لینا جائز ہے اور اس کی سابقہ منکوحہ کے ساتھ اس کو معارکھ سکتا ہے۔ مولانا تھانوی رحمہ اللہ نے جو ہندوستان کی کنیز کے متعلق ذکر کیا ہے اس سے مراد نوکرانی ہیں نہ کہ کنیز۔ یہ وہاں کی اصطلاح ہے۔

(۲) اڑتالیس میل کا فاصلہ ہو تو قصر واجب ہے۔ چاہے ایک دن میں یہ فاصلہ طے کرنے کا ارادہ ہو یا اس سے کم و بیش جب کے اتنے سفر میں کہیں پندرہ دن کے قیام کا ارادہ نہ کرے۔ بغیر ارادہ اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ کا اگر کبھی اتفاق ہو تو وہ معتبر نہیں۔ واللہ اعلم

عبدالرحمن نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

ماموں نے بھانجے کو نیچی کا رشتہ دیا لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ لڑکے نے نانی کا دودھ پیا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ من مسمیٰ محمد قاسم نے اپنی لڑکی مسماۃ زینب کا جو کہ عرصہ تین سال کا گزر چکا ہے ہمراہ غوث بخش جو کہ رشتہ میں میرا حقیقی بھانجا ہے شادی کر دی ہے۔ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ واقعی غوث بخش نے میری والدہ آمنہ عرف ایمنہ کا دودھ پیا ہے۔ اس کی شہادت چار مردوں اور دو عورتوں نے حلفیہ دی ہے اور تصدیق کی ہے کہ ہم نے پچشم خود دیکھا ہے کہ غوث بخش نے تیری والدہ کا دودھ پیا ہے۔ تین چار دن کا تھا اور نانی کا دودھ پینے لگا۔ چھ ماہ تک دودھ پیتا رہا ہے۔

اندریں صورت کیا شرعاً نکاح باقی ہے یا نہ۔ اگر نہیں رہا تو قرآن و سنت سے اس مسئلہ کو واضح فرمادیں۔ غوث بخش بھی تسلیم کرتا ہے کہ گواہ سچ کہتے ہیں۔

محمد قاسم ولد غازی تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان

﴿ج﴾

اگر دودھ پینے پر دو معتمد علیہ گواہ موجود ہیں اور غوث بخش بھی ان کی تصدیق کرتا ہے تو حرمت رضاع ثابت ہے غوث بخش پر لازم ہے کہ اس عورت سے متارکت کر دے اور زبان سے کہہ دے میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ فقط واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

سوتیلی خالہ سے بھی نکاح حرام ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ میری والدہ کی باپ سے سگی اور والدہ کی طرف سے سوتیلی ہمشیرہ (گویا میری خالہ) میرے چچا کے گھر آباد تھی۔ خدا تعالیٰ کی رضا پر چچا فوت ہو گیا۔ اب بیوہ خالہ کو میرا بھائی حق میں رکھنا چاہتا ہے عمر کا تقاضا نہیں ہے تقریباً عمر برابر ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں جلد از جلد جواب تحریر فرمائیں۔

عبدالغفار ہیڈ ماسٹر تحصیل خانیوال ضلع ملتان

﴿ج﴾

خالہ کے ساتھ نکاح حرام ہے۔ ولا یحل للرجل ان یتزوج بامہ (الی ان قال) ولا بعمتہ ولا

بحالته وتدخل فيها العمات المتفرقات والخالات المتفرقات الخ (ہدایہ ص ۲۸ ج ۲) فقط واللہ  
تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۲۶ صفر ۱۳۹۰ھ

## مزینہ کی لڑکی کے ساتھ زانی کا نکاح حرام ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ زید کا بکر کی بیوی سے ناجائز تعلق ہے۔ مگر ناجائز تعلق ہونے سے پہلے بکر کی بیوی کے دو بچے جس میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی موجود تھے چند دنوں بعد تعلق ختم ہو گیا۔ بکر نے اپنی اس لڑکی کا نکاح جو پہلے موجود تھی زید کے چھوٹے بھائی سے کر دیا چھ سال اس کے گھر آباد رہی جس سے دو بچے ہوئے چھ سال کے بعد کسی وجہ سے میاں نے طلاق دے دی۔ اب عرصہ ایک سال سے زید کے پاس رہتی ہے۔ لہذا علماء دین شریعت کی رو سے بتائیں کہ آیا اس کا نکاح زید کے ساتھ ہو سکتا ہے یا کہ نہیں۔

حکیم شہاب الدین ریل بازار جھنگ

﴿ج﴾

جس عورت کے ساتھ زید کے ناجائز تعلقات تھے اس عورت کی اولاد سے (چاہے وہ ناجائز تعلقات سے پہلے کی ہو یا بعد کی) زید کا نکاح جائز نہیں۔ لہذا زید پر لازم ہے کہ وہ اس عورت کو اپنے آپ سے جدا کر دے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۲۹ شوال ۱۳۹۰ھ

باپ نے لڑکی کا پہلا کرایا ہوا نکاح منسوخ کر کے دوسری جگہ کر دیا دونوں میں سے کون سا صحیح ہوا

﴿س﴾

ایک شخص جس نے اپنی بیٹی کا نکاح قبل از بلوغ کسی شخص سے کر دیا تھا لیکن جب لڑکی جوان ہوئی تو اس نے اپنی لڑکی کا نکاح تنسیخ کرا کے کسی دوسرے سے کر دیا۔ برائے مہربانی تحریر فرمادیں کہ ان تینوں اشخاص یعنی لڑکی اس کا والد اور لڑکی کا خاوند کے متعلق شریعت محمدی میں کیا فتویٰ ہے۔ یہاں کے کچھ علماء پہلے نکاح کو صحیح کہتے ہیں اور کچھ دوسرے نکاح کو صحیح کہتے ہیں۔



﴿ج﴾

بشرط صحت سوال اگر واقعی لڑکی کی صغر سنی میں باپ نے شرعی طریقہ سے ایجاب و قبول کے ساتھ نکاح کر دیا تھا وہ نکاح بلا ریب صحیح اور نافذ ہے اور لڑکی کو خیار بلوغ حاصل نہیں اور اس صورت میں عدالتی تنسیخ کا بھی شرعاً کوئی اعتبار نہیں۔ اس لیے کہ یہ تنسیخ شرعی اصول کے خلاف ہے۔ پس بنا بریں دوسری جگہ عقد نکاح بر نکاح اور مکاری ہے اور شرکاء نکاح سخت گنہگار بن گئے ہیں۔ سب کو توبہ کرنی لازم ہے اور طرفین میں فوراً تفریق کی جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۸ محرم ۱۳۹۱ھ

محرم کے مہینہ میں مباشرت پر کوئی پابندی نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ محرم کے مہینہ میں خاوند بیوی کا ہم بستری کرنا جائز ہے یا نہ۔

﴿ج﴾

شرعاً کوئی ممانعت نہیں، جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۱۳ محرم ۱۳۹۰ھ

جب شوہر خرچ نہ دیتا ہو اور آباد نہ کرتا ہو تو عدالتی تنسیخ درست ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص اپنی زوجہ کو نہ کوئی خرچ دیتا ہے اور نہ ہی اس کو اپنے گھر میں آرام سے بسانا چاہتا ہے۔ کئی دفعہ شہر کی پنچائیت اس کو اپنی زوجہ لے جانے کے متعلق کہہ چکی ہے تو وہ جواب دیتا ہے کہ میں نہ تو اسے طلاق دیتا ہوں اور نہ گھر میں لے جانے کے لیے تیار ہوں۔

ثانیاً حق المہر بھی ادا نہیں کرتا۔ ان سب حالات کے پیش نظر لڑکی عدالت میں اپنے اخراجات اور مہر کا دعویٰ کرتی ہو اور مقدمہ تقریباً ڈیڑھ سال چلا ہو۔ حج پنچائیت بلکہ فریقین کو یہ کہتا ہے کہ تم فیصلہ کرو۔ جو تمہارا فیصلہ ہوگا وہ ٹھیک ہے۔ جب پنچائیت پھر شوہر کو زوجہ کے متعلق کہتی ہے تو شوہر تمام لوگوں کے سامنے پھر وہی بات کرتا

ہے میں نے تو ذلیل کر کے اسے رکھنا ہے۔ تو فریقین حج کو جا کر کہتے ہیں ہم سے فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ تب حج جا کر فسخ نکاح کا فیصلہ دے دیتا ہے۔ اب علماء سے دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسا آدمی جو اپنی زوجہ کو محض ذلیل کرنے پر تلا ہوا ہے وہ گھروالی پر ہر قسم کے بہتان لگانے پر تیار ہے لیکن طلاق پر نہیں۔ تو کیا شریعت میں اس مذکورہ عورت کا نکاح ختم ہو یا باقی ہے اور اگر باقی ہو تو اس رسوائی و ذلت سے بچنے کی کوئی صورت شریعت میں موجود ہے یا نہیں۔ زوج نے یہ بات بھی کہی ہے کہ جو فیصلہ عدالت کا ہے وہ مجھے منظور ہے۔ لہذا تاکید بھی گزارش ہے کہ عدالت نے بھی نکاح فسخ کر دیا جس کو عرصہ دو سال ہو چکا ہے اور معاہدہ اور خرچ کی ڈگری بھی دے دی۔

### ﴿حج﴾

اگر حج نے معاملہ کی شرعی شہادت وغیرہ کے ذریعہ سے پوری تحقیق کی ہو اور اس کے نزدیک عورت کا دعویٰ صحیح ثابت ہوا ہو کہ واقعی اس کا خاوند باوجود وسعت کے خرچ نہیں دیتا اس کے بعد اگر حج نے تنسیخ نکاح کا فیصلہ سنایا ہو تو یہ تنسیخ از روئے شریعت جائز ہوگی۔ تنسیخ سخت مجبوری کی حالت میں ہو سکتی ہے اور سخت مجبوری کی دو صورتیں ہیں۔

ایک یہ کہ عورت کے خرچ کا کوئی انتظام نہ ہو سکے یعنی کوئی شخص عورت کے خرچ کا بندوبست نہ کر سکا ہو اور نہ خود عورت حفظ آبرو کے ساتھ کسب معاش پر قدرت رکھتی ہو۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اگرچہ بسہولت یا بدقت خرچ کا انتظام ہو سکتا ہے لیکن شوہر سے علیحدہ ہونے میں ابتلاء کا قوی اندیشہ ہو۔ یہ ہر دو صورتیں جب پائی جائیں اور یہ بھی ثابت ہو جائے کہ شوہر یقیناً نان و نفقہ نہیں دیتا تو فسخ جائز ہے۔ ایسا نہ ہو کہ عورت خود اس سے بھاگ جائے اور باپ کے گھر میں بیٹھ کر وہیں سے نان و نفقہ کا دعویٰ دائر کر کے تنسیخ نکاح کا مقدمہ لڑے۔ اس صورت میں ہرگز ہرگز تنسیخ جائز نہیں اور پہلی دو صورتیں جب متحقق ہوں اور شرعی ثبوت کے ماتحت تنسیخ ہو تو بالکل ٹھیک ہے۔ بس اگر یہ تنسیخ مضمون بالا کے مطابق عمل میں لائی گئی ہو تو جائز ہے عدت گزر جانے کے بعد سابق شوہر کا اس عورت سے کوئی تعلق نہیں رہتا۔ بشرطیکہ اس نے انقضائے عدت سے پہلے پہلے رجوع نہ کیا ہو۔ کذا فی الحلیۃ الناجزۃ۔

بلا وجہ عدالت سے جو تنسیخ نکاح کرائی گئی وہ درست نہیں یہ نکاح قائم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ ایک عورت نے اپنا نکاح عدالت میں اپنے شوہر کو بدچلن اور بد معاش لکھا کر فسخ کرا لیا ہو۔ حالانکہ اس کا شوہر شرعاً بد معاش اور بدچلن نہ ہو۔ کیا اس صورت میں نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا بلا طلاق مغلطہ مثلثہ فسخ ہو سکتا ہے۔

﴿ج﴾

بر تقدیر صدق مستفتی یہ نکاح بحال خود قائم ہے فسخ نہیں ہے۔ اگر مقدمہ کی مثل بھیج دی جائے تو اور بہتر ہوگا اور ازاں بعد مدلل جواب دیا جائے گا۔

عبدالرحمن نائب مفتی قاسم العلوم ملتان

والد نے جب رضامندی سے لڑکی کا نکاح کر دیا تو وہ لازم ہے انکار غلط ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص نے اپنی دختر سے بھرتخمیناً دس گیارہ سالہ نابالغ کا نکاح برضامندی رو برو گواہان وغیرہ کے کر دیا ہے۔ جواب کئی دن کے بعد کسی کے ورغلانے سے بے ایمانی کر گیا ہے کہ نکاح مجھ سے بغیر رضامندی میری سے کرا لیا ہے۔ کیا یہ نکاح صحیح ہو گیا یا نہیں۔

﴿ج﴾

صورت مسئلہ میں جب کہ والد نے برضا و رغبت اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا ہے تو یہ نکاح لازم ہو گیا۔ اب اس شخص کو انحراف کرنا جائز نہیں۔ جب لڑکا بالغ ہو کر خود طلاق دے تب رہائی ہو سکتی ہے۔

بندہ عبداللہ غفرلہ

۲ محرم الحرام ۱۳۷۵ھ

اگر واقعی باپ نے اجازت دے دی تھی تو نکاح لازم ہو گیا ورنہ نہیں۔ یہاں چونکہ گواہ موجود ہیں لہذا نکاح لازم ہو گیا۔ لڑکی کے باپ کے انکار کا کوئی اعتبار نہیں۔ اب لڑکی کا نکاح دوسری جگہ نہیں ہو سکتا۔

سید مسعود علی مفتی مدرسہ انوار العلوم

الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۲ محرم الحرام ۱۳۷۵ھ

اگر میاں بیوی میں نباہ نہ ہوتا ہو لیکن والدین کے ساتھ رہنے پر مجبور کرتے ہوں تو کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مسئلہ ذیل میں کہ زید غیر شادی شدہ ہے اور اس کے والدین و دیگر رشتہ دار اس کا ایک جگہ رشتہ کرنا چاہتے ہیں لیکن زید کو رشتہ کرنا منظور نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ اس لڑکی کے کردار درست نہیں ایک دو مثالیں اس کے برے کردار کی پیش کرتا ہے۔ ان برے کردار کے زید کے والدین بھی مقرر ہیں لیکن آئندہ کے لیے زید کو تسلی دلاتے ہیں کہ ایسی غلطیاں پھر سرزد نہ ہوں گی۔ پچھلی باتیں تو معاف کر دے زید کہتا ہے کہ مجھے آئندہ کے لیے ہرگز اعتماد نہیں۔ اب اگر زید والدین کی یہ بات نہیں مانتا تو اس کے والدین رشتہ دار قطع رحمی کرتے ہیں۔ اب مطلوب امر یہ ہے کہ آیا زید والدین کا کہنا مانے یا نہ۔ بینوا تو جروا

نور احمد ساکن سی ملتان

﴿ج﴾

اگر ان کے والدین اہل علم اور ذورائے ہیں اور نکاح کے محل میں حسن و قبح کی تمیز کر سکتے ہیں اور ان کے نتائج سے واقف ہیں تو اس صورت میں ان کی بات ماننا اس پر لازمی ہے اور اگر اس قسم کے نہیں بلکہ عوام کے صف میں ہیں اور نکاح کے عواقب کو صرف زمانہ کے رسم و رواج کے مطابق سوچتے ہیں ہیں شرعی امور کی رعایت ملحوظ نہیں رکھتے اور بیٹا عالم ہے تو اس پر ان کی اطاعت اس امر میں واجب نہیں بلکہ وہ احسن طریق سے ان کو راضی رکھ کر نکاح سے نجات کا راستہ سوچ لے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۹ ذوالقعدہ ۱۳۸۰ھ

جس لڑکی ولڑکے کے رشتہ کی دعا خیر مانگی گئی ہے اس کو رشتہ دینا چاہیے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین وریں مسئلہ کہ ایک شخص نے مجلس مسلمین میں اپنی لڑکی اپنے بھائی کے لڑکے کو دینے کی دعا خیر کی اس کے بعد اس شخص کی بیوی اور بڑی لڑکی نے قرآن میلہ کیا کہ اس لڑکے کو یہ لڑکی نہ دے اور کئی دن بعد اس لڑکی نے معافی مانگی اپنے باپ سے کہ جس طرح کرے اپنی مرضی سے رشتہ دے دے۔

شاہ محمد چک تحصیل خانیوال ضلع ملتان



﴿ج﴾

صورت مسئلہ میں بر تقدیر صحت سوال اس لڑکی کا اسی لڑکے سے عقد نکاح کر دیا جائے جس سے پہلے دعا خیر ہو گئی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۱۱ ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ

رضاعی والدہ کی تمام بیٹیاں رضاعی بیٹے کے لیے حرام ہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ عبدالحی لند نے اپنی پھوپھی کا دودھ پیا جس کے ساتھ دودھ پیا اس کی بہن جو اس سے بڑی تھی اسی پھوپھی سے ہے کیا اس سے عبدالحی کا نکاح درست ہے یا نہ۔ بینواتوجروا  
محمد عبدالحی محمدی جامع مسجد جامپور ضلع ڈیرہ غازیخان

﴿ج﴾

پھوپھی کی تمام اولاد چاہے عبدالحی کے دودھ پینے سے پہلے کے ہیں یا بعد کے عبدالحی کے رضاعی بھائی بہن ہیں اور کسی کے ساتھ بھی عبدالحی کا نکاح جائز نہیں۔ از جانب شیردہ ہمہ خویش شوند۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم  
حررہ محمد انور شاہ غفر لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۲۳ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۹ھ

حاملہ عورت سے مباشرت کرنے میں کوئی شرعی رکاوٹ نہیں ہے

کیا حالت جنابت میں جانور ذبح کیا جاسکتا ہے، جنبی کے بدن کے پاک حصے کا پسینہ پاک ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) حاملہ عورت کے ساتھ کتنی مدت تک ہم بستری کر سکتا ہے۔ زید کہتا ہے کہ جب حاملہ عورت کو پانچواں ماہ شروع ہو جائے تو ہم بستری چھوڑ دے۔ عمر کہتا ہے کہ میعاد کی کوئی شرط نہیں۔ اپنی حاملہ عورت کے ساتھ ہم بستری کر سکتا ہے۔ اب علماء کرام سے گزارش ہے کہ زید کا قول معتبر ہے یا کہ عمر کا۔

(۲) ایک آدمی پر غسل واجب ہے کیا وہ کوئی جانور ذبح کر سکتا ہے یا کہ اگر اس نے کوئی جانور ذبح کر دیا تو

اس کے لیے کیا حکم ہے۔ گوشت لوگ کھا سکتے ہیں یا نہیں۔

(۳) ایک عورت کے ساتھ ہم بستری کی اور اس نے باڈی پہنی ہوئی ہے۔ زید کہتا ہے غسل کے بعد جب تک باڈی نہ اتاری جائے نماز جائز نہیں۔ عمر کہتا ہے کہ نماز جائز ہے۔ زید کہتا ہے کہ جب اس پر غسل واجب ہو تو اس کا پسینہ ناپاک تھا۔ تو باڈی ناپاک ہوئی۔ ان دونوں میں کس کا قول معتبر ہے براہ کرم ثبوت دیکر مطلع فرمادیں۔  
شفیق احمد پوسٹ ماسٹر ضلع ساہیوال

### ﴿ج﴾

(۱) عمر کا قول صحیح اور درست ہے۔ (۲) ذبح جائز اور گوشت حلال ہے۔

(۳) عمر کا قول درست ہے۔ جنسی کا پسینہ پاک ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۲۱ صفر ۱۳۹۰ھ

میں نے تجھے طلاق دی میں نے تجھے چھوڑ دیا، میرا تجھ سے کوئی واسطہ نہیں، طلاق مغلطہ پڑ جائے گی

### ﴿س﴾

میں ایک ذی ہوش پڑھا لکھا ساڑھے انتیس سال کا نوجوان ہوں۔ میری شادی آج سے پانچ سال قبل میری پھوپھی زاد بہن سے ہوئی تھی۔ وہ ایک بد زبان گستاخ اور نافرمان ثابت ہوئی۔ میں نے حالات کو بہت سبھانے کی کوشش کی مگر حالات بد سے بدتر ہوتے گئے۔ بالآخر میں نے تنگ آ کر دسمبر ۱۹۶۹ء کو یعنی ۵ رمضان المبارک کو اسے کہہ دیا کہ میں نے تمہیں طلاق دی۔ میں نے تمہیں چھوڑ دیا۔ تیرا میرا کوئی واسطہ نہیں۔ اس کے دو روز کے بعد تمام گھر والوں نے مجھے مجبور کیا کہ مصالحت کر لیں۔ چنانچہ میں نے مسئلہ دریافت کیا تو اس کو طلاق رجعی قرار دیا گیا۔ چنانچہ میں نے از روئے شریعت رجوع کر لیا۔ اس سے تقریباً ایک ماہ کے بعد حالات بدتر ہو گئے اور وہ اپنی نافرمانیوں پہ آگئی میں نے اس سے تنگ آ کر کہا میں نے تمہیں طلاق دی۔ میں نے تمہیں طلاق دی۔ تیرا میرا کوئی واسطہ نہیں۔ تو اب میری پھوپھی زاد بہن رہ گئی ہے۔ تو یہاں سے چلی جا تو اب ایک مطلقہ عورت ہے۔ اس کے بعد لوگوں نے پھر مصالحت کی کوشش کی مگر میں اس قدر تنگ آ چکا تھا میں نے اپنے دوستوں کو جنہوں نے مجھے بری طرح گھیر رکھا تھا میں نے کہا میں نے اس کو طلاق دی ہے۔ اس سے میرا کوئی واسطہ نہیں۔ اس سے اگلے روز میری والدہ اور چچی آئیں انہوں نے کہا کہ تو اس سے صلح کیوں نہیں کرتا۔ میں

نے کہا اسے طلاق دے دی ہے۔ میرا اس سے کوئی رشتہ نہیں۔ اس کے بعد باتوں کا سلسلہ چلتا رہا۔ آج یعنی پورے تین ماہ اور تیس دن کے بعد میرے خاندان والے آئے اور کہنے لگے تیرا کچھ نہیں بگڑا تو مان جا ہم ذمہ اٹھاتے ہیں۔ میں نے کہا میں شریعت کے مطابق کام کروں گا۔ ویسے وہ عورت میرے مکان پہ ہے اور عدت کے دن گزار رہی ہے۔ میں نے اس سے رجوع نہیں کیا۔ آپ سے درخواست ہے کہ مجھے از روئے شریعت مسئلہ سے مستفید فرمائیں۔

ریاض حسین قریشی محلہ شیخوپورہ ضلع مظفر گڑھ

### ﴿ج﴾

صورۃ مسئلہ میں یہ عورت مطلقہ مغلظہ ہو چکی ہے۔ بغیر حلالہ کے دوبارہ اس خاوند کے ساتھ نکاح جائز نہیں۔ لقولہ تعالیٰ الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان (الی قولہ تعالیٰ) فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ الا یہ بقرہ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۲۸ صفر ۱۳۹۰ھ

ڈھیلا یا ٹشو پیپر سے صفائی کے بعد پانی سے استنجا ضروری ہے یا نہیں

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ زید کہتا ہے کہ ڈھیلا پتھر یا کپڑا وغیرہ سے ناپاکی دور کرنے کے بعد مزید پانی سے استنجا کرنا بہتر ہے مگر ضروری نہیں بلکہ مستحب ہے۔ اگر یہ نہ ہو سکے یا دہرے یا پردہ کی جگہ یا استنجا کے لیے برتن میسر نہ آئے تو وضو کر کے نماز پڑھ لے اور اگر درمیان نماز مستحب پانی کا بھولا ہوا استنجا یاد آ جائے کہ نہیں کیا گیا یا برتن پردے کی جگہ یاد آ جائے تو اس صورت میں نماز کو توڑ کر استنجا کرنے کی ضرورت نہیں کہ یہ استنجا مستحب ہے بکر کہتا ہے چونکہ اس میں فضیلت ہے اس لیے اگر نماز کی حالت میں پانی سے مستحب استنجا کا نہ کرنا یا برتن یا پردے کی جگہ ذہن میں آ جائے تو نماز توڑ کر مستحب استنجا کر کے پھر نماز ادا کرنی چاہیے اور جو نماز ادا کر لی گئی ہو اسے بھی دہرایا جائے۔ براہ کرم شرعی صحیح فیصلہ سے آگاہ فرمادیں کہ زید اور بکر دونوں میں کس کا نظریہ صحیح ہے۔ بینوا تو جروا

محمد عرفان قادری ٹنڈو آدم ضلع راولپنڈی

### ﴿ج﴾

والغسل سنة ویجب ان جاوز المخرج نجس درمختار ص ۳۳۸ ج ۱ وفی موضع آخر منه ص ۳۱۶ ج ۱ و عفی عن قدر درهم وان کره تحریم فیجب غسله وما دونه تنزیها فیسن وفوقه مبطل فیفرض اه۔ ان جزئیات سے معلوم ہوا کہ اگر نجاست مخرج سے متجاوز نہیں ہوئی تو استنجا پانی سے سنت ہے اور اگر متجاوز ہو گئی تو اگر قدر درهم سے زائد نہیں ہوئی تو دھونا واجب ہے اور اگر زائد ہو گئی تو دھونا فرض ہے۔ اگر نماز میں یاد آیا تو صورت اخیرہ میں نماز باطل ہو جائے گی اور دوسری صورت میں مکروہ تحریمی ہو گئی اور پہلی میں مکروہ تنزیہی۔ پس صورت اخیرہ میں نماز توڑ دے اور دوسری میں پوری کر کے اعادہ کر لے اور پہلی میں اعادہ بھی ضروری نہیں۔ کذا فی امداد الفتاویٰ ص ۸۷ ج ۱) فقط واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۳ ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ

نابالغہ لڑکی سے روزہ کی حالت میں مباشرت یا جلق سے صرف قضا لازم ہے یا کفارہ بھی  
روزہ کی حالت میں بھول کر مباشرت کرنا، بیوی سے بوس و کنار کرنا

### ﴿س﴾

(۱) کیا فرماتے ہیں حالت روزہ میں نابالغ لڑکی سے صحبت یا جلق جان بوجھ کر کی جائے تو قضا واجب ہوگی یا کفارہ۔

(۲) روزہ یاد نہیں رہا اور زنا کیا تو کیا روزہ فاسد ہو گیا اور اگر فاسد ہو گیا تو کفارہ واجب ہوگا یا قضا۔

(۳) سحری کھا کر سو گئے اور یاد نہ رہا کہ سحری کھا چکے ہیں اور آنکھ کھلنے پر صحبت کر لی پھر دیکھا کہ دن پڑھ

چکا ہے کیا روزہ فاسد ہو گیا اور قضا واجب ہوگی یا کفارہ۔

محمد رفیق خانیوال

### ﴿ج﴾

(۱) نابالغہ لڑکی کے ساتھ جماع کرنے کی صورت میں اگر دخول ہو گیا تو کفارہ اور قضا دونوں واجب ہیں اگر نہ ہوا اب اگر انزال نہیں ہوا تو روزہ فاسد نہیں اور اگر ہوا تو فقط قضا واجب ہے کفارہ نہیں اور ہاتھ سے اگر منی کو خارج کر دیا تو فقط قضا واجب ورنہ روزہ فاسد نہیں۔



(۲) روزہ فاسد نہیں اور زنا کا گناہ ہوگا۔

(۳) سحری کھانے کے بعد اٹھے اور خیال تھا کہ رات باقی ہے اور واقع میں طلوع فجر ہو چکی تھی تو فقط قضا واجب ہے اور خیال بھی یہی ہے کہ صبح صادق ہو گئی ہے اور فی الواقع بھی دن تھا تو کفارہ و قضا دونوں لازم ہیں۔ سحری کھانے کو بھولنے کا مفہوم نہیں سمجھ سکا۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۲۱ رجب ۱۳۷۵ھ

## حبلی من الزنا کا نکاح منعقد ہوتا ہے یا نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) اگر کنواری بالغہ لڑکی کا نکاح کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ حاملہ ہے تو اس کا کیا حکم ہے۔ کیا شریعت میں نکاح درست ہے یا وضع حمل کے بعد پھر دوبارہ نکاح کیا جائے۔

(۲) کپاس قبل از وقت کرنے پر شریعت کا کیا حکم ہے۔ صورت یہ ہے کہ مشتری کپاس بائع کپاس کو تخمیناً ۵/۴ ماہ قبل موسم کے معینہ مقدار کپاس کی قیمت ادا کر کے اس سے عہد لیتا ہے کہ تم مجھے اس ماہ کی پندرہ تاریخ کو کپاس دے دینا۔ کپاس کے فروخت کرنے والا پیسے عہد کرتے وقت لے لیتا ہے۔ پھر کپاس کے رسم میں کپاس دے دیتا ہے۔ کیا یہ صورت خرید و فروخت جائز ہے یا نہیں۔

سائل عاشق محمد ارمین سیٹھ اسٹیشن راجا رام تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان

﴿ج﴾

(۱) نکاح درست ہے۔ البتہ نکاح کرنے والا زانی کے علاوہ دوسرا کوئی ہو تو وضع حمل سے قبل اس سے مجامعت نہیں کر سکتا اور اگر خود زانی ہو تو مجامعت بھی کر سکتا ہے۔ بہر حال نفس نکاح دونوں صورتوں میں درست ہے۔

(۲) کپاس کا اس طرح سے فروخت کرنے کو بیع سلم کہتے ہیں بیع سلم میں شرائط کا لحاظ کرنا ضروری ہے۔ وہ یہ کہ کپاس کا نوع، صفت، وزن اس کے بدلہ رقم معیاد ادائیگی، مثلاً فلاں مہینہ کی فلاں تاریخ مکان ادائیگی (کہ فلاں جگہ ادا کر کے دوں گا) سب طے ہوں کسی قسم کا شبہ نہ ہو۔ نیز یہ بھی ضروری ہے کہ عقد کرنے سے لے کر معیاد ادائیگی تک کپاس بازار میں ہر وقت مل سکے۔ نیز عقد کرتے وقت وعدہ بیع کے الفاظ نہ کرے بلکہ حتماً کہہ دے کہ میں نے کپاس بدیں شرائط فروخت کر دی۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کفارہ ظہار، یمین اور صیام وغیرہ مدرسہ میں داخل کرنا درست ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ آیا کفارات ظہار و حلف و صیام کا مدارس عربیہ کے ذریعہ بایں طور ادا کرنا جائز ہے یا نہیں کہ مکفر دس یا ساٹھ مساکین کے دو وقتہ کھانے کی قیمت لگا کر رقم کفارہ مدرسہ میں داخل کرادے۔ بصورت جواز اہل مدرسہ کو مد کی تصریح ضروری ہے یا نہیں۔

نیز اس صورت میں فقط روٹی کی قیمت لگائی جائے یا ترکاری و سالن کی بھی۔ جبکہ فقہاء نے تصریح کی ہے کہ گیہوں کی روٹی تو روکھی بھی کافی ہے اور دوسری چیزوں کی روٹی کے ساتھ ترکاری بھی ضروری ہے۔ بینو اتو جروا فقط چوہدری نذیر احمد کلرک بنگ آف بہاولپور

﴿ج﴾

مدرسہ میں اگر طلبہ کے کھلانے میں لگا دے تو درست ہے۔ بشرطیکہ کفارہ میں دس طلبہ کو یا روزہ کے کفار میں ساٹھ طلبہ کو بہ نیت کفارہ دونوں وقت کھلائے یا بقدر فطرہ پر ایک کو نصف صاع (پونے دو سیر) گندم یا اس کی قیمت دیوے یا کفارے کے پورے روپے کا کپڑا خرید کر محتاج طلبہ کی ملک کر دے۔ یہ بھی درست ہے لیکن اگر اس مصرف کے علاوہ مدرسین کی تنخواہ یا تعمیر وغیرہ کے کاموں میں جس میں تملیک محتاج بلا عوض نہیں ہوتی کفارے کی قیمت کو صرف کیا تو کفارہ ادا نہیں ہوگا۔ اس طرح آٹھ دس برس کے بچوں کو جو کہ قریب البلوغ نہ ہوں کھانا کھلانے سے کفارہ ادا نہیں ہوتا۔ البتہ اگر ان کو مقدار کفارہ دے دے تو درست ہے۔

عبید اللہ عفا اللہ عنہ

اگر کوئی شخص کہے کہ میں دوبارہ فلاں گناہ کروں

تو حضور کی شفاعت نصیب نہ ہو اور پھر کر گزرے تو کیا حکم ہے

﴿س﴾

(۱) اگر کوئی شخص کسی گناہ پر یہ کہہ دے کہ میں آئندہ یہ گناہ کروں گا تو مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش نصیب نہ ہو تو اس گناہ کرنے پر کیا صورت ہو سکتی ہے۔

(۲) اگر کوئی شخص کہہ دے کہ میں یہ کام کروں تو میں کافر ہو جاؤں تو وہ کام کر لیا جائے تو کیا وہ شخص کافر

ہوگا۔

### ﴿ج﴾

(۱) گناہ سے احتراز کرے کفارہ لازم نہیں آتا۔

(۲) کفارہ لازم نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم  
حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۶ ربیع الاول ۱۳۹۳ھ

لڑکی کے باپ اگر نہ ہوں تو متولی نکاح ماموں ہوگا یا سوتیلی بہن  
شوال میں روزے رکھنے کی منت مانی تھی لیکن روزے ربیع الاول میں رکھے اب کیا حکم ہے  
میت کے گھر سے فوتگی کے دن کھانا کھانا

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مسائل ہذا میں کہ

(۱) زید کی زوجہ ہندہ سے دو لڑکیاں ہیں۔ ہندہ کے فوت ہو جانے کے بعد زید نے زینب سے شادی یعنی  
دوسرا نکاح کیا اور مسماۃ زینب سے ایک لڑکی بنام حلیمہ پیدا ہوئی۔ بعد میں زید بقضا الہی فوت ہو گیا یہ لڑکی بنام  
حلیمہ اور اس کی والدہ زید کے چچا زاد بھائی کے گھر رہتی تھیں بعد میں زینب نے اپنے بھائی کے گھر میں رہائش کر  
لی۔ اب حلیمہ کے نکاح کرنے میں شرعاً کون ولی ہو سکتا ہے اور کون نکاح کر سکتا ہے آیا ماموں اور والد اور یا سوتیلی  
بہنیں بحوالہ تحریر فرمادیں۔

(۲) ایک شخص نے منت مانی ہے کہ میرا فلاں کام سرانجام ہو جائے تو میں ماہ شوال میں دس روزے رکھوں  
گا لیکن کام ہو جانے کے بعد کسی وجہ شرعی یا غیر شرعی کے ماہ شوال میں روزے نہیں رکھ سکا اور ماہ ربیع الاول میں  
رکھ لیے آیا منت ادا ہو جائے گی یا نہ کیونکہ گرمیوں میں دن بڑے ہوتے ہیں اور سردیوں میں چھوٹے ہوتے  
ہیں۔

(۳) عام لوگوں کا طریقہ یہ ہے کہ خیرات متوفی کے گھر سے اس دن کرتے ہیں جس دن کہ تمام لوگ اور  
رشتہ دار غیر رشتہ دار آئیں۔ آیا ایسا کرنا اور کھانا درست ہے یا نہ۔

(۴) بعض لوگ نماز جنازہ کی تاکید پر عمل کرتے ہوئے نماز جنازہ دوپہر کو لے جاتیں تو کیسا ہے۔ نماز  
جنازہ درست ہے یا نہ اور ایسا کرنا جائز ہے یا تاخیر درست ہے۔ دیگر میت کو دفن کرنے میں تاخیر کرتے ہیں تاکہ  
تمام رشتہ دار آجائیں یہ کرنا ٹھیک ہے یا نہ۔ بیوا تو جروا

### ﴿ج﴾

(۱) حلیمہ کا اگر کوئی جدی قریب یعنی عصبہ ہو تو وہی اس کے نکاح کا ولی ہے۔ اگر کوئی عصبہ معلوم نہ ہو سکے تو والدہ کو اس کے نکاح کا اختیار ہے۔ البتہ اگر حلیمہ بالغ ہو چکی ہے تو مختار ہے۔ وعند عدم العصبۃ کل قریب یرث الصغیر والصغیرۃ من ذوی الارحام (امی ان قام) والاقرب عند ابی حنیفۃ الام ثم البنت الخ عالمگیری باب الاولیاء من کتاب النکاح ص ۲۸۳ ج ۱۔

(۲) بغیر عذر شرعی کے ایسا کرنا گناہ ہے۔ البتہ کسی شرعی عذر سے تاخیر کر سکتا ہے لیکن قضا دونوں صورتوں میں کرنی ہوگی کذا فی کتب الفقہ۔

(۳) ان دنوں میں میت کے گھر نہیں کھانا چاہیے بلکہ ان کو کھلانا چاہیے۔ قال فی الفتح ص ۱۰۲ ج ۲ قبیل باب الشہید ویستحب لجیران اہل المیت والاقرباء الا باعد تھیۃ طعام لہم یشبعہم یومہم ولیلتہم لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم اصنعوا لال جعفر طعاماً فقد جاءہم ما یشغلہم (الحديث) وقال ایضاً ویکرہ اتخاذ الضیافۃ من اہل المیت الخ وفی البزازیۃ ویکرہ اتخاذ الطعام فی الیوم الاول والثالث وبعد الاسبوع الخ شامی کتاب الجنائز ص ۲۴۰ ج ۲۔

(۴) اگر جنازہ وقت مکروہ سے پہلے کے وقت کامل میں حاضر ہو چکا ہے پھر تو تاخیر کر کے وقت مکروہ میں پڑھنا ہرگز جائز نہیں بلکہ وہ نماز جنازہ علی القول المختار ادا ہی نہیں ہوئی اور اگر وقت مکروہ ہی میں حاضر ہوا تو اس مکروہ وقت میں ہی پڑھنا جائز ہے اور تاخیر کر کے وقت کامل میں ادا کرنا بھی جائز ہے جس پر چاہو عمل کر سکتے ہو معمولی تاخیر کثرت جماعت کی وجہ سے جائز ہے اور احادیث میں صحابہ کرام سے ثابت ہے اور جیسا کہ آج کل رشتہ داروں کے لیے غیر معمولی تاخیر کی جاتی ہے جائز نہیں۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

گھروں اور قبرستان سے مدفون تعویذ نکالنا بے دینی کی بات ہے

### ﴿س﴾

ہمارے ٹھل شہر کے ایک مولوی صاحب نے چند ماہ بیمار ہونے کے بعد ایک بھوپہ (جنات وغیرہ کا عامل) کو منگوایا جس نے کچھ پڑھنے کے بعد ایک قبرستان میں سے ایک پرانہ بوتہ نکال لیا جس میں کچھ سوئیاں چھپی ہوئی تھیں۔ علاج کرتا رہا۔ بہر حال تھوڑے عرصہ بعد صحت مند ہو گیا کہتا ہے کہ سحر کیا ہوا تھا وہ مولوی صاحب اس بھوپہ کو سکھر ایک صوفی مزاج نیک آدمی کے پاس لے گیا کوئی بیماری تھی۔ وہاں بھی بوتہ وغیرہ نکال لیا۔ پھر کراچی



مفتی محمد شفیع صاحب کے پاس لے گیا اس کی بیوی بھی بیمار تھی اس کے بھی ایک قبرستان میں سے بوتہ وغیرہ نکال دیے۔ بہر حال ہمارے گاؤں میں وہ بھوپہ بلایا گیا اور وہ گھروں میں بوتے وغیرہ تعویذات نکال لیے جن میں مریض کے نام مع والدین کے درج تھے اور بوتہ کرنے والے کے نام بھی بتلا دیے۔ اب تو فتنہ و فساد و عداوت کا ماحول بن گیا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ گھروں میں ایسی ایسی جگہوں سے مٹی کھود کر بوتہ تعویذ وغیرہ نکالے ہیں جہاں کئی سالوں سے کسی قسم کا وہم و گمان اور نشان بھی ممکن نہیں کہ کوئی شے کھود کر دفن کی گئی ہے۔ اب تو اکثر موحدین لوگ پریشان اور شبہات میں پڑے ہوئے ہیں کہ یہ کیا معاملہ ہے اور اس کے بارے میں ہمیں کیا عقیدہ رکھنا چاہیے۔ آیا حق بات ہے یا گمراہ کن راہ۔ اگر غلط راستہ ہے تو ایسے مولوی صاحب کے بارے میں کیا فتویٰ ہے۔ آیا اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے۔

معرفت حضرت مولانا حضور الدین بدست علی محمد

### ﴿ج﴾

اس بھوپہ کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ جعل سازی سے کام کرتا ہے اور ایک سو روپیہ فیس لیتا ہے۔ یہ روپیہ کمانے کے لیے مکر و فریب ہے نہ تو اس پر یقین کیا جائے اور نہ ہی اُن سے خبریں دریافت کی جائیں۔ جو واقعات بیان کیے گئے ہیں سب بے اصل و بے سند ہیں۔ یخسلطون معها مائتہ کذبة کے باب سے ہیں۔ اللہ ان کے شر سے اہل اسلام کو محفوظ رکھے آمین۔

محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ

۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۳ھ

علم حاصل کرنا، حج پر جانا اور شادی کرانے میں سے کون سا کام زیادہ بہتر ہے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ زید جوان ہے اور قرآن مجید کا حافظ ہے۔ پڑھنے کا بھی بڑا شوق ہے اور حج کا بھی بڑا شوق ہے۔ چھوٹی عمر سے والدین کو بھی بڑا شوق تھا۔ خدا کے فضل سے اب والدین کی وفات کے بعد قرآن مجید حفظ کیا ہے اس کے بھائی موجود ہیں لیکن خرچ وغیرہ کچھ نہیں دیتے زید اپنی مزدوری سے خرچ پورا کرتا ہے۔ اب زید کے پاس ایک ہزار روپیہ ہے جس سے جہاز کا کرایہ پورا ہو سکتا ہے اور بھائی تو کہتے ہیں کہ اس رقم سے تو شادی کرالے شادی جاہلوں کی طرف ہوتی ہے زید کا ارادہ ہے کہ علم سے فارغ ہو کر شادی کرالوں گا۔ زید کی عمر اب بائیس سال ہے۔ علم پڑھنے تک تیس سال کی ہو جائے گی اور اس سال قرآن رمضان شریف میں پہلی دفعہ سنانا ہے۔ کرایہ صرف گاڑی جہاز کا کرایہ ہے۔ باقی سامان لینے کے لیے نہیں کیا میں کسی

سے ادھار لے کر یا کسی کا مال لا کر دینے کے لیے رقم لے جاسکتا ہوں یا کہ نہیں۔ اب آپ سے یہی مشورہ ہے کہ حج کو جانا بہتر ہے یا علم پڑھنا یا جس طرح گھر والے شادی کے متعلق کہتے ہیں کروں جس طرح میرے لیے بہتر ہو اس طرح کروں۔ دوسری بات یہ ہے کہ شادی پر رقم زیادہ خرچ ہوتی ہے اتنی رقم میرے پاس نہیں ہے۔ اتنی عمر اس لیے ہوگئی کہ والدین بیمار تھے ان کے پاس خدمت کے لیے رہا ان کی وفات کے بعد پڑھنا شروع کیا۔ بندہ کی دلجوئی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ بینواتو جروا

### ﴿ج﴾

اگر یہ رقم حج کرنے سے کم ہے اور شادی کرنے کا حد سے متجاوز شوق نہیں ہے تو آپ علم پڑھنے میں مشغول رہیں کیونکہ علم کا سیکھنا فرائض کا فرض ہے۔ واجبات کا واجب ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

متولی اوقاف کو مسجد کے صحن میں دکانیں بنانا جائز نہیں ہے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ ایک مسجد مدت مزید و مدید سے مسجد ہی کی صورت میں شب و روز مسجد گاہ عالم بنی چلی آ رہی ہے۔ آج کسی مصلحت کی بنا پر متولی یا اوقاف کمیٹی کا مختار آفیسر مسجد کا صحن توڑ کر بازار کی دکانیں بنا کر کرایہ پردے سکتا ہے یا نہیں۔ جبکہ عام مسلمان بھی احترام مسجد کے پیش نظر اس امر کو مذموم سمجھ کر احتجاج بھی کر رہے ہیں۔ تو کیا متولی یا اوقاف کے آفیسر کو یہ حق حاصل ہے کہ مسجد کو دکانیں بنالے۔ بینواتو جروا

المستفتیان جمع اہل اسلام

۲۰ ذی قعدہ ۱۳۹۰ھ

### ﴿ج﴾

مسجد ہو جانے کے بعد قیامت تک وہ مسجد ہوتی ہے۔ لہذا مسجد کے صحن کو توڑ کر وہ دکانیں مسجد کی آمدنی میں اضافہ کے باعث ہوں جائز نہیں۔ مسجد بننے سے قبل مسجد کی مصلحت کے پیش نظر زمین کے نیچے دکانیں ہیں لیکن مسجد ہو جانے کے بعد اس کے کسی حصہ کو بھی دوسرے کام میں نہیں لگایا جاسکتا۔ فتاویٰ عالمگیری ص ۲۵۵ ج ۲  
الباب الحادی عشر فی المسجد من کتاب الوقف میں ہے اذا اراد انسان ان يتخذ تحت المسجد حوانیت غلة لمزمة المسجد او فوقه ليس له ذلك۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۱ ذوالقعدہ ۱۳۹۰ھ

کیا بیوی کو طلاق دینے کے بعد دو سالہ بیگی کو والد اپنے پاس رکھ سکتا ہے  
اگر مکان مطلقہ بیوی کے نام ہو تو طلاق کے بعد شوہر اس مکان کا مطالبہ کر سکتا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) زید نے ایک ایکڑ اور چند مرے زمین خریدی زید کی اس ضلع میں پہلے کوئی زمینداری نہ تھی تو قانون ایوبی کے تحت اس زمین کا انتقال چار فردوں پر بطور سکنی یعنی مکان رہائش کے لیے ہوا جو کہ اس کے کنبہ کے آدمی تھے۔ ایک زوجہ اور ایک لڑکا اور ایک لڑکی اور ایک خود زید تھا۔ چند دن کے بعد زید نے دوسری شادی کی پھر اس کی پہلی گھر والی اور کنبہ والوں نے زید کے ساتھ شرارت اور ناچا کی پیدا کر دی جس کی وجہ سے زید نے چھ سات ماہ کے عرصہ بعد پہلی گھر والی کو مطلقہ کر دیا اور آپ وہ مکان اور زمین بوجہ شرارت کے چھوڑ کر دوسری جگہ کسی کی مزارعت میں رہائش پذیر ہے۔ اب زید نے لڑکی کا بیاہ کر دیا اور لڑکا اور ایک لڑکی جو اس عورت کے پاس ہیں پہلے بھی دونوں لڑکیوں اور لڑکے کا خرچ و خوراک زید ادا کرتا رہا۔ اب زید کا ارادہ ہے کہ لڑکا جو دس گیارہ سال کی عمر کا ہے اپنے پاس قابو میں رکھے اور لڑکی چھوٹی ہے وہ تقریباً دو سال کی ہے زید چاہتا ہے کہ وہ بھی میرے پاس ہو میں خرچ و خوراک کو برداشت نہیں کر سکتا۔ کیا وہ اس لڑکی کو شرعاً اپنے پاس رکھ سکتا ہے یا نہ۔ مفصلاً بحوالہ کتب تحریر فرمادیں۔

(۲) زید مطلقہ گھر والی کا مہر ادا کر چکا ہے۔ اب زید اپنی زمین کا مطالبہ کرتا ہے جو کہ ایوبی قانون کے تحت اس کی مطلقہ گھر والی کے نام سکنی مکان کی خاطر انتقال ہوا تھا کیونکہ زمین کی رقم زید نے ادا کی تھی۔ اب اس کا سرور گھر والی وہ زمین زید کو دینے سے انکار کرتے ہیں۔ کیا شرعاً زید کو اس زمین کے متعلق مطالبہ کرنے کا حق حاصل ہے؟

﴿ج﴾

(۱) واضح رہے کہ بچوں کی پرورش کرنے اور اپنے پاس رکھنے کا حق باپ سے پہلے ماں کا ہوتا ہے۔ خواہ نکاح میں ہو یا اس کو طلاق مل گئی ہو۔ بشرطیکہ اس نے طلاق مل جانے کے بعد ان بچوں کے غیر ذی محرم شخص سے نکاح نہ کیا ہو۔ اس کے بعد ماں اپنے لڑکے کو سات سال کی عمر تک اپنے پاس رکھنے کا حق رکھتی ہے۔ سات سال عمر ہو جانے کے بعد اس کا باپ اس سے چھین سکتا ہے اور شرعاً اب باپ کا حق ہو جاتا ہے۔ اسی طرح قول مفتی بہ کے مطابق لڑکی کو ماں نو سال کی عمر تک اپنے پاس رکھنے کا حق رکھتی ہے اس کے بعد والد اس سے چھیننے کا حق رکھتا



ہے اور نفقہ دوران تربیت ماں میں ان بچوں کا والد کے ذمہ ہوگا۔

صورت مسئلہ میں لڑکے کی عمر چونکہ سات سال سے زائد ہے اس لیے والد اس کی ماں سے لے سکتا ہے اور لڑکی چونکہ چھوٹی ہے اس لیے ماں اس کو نو سال کی عمر تک اپنے پاس رکھ سکتی ہے اور اس دوران میں اس لڑکی کا خرچہ اس کے باپ کے ذمہ ہوگا۔ کما قال فی الہدایۃ ص ۴۱۲ ج ۲ واذا وقعت الفرقة بین الزوجین فالام احق بالولد والنفقة علی الاب الخ وکل من تزوجت من هؤلاء یسقط حقها لما روینا وفی الدر المختار مع شرحہ ردالمحتار ص ۵۶۶ ج ۳ باب الحضانه (والحاضنة) اما او غیرها (احق بہ) ای بالاعلام حتی یتعنی عن النساء وقدر بسبع وبہ یفتی وبنت احدی عشرۃ مشتہاۃ اتفاقا زیلعی (وعن محمد ان الحکم فی الام والجدۃ کذا لک) وبہ یفتی لکثرة الفساد زیلعی۔

(۲) بشرط صحت واقعہ زید مذکور ہی اس ساری زمین کا مالک ہے وہ خود ہی ایجاب و قبول کر چکا ہے اور خود ہی رقم ادا کر چکا ہے۔ کسی مصلحت کی بنا پر کاغذات سرکاری میں بیوی اور بچوں کے نام بھی انتقال میں شامل کرنے سے بیوی بچے اس کے مالک نہ بنیں گے۔ کیونکہ صرف نام پر لکھنے سے ہبہ نہیں ہو جاتا۔ جب تک کہ مقصود ہبہ کرنا نہ ہو نیز ظاہر ہے کہ یہ زمین مشترکہ ہے ہر ایک لڑکے لڑکی بیوی اور اس کا حصہ علیحدہ علیحدہ نہیں ہے۔ تو یہ مشاع ہوگا اور ہبہ مشاع محتمل قسمت کا جائز ہی نہیں ہوتا۔ لہذا زید ہی اس ساری زمین کا مالک شمار ہوگا اور وہ اس کے مطالبہ کا حق شرعاً رکھتا ہے۔ جیسا کہ امداد الفتاویٰ ص ۲۱ ج ۳ پر ہے۔ ”رکن بیع کا ایجاب و قبول ہے جن کے درمیان ایجاب و قبول ہوا بیع اسی کی ملک ہوگی پس زید نے اگرچہ بمصلحت اپنے بیٹے کے نام سے معاش خرید کی۔ زید ہی کی ملک ہوگی نظیر اس کی بیع تلجیہ ہے الخ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۲۱ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

جو رقم والدین کی طرف سے نفلی حج بدل کے لیے مختص کی گئی ہو کیا مدرسہ میں خرچ کی جاسکتی ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ اید کے والدین فوت ہو گئے اور انہوں نے اپنے حج کرانے کی وصیت نہیں کی تھی۔ زید اپنی رقم سے چند سال حج والدین متوفین کی طرف سے کوشش کرتا رہا لیکن موجودہ حالات



کے پیش نظر اب درخواست حج منظور ہونے سے ناامید ہو چکا ہے۔ کیا یہ رقم ایصال ثواب کے لیے مدرسہ اسلامی میں کتب دینیہ کے لیے صدقہ جاریہ حاصل کر سکتا ہے یا نہیں۔

زید بڑھاپے اور چند بیماریوں کی وجہ سے قابل حج نہیں رہا۔ بوجہ حالات موجودہ حج بدل بھی نہیں کر سکتا۔ تو یہ زید بھی اپنی رقم صدقہ جاریہ کی غرض سے ثواب حاصل کر سکتا ہے یا نہیں۔ بینواتو جروا

المستفتی حضرت مولانا سراج الدین صاحب  
مدرس مدرسہ عربیہ با مقام ٹھٹھہ گھلوان تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان

### ﴿ج﴾

جب زید کے والدین نے وصیت نہیں کی تو یہ حج ان کی طرف سے ان کے لڑکے پر واجب نہیں۔ صرف تبرع اور احسان ہے اور اس صورت میں وہ رقم اگر صدقہ کر دے اور اسلامی مدرسہ میں کتب حدیث خرید کر دے دے تو یہ صدقہ جاریہ ہوگا۔ جس کا بڑا ثواب ہوگا۔

خود ایک دفعہ حج واجب ہونے پر کسی طرح حج کی فرضیت سے سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ جب تک خود حج ادا نہ کرے یا دائمی علالت میں حج بدل نہ کرا لے اگر اس پر قادر نہ ہو تو مرنے سے قبل اپنے مال کی تہائی میں حج کے لیے وصیت کرے گا لیکن اس حج کے لیے کوئی رقم شرعاً مخصوص نہیں ہوتی۔ اگر موجودہ رقم صدقہ کر دے تو دوسری رقم سے حج ادا کر سکتا ہے اور اس رقم کا صدقہ کرنا موجب ثواب ہوگا۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۲ صفر ۱۳۷۹ھ

اسلام میں سالگرہ منانے کی کوئی حقیقت نہیں ہے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ یہاں یہ رواج چلا آ رہا ہے کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد جب سال پورا ہوتا ہے تو اس دن خوشی مناتے ہیں موم بتی جلاتے ہیں دوست و احباب کو دعوت دی جاتی ہے۔ جس کا نام سالگرہ رکھتے ہیں اور یہ اس طرح ہر سال سالگرہ مناتے ہیں اس کی شرعی حقیقت کیا ہے۔ بینواتو جروا

المستفتی قمر الدین آفیسر زکالونی ملتان

### ﴿ج﴾

واضح رہے کہ اسلام میں سالگرہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ میں اس کا

کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ اس کے علاوہ اس میں کچھ ایسے امور بھی کیے جاتے ہیں جو شرعاً جائز نہیں ہوتے۔ مثلاً موم جتی وغیرہ کے رسوم جو بدعات ہیں۔ اس کا مرتکب ہونا بھی پڑتا ہے لہذا سالگرہ کے رسوم اور دعوت میں شرکت سے اجتناب ضروری ہے۔ کل بدعة ضلالة و کل ضلالة فی النار۔ الحدیث فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۵ رجب ۱۳۸۹ھ

کیا بیوی کے نکاح سے انکار کرنے سے طلاق پڑ جائے گی

جس شخص نے چار سال سے جوان بہن گھر بٹھائی ہو اس کی بجائے کسی اور کو امام ہونا چاہیے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) مثلاً زید کا ایک لڑکی نابالغ کے ساتھ نکاح تھا لیکن اس نے ایک اور لڑکی کے ساتھ نکاح کر لیا۔ اس دوسرے نکاح کی خبر جب اس نابالغ لڑکی کی والدہ کو ہوئی تو اس نے مارشل میں دعویٰ کر دیا اس نے دوسری جگہ نکاح کیوں کیا ہے۔ تو جب وہ عدالت میں پیش ہوا اور اس سے مارشل لاء کے فوجی افسر نے دریافت کیا کہ تو نے دوسری جگہ نکاح کیا ہے تو زید نے اور اس کے دو بھائیوں نے صاف انکار کر دیا کہ اس نے دوسری جگہ کوئی نکاح نہیں کیا اور اس کے دو بھائیوں نے کہا یہ ٹھیک کہتا ہے تو کیا اس کے کہنے پر کہ میرا دوسرا نکاح نہیں ہے طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں۔ اگر وہ واقع ہوگی تو کون سی طلاق واقع ہوگی۔

(۲) زید نے ایک ہمشیرہ بٹھا رکھی ہے جس کی عمر اس وقت تقریباً پینتیس سال ہے۔ دو دفعہ طلاق کنواری کی لی ہوئی ہے۔ تیسری جگہ نکاح کر دیا ہے چار سال ہو چکے ہیں شادی نہیں کرتا کیا ایسا آدمی اذان پر مقرر کیا جائے یا نہیں۔ نماز پڑھا سکتا ہے یا نہیں۔ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں جو عبارت تحریر کر کے جناب کی خدمت میں پیش ہے بالکل صحیح ہے۔ شرع محمدی کی رو سے فتویٰ دیا جائے۔ بینوا تو جروا

﴿ج﴾

(۱) اول یہ تو انشاء نہیں ہے اور اس سے قطع نظر نیت بھی طلاق کی نہیں ہے۔ لہذا نکاح باطل نہیں ہوا۔  
الحاصل ان الفاظ سے کہ دوسری جگہ نکاح نہیں کیا طلاق واقع نہیں ہوتی۔ فی العالمگیریۃ ۵۷۳ ج ۱  
الفصل الخامس فی الكتابات لو قال لها لا نکاح بینی و بینک او قال لم یبق بینی و بینک نکاح یقع الطلاق اذا نوى اھ

(۲) اذان اور امامت جیسے اہم فریضہ کو زید کے علاوہ کسی اور دیندار کے سپرد کیا جائے۔ اپنی ہمشیرہ کا بار بار نکاح کرانا اور پھر طلاق حاصل کرنا ایسا مذموم فعل ہے کہ اس کے مرتکب کو منصب امامت و اذان پر فائز نہ رکھا جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۲۰ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۹ھ

## نابالغ کی اذان جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ نابالغ بچہ اذان کہہ سکتا ہے اگر نہیں کہہ سکتا تو کتنی عمر شرط ہے اور کیا شرائط ضروری ہیں۔ جبکہ اذان کہنے والا عاقل بھی ہے اور کسی قسم کا کوئی جنون وغیرہ بھی نہیں ہے۔ مینواتو جروا حافظ قاری تاج محمود

﴿ج﴾

لڑکا اگر مرہق یعنی قریب البلوغ ہے تو اس کی اذان بلا کراہت بالاتفاق صحیح ہے۔ اگر غیر مرہق عاقل ہو تب بھی ظاہر الروایۃ میں کراہت نہیں ہے اور بعض روایات میں مکروہ ہے۔ درمختار ۳۹۱ ج ۱ میں ہے۔ ویجوز بلا کراہۃ اذان صبی مرہق وفي الشامی (قوله صبی مرہق) المراد به العاقل وان لم یراہق کما هو ظاہر البحر وغیرہ وفیل یکرہ لکنہ خلاف ظاہر الروایۃ الخ فقط واللہ تعالیٰ اعلم  
حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

## سگی چچی سے نکاح جائز ہے

کیا میت دفنانے کے بعد ۷۰ قدم کے فاصلہ پر دعا مانگنا درست ہے  
جو وضو نماز جنازہ کے لیے کیا گیا ہو اس سے دوسری نمازیں بھی جائز ہیں

﴿س﴾

بخدمت اقدس جناب مولانا صاحب کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین دریں مسائل کہ  
(۱) سگی چچی سے نکاح جائز ہے یعنی جیٹھ کے لڑکے سے نکاح کر سکتی ہے۔  
(۲) میت دفنانے کے بعد مسنون طریقہ کیا ہے۔

(۳) ستر قدم پر فاتحہ پڑھنی جائز ہے۔ اس کا ثبوت کتاب و سنت سے ہے۔ ستر قدم پر فاتحہ پڑھنی سنت ہے یا فرض یا واجب ہے۔ اگر رسم ہے تو اس کا چھوڑ دینا ثواب ہے یا گناہ۔  
(۴) جو وضو نماز جنازہ کے لیے کیا گیا ہو اس وضو سے نماز جمعہ یا دوسری کوئی نماز ہو اس وضو سے ادا ہو سکتی ہے یا نہیں۔

### ﴿ج﴾

(۱) چچا کی عورت محرم نہیں تو اس سے نکاح جائز ہے۔ لقولہ تعالیٰ واحل لکم ماوراء ذلکم۔  
(۲) دفن میت کے بعد کچھ وقفہ کے لیے میت کے اقرباء قبر کے پاس کھڑے رہیں یہ مسنون ہے۔ لما فی سنن ابی داؤد ص ۱۰۳ ج ۲ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من دفن المیت وقف علیہ فقال استغفروا لا خیکم واسألوا لہ التبثیت فانہ الآن یسئل۔ ولما روی عن عمرو بن العاص انہ قال وهو فی سیان الموت اذا انامت فلا تصحبنی نائحة ولا نار فاذا دفنتمونی فشنوا علی التراب شنائکم اقیموا حول قبری قدر ما ینحرا لجزور ویقسم لحمہا حتی استانس وانظر ماذا اراجع رسل ربی۔  
روایات بالا سے معلوم ہوا کہ میت کے لیے وہیں کھڑے ہو کر تثبت فی السوال اور مغفرت کی دعا مسنون ہے۔ اس کی بات محض لغو ہے۔

(۳) ایسی بدعات سے دین کو پاک کرنا واجب ہے۔  
(۴) یقیناً اس وضو سے سب نمازیں جائز ہیں جائز نہ سمجھنے والا محض جاہل ہے۔

احمد عفا اللہ عنہ

عورت کے ساتھ اس کی بھانجی کی لڑکی کو جمع کرنا جائز نہیں ہے، قربانی کا گوشت سید کو دینا جائز ہے اگر کسی شخص کے پاس دو سو درہم ہوں لیکن دو سو درہم کا جانور نہ مل سکتا ہو تو قربانی کیسے کرے جو حکومت کی اجازت کے بغیر کسی ملک میں تجارت کرتا ہو کیا اس کا مال جائز ہے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) ایک آدمی جس کا نام محمد رمضان ہے۔ اس نے ایک عورت سے شادی کر رکھی ہے۔ اب وہ اس کی بھانجی کی لڑکی سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ اپنی بیوی کی موجودگی میں اس کی بھانجی کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔



(۲) قربانی کا گوشت سید ہاشمی کو دینا جائز ہے یا نہیں۔

(۳) ایک آدمی کے پاس دو سو درہم نصاب کے مطابق موجود ہیں۔ مگر اس نصاب سے قربانی نہیں مل سکتی ہے۔

(۴) اگر کوئی آدمی مثلاً زید بغیر اجازت حکومت کے کسی دوسرے ملک میں جا کر تجارت کرتا ہے اور پھر گرفتار

ہو جاتا ہے یا کیا لوگوں کے لیے اس مال کا کھانا جائز ہے یا نہیں اور اگر راستہ میں قتل ہو گیا تو کیا سمگلر شہید ہوگا یا نہیں۔

بینوا تو جروا

### ﴿ج﴾

(۱) عورت اور اس کی بھانجی کی لڑکی کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔ قال فی الہندیۃ والاصل ان کل

امراتین لو صورنا احداہما من ای جانب لم یجز النکاح برضاع او نسب لم یجز الجمع

بینہما ہکذا فی المحيط ص ۲۷۷ ج ۱ وایضاً فی الہندیۃ فی بیان المحرمات وکذا بنات

الاخ والاخت وان سفلن او قال بعداً ہذا۔ وخیالات آبائہ وامہاتہ وعالمگیریہ ص ۲۷۳ ج ۱

(۲) قربانی گوشت واجب ہے مگر گوشت تقسیم کرنا واجب نہیں۔ اس لیے سادات کو دینا جائز ہے۔

(۳) نصاب چاندی کا دو سو درہم یعنی بقدر ساڑھے باون تولہ کے سکہ رائج الوقت سے ہے اور نصاب

سونے کا ساڑھے سات تولہ سونا ہے۔ اس وقت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت دس روپیہ تولہ کے حساب

سے ۵۲۵ روپے ہوگی۔ اس لیے کہا جائے گا کہ جس کے پاس حوائج اصلیہ کے علاوہ ۵۲۵ روپے باقی رہے وہ

صاحب نصاب ہے۔ موجودہ دو سو روپیہ جس کے پاس ہو وہ صاحب نصاب ہے دو سو درہم سے قربانی بآسانی کی

جاسکتی ہے۔

(۴) حلال طریقہ سے اس کا حاصل کیا ہو مال حلال شمار ہوگا اور اس کا کھانا جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۹ ذی الحجہ ۱۳۹۳ھ

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

بیوی کو ۲۲ ماہ سے نان نفقہ نہ دینے اور علماء کو ناشائستہ الفاظ سے یاد کرنے والے کا نکاح نہیں ٹوٹتا

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو بخوشی اپنے باپ کے گھر ملاقات کے

لیے بھیجا۔ مگر چند روز گزرنے کے بعد جو زیورات اپنی زوجہ کو بطور استعمال دیے تھے وہ واپس لے لیے اور عورت

کے والد نے جو چیزیں اپنی لڑکی کو دی تھیں وہ مال بلاوجہ زوج اور اس کے رشتہ داروں نے واپس لڑکی کے والد

کے گھر پہنچا کر رسیدگی مال جہیز بھی اس کے والد کو دے گئے ہیں۔ اس معاملہ کو تقریباً عرصہ بیس بائیس ماہ ہو چکے

ہیں کہ خاوند اپنی بیوی کو باپ کے گھر چھوڑ گیا کسی قسم کے روٹی کپڑا بیماری وغیرہ کی خبر نہ لی اور وہ اپنا سامان مثلاً کپڑا زیورات وغیرہ سنبھال کر لے گئے۔ اگر کوئی شخص اس کو سمجھاتا ہے تو الٹا وہ علم اور اہل علم کو نہایت ناشائستہ الفاظ میں یاد کرتا ہے کیونکہ لڑکی کا والد صاحب علم ہے۔ بیشتر اس معاملہ کو طے کرنے کے لیے شریعت کی طرف بلایا گیا ہے۔ نیز برادری و جرگہ کی طرف بھی اول تو آتا نہیں مگر جب آتا بھی ہے تو ان کے فیصلوں پر پابندی نہیں کرتا۔ لہذا اب جناب والا شان سے مندرجہ ذیل بات دریافت ہے کہ زوج جس نے جہیز کا مال لڑکی کے والد کو دے کر رسید لی ہے۔ عرصہ بیس بائیس ماہ سے نان و نفقہ کسی قسم کا ادا نہیں کیا اور نہ کوئی خبر لی۔ نیز علم و اہل علم کے خلاف اکثر دشنام درازی کرتا رہتا ہے۔ کسی فیصلہ کا پابند اپنے آپ کو نہیں کرتا۔ تو اس شخص کا اپنی زوجہ سے شرعی لحاظ سے اب تعلقات زوجیت باقی ہے یا نہ۔ علاوہ ازیں زوجہ نہایت دیندار و غیر ناشزہ ہے لیکن خاوند نے مجرمانہ طور پر یہ طریق اختیار کر لیا ہے۔ فقہاء کی عبارت سے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کا نکاح فاسد ہے۔

فصل فی تعزیر من استخف بالعالم طلقت امرأته۔

لہذا برائے مہربانی اس عبارت پر نظر کرم فرما کر تسلی بخش جواب بمعہ حوالہ جات کتب ارشاد فرمائیں۔



شخص مذکور محضت ہے۔ اس تعنت کی وجہ سے اس کا نکاح ختم نہیں ہوا البتہ عدالت کے ذریعہ تمسوخ نکاح حاصل کرنا درست ہے۔ اس لیے آسان صورت یہ ہے کہ خلع کر کے اس عورت کو خاوند سے آزاد کرالیا جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

عالم کی اہانت اگر دنیوی بغض و عداوت کی وجہ سے نہ ہو بلکہ محض علم دین ہی کی وجہ سے ہو تو بلاشبہ یہ اہانت کفر ہے اور کتب فقہ میں اسی اہانت کو کفر قرار دیا گیا ہے لیکن عام طور پر جو واقعات سے تجربہ ہوتا ہے عوام جو کسی عالم کی اہانت کرتے ہیں وہ محض علم کی وجہ سے نہیں ہوتی بلکہ اسباب زائد کی بنا پر ہوتی ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ اہانت بھی سخت گناہ کبیرہ ہے مگر اس کو کفر نہیں کہا جاسکتا۔ تکفیر مسلم کا معاملہ سخت اہم ہے اس میں عجلت اور جرات مناسب نہیں۔ کما صرح بہ فی البحر من کتاب المرتدین و بمثلہ صرح فی جامع الاصولیین اور علامت اس کی یہ ہے کہ یہ شخص سب علماء کی اہانت نہیں کرتے بلکہ صرف کسی خاص عالم کی کرتے ہیں۔ جس کے ساتھ کوئی واقعہ خاصہ پیش آتا ہو۔ ورنہ اگر محض علم کی وجہ سے اہانت کرتے تو سب کی کرتے۔

والجواب صحیح محمد انور شاہ غفر لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۲۱ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ

اگر لڑکے کا ارادہ نکاح کا ایک جگہ اور اس کی والدہ کا دوسری جگہ ہو تو کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ زید ایک جگہ شادی کرنا چاہتا ہے اور اس کی والدہ اور بہنیں کسی دوسری جگہ شادی کرنا چاہتی ہیں۔ جبکہ زید کا بڑا بھائی بھی زید کی خواہش کے مطابق شادی کا خواہشمند ہے۔ کیا فائیکو اما طب لکم الخ کے تحت زید کے لیے اس کی والدہ کی خواہش شرعاً حکم کا درجہ رکھتی ہے۔ اگر زید اپنی خواہش کے مطابق شادی کرے اور والدہ کی خواہش کو مد نظر نہ رکھے تو وہ گنہگار اور نافرمان تو نہیں کہلائے گا۔ یہ یاد رہے کہ زید جہاں شادی کرنا چاہتا ہے لڑکی کے چال چلن یا شرافت میں والدہ کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔ صرف ایک فرق ہے کہ زید کی خواہش والی لڑکی زید کے بڑے بھائی کی سالی ہے اور والدہ کی خواہش والی لڑکی زید کی چچا زاد بہن ہے۔ زید کی اپنی خواہش اپنی چچا زاد بہن سے اس کی اچھی شہرت نہ ہونے کی وجہ سے شادی کرنے کی نہیں ہے۔ بیوا تو جروا

محمد یونس منشی کچہری ملتان

﴿ج﴾

زید اگر اپنی خواہش کے مطابق بڑے بھائی کی سالی سے نکاح کرے (اگرچہ اس میں اس کی والدہ رائے نہیں دیتی بلکہ والدہ کی خواہش دوسری جگہ پر نکاح کرنے کی ہے) تو اس سے زید اپنی والدہ کا شرعاً نافرمان نہیں کہلائے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ ماجد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمد عبداللہ عنہ

۲۲ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ

مسلمانوں پر لازم ہے کہ بدکردار باپ بیٹے کو تبلیغ کریں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اندر میں صورت کہ ایک عورت کنواری جو بوجہ زنا حاملہ ہوئی۔ بصورت حمل اس کی شادی کر دی۔ خاوند نے اس فعل بد کے فاعل کا نام پوچھا عورت نے اپنے حقیقی علاقائی بھائی کا نام ذکر کیا ہے۔ اب اس فعل بد کا علم باپ کو بھی ہو گیا ہے لیکن بدستور باپ بیٹے کے تعلقات قائم دائم ہیں۔ نفرت وغیرہ نہیں اور نہ توبہ کی ہے۔ کیا ایسے لوگوں کے ساتھ برتاؤ از روئے شرع شریف کیسا ہے۔ جواب تحریر فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

حافظ امیر محمد

### ﴿ج﴾

اہل اسلام کو لازم ہے کہ باپ اور بیٹے کو اسلام اور ایمان کی تبلیغ کریں۔ کیونکہ معلوم ہوا ہے کہ باپ اور بیٹا دونوں بے نماز ہیں جو نماز نہیں پڑھتا اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ جب وہ نماز ہی نہیں پڑھتے تو ان سے ایسے افعال بد کا صدور ممکن ہے۔ اس لیے اولاً بایکٹ اور قطع تعلقات مفید نہیں ہوتا بلکہ بسا اوقات مضر اور زیادہ نفاق پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ دینی احساس ان دونوں میں پیدا کریں۔ نمازی اور دین دار لوگ ان کو ملیں۔ انہیں نماز روزہ اور اسلامی احکام کا پابند بنادیں اور نصیحت کریں اور ڈراویں کہ اگر انہوں نے توبہ نہ کی اور پاکیزہ زندگی اختیار نہ کی تو بایکٹ کیا جائے گا۔ اگر اس کے بعد بھی وہ باز نہ آئیں تو پھر ایسا بایکٹ کریں جیسا کہ بعض علاقوں میں مرزائیوں کے ساتھ کیا گیا تھا۔ پھر بایکٹ مفید بھی ہوگا اور موثر بھی ورنہ کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ فقط واللہ اعلم

مفتی محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ قاسم العلوم ملتان شہر  
۱۰ شعبان ۱۳۹۳ھ

### حلال یا حرام جانور کی ہڈیوں کو پیس کر استعمال کرنا

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ کھانے کی صفائی کی غرض سے ہڈیاں جلا کر پیس کر استعمال کی جائیں گی۔ اس میں مردہ یا حرام جانوروں کی ہڈیاں شامل ہیں۔ بھینس، گدھا، کتا خنزیر وغیرہ کی ہڈیاں ملا کر پیس کر استعمال کی جائیں گی۔ اگر حلال ہے تو کھانے میں استعمال کی جائیں اگر نہیں ہیں تو نہ ڈالی جائیں۔ صاف طور پر تحریر فرمادیں بروئے حدیث اس کا کیا حکم ہے۔

### ﴿ج﴾

کھانا کسی جزومیتہ کا درست نہیں۔ خواہ وہ مرا ہو جانور ماکول اللحم ہو یا غیر ماکول بال ہڈی کھال دباغت کیا ہوا ناخن، سم، سینک اور پر کو پاک کہنے کی مراد یہ ہے کہ نماز ان کے ساتھ درست ہے۔ بیع و شراء جائز ہے۔ خارجاً اگر استعمال کیا جائے تو درست ہے مگر کھانا کسی جزومیتہ کا درست نہیں۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیے بہشتی زیور نواں حصہ ضمیمہ ثانیہ ص ۱۳۹ سے ص ۱۴۸ تک۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان



کیا اذان کے بعد کلمہ پڑھنا نماز کی نیت زبان سے کرنا  
نماز کے بعد کلمہ پڑھنا اور جنازہ اٹھاتے وقت یہ بدعت ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص کہتا ہے اذان کے بعد کلمہ طیبہ کا پڑھنا بدعت ہے اور نماز  
کی نیت زبان سے پڑھنا بدعت ہے اور فرض نماز کے بعد کلمہ پڑھنا بدعت اور میت کی چارپائی اٹھاتے وقت کلمہ  
پڑھنا بدعت ہے۔ مذکورہ بالا مسائل کا حکم شرعی کیا ہے۔

﴿ج﴾

(۱) یہ شخص وضاحت کرے کہ اذان کے بعد مطلقاً کلمہ طیبہ کو بدعت کہتا ہے یا کسی خاص صورت کو بدعت  
کہتا ہے۔ وضاحت کے بعد جواب حاصل کریں۔  
(۲) صحیح یہ ہے کہ زبان سے الفاظ نیت کہنے میں کچھ حرج نہیں بلکہ مستحب ہے لیکن ضروری ہے کہ دل سے  
بھی نیت کرے۔ حنفیہ کا محقق مذہب یہی ہے۔

والخامس النية بالاجماع وهي الارادة لا العلم والمعتبر فيها عمل القلب، الا ان  
للارادة الخ والتلفظ بها مستحب وهو المختار الخ ردالمحتار باب شروط الصلوة بحث النية  
ص ۴۱۲ ج ۱

(۳) فرض نماز کے بعد کلمہ پڑھنا بلند آواز سے جائز ہے لیکن خفیہ پڑھنا افضل ہے۔ وعن المغيرة بن  
شعبة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول في دبر كل صلوة مكتوبة لا اله الا الله وحده  
لا شريك له الخ (مشکوٰۃ باب الصلوة ص ۸۸) اجتماعی طور پر جہر کے ساتھ پڑھنے کو لازم اور ضروری سمجھنا  
درست نہیں بدعت ہے۔

قال في الدر المختار ص ۲۳۳ ج ۲ كما كره فيها اي في رفع الجنازة رفع صوت  
بذكر او قراءة فتح قوله كما كره قيل تحريماً وقيل تنزيهاً كما في البحر عن الغاية وفيه  
عنهما وينبغي لمن تبع الجنازة ان يطيل الصمت وفيه عن الظهيرية فان اراد ان يذكر الله  
تعالى يذكره في نفسه لقوله تعالى انه لا يجب المعتدين اي الجاهرين بالدعاء الخ

اس سے معلوم ہوا کہ سلف صالحین اور فقہاء محققین اس موقع پر ذکر جہر وغیرہ سے منع فرماتے ہیں۔ وہو الا حوط الا وفق بالقواعد الشرعیۃ جہر کے ساتھ درود شریف یا کلمہ طیبہ کو پڑھنے کو لازم اور ضروری سمجھنا درست نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۱۶ ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ  
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

ہجری اور اسلامی تاریخوں کو فروغ دینے کے لیے اسلامی کیلنڈر بنانا باعث خیر و برکت ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس بارے میں کہ موجودہ دور میں جبکہ عیسوی تاریخیں عام ہیں اور ہر سال کی تعداد میں عیسوی کیلنڈر شائع ہوتے ہیں ہجری تاریخوں کو فروغ دلانے کے لیے ہجری تاریخوں کے سال بھر کے کیلنڈر چھپوانا باعث خیر و برکت اور ثواب ہے یا کہ نہیں کہ اس سے ہجری تاریخ لکھنے کا رواج پڑ جائے۔ شرع محمدی کے فیصلہ سے مطلع فرمائیں۔

﴿ج﴾

ہجری تاریخوں کو فروغ دلانے کی غرض سے ہجری تاریخوں کے کیلنڈر چھپوانا باعث خیر و برکت اور تبلیغ دین کے شعبہ میں خیر و برکت اور کار ثواب ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم  
حررہ محمد انور شاہ غفرلہ خادم الافتاء مدرسہ قاسم العلوم ملتان

عید میلاد النبی کا اسلام میں کوئی تصور نہیں ہے لہذا نہ منانے والوں کو الزام دینا غلط ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام دریں مسئلہ کہ ایک شہر میں کسی بڑی ہستی مثلاً شاہ فیصل کی وفات کی خبر سن کر کچھ دکاندار لوگ دو گھنٹے کی علامتی ہڑتال کرنے کا فیصلہ کر لیتے ہیں اور دوسرے دکانداروں کو بھی کہتے ہیں کہ اپنی دکانیں بند کریں۔ اتفاق سے اسی روز میلاد النبی کا بھی دن ہوتا ہے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ آج ہڑتال نہ کرو کل پورے دن کی کر دینا مگر پہلا گروہ ہڑتال کا فیصلہ کرنے والے لوگ دکانیں بند کرنے پر اصرار کرتے ہیں۔ بات تو تو میں میں تک پہنچ جاتی ہے اور وہ جوش میں آ کر ہڑتال اگلے روز پر ملتوی کرنے والوں کو یہودی اور اسرائیل کے ایجنٹ قرار دے کر ان کا سوشل بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ ان کی دکانوں کے سامنے کھڑے ہو کر علی

الاعلان ان کو یہودی کہتے ہیں۔ کیا ان کا ایسا کرنا شرعاً صحیح تھا اور اگر صحیح نہ تھا تو اب وہ لوگ توبہ کے طور پر کیا طریقہ اختیار کریں آیا ایسا کہنے سے ان کی عورتوں کو طلاق تو نہیں ہوئیں۔

امیر حسن بھکر ضلع میانوالی

### ﴿ج﴾

دونوں فریق غلطی پر ہیں۔ اگر ہڑتال کرنے والوں نے غلطی کی ہے کہ فریق ثانی کو یہودی اور اسرائیل کا ایجنٹ کہا ہے تو پہلے فریق کی بھی غلطی ہے۔ دو گھنٹے کی ہڑتال کر لینے سے میلاد النبی میں کیا فرق پڑتا تھا۔ شرعاً عید میلاد النبی کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور نہ سلف صالحین میں اس موقع پر عید منائی گئی ہے۔ دونوں فریق توبہ کریں اور ایک دوسرے کا احترام کریں۔ کسی کی بیوی کو طلاق واقع نہیں ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کل المسلم علی المسلم حرام دمہ وماله وعرضه۔ مسلمان کا تمام دوسرے مسلمان کے لیے واجب الاحترام ہے۔ خون ہو یا مال ہو یا عزت ہو۔ اس نازک دور میں لازم ہے کہ اہل اسلام بھائی بھائی بن کر رہیں اور ایک دوسرے کے خلاف فتویٰ بازی اور تکفیر و تفسیق اور کچڑا چھالنے سے پرہیز کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

مفتی محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۱۲ شعبان ۱۳۹۵ھ

دو بھائی الگ الگ رہیں یا اکٹھا لیکن عورت کے لیے دیور سے پردہ لازم ہے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ دو سگے بھائیوں میں ایک شادی شدہ اور دوسرا غیر شادی شدہ ہے۔ دونوں میں عزتی معاملہ کی برائی کی وجہ سے جدائی ہو گئی ہے۔ ایک دوسرے کو ایک جگہ رہنا پسند نہیں کرتے۔ کیا شریعت بھی دونوں کی جدائی کا حکم دیتی ہے یا دونوں کی شریعت کے مطابق صلح کی کوئی گنجائش باقی ہے یا شریعت کے مطابق اس پر کوئی سزا عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ موجودہ دور میں تو شریعت کا کوئی قانون نہیں ہے۔ جبکہ وہ اپنی غلطی کا اقرار کرتا ہے یا شریعت معافی کی صورت میں دونوں کو اکٹھا رہنے کا کیا حکم دیتی ہے۔ جبکہ شریعت کے مطابق دونوں کی صلح ہو جائے۔

### ﴿ج﴾

دیور سے پردہ ضروری ہے۔ حدیث پاک میں ہے۔ الحموی الموت لهذا بھائیوں کا اکٹھے رہنا کوئی

ضروری نہیں۔ البتہ شریعت کے مطابق صلح و صفائی سے دوستی و مودت کے ساتھ رہنے کے لیے اکٹھے رہنا لازم نہیں۔ اس لیے مکان تو ہر بھائی کا الگ ہو اور محبت اور دوستی میں کمی نہیں ہونی چاہیے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۳ ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ

الجواب صحیح محمد انور شاہ غفر لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۳ ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ

اگر کوئی خاتون پیدائشی طور پر عورت ہے تو داڑھی نکلنے سے اس سے پردہ لازم نہیں ہوتا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک باپردہ، صوم و سلوٰۃ کی پابند خاتون کے چہرے پر کچھ بال اُگ آئے ہیں جنہیں وہ دوائیوں کے ذریعے ختم کرتی رہتی ہے۔ وہ وعظ و نصیحت اور تبلیغ کے ذریعہ خواتین کی اصلاح کے امور بھی سرانجام دیتی رہتی ہے۔ جس کی تبلیغ سے بہت سی خواتین نماز وغیرہ کی پابندی کرنے لگی ہیں اور رسومات و بدعات سے کنارہ کشی اختیار کرتی جا رہی ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان سے پردہ کرنا چاہیے۔ جبکہ اس خاتون کی پیدائش عورت کی حیثیت سے ہوئی۔ عورت کی طرح بود و باش اور پردے کی پابند، حافظ قرآن ہے۔ ان حالات میں وضاحت فرمادیں اور قرآن و حدیث کی روشنی میں مسئلے کی تحقیق فرمائی جائے۔

قاری نور الحق ایڈووکیٹ نزد چوک کچہری روڈ ملتان

﴿ج﴾

اگر یہ خاتون پیدائشی عورت ہی ہے اور اس میں مردوں کی کوئی مشابہت خلقی نہیں پائی جاتی۔ بجز اس کے کہ اس کے چہرے پر کچھ بال اُگ آئے ہیں اور اس کی وقع قطع عورتوں جیسی ہے اور پردے کی پابند ہے تو اس سے پردہ کرنا شرعاً لازم نہیں اور اس کا حکم دیگر عورتوں جیسا ہے اور چہرے کے بالوں کا صاف کرنا، نکالنا مستحسن ہے۔ اذا نبت للمرأة لحية او شوارب فلا تجرم ازالته بل تستحب شامی قبیل باب الاسبراء کتاب الحظر والاباحۃ ص ۳۷۳ ج ۶ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفر لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۱۳ رجب ۱۳۹۵ھ



باطل عقائد والے کو لڑکی دینا ہرگز جائز نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص رشید اپنی لڑکی کا نکاح زید سے کرنا چاہتا ہے اور زید کا عقیدہ یہ ہے کہ ولی اللہ سب کچھ کر سکتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ حاضر ناظر ہیں اور اس زید نے حضرت حسین احمد رحمۃ اللہ علیہ کو ایک مولوی بلا کر گالیاں دلوائی ہیں اس مولوی نے حضرت مولانا حسین احمد رحمۃ اللہ علیہ کو گدھا تک کے الفاظ نکالے ہیں تو زید نے اس کو کچھ نہیں کہا ایسے عقیدہ رکھنے والے اور بزرگان دین کے دشمن کے ساتھ لڑکی کا نکاح کرنا چاہیے یا نہیں اور جو آدمی اس زید کو لڑکی دے رہا ہے کیا اس کے پیچھے نماز پڑھنا اور اس کے ساتھ برادری کے تعلقات وغیرہ رکھنا اور اس کے ساتھ بولنا وغیرہ شرعی طور پر کیسا ہے۔ بینوا تو جروا مولوی غلام محمد قریشی خطیب جامع مسجد در زیاں والی

﴿ج﴾

زید کے جو عقائد سوال میں ذکر کیے گئے ہیں شریعت میں ان کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ لہذا اس طرح کے غلط عقائد رکھنے والے شخص کے ساتھ صحیح العقیدہ خاتون کا عقد نکاح کسی طرح مناسب نہیں۔ نیز یہ شخص مبتدع ہے اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمد انور شاہ غفر لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

ڈاڑھی منڈانے والے کے متعلق حضور نے کیا فرمایا ہے کیا وہ فاسق ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ داڑھی منڈوانے اور خنسی کرانے والا اور حد شرعی سے کم رکھنے والا فاسق ہے یا نہیں اور اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔ فرض ہو یا تراویح اور حدیث شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں کیا ارشاد فرمایا اور وہ حشر کے دن کس گروہ کے ساتھ ہوگا اور داڑھی کی حد شرعی کتنی ہونی چاہیے۔ بینوا تو جروا

﴿ج﴾

در مختار ص ۴۱۸ ج ۲ میں ہے کہ چار انگشت سے کم داڑھی کا قطع کرنا حرام ہے۔ واما الاخذ منها وہی

دونہا فلم یبحہ احد۔ نیز در مختار ص ۴۰۷ ج ۶ میں ہے۔ والسنة فیہا القبضۃ الخ ولذا قال یحرم علی الرجل قطع لحیتہ۔ پس جو مسلمان داڑھی منڈواتے یا کٹواتے ہیں وہ فاسق ہیں ان کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ لان فی امامتہ تعظیم و تعظیم الفاسق حرام (شامی) ایسے امام کے پیچھے نماز واجب الاعادہ ہے۔ در مختار میں ہے کل صلوۃ ادیت مع کراہۃ التحریم تجب اعادتها۔ واللہ تعالیٰ اعلم مفتی غلام مصطفیٰ رضوی خادم الافتاء مدرسہ انوار العلوم ملتان

### ہوالمصوب

داڑھی قبضہ میں یعنی چار انگشت سے کم قطع کرنا ناجائز ہے اور داڑھی کٹوانے اور منڈانے والے کی امامت مکروہ تحریمی ہے لیکن اگر کوئی ایسا شخص امام بن گیا تو جدا نماز پڑھنے سے اس کے پیچھے نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ صلی خلف فاسق او مبتدع نال فضل الجماعة (در المختار) وفي الشامية افادان الصلوۃ خلفهما اولی من الانفراد لکن لا ینال کما ینال خلف تقی ورع (رد المختار ص ۵۶۲ ج ۱) اور اعادہ واجب نہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد صلوا خلف کل برو فاجر میں بھی اعادہ کا ذکر نہیں نہ فقہاء نے اس میں اعادہ کا حکم دیا ہے۔ باقی رہا کل صلوۃ ادیت مع الکراہیۃ تحب اعادتها کا کلیہ سواس کا جواب یہ ہے کہ کل صلوۃ الخ کے عموم پر ابن عابدین نے ایک قوی اعتراض کر کے اس کا جواب یوں دیا ہے۔ الا ان یدعی تخصیصها فان مرادهم بالواجب والسنة التي تعاد بترکہ ما کان من ماہیۃ الصلوۃ واجزاؤها (شامی باب واجبات الصلوۃ ص ۴۵۷ ج ۱) لہذا مذکورہ اعتراض کے جواب میں بھی یہی کہا جاسکتا ہے کہ صلوۃ خلف الفاسق میں ماہیت صلوۃ اور اجزاء صلوۃ میں سے کسی امر کا ترک نہیں اس لیے واجب الاعادہ نہیں۔ نیز یہ بھی جواب دیا جاسکتا ہے کہ اعادہ اس صورت میں لازم ہے جبکہ اعادہ میں کوئی کراہیت نہ ہو۔ صلوۃ خلف الفاسق کے اعادہ میں جماعت کی اولویت سے انفراد کی غیر اولویت کی طرف رجوع کی کراہیت ہے۔ اس لیے صلوۃ خلف الفاسق واجب الاعادہ نہیں۔ وعلیہ تعامل الصحابة والتابعین وغیرہم من السلف الصالحین فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۸ ربیع الاول ۱۳۹۵ھ

سوالا کھ دفعہ کلمہ پڑھنا اور اس کے بعد صلوۃ وسلام پڑھنا کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہی علماء دین دریں مسئلہ کہ ہمارے علاقہ میں ختم انبیاء جو کہ صرف لا الہ الا اللہ سوالا کھ دفعہ

پڑھتے ہیں اس کے بعد صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں اور اذان کے بعد بھی صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں کیا یہ جائز ہے یا نہ۔  
مولوی محمد اقبال امام مسجد لاگڑیاں تحصیل راولا کوٹ  
ضلع پونچھ آزاد کشمیر

﴿ج﴾

اس کا کہیں بھی صحیح سند کے ساتھ ثبوت نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم  
بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

سرخ خضاب لگانا بلا کراہت جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ داڑھی کو کسی قسم کا خضاب خواہ کالا ہو یا سرخ لگانا جائز ہے یا نہیں۔  
محمد صابر قریشی متعلم قاسم العلوم ملتان

﴿ج﴾

سرخ خضاب لگانا بلا کراہت کے درست ہے۔ البتہ کالا خضاب بالوں کو لگانا مکروہ ہے۔ فقط واللہ اعلم  
بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

خاندانی منصوبہ بندی کے متعلق متعدد سوال جواب

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(الف) کیا ضبط ولادت (برتھ کنٹرول) یا عرف عام میں خاندانی منصوبہ بندی از روئے اسلام جائز ہے  
یا خاندانی منصوبہ بندی سرے سے ہی خلاف شرع محمدی ہے۔ (ب) کیا اس کی مختلف رائج الوقت ادویات کا  
استعمال اور طریقہ خلاف اسلام ہیں۔ (ج) کیا اس کی ادویات اور طریقوں سے پیدا ہونے والے اثرات اور  
نتائج اسلام میں جائز ہیں (د) اس کو کو کامیاب کرنے کے لیے چونکہ مردوں اور عورتوں کو مکمل تعاون اور مل جل کر  
کام کرنے کی ضرورت ہے اس لیے کیا یہ مخلوط طریق کار اسلام کی روح کے منافی نہیں ہے (ه) اس کا فائدہ کم  
اور نقصان زیادہ ہے اس لیے اس پر خرچ ہونے والی رقم کے نقصان کا ڈر ہے اور اس طرح قوم کی رولت کا چند  
افراد کے ہاتھوں میں جمع ہونے کی وجہ سے خلاف اسلام ہے (ی) کسی اور وجہ سے اسلام کے خلاف ہے۔

### ﴿ج﴾

خاندانی منصوبہ بندی سرے سے اسلامی تعلیمات اور ایمانی مقتضیات کے خلاف ہے۔ اسلام نے نسل کے بڑھانے کی ترغیب دی ہے جس سے مسلمانوں کی تعداد بڑھے گی اور اجتماعی اقتصادی اور جنگی وغیرہ اعتبارات سے ان کی قوت میں اضافہ ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے تزوجوا الودود الودود فانی مکاتھر بکم الامم او کما قال مشکوٰۃ ۲۶۷ یعنی پیار و محبت کرنے والی اور زیادہ بچے دینے والی عورت کے ساتھ نکاح کیا کرو کیونکہ میں تمہاری کثرت پر قیامت کے روز فخر کروں گا۔ سنن ابی داؤد کی ایک حدیث ہے۔ عن معقل بن یسار ان رجلا جاء الى النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی اصبت امرأة ذات جمال و حسب وانها لا تلد افا تزوجها قال لا ثم اتاه الثانية فنهاه ثم اتاه الثالثة فقال تزوجوا الودود الودود فانی مکاتھر بکم الامم (۲۸۷ ج ۱) معقل بن یسار کی روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے ایک شریف خاندان کی ایک حسین عورت ملتی ہے جو بچے نہیں جنتی کیا میں اس کے ساتھ نکاح کر لوں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ پھر دوسری مرتبہ وہ شخص آیا پھر آپ نے روکا پھر تیسری مرتبہ وہ آیا تو آپ نے ارشاد فرمایا پیار و محبت رکھنے والی اور زیادہ بچے دینے والی عورت کے ساتھ نکاح کیا کرو کیونکہ میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔ اسی طرح قاہرہ میں جو عالم اسلام کے علماء کی دوسری کانفرنس مئی ۱۹۶۵ء میں منعقد ہوئی تھی تو اس نے ضبط ولادت کے متعلق ایک قرارداد پاس کی تھی جس کے چند دفعات درج ذیل ہیں۔

(۱) ان الاسلام رغب فی زیادة النسل وتکثیرہ لان کثرة النسل تقوی الامۃ الاسلامیہ

اجتماعیاً واقتصادیاً و حربیاً وتزیدھا عزة و منعة

اسلام نے نسل بڑھانے کی ترغیب دی ہے۔ کیونکہ کثرت نسل امت اسلامیہ کو اجتماعی اقتصادی اور جنگی لحاظ سے قوت بخشی ہے اور اس کی عزت و شوکت کو بڑھاتی ہے۔

(۲) اذا كانت هناك ضرورة شخصية تحتم تنظيم النسل فللزوجة ان يتصرفا طبقا

لما تقتضيه الضرورة وتقدير هذه الضرورة متروک لضمیر الفرد و دینہ۔ جب کسی کو شخصی طور پر

ضبط ولادت کی سخت ضرورت پیش ہو جائے تو ایسی صورت میں میاں بیوی بقدر ضرورت یہ تصرف کر سکتے ہیں

لیکن اس ضرورت کا معیار اس شخص کا اپنی ضمیر اور اس کا اپنا دین ہے۔ (۳) لا یصح شرعاً وضع قوانین

تجبر الناس علی تحديد النسل بای وجه من الوجوه۔

شریعت میں ایسے قوانین جاری کرنے جس کے ذریعے سے لوگوں کو کسی بھی طریقہ پر ضبط ولادت پر مجبور



کیا جائے جائز نہیں ہے۔

ویسے آج کل جو جدید طریقہ اور مانعات حمل ادویہ استعمال ہو رہے ہیں ان کے متعلق درج ذیل تفصیل ہے۔ (۱) اگر اس قسم کی مانع حمل چیز ہو یا آپریشن وغیرہ ہو جس کی وجہ سے عورت میں حمل ٹھہرنے کی صلاحیت ختم ہو جائے یا مرد میں حمل ٹھہرانے کی صلاحیت و قابلیت ختم ہو جائے تو یہ بالاتفاق شرعاً حرام ہے۔ جیسا کہ مرد کا خصی کرنا حرام ہے۔ بخاری ص ۵۹ ج ۲ کی حدیث ہے۔ سمعت سعد بن ابی وقاص یقول رد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عثمان بن مظعون التبتل ولو اذن له لا اختصنا یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کو اہل و عیال سے کنارہ کشی اختیار کرنے سے روکا۔ اگر اس کو اس کی اجازت مل جاتی تو ہم خصی بن جاتے۔ فتح الباری میں اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ خصی ہونے سے نسل کم ہوتی تو مسلمان تھوڑے ہو جاتے اور کافر زیادہ ہو جاتے تو یہ بعثت محمدی علی صاحبہا الف الف تحیہ کے مقصود کے خلاف ہو جاتا۔

کما قال فی الفتح، والحکمة فی منعہم من الاختصاص ارادة تکثیر النسل فیقل المسلمون بانقطاعه ویکثر الکفار فهو خلاف المقصود من البعثة المحمدية۔ اور فتاویٰ عالمگیریہ ص ۳۵۷ ج ۵ پر ہے۔ خصاء بنی آدم حرام بالاتفاق۔

(۲) اور اگر اس قسم کا مانع حمل طریقہ یا دوا ہو جس کے ذریعہ سے نطفہ کو رحم میں پہنچ جانے کے بعد یا خون بستہ یا گوشت کا لوتھڑا بن جانے کے بعد اس کو ضائع کیا جائے اور اس کو مساقط کر دیا جائے تو یہ بلا ضرورت شدیدہ جائز نہیں ہے اور سخت ضرورت کی وجہ سے بھی اس وقت اس کا اسقاط جائز ہوتا ہے کہ ابھی حمل پر ایک سو بیس دن نہ گزرے ہوں ورنہ اتنی مدت کے بعد اس کا اسقاط ہرگز جائز نہیں ہے اور وہ سخت ضرورت مثلاً ایسی ہوگی کہ اس عورت کا ایک دودھ پیتا بچہ ہے اور اس کے حمل ٹھہر جانے سے اس کا دودھ خشک ہوتا ہے اور بچے کا والد دودھ پلانے والی کا انتظام بالکل نہیں کر سکتا ہے اور نہ کسی دوسری چیز پر بچے کی پرورش ہو سکتی ہے۔ غرضیکہ حمل ہونے کی صورت میں بچے کی ہلاکت کا سخت اندیشہ ہے۔ تو ایسی صورت میں ایک سو بیس دن سے قبل اس کا اسقاط شرعاً جائز ہے۔ کما قال فی الدر المختار ویکرہ ان تسعی لا سقاط حملها و جاز بعدر حیث لا يتصور وقال الشامی تحتہ ص ۴۲۹ ج ۶ (قوله ویکرہ الخ) ای مطلقاً قبل التصور وبعده علی ما اختاره فی الخانیة کما قد مناه قبیل الاستبراء الا انها لا تأثم اثم القتل۔

(۳) اور اگر مانع حمل اس قسم کا ہے کہ جس کے استعمال سے مادہ منویہ رحم کے اندر سرے سے پہنچتا ہی نہیں ہے تو اس کا استعمال اگرچہ میاں بیوی کی رضا مندی کے ساتھ جائز ہے لیکن یہ ان کی انفرادی اور شخصی رائے پر

موقوف ہے۔ اس کو قانون بنانا یا اس کا پروپیگنڈہ کرنا اور اس کے فوائد وغیرہ بتانا اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ جس کی قدرے تفصیل ابتدا میں گزر گئی ہے اور جو نفس اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنا ہے وہ ان موانع کے استعمال کے باوجود بھی پیدا کر دے گا۔ جیسا کہ متعدد احادیث میں اس کی تصریح موجود ہے۔ لہذا آج کل سرکاری سطح پر ضبط ولادت کا جو پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے اور جس پر کروڑوں روپیہ سالانہ خرچ کیا جا رہا ہے اور ہزاروں اور لاکھوں ملازم اس خدمت پر مامور ہیں یہ سب شرعاً ناجائز ہے اور عقلاً فضول و بے سود ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم کی ہدایت فرمائے اور راہ حق پر گامزن فرمائے۔ آمین فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈاڑھی مبارک کا کچھ حصہ ترشویا تھا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں اس التماس کے ساتھ کہ حوالہ جات معتبرہ جواب میں درج فرما کر اطمینان بخشیں۔

کیا جناب آقا۔ نے نامدار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریش مبارک ترشوائی ہے یا نہیں۔ بر لحاظ سنت اولاد و آخر ایش مبارک کو ترشوانے یا نہ ترشوانے کا مکمل و مدلل حیثیت پر مبنی جواب درکار ہے۔

سرغدادار حسین ذاکر بخاری ملتان

﴿ج﴾

داڑھی منڈانا کترانا حرام ہے۔ قبضہ یعنی چار انگشت کے برابر داڑھی رکھنا سنت ہے۔ والسنة فیہا القبضة البتہ ایک مشت سے جو زائد ہو اس کا کترادینا درست ہے۔ اسی طرح چاروں طرف سے تھوڑی مقدار لے لینا کہ ہموار ہو جائے درست ہے۔ رخسارہ کی طرف جو بال بڑھ جائیں ان کو برابر کر دینا یعنی خط بنوانا بھی درست ہے۔ حلق کے بال نہ منڈانا چاہیے مگر امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں۔ ریش بچہ کے جانہیں لب زیریں بال منڈوانے کو فقہاء نے بدعت لکھا ہے اس لیے اس سے احتراز کرنا چاہیے۔ لبوں کا کترانا اس قدر کہ لب کے برابر ہو جائے سنت ہے۔ مونچھ دونوں طرف دراز دینی درست ہے۔ بشرطیکہ لبیں دراز نہ ہوں۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرة قص الشارب واعفاء اللحية وحلق العانة..... وانتقاص الماء یعنی الاستنجاء الحديث (ابن ماجہ رواہ مسلم و ابوداؤد، مشکوٰۃ ص ۴۴) وکان ابن عمر اذا

حج او اعتمر قبض علی لحيته فما فضل اخذه۔ اس مسئلہ کے تفصیلی دلائل کے لیے ملاحظہ ہو رسالہ  
اعفاء اللحية مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ  
۲۱ ربیع الاول ۱۳۹۴ھ

## اشیاء میں اصل اباحت ہے یا توقف

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین وریں مسئلہ کہ کیا اصل اشیاء میں اباحت ہے زید کہتا ہے کہ اصل اشیاء میں حظر یا  
کم از کم توقف ہے۔ اپنے استدلال میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث الامر ثلثة امر بین وشدہ  
فاتبعہ و امر بین غیہ الحدیث ( کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة مشکوٰۃ ) نیز اسی مشکوٰۃ کی حدیث کتاب  
الاعتصام بالسنة میں ابو ثعلبہ کی روایت پیش کرتے ہیں۔ فقہاء میں سے درمختار ص ۲۰ علی ما هو المنصور من  
ان الاصل فی الاشیاء توقف وغیرہ وغیرہ پیش کرتے ہیں۔ عمر کہتا ہے کہ جس حدیث سے زید استدلال کرتا  
ہے اور مدعا ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے اس کی شرح میں ملا علی قاری مرقاة میں اس کے برعکس استدلال کرتے  
ہیں اور لکھتے ہیں، فلا تبحسوا ای لا تفشسوا عن تلک الاشیاء دل علی ان الاصل فی الاشیاء  
الاباحۃ الخ

روایت درمختار کی تردید خود ردالمحتار میں اسی جگہ اور باب استیلاء الکفار جلد ۳ میں موجود ہے اور یہ ثابت  
ہے کہ اختلاف قبل ورود الشرع کے تھا اب نہیں۔

نیز عمر نور الانوار باب المبحث التعارض وذلك لان الاباحۃ اصل فی الاشیاء پیش کرتے  
ہیں اور تائید میں تفسیرات احمدیہ ثم بعث نبینا علیہ السلام فبین الاشیاء المحرمۃ وبقی ما سواھا  
حلالاً مباحاً (بحوالہ قمر الاقمار) نیز مرقاة تحت حدیث مقدم بن معدیکرب مشکوٰۃ کتاب الاعتصام  
بالکتاب والسنة میں ہے۔ وفي الاقتصار علی التحريم من غير ذكر التحليل اشارة الى ان الاصل  
فی الاشیاء اباحتها الخ تحقیق طلب یہ امر ہے کہ جانین میں سے حق بجانب کون ہے۔

کیا اب یعنی بعد ورود شرع احناف جمہور کا مسلک کیا ہے۔ اباحت فی الاشیاء یا حظر و توقف۔

اگر اصل فی الاشیاء اباحت تسلیم نہ کیا جائے تو فقہ حنفی کے جو ہزاروں جزئیات اس کلیہ پر مبنی ہیں ان کا کیا

جواب ہوگا۔ بینوا تو جروا

### ﴿ج﴾

عمر حق بجانب ہے۔ اصل اشیاء میں اباحت ہے۔ تمام اشیاء کا انسان کے فائدے کے لیے پیدا فرمانا اباحت کی واضح دلیل ہے۔ هو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً الآیہ (بقرہ ۳۴) وسخر لکم ما فی السموات وما فی الارض جمیعاً منه الآیہ (جاثیہ ۲۷) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۲ ربیع الاول ۱۳۹۴ھ

شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے لیے تصویر بنانا جائز ہے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ جیسا کہ جناب کوپورا پورا علم ہے کہ ملک بھر میں شناختی کارڈ بنوانے لازمی قرار دیے گئے ہیں۔ ۱۸ سال کی عمر کے مردوں کو فوٹو بنوانے قانونی طور پر لابدی ہیں۔ اس سے کم عمر بچے اور عورتوں کی مرضی ہے اگر فوٹو نہ بھی بنوائیں تو جرم نہ ہے۔ مگر اول الذکر مردوں کے لیے خلاف ورزی پر سزائیں بھی مقرر کی گئی ہیں۔ اسی طرح پاسپورٹ بنوانے کے لیے فوٹو لازمی ہے۔ یعنی بغیر فوٹو حج جیسا فریضہ بھی ادا نہیں کیا جاسکتا۔ دریں بارہ علماء کرام و مفتیان عظام کیا فرماتے ہیں۔

اسلامی نقطہ نظر کے تحت اس بارے میں تحریک جاری فرمائی جائے۔ متحدہ محاذ کے نوٹس میں لا کر دوبارہ نیشنل اسمبلی سے اس مسئلہ کو پاس کرا دیا جائے۔ جبکہ قبل ازیں اسمبلی سے پاس ہو کر عملدرآمد ہوا ہے۔ اب ہمارے لیے اسلامی و شرعی کیا حکم ہے۔ دعاؤں کی درخواست ہے۔ بینواتو جروا

عبدالستار تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان

### ﴿ج﴾

شریعت اسلامیہ میں جاندار کی تصویر بنانا معصیت اور حرام ہے لیکن اس وقت حکومت نے قانون کے ذریعہ حج کے لیے پاسپورٹ حاصل کرنے یا بیرون ملک جانے کے لیے پاسپورٹ حاصل کرنے کے لیے فوٹو کو لازم قرار دیا ہے۔ اسی طرح شناختی کارڈ کو قانوناً لازم قرار دے دیا ہے اور اس میں تصویر نصف اعلیٰ لگائے بغیر حصول کی کوئی صورت نہیں۔ اب اس مجبوری کی وجہ سے ایک ضعیف قول پر جس کو شامی نے قہستانی سے نقل کیا



ہے۔ قال القہستانی و فیہ اشعار بانہ لاتکرہ صورۃ الرأس و فیہ خلاف کما فی اتخاذها کذا فی المحيط۔ عمل کرنا جائز ہے۔ یعنی اس مقصد کے لیے فوٹو نکالنا جائز ہے اور اللہ جل شانہ سے یہی امید ہے کہ وہ مواخذہ نہیں فرمائیں گے لیکن اس کے باوجود مسلمان کو چاہیے کہ اپنے آپ کو ملامت کرتے ہوئے استغفار کرے۔ کذا فی الفتاویٰ دارالعلوم امداد المفتین ص ۸۲۲۹ ج ۲ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۷ محرم ۱۳۹۲ھ

کیا کلوروفارم کے ذریعہ مریض کو بے ہوش کرنا درست ہے

﴿س﴾

یہ جو سرکاری ہسپتالوں میں معمول ہے کہ کلوروفارم سونگھا کر مریض کو بے حس کیا جاتا ہے تو یہ کلوروفارم شراب ہے یا شراب کی کوئی قسم ہے یا شراب نہیں۔ اگر شراب ہے تو اس کا سونگھنا اور استعمال میں لانا شرعاً بہتر ہے یا ناجائز۔ اسی طرح پھوڑا وغیرہ میں جو دوائی استعمال ہوتی ہے جو پھوڑا اور اس کی آس پاس حصہ کی جگہ ہوتی ہے وہ بے حس ہو جاتی ہے اس کے متعلق بھی یہ سوال ہے کہ کیا یہ دوائی شراب ہے یا کوئی اور چیز ہے۔ اگر شراب ہے تو اس کا استعمال اس طرح جائز ہے یا ناجائز ہے اور اگر شراب نہیں تو اس کے استعمال سے جو عضو کی بے حس ہوتی ہے یہ شرعاً نشے کی قسم تو نہیں۔ یہ دوائی منشیات کی قسم سے تو نہیں۔

حضرت مولانا مولوی عبدالخالق عفی عنہ تحصیل علی پور

﴿ج﴾

کلوروفارم سونگھا کر عمل جراحی کے لیے بیش ہوش کرنا درست ہے۔ قال فی الشامی ص ۴۶۱ ج ۶ لا بأس بشرب ما یدھب بالعقل لقطع نحواً کله اقول ینبغی تقییدہ بغير الخمر والظاہر انہ لا یتقید بنحو بنج من غیر المائع انتھی۔ (بہشتی زیور ص ۱۳۶) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۱۹ صفر ۱۳۹۲ھ

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ”وحدہ لا شریک لہ“ کہنا درست ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک عالم نے تقریر میں یہ الفاظ کہے کہ جیسے اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی خالقیت میں وحدہ لا شریک لہ ہیں اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مخلوقیت میں وحدہ لا شریک لہ ہیں اور وہ عالم ان الفاظ کے جواز میں حضرت مفتی قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ مہتمم مدرسہ دارالعلوم دیوبند کے کسی رسالہ کا حوالہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی معبودیت میں وحدہ لا شریک لہ ہیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عبودیت میں وحدہ لا شریک لہ ہیں۔ غرض یہ الفاظ استعمال کرنے جائز ہیں یا نہیں۔ بینوا تو جروا  
ضلع سکھر تعلقہ بنو عاقل بدست عبدالصمد

﴿ج﴾

حضرت قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ کے قول کا مطلب تو واضح ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی عبادت کوئی نہیں کر سکتا یعنی عبادت میں جو مقام جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے وہ کسی کو حاصل نہیں ہے اور یہ سچ اور واقعہ ہے کہ نبی کے مقام کو کوئی امتی نہیں پہنچ سکتا لیکن اس عالم کا یہ کہنا کہ مخلوقیت میں وحدہ لا شریک ہیں اس کا مقصد واضح نہیں کہ اس سے اس کا کیا مقصد ہے۔ ایک عالم دین کو اس قسم کے الفاظ سے احتراز کرنا چاہیے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ  
۲۵ شوال ۱۴۹۳ھ

کیا حجام کے لیے ڈاڑھی منڈوانے کی اجرت درست ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ حجام کا ڈاڑھی مونڈنا نیز ڈاڑھی مونڈنے کی اجرت لینا شرعاً جائز ہے یا حرام یا کیا حکم ہے۔

محمد عبداللہ حجام ساکن تونسہ شریف

﴿ج﴾

ڈاڑھی منڈانا شرعاً حرام ہے اور یہ پیشہ اختیار کرنا اور اجرت لینا درست نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم  
حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۳ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۴ھ

جس کی وضع قطع عورتوں والی ہو اور مکمل ڈاڑھی ہو تو کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک عورت کے منہ پر مردوں کی طرح مکمل ڈاڑھی ہے جس کے متعلق سننے میں آیا ہے کہ یہ نہ مرد ہے اور نہ عورت۔ ظاہراً لباس وضع قطع عورتوں والی ہے۔ لباس عورتوں والا پہنتی ہے اور پردہ وغیرہ بھی کرتی ہے۔ کیا ایسی مشتبہ عورت سے دوسری عورتوں کو اس سے پردہ شرعی کرنا چاہیے یا نہ۔

﴿ج﴾

اس سے پردہ کرنا چاہیے۔ والخصی والمحبوب والمخنت فی النظر الی الاجنبیہ کالفحل  
درمختار ص ۳۷۳ ج ۶ فصل فی النظر والمس فقط واللہ تعالیٰ اعلم  
حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی سن کر انگوٹھے چومنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ اذان کے وقت یا کسی بھی مجلس میں رسول اللہ کا اسم گرامی لیا جائے تو انگوٹھے چومنا مناسب ہے گناہ ہے یا ثواب، کچھ حرج ہے یا نہیں۔

﴿ج﴾

بعض فقہاء نے لکھا ہے کہ اشہدا ان محمداً رسول اللہ من کرقرۃ عینی بک یا رسول اللہ کہنا اور تقبیل ابہا میں مستحب ہے اور بعض روایات اس بارہ میں نقل کی ہیں جو ثابت ہیں اور قول فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یہ عمل ثابت نہیں ہے۔ پس ترک اس کا احوط ہے۔ بوقت اذان جو کلمات منقول ہیں اس کو معمول بہ بنانا چاہیے۔ احداث فی الدین نہ کرے۔ احادیث موقوفہ بھی جو اس باب میں آئی ہیں قطع نظر صحت اسناد کے اس میں دو امر قابل لحاظ ہیں۔ ایک یہ کہ ان روایات میں یہ عمل بطور علاج و حفاظت رمد کے آیا ہے جو ایک امر دنیوی ہے۔ اس میں کوئی فضیلت و ثواب نہیں اور اب لوگ اس کو ثواب و تعظیم نبوی اور امر دین سمجھ

کر کرتے ہیں اس لیے یہ اس اعتقاد سے بدعت ہوگا۔ دوم یہ کہ جو اس کا التزام عملی و اعتقادی کرتے ہیں اور تارک کو مطعون سمجھتے ہیں حالانکہ کسی غیر لازم کو لازم سمجھنا بدعت و احداث فی الدین ہے۔ فی الشامیۃ ص ۳۹۸ ج ۱ باب الاذان يستحب ان يقال عند سماع الاولى من الشهادة صلى الله عليه وسلم يا رسول الله وعند الثانية قرة عيني بك يا رسول الله الى قوله وذكر ذلك الجراحى واطال ثم قال ولم يصح فى المرفوع من كل هذا شئ الخ كذا فى فتاوى دارالعلوم دیوبند) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ  
۱۵ ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ

## خالص سیاہ خضاب لگانا ممنوع ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مسئلہ خضاب کے بارے میں حالانکہ حدیث میں اس کی سخت ممانعت ہے۔ یہاں تک فرمایا گیا ہے کہ خضاب لگانے والے کو جنت کی خوشبو تک میسر نہ ہوگی اور حضرت صدیق کے والد کو بھی فرمایا کہ مہندی اور زرد رنگ سے بالوں کو تبدیل کر لو لیکن سیاہ خضاب سے اجتناب کرو۔ باوجود اس امر کے بعض علماء کرام لگاتے ہیں۔ مثلاً مفتی عبداللہ صاحب اور مولانا عبدالستار صاحب تونسوی نیز حضرت مدنی کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ بھی لگاتے تھے۔ کیا علماء کا فعل ہمارے لیے حجت ہے یا نہیں اور خضاب لگانا کہاں تک درست ہے۔ بینوا تو جروا

جمیل احمد ہمدانی

﴿ج﴾

سیاہ خالص خضاب لگانا ممنوع و گناہ ہے۔ ملا علی قاری شرح شمائل ترمذی میں لکھتے ہیں۔ ذهب اکثر العلماء الى كراهة الخضاب بالسواد و جنح الثوري الى انها كراهة تحريم وان من العلماء من رخص فيه للجهاد اه اگر رنگ خالص سیاہ نہ ہو مثلاً نیل کے ساتھ مہندی وغیرہ شریک کی جائے جس سے رنگ مائل بسرخ ہو تو درست ہے۔ جیسا کہ امام محمد اپنی کتاب موطا میں لکھتے ہیں لا نرى بالخضاب بالوسمة والحناء والصفرة بأساً انتہی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ  
۶ ذی قعدہ ۱۳۹۲ھ



کسی شخص کا اپنے امام کے متعلق یہ کہنا ”اس کی داڑھی سکھوں والی ہے“

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ زید نے ظہر کی نماز امام کے ساتھ ادا کی بعد از نماز مسجد سے باہر آ کر زید نے کہا کہ اس امام کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز ہے کیونکہ اس امام کی داڑھی بہت دراز ہے۔ ایسی داڑھی سکھوں کی ہوتی ہے۔ ونعوذ باللہ اب عرض یہ ہے کہ زید کے اس عقیدہ (لفظ) پر ہمیں زید سے کیا تعلق رکھنا چاہیے اور زید کے لیے شرعاً کیا حکم ہے۔

﴿ج﴾

در مختار ص ۴۰ ج ۶ کتاب الحظر میں ہے۔ ولا بأس نتف المشيب واخذ اطراف اللحية والسنة فيها القبضة الخ

اس روایت سے معلوم ہوا کہ طریقہ سنت داڑھی کے بارہ میں یہ ہے کہ مقدار ایک مشت رکھی جائے اور ایک مشت سے زائد کٹوانا جائز ہے لیکن اگر کسی شخص کی داڑھی مقدار قبضہ سے زیادہ طویل ہو تو اس کو کٹوانا نہیں چاہیے جیسا کہ عالمگیری میں ہے۔ وان كان زاد طويلاً تركه كذا في الملتقط (عالمگیری ص ۳۹۴ ج ۵) بنا بریں زید کا یہ کہنا کہ ایسی داڑھی سکھوں کی ہوتی ہے قطعاً غلط اور خلاف شرع ہے۔ زید کو ایسی باتوں سے توبہ کرنی چاہیے اور آئندہ کے لیے اس قسم کے کلام سے احتراز کرے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ خادم الافاء مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۷ ازوالقعدہ ۱۳۸۸ھ

اگر سنی نے شیعہ کو رشتہ دینے کا وعدہ کیا ہو کیا اس وعدے کا پورا کرنا واجب ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے ایک مجمع میں ایک شخص کو اپنی لڑکی دینے کا وعدہ کیا اور دعا خیر ہوئی اب وہ شخص لڑکی نہیں دینا چاہتا اس لیے کہ جس شخص سے وعدہ کیا ہے وہ شیعہ ہے کیا از روئے شرع اس صورت میں ایقائے عہد ضروری ہے۔

### ﴿ج﴾

ایفائے عہد جبکہ کوئی شرعی قباحت لازم نہ آتی ہو ضروری ہے لیکن صورتہ مسئلہ میں شرعی قباحت موجود ہے اس لیے کہ شیعہ، خوارج اور فساق کے ربط ضبط سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔ بنا بریں مسئلہ صورت میں شرعاً ایفائے عہد ضروری نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۴ محرم الحرام ۱۳۸۹ھ

### خضاب اور مہندی میں کیا فرق ہے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ زید اپنے بال کو دسمہ مہندی سے سیاہ کرتا ہے اور اس کے جواز کی دلیل میں یہ کہتا ہے کہ یہ خضاب نہیں بلکہ مہندی ہے۔ شرعاً خضاب اور رسم مہندی کا کیا حکم ہے۔  
خطیب نور مسجد موتی بازار نواب شاہ سکھر

### ﴿ج﴾

حضرت مولانا تھانوی اصلاح الرسوم میں تحریر فرماتے ہیں۔ من جملہ ان رسوم کے داڑھی کا سیاہ خضاب کرنا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے کہ سیاہ خضاب کریں گے جیسے کتوبر کا سینہ۔ ان لوگوں کو جنت کی خوشبو نصیب نہ ہوگی۔ روایت کیا اس کو ابو داؤد اور نسائی نے (اس کی مزید تفصیل کے بعد لکھتے ہیں)۔ بعضے لوگ کہتے ہیں کہ دسمہ کا سیاہ خضاب اس سے مستثنیٰ ہے۔ اس لیے حدیث میں مہندی اور نیل کے خضاب کی اجازت آئی ہے اور مہندی اور نیل سے سیاہ ہو جاتا ہے مگر یہ امر لازم نہیں کیونکہ مہندی اور نیل کی ترکیبیں مختلف ہیں۔ بعض اہل تجربہ کا قول ہے کہ اگر ان دونوں کو مخلوط کر لیں تو رنگ سیاہ ہو جاتا ہے اور اگر دونوں کو جدا جدا لگا دیں تو سرخ ہو جاتا ہے۔ بعض سے سیاہی ہوتی ہے بعض سے نہیں ہوتی۔ جب حدیث میں سیاہ خضاب سے مطلقاً ممانعت آئی ہے تو حنا اور نیل کا خضاب اسی ترکیب سے جائز ہوگا جس میں سیاہی نہ آئے۔ جیسا کہ ظاہر ہے اور سیاہ خضاب کے ممنوع ہونے کی جو علت ہے وہ تو دسمہ میں برابر ہے۔ علت کے اشتراک سے حکم کا اشتراک ضروری ہے۔ (اصلاح الرسوم ص ۱۳، ۱۴) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۱۲ رجب ۱۳۹۰ھ

جب کوئی شیعہ سب شیخیں اور افک عائشہ کی طرح  
کوئی کفریہ عقیدہ نہ رکھتا ہو تو اس کی نماز جنازہ پڑھنا درست ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ہمارے گاؤں میں ایک اہل تشیع ہے۔ جن کی زبان سے ہم نے  
کبھی سب و شتم نہیں سنا اور نہ انہیں ماتم وغیرہ میں دیکھا ہے گو وہ چھپ چھاپ کر ایسے کرتے ہوں گے لیکن ہم  
نے انہیں غالی شیعوں کی طرح نہیں پایا وہ ہمارے ساتھ لین دین کے معاملات رکھتے ہیں غم و خوشی بیاہ و شادی کی  
تقریبات، تعزیت عیادت پر سی جنازہ وغیرہ امور میں شرکت کرتے ہیں۔ کیا ہم بھی ان سے ان جملہ امور میں یا  
بعض امور میں انسانی ہمدردی یا اخلاق حسنہ کے تحت شمولیت کر سکتے ہیں یا نہیں۔ اگر ہمارے کسی عالم سے وہ  
نکاح وغیرہ کرانا چاہیں یا نابالغ کا جنازہ پڑھوانا چاہیں تو کیا حکم ہے۔ براہ کرام تفصیل سے جواب مرحمت فرمائیں  
کہ ہمیں کن کن امور میں ان سے قطع تعلق اور کن امور میں تعلق رکھنا چاہیے۔ سب و شتم سے یا بغض صحابہ کرام کی  
تحقیر سے کفر لازم آتا ہے یا نہیں۔ براہ کرم جلد جواب مرحمت فرما کر مشکور فرمائیں۔

عبدالرحمن معروف پیر خان براہ تلمبہ تحصیل خانیوال ضلع ملتان

﴿ج﴾

شیعہ کا وہ فرقہ جو سب شیخین نہ کرے اور اصحاب کو برا نہ کہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے افک کا  
قائل نہ ہو اور کوئی عقیدہ کفریہ نہ رکھتا ہو تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور اگر اہل سنت والجماعت بھی ان کے  
جنازہ کی نماز پڑھیں یا پڑھائیں تو کچھ حرج نہیں اور کوئی تعزیر اس پر نہیں اور میل جول ان سے منع نہیں۔ فقط واللہ  
تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۶ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ

اگر شیعوں کی رسموں پر تنقید کرنے سے شیعہ بول چال بند کرتے ہیں تو کیا کیا جائے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ہمارا گوٹھ جس میں کچھ گھر اہل شیعہ کے ہیں اور کچھ اہل سنت  
ہیں۔ اب مقصد یہ ہے کہ ہم گوٹھ میں یہ تبلیغ کرتے ہیں کہ کالا کپڑا پہننا یا کرنا پیٹنار و نامنع ہے یا تعزیر نکالنا یا نذرو

تیار دینا اس کا کھانا پینا سب منع ہے یا شیعوں کی مجالس میں اٹھنا بیٹھنا منع ہے تو اہل شیعہ والے اس کے برعکس لوگوں کو روز ہی بہکا کر لے جاتے ہیں مطلب یہ ہے ہم سب آپس میں قریبی رشتہ دار ہیں۔ مثلاً چچا ماموں چچا زاد بھائی ایسے اور لیکن اس مذہب کی خاطر ایک دوسرے سے بولنا چالنا بند ہے اور رشتہ داری کی لین دین یا کھانا پینا بند ہے حتیٰ کہ شیعوں نے ہم پر مقدمہ بھی کیا لیکن رب پاک کی مہربانی سے ہمیں فتح ہو گئی۔ مقصد یہ ہے کہ وہ اہل شیعہ ہیں اور ہم اہل سنت ہیں۔ دیوبند خیالات کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ ہمارا تعلق جمعیۃ علماء اسلام سے ہے جیسے آپ جمعیۃ کے ناظم ہیں اس لیے ہم یہ مسئلہ آپ سے حل کرانا چاہتے ہیں۔ آپ ہمیں کیا فتویٰ لکھ کر بھیجتے ہیں کہ اب شیعوں کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیے آیا ان سے بولنا چالنا یا کھانا پینا یا لین دین بند کر دیں یا کہ نہ یا تو اس گوٹھ سے ہجرت کر کے دوسرے گوٹھ میں جا بیس۔ کیا اہلسنت والے اہل شیعہ والوں کو نکاح میں لڑکی دے سکتے ہیں یا نہیں۔ بینوا تو جروا



واضح رہے کہ جو شیعہ ایسا ہو جو کسی مسئلہ ضروریہ کا انکاری ہو مثلاً حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی الوہیت کا قائل ہو یا تحریف قرآن کا قائل ہو یا جبریل علیہ السلام کو وحی پہنچانے میں غلطی کرنے کا قائل ہو یا صحبت صدیق رضی اللہ عنہ کا انکاری ہو یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت (قذف) لگاتا ہو یا سب صحابہ کو جائز اور کار خیر سمجھتا ہو تو ایسا شیعہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور ان کے ساتھ کسی قسم کی موالات اور دوستی رکھنا جائز نہیں۔ قال ابن عابدین فی رد المحتار ص ۴۶ ج ۳ ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الا لوهیة فی علی او ان جبریل غلط فی الوحی او کان ینکر صحبة الصدیق او یقذف السیة الصدیقة فهو کافر لمخالفة القواطع المعلومۃ من الدین بالضرورة الخ

اور اگر وہ شیعہ اسلام کے کسی مسئلہ ضروریہ کا انکاری نہ ہو تو وہ مسلمان ہے لیکن پھر بھی تفضیل علی اور سب صحابہ کی وجہ سے فاسق اور مبتدع ضرور ہے۔ ان کے موالات سے بھی حتی الامکان مذہبی امور میں بچنا ضروری ہے۔ بوقت سلام و کلام ان کے ساتھ جائز ہے لیکن آپس میں رشتہ وغیرہ کے بارے میں بہر حال ان سے بھی اجتناب اچھا ہے۔ قال فی رد المحتار بخلاف ما اذا کان یفضل علیا ویسب الصحابة فانه مبتدع لا کافر ص ۴۶ ج ۳ الخ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان



لیکن مذہبی امور میں پختگی سے اپنے موقف پر قائم ہونے کے ساتھ ساتھ ہر قسم کے فساد سے احتراز کیا جائے، تبلیغ دین میں احسن طریق کو اختیار کیا جائے۔ واللہ اعلم

الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

امام مسجد کا تبلیغ دین کے جلسہ کو منع کرنا اور اس میں شرکت نہ کرنا

﴿س﴾

سالانہ جلسہ تبلیغ دین میں اہل سنت والجماعت کا ہوتا رہا ہے۔ اس سال ۸۰ء/۸/۳۰ کو یہ جلسہ ہونا تھا جس پر مقتدر علماء کو قرآن وحدیث کی تعلیم کے مطابق تبلیغ کے لیے بلایا گیا تھا۔ اشتہار جلسہ میں علماء مبلغین کے نام لکھ دیے گئے تھے اور امام مسجد کا نام بھی ان میں لکھا گیا تھا۔ جب اشتہار لگائے گئے تو امام صاحب نے اشتہار پڑھ کر اپنا نام کاٹ دیا اور تبلیغ دین کے اس فرض سے انکار کیا اور کہا یہاں کسی تبلیغ کی ضرورت نہیں ہے اور جلسہ نہ کیا جائے۔ اب سوال یہ ہے کہ شرعاً امام صاحب کا یہ طریقہ قابل تعریف ہے یا برا ہے۔

﴿ج﴾

اگر اس جلسہ کا مقصد محض دین کی صحیح تبلیغ اور قرآن وحدیث کے مطابق احکام الہیہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا پیش کرنا تھا تو شرعاً یہ ذکر الہی میں شامل ہے اور اس قسم کی تبلیغ دین حق میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے جو کار خیر اور موجب رضاء الہی ہے۔ اس کام سے کسی کا روکنا شرعاً ناپسندیدہ فعل ہے۔ اگر کسی امام صاحب نے اس قسم کی صورت کو کسی شرعی عذر کے بغیر کیا ہے تو یہ فعل شرعاً مذموم ہے۔ قرآن حکیم میں تصریح موجود ہے۔ ومن اظلم من منع مساجد اللہ ان یذکر فیہا اسمہ الایہ۔ قرآن وحدیث کی صحیح تعلیم و تبلیغ حسب تصریح علماء امت ذکر اللہ میں شامل ہے۔ اس سے روکنا شرعاً ظلم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد عبدالحمید رضوانی مفتی بہاولپور  
الجواب صحیح شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

تحقیق کی جائے اگر واقعی مولوی صاحب کا اس جگہ میں جلسہ کے روکنے سے مقصد یہی تھا جو سوال میں درج ہے تو جواب درست ہے۔

محمد انور شاہ غفرلہ خادم الافاء مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا مسلمان اور عیسائی کا ایک برتن میں کھانا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ مسلمان اور عیسائی دونوں کا ایک ہی برتن میں کھانا جائز ہے یا حرام ہے۔ براہ کرم صحیح مسئلہ سے آگاہ فرما کر چند لوگوں کو یہ کام کرنے سے بچائیں مہربانی ہوگی۔  
نوٹ: ہم نے کافی دفعہ سمجھایا لیکن انہوں نے فتویٰ مانگا ہے۔

العبد صوفی محمد نواز

﴿ج﴾

صورت مسئلہ میں اگرچہ عیسائی کے ساتھ ایک برتن میں کھانا کھانا حرام نہیں لیکن ان کے اختلاط سے برے اثرات کا خدشہ ہے اس لیے ان کے ساتھ اکٹھے خورد و نوش سے اجتناب ضروری ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم  
حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

لے پالک بیٹا غیر ہی ہوتا ہے پالنے سے بیٹا نہیں بنتا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں اگر کوئی آدمی یا استاد یا اور کوئی کسی بچے کو اپنا بچہ بنالے اور حقیقی کی طرح سمجھے یعنی وہ بچہ بھی اس آدمی کا بیٹا بن جائے تو جب وہ بالغ ہو جائے تو آیا اس سے اس باپ کی اہلیہ محترمہ کے لیے پردہ لازم ہو جائے گا یا نہیں اگر لازم ہو جائے گا تو کیوں اور اگر پردہ نہ کیا جائے تو شریعت کا کیا حکم ہے اور پردہ کیا جانا کیا اشد ضروری ہے اور اگر پردہ نہ کیا جائے تو کیا حکم ہے؟

﴿ج﴾

لے پالک لڑکا بالکل غیر ہوتا ہے بیٹا بنانے سے سچ مچ بیٹا نہیں بن جاتا سب کو اسی سے وہی برتاؤ کرنا چاہیے جو بالکل غیروں سے ہوتا ہے۔ عن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یخلون رجل بامرأة الا کان ثالثهما الشیطان (رواہ الترمذی وعن عقبہ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والدخول علی النساء فقال رجل یا رسول اللہ ارایت الحموی قال الحموی الموت (متفق علیہ مشکوٰۃ ص ۲۶۸) منہ بولا بیٹا سچ مچ بیٹا نہ بننے کے بارے میں قرآن مجید کی آیت

لکھی لا یكون علی المومنین حرج فی ازواج ادعیائهم اذا قسنوا منهن وطرا نص صریح ہے۔  
خلاصہ یہ کہ استاد عمر کی اہلیہ کے لیے شاگرد (زید) سے پردہ کرنا ضروری ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کسی گمنام قبر کو بزرگ کی قبر ظاہر کر کے اس کے ذریعہ لوگوں کو دھوکہ دینا حرام ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ قاسم باغ قلعہ کہنہ پر حضرت غوث العالمین کے مزار کے سامنے ایک جعلی قبر جس کا نام غوث پاک نوراضی دستگیر سید پیر رکھ دیا گیا ہے جس کے متعلق شہر کے علماء اور معززین اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ کسی ولی کا مزار نہیں ہے اور غوث پاک نورانی دستگیر سید پیر کے نام سے انتہائی دھوکہ دے کر ذریعہ معاش بنایا گیا ہے جس کی شکایت ملتان کے اہم لوگوں نے ڈپٹی کمشنر صاحب کی خدمت میں بذریعہ خط تحریری طور پر بھی پیش کی ہے۔ نیز اخبارات میں اس کے خلاف بہت کچھ آچکا ہے اور شہر کی مذہبی تنظیموں نے بھی اس کے خلاف متعدد مرتبہ احتجاج کیا ہے۔ شرعی نقطہ نگاہ سے اس کا کیا حکم ہے۔

﴿ج﴾

سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ قلعہ کہنہ پر غوث پاک نورانی کے نام سے ایک جعلی قبر ہے اور شہر کے معززین نے اس کے جعلی ہونے کی تصدیق بھی کی اور بتایا ہے کہ یہاں کوئی بزرگ مدفون نہیں ہیں ایسی صورت میں اس قبر کے ذریعہ لوگوں کو دھوکہ میں ڈالنا سخت گناہ ہے پھر جو لوگ بزرگان دین کے ساتھ عقیدت رکھتے ہیں وہ بھی دھوکہ میں پڑے ہیں تاریخ بزرگان ملتان میں بھی غالباً اس نام کے کسی بزرگ کا ذکر موجود نہیں لہذا اس کا انسداد بہت ضروری ہے تاکہ عوام گمراہ نہ ہوں اگر ضرورت ہو تو ان کے نام نہاد سجادگان سے ثبوت طلب کیا جائے۔ اگر اطراف و جوانب کے لوگ اس کو جعلی بتائیں تو پھر اس فتنہ سے لوگوں کو محفوظ رکھا جائے فقط واللہ اعلم

سید مسعود علی قادری مفتی مدرسہ انوار العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

اپنے قبیلے کا پرانا نام تبدیل کرنا درست ہے یا نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہماری برادری جو زمانہ قدیم

سے کسب یا پیشہ کی وجہ سے ایک خاص نام سے مشہور ہے اور اسی پیشہ کے نام سے پکاری جاتی ہے مگر اب جبکہ برادری کے اکثر لوگ اپنے باپ دادا کے پیشہ کو نہیں کرتے بلکہ مختلف پیشوں سے اپنی روزی کھاتے ہیں مثلاً صنعت و حرفت، زراعت تجارت، ملازمت وغیرہ اس لیے برادری کے اکثر لوگوں کا یہ خیال ہے کہ برادری کا نام بدل دیا جائے اس سلسلہ میں امید ہے کہ مندرجہ ذیل امور میں شریعت کی روشنی میں ہماری رہنمائی کریں گے۔

(۱) ہماری برادری مختلف قدیم ہندو قبائل مثلاً کھوکھر راجپوت وغیرہ چند گوت و قبیلہ کے لوگوں پر مشتمل ہے کیا یہ لوگ اپنے قدیم قبیلہ یا گوت سے اپنے کو مشہور کر سکتے ہیں یا نہیں۔

(۲) برادری کی اجتماعی حیثیت کو قائم رکھنے کے لیے برادری کا قدیم نام جو کسب یا پیشہ کی وجہ سے مشہور ہے اس کو بدل کر کوئی دوسرا نام رکھنے میں شرعاً کوئی عذر تو نہیں۔

(۳) برادری کے کسی بھی مشہور و معروف شخص کی طرف برادری کو منسوب کرنے میں کوئی گناہ تو نہیں جبکہ تمام برادری اس شخص سے واقف ہو۔

### ﴿ج﴾

(۱) اگر ان ناموں میں کوئی شرعی قباحت نہ ہو تو منسوب کرنا جائز ہے۔

(۲) شرعاً کوئی مضائقہ نہیں۔ (۳) کوئی گناہ نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

اگر ڈاڑھی کی وجہ سے بیوی کی رخصتی نہ ہوتی ہو تو کیا اس مقصد کے لیے ڈاڑھی منڈوانا جائز ہے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و ریس مسئلہ کہ اگر ڈاڑھی کی وجہ سے رخصتی نہ کریں تو ڈاڑھی منڈوالینی چاہیے یا نہیں (جبکہ سسرال قریبی رشتہ دار ہو) اگر ڈاڑھی کی وجہ سے طلاق مانگیں تو طلاق دینی چاہیے یا ڈاڑھی منڈوانی چاہیے۔ جبکہ سسرال قریبی رشتہ دار ہوں۔

محمد صادق مدرس ایم بی پرائمری سکول ڈبل پھانک

### ﴿ج﴾

داڑھی منڈوانا جائز نہیں۔ لقولہ علیہ السلام قصوا الشوارب و اعفوا اللحی۔

مسئولہ صورت میں داڑھی ہرگز نہ منڈوائیں۔ لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق طلاق دینا جائز

ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان



آج کل پاکستان میں مروجہ معمر قمار بازی کے حکم میں ہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ معمر حل کر کے انعام حاصل کرنا شرعی نقطہ نگاہ سے حلال ہے یا حرام۔ بیوا تو جروا

مولوی احمد جعفر ضلع لورالائی

﴿ج﴾

آج کل پاکستان میں مروجہ معمر چونکہ قمار بازی میں ہیں اس لیے اسے حل کر کے انعام حاصل کرنا جائز و حلال نہیں۔ فقط واللہ اعلم

غلام احمد معین مفتی  
الجواب صحیح عبداللہ عثیٰ عنہ

کیا تاش کھیلنا واقعی ماں کے ساتھ زنا کے متراف ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ اگر کوئی آدمی تاش کے پتے سے کھیلتا ہے تو کیا اس کا گناہ اپنی سگی ماں کے ساتھ زنا کرنے کے برابر ہے یا نہیں ایک واعظ نے وعظ کرتے ہوئے یہ فتویٰ دیا ہے اس لیے آپ حدیث کی رو سے فتویٰ دے کر ممنون فرمائیں۔

امان اللہ ملتان

﴿ج﴾

اگر تاش کھیلنے میں شرط اور جواب بھی لگایا گیا ہے تو یہ حرام ہے اور اگر شرط کے بغیر کھیلا ہے تو یہ بھی لغو اور مکروہ تحریمی ہے لیکن سگی ماں کے ساتھ زنا کے برابر ہونے کے متعلق جو وعید ہے وہ اس میں نہیں ہے۔ بلکہ سود کھانے والے کے متعلق حدیث میں آیا ہے کہ سگی ماں کے ساتھ زنا کے برابر ہے۔ فقط واللہ اعلم

عبداللہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

انعامی بانڈ خریدنا اور انعام لینا جائز نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ حکومت پاکستان کی طرف سے کافی عرصہ سے بونڈ کے نام سے

ایک سلسلہ شروع کیا ہوا ہے صورت مسئلہ یہ ہے کہ آیا انعامی بانڈ کا خریدنا جائز ہے یا ناجائز اور جو شخص اس کو خریدے اور جائز سمجھے اس کی اقتدا میں نماز جائز ہے یا نہیں۔ مسئلہ مدلل فرمادیں۔  
مدرسہ رفیق انور نعمانی خطیب جامع مسجد صدیقیہ سانواں

﴿ج﴾

انعامی بانڈ کا خریدنا درست نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ خیر المدارس ملتان  
الجواب صحیح خیر محمد عفا اللہ عنہ

اگر کوئی امام صاحب انعامی بانڈ خریدتا ہے تو اس پر لازم ہے کہ فوراً انہیں فروخت کر دے اور اس گناہ سے توبہ واستغفار کرے۔

فقط والجواب صحیح بندہ عبد الستار عفا اللہ عنہ نائب مفتی خیر المدارس ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جو شرعی پردہ کرانے کا وعدہ نہ کرتا ہو کیا اس سے وعدہ کا توڑنا درست ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مثلاً زید کی لڑکی بالغ ہو چکی ہے اور اس کا رشتہ مثلاً عمرو کے لڑکے کے ساتھ ہوتا ہے جو زید کا حقیقی چچا زاد بھائی ہے۔ اب دریافت طلب یہ معاملہ ہے کہ لڑکی کا باپ زید کہتا ہے کہ میں رشتہ کے لیے تیار ہوں لیکن شرعی پردہ تم کو بحال رکھنا پڑے گا اور خود زید شرعی پردہ کا پابند ہے لیکن عمرو چونکہ خود فوت ہو چکا ہے اور اب اس کے لڑکے خالد کے متولی حضرات اس بات پر مصر ہیں کہ ہم رسمی پردہ کی رعایت تو رکھیں گے لیکن شرعی پردہ ہم سے نہیں ہو سکتا۔ اب زید کو شرع کے لحاظ سے کیا حکم ہے (یعنی رشتہ دے دے اور شرعی پردہ نہ رکھنے کا گناہ ان پر ہوگا جو شرعی پردہ نہیں رکھتے یا رشتہ دینے سے انکار کر دے اور صلہ رحمی کا لحاظ نہ رکھے۔ بیوا تو جروا

﴿ج﴾

عورت پر اجنبیوں اور نامحرموں سے پردہ کرنا واجب ہے اور حجاب شرعی کا ترک کرنا موجب گناہ ہے۔ اس لیے اگر شخص مذکور شرعی پردہ کا اہتمام نہیں کرتا تو بہتر یہ ہے کہ اسے رشتہ نہ دے بلکہ کسی دیندار صالح آدمی کو یہ رشتہ دے دے۔ قال اللہ تعالیٰ وقرن فی بیوتکن الآية پارہ ۲۲ آیت ۲ وقال اللہ یا ایہا النبی قل لا زواجک وبناتک ونساء المومنین یدنین علیہن من جلابیہن پارہ من یقنت قریب ربع۔ قال اللہ تعالیٰ واذا سالتموہن متاعاً فاسئلوہن من وراء حجاب الایہ وعن ابی ہریرۃ

رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنکح المرأة لا ربع لمالها ولحسبها ولجمالها ولدينها فاظفر بذات الدين تربت يداك۔ متفق علیہ مشکوٰۃ ص ۲۶۷ جس طرح عورت میں دینداری صلاح و تقویٰ ضروری ہے اس طرح مرد میں بھی ضروری ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم  
حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۷ اذوالحجہ ۱۳۸۸ھ

## دولہا کا سہرا باندھنا اور شادی پر ڈھول باجا بجانا

﴿س﴾

- کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ  
(۱) شادی کے موقع پر سہرا باندھنا جائز ہے یا نہیں۔  
(۲) شادی وغیرہ کے موقع پر ڈھول اور باجا وغیرہ بجانا جائز ہے یا نہیں۔

﴿ج﴾

- (۱) سہرا باندھنا خلاف شرع ہے۔ کیونکہ یہ رسم کفار کی ہے۔ حدیث میں ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تشبه بقوم فهو منهم کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو تشبہ کرے کسی قوم کے ساتھ وہ انہی میں سے ہے۔ لہذا مسلمان کی شان یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بسر و چشم تسلیم کرتے ہوئے کفار کے رسم و رواج اور ان کے ساتھ تشبہ سے احتراز کرے۔ (اصلاح الرسوم مع اضافہ ص ۳۵)  
(۲) ڈھول باجا وغیرہ بجانا امور شرعاً ناجائز اور حرام ہے۔ قرآن حدیث اور کتب فقہ میں ان کی حرمت کے دلائل اس کثرت سے ہیں کہ ان کا احصاء (شمار) معتبر اور مشکل یہ ہے۔

ومن الناس من يشتري لهو الحديث الآية قال الشامي في رد المختار ص ۳۴۹ ج ۶  
وفي التاتار خانيه ان كان السماع غناً فهو حرام لان التغني واستماع الغني حرام وفي  
الهنديہ دلت المسئلہ علی ان الملاہی کلہا حرام فی التغنی بضرب و تصفیق الخ بہر حال ان  
امور سے اجتناب ضروری اور بہتر ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

لڑکے کا اپنے والد کو بھائی جان کہہ کر پکارنا، کیا امام صاحب کو نماز کے لیے بلانا جائز ہے  
اپنی مزدوری میں سے روزانہ ایک آنہ نکال کر اس سے مسجد کے لیے تیل خریدنا یا لوگوں کو کھانا کھلانا  
مرد کے لیے سونے کی انگوٹھی یا بٹن استعمال کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) میرے لڑکے مجھے بھائی کہتے ہیں مگر ایک حافظ صاحب کہتے ہیں کہ باپ کو بھائی کہنا سخت گناہ ہے۔  
برائے کرم اس مسئلہ کو حل فرمائیں۔

(۲) اگر مسجد میں اذان ہو گئی اور امام صاحب نہیں آئے۔ اگر امام صاحب کو نمازی بلانے چلا جائے تو  
جائز ہے یا نہیں۔

(۳) میں اپنی مزدوری سے ایک آنہ فی روپیہ نکال کر جمع ہونے پر ان کا مسجد میں تیل یا اللہ واسطے کھانا کھلا  
دیتا ہوں۔ یہ جائز ہے یا نہیں۔

(۴) مرد سونے کے بٹن انگوٹھی استعمال کر سکتا ہے یا نہیں۔

اعجاز احمد بستی تھلی والہ ضلع ملتان

﴿ج﴾

(۱) حافظ کا کہنا درست ہے۔

(۲) درست ہے۔

(۳) جائز ہے کوئی حرج نہیں۔

(۴) سونے کی انگوٹھی مردوں کے لیے جائز نہیں۔ البتہ سونے کے بٹن لگانا جائز ہیں۔ واللہ اعلم  
بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ خیر المدارس ملتان

شیخ کی اجازت کے بغیر مریدین کو بیعت کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء و مفتیان عظام اندریں مسئلہ کہ ایک شخص جو باقاعدہ عالم دین نہیں ہے اور اپنے پیر



سے اس کو بیعت کرانے کی اجازت حاصل نہیں ہے اور وہ لوگوں کو بیعت دیتا ہے۔ کیا شرعاً اس کا بیعت دینا لوگوں کو جائز ہے۔ آپ صاحب شریعت و طریقت ہیں۔ اس مسئلہ کی وضاحت فرما کر ممنون فرمائیں۔

### ﴿ج﴾

بغیر اجازت و خلافت شیخ کامل کے مریدین کو بیعت کرنا جائز نہیں ہے۔ مشائخ کا یہی طریق رہا ہے اس لیے ایسے شخص کو بیعت کرنے سے مکمل احتیاط و اجتناب لازم ہے جسے شیخ کامل سے اجازت نہ ملی ہو۔ البتہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک صورت میں اس کو جائز رکھا۔ وہ یہ کہ علماء و مشائخ عصر کسی شخص کی صلاحیت و استعداد کامل اور اس کے علم و عمل کی گواہی دیں۔ گویا حضرت شاہ صاحب نے زمانہ کے معتمد علماء و مشائخ کے متفقہ اعتماد کو اجازت کے قائم مقام قرار دیا ہے۔ لہذا اگر شخص مذکور کو یہ مقام حاصل ہے تو اس کے لیے گنجائش نکل سکتی ہے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا تعویذ کے ذریعہ کسی کے رزق میں اضافہ یا کسی کا رزق بند ہو سکتا ہے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ جس شخص کا رزق اللہ تعالیٰ کشادہ کرے۔ کیا کسی کے تعویذ کرنے سے وہ رزق بند ہو سکتا ہے۔ کیا وہ رزق جو اللہ تعالیٰ کسی شخص کو زیادہ دینا چاہتا ہے کیا کسی کے تعویذ سے وہ رزق بند ہو سکتا ہے۔

### ﴿ج﴾

اللہ تعالیٰ نے ماں کے پیٹ میں ہر ایک شخص کا رزق مقرر فرمایا ہے۔ اس کی کمی و بیشی صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ کوئی شخص کسی کے رزق کو نہ کھول سکتا ہے نہ بند کر سکتا ہے۔

تعویذ وغیرہ کے اثرات بھی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں۔ اگر ایسا کوئی عمل کر لیا جائے اور اس کا برا اثر کسی پر پڑے وہ بھی اللہ تعالیٰ کے ارادے سے ہوتا ہے لیکن اس شخص کو اس عمل کا کرنا جائز نہ ہوگا۔ ایسے عمل سے اگر یہ ثابت ہو جائے کہ وہ عمل کر رہا ہے روکا جائے محض بلا ثبوت کے کسی پر الزام نہ لگایا جائے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

## انگریزی یا یونانی دواؤں میں الکحل اور اسپرٹ سے متعلق ایک مفصل فتویٰ

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ میں انگریزی ادویات کا کاروبار کرنا چاہتا ہوں لیکن چند شکوک و شبہات کی وجہ سے طبیعت کراہت محسوس کرتی ہے۔ مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل مسائل پر شرعی تبصرہ عنایت فرما کر احسان کریں تاکہ طبیعت کو سکون میسر ہو۔

- (۱) غالباً ساٹھ فیصد ادویات میں الکحل اسپرٹ، ٹینچر، کلوروفارم وغیرہ باقاعدہ مستعمل ہوتے ہیں۔
- (۲) انجکشن لگاتے وقت صرف اسپرٹ ہی دوا ہے جو جسم پر SLPTIG روکنے کے کام آتی ہے۔
- (۳) بعض انگریزی ادویات میں الکحل وغیرہ کا استعمال کافی پیمائش تک کیا جاتا ہے۔ (دوا اثر بری کیاؤنڈ ۱۴ فیصد بیناڈرل ۴ فیصد ہمدرد کا گرائپ وائٹ ۲۰ فیصد)

(۴) مریض کو سکون دینے کے لیے پتھیدی ن نامی دوا خاص طور پر استعمال ہوتی ہے اور پینے والے ڈاکٹری مکسچروں میں ٹینچر لازمی طور پر مستعمل ہوتی ہے۔

(۵) یونانی ادویات میں ایک حد تک سنکھیا، ایفون، دھتورا، پوست خشخاش کا استعمال ہوتا ہے۔ وضاحت طلب مسائل یہ ہیں۔

- (الف) الکحل، اسپرٹ، ٹینچر، کلوروفارم، ایفون، سنکھیا، پوست، خشخاش، دھتورا بذات خود نشہ آور اشیاء ہیں یا نشہ آور اشیاء کا خام مال۔ گندم، جو، فروٹ وغیرہ شراب بنانے میں بنیادی سامان ہیں۔
- (ب) اگر یہ سب اشیاء یا ان میں کوئی شے بصورت دوا استعمال کرنے کی اجازت ہے تو اس کی حد مقدار کیا ہے؟

(ج) کیا جسم پر اسپرٹ استعمال ہونے کے بعد جسم کے اس حصے کو دھوئے بغیر نماز جائز ہے۔

(د) ان سب اشیاء میں کون سی اشیاء کا استعمال یا کاروبار جائز ہے۔

مصباح الدین مدینہ جنرل سٹور فیڈرل ایریا کراچی

﴿ج﴾

بہشتی زیور حصہ یازدہم مکمل مدلل سعیدی ص ۱۵۷ پر ہے۔ پتلی بہنے والی نشہ دار ہو اس کا ایک قطرہ بھی حرام ہے۔ اگر اس قلیل مقدار سے نشہ نہ ہو اس طرح دوا میں استعمال کرنا خواہ پینے میں یا لپ کرنے میں نیز ممنوع ہے۔ خواہ وہ نشہ آور چیز اپنی اصلی ہیئت پر ہے۔ خواہ کسی تصرف سے دوسری شکل ہو جائے۔ بہر حال ممنوع ہے

یہاں سے انگریزی دواؤں کا حال معلوم ہو گیا جن میں اکثر اس قسم کی اشیاء ملائی جاتی ہیں اور جو نشہ دار ہو مگر پتلی نہ ہو۔ بلکہ اصل سے منجمد ہو جیسے تمباکو، افیون وغیرہ اس کا حکم یہ ہے کہ جو مقدار بالفعل نشہ پیدا کرے اس سے ضرر شدید ہو تو وہ حرام ہے اور جو مقدار نشہ نہ لائے نہ اس سے کوئی ضرر پہنچے وہ جائز ہے اور اگر ضاد وغیرہ میں استعمال کیا جائے تو کچھ بھی مضائقہ نہیں۔

الکل، اسپرٹ اور ٹنگر چونکہ مائع کی قبیل میں سے ہیں اس لیے ان کے متعلق حکم یہ ہے کہ یہ اشیاء اگر انگور کی کچی شراب یا انگور کی پکی شراب یا منقی کی شراب یا کھجور کی شراب سے حاصل کی گئی ہوں اور اس کی تحقیق ہو جائے تو ان کا استعمال کرنا حرام ہے اور جس دوا میں یہ شامل ہوں اس دوا کا استعمال کرنا بھی ناجائز ہے اور وہ نجس ہے، کپڑے اور بدن کے کسی حصہ کو اگر یہ لگ جائیں تو اس کا دھونا نماز کے لیے ضروری ہے۔ خواہ یہ نشہ لائیں یا نہ لائیں اور اگر ان کو شرابوں کے علاوہ دیگر شرابوں سے حاصل کیا گیا ہو مثلاً جو گندم وغیرہ کی شرابوں سے تو ان کے استعمال میں اختلاف ہے۔ مگر دوا کے طور پر اس کے استعمال کرنے کی گنجائش ہے اور اگر کوئی شخص پرہیز کر سکے تو یہ عین تقویٰ ہے۔ پہلی قسم کی ادویہ کا کاروبار بھی ناجائز ہے اور دوسری قسم کی ادویہ کے کاروبار کی بھی گنجائش ہے۔ افیون، سکھیا، دھتورا، پوست خشخاش وغیرہ چونکہ مائع میں سے نہیں ہیں لہذا ان کا استعمال تب ناجائز ہوگا کہ وہ مقدار منشی ہو یا بدن کے لیے مضر ہو ورنہ بشرط عدم ضرر و عدم نشہ اس کا استعمال جائز ہوگا اور خارج استعمال اس کا درست ہے۔

نماز کے وقت دھونا اور باقاعدہ پاک کرنا اس کا ضروری ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم  
حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
مشتبہ صورتوں میں احتیاط یہ ہے کہ پرہیز کیا جائے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۱۹ ذوالقعدہ ۱۳۸۷ھ

## یہودی کمپنیوں کا مال خریدنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

(۱) چند مشروبات جو اس وقت ہمارے ہاں رائج ہیں جیسے فائنا، سیون اپ، کوکا کولا، کینڈا ڈرائی ان چار قسم کے مشروبات کا ہمارے لیے پینا جائز ہے یا نہیں۔ شیزان جو کہ مرزائیوں کی ملکیت میں سے ہے اس کا پینا بھی جائز ہے کہ نہیں۔

(۲) لائف بوائے صابون، لکس صابون کا استعمال جائز ہے کہ نہیں۔

(۳) نیز ناجائز کی وجہ کیا ہے اور اس کے علاوہ کون سے مشروبات اور صابون ہمارے لیے استعمال کرنا

چاہیے۔

مظفر احمد بنگالی متعلم مدرسہ قاسم العلوم ملتان

### ﴿ج﴾

یہودی کمپنیوں کا مال خریدنا اور ان کو نفع پہنچانا جائز نہیں ہے۔ یہودی اسلام کے خلاف آج کل محارب ہیں ان کے ارادے یہ ہیں کہ حجاز مقدس بالخصوص مدینہ طیبہ زادھا اللہ شرفا اور اس کے گرد و نواح کو فتح کر لیں۔ ان کے زعم میں یہ دراصل یہودی علاقے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہود مدینہ، بنی نظیر، بنی قریظہ، بنی قنیقاع، یہود خیبر ان علاقوں کے مالک تھے اس حالت میں کوئی ایسی چیز بازار سے نہ خریدی جائے جس سے یہودی کی مالی پوزیشن مستحکم ہو۔ قرآن کریم میں ہے ولا یسألون من عدو نیلاً الا کتب لہم بہ عمل صالح۔ لاکرہ ہے تحت انفی مفید استغراق ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ دشمن کو کسی طرح کوئی بھی نقصان پہنچانا عمل صالح ہے۔ فقہاء کی عبارات سے بھی اسی طرح کے حوالہ جات نقل کیے جاسکتے ہیں کہ مسلمانان عالم کو اجتماعی طور پر یہودیوں کے اموال تجارت کا بایکاٹ کرنا لازم ہے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۴ محرم الحرام ۱۳۸۸ھ

کیا مخلوط نظام تعلیم اور ڈاکٹری مجبوریوں کی وجہ سے پردہ نہ کرنا درست ہے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ بے پردہ عورتوں کو (خواہ بالغ ہوں یا قریب بلوغت، بیٹا ہوں یا نابینا، نرسیں ہوں یا لیڈی ڈاکٹر، جلوت میں ہوں یا خلوت میں، سکول کالج کے کمروں میں ہوں یا جماعت کی صورت میں یا گھر کے اندر اکیلی۔ مرد (عالم ہو یا مفتی، پیر ہو یا مرید، جوان ہو یا عمر رسیدہ بوڑھا) نہیں پڑھا سکتا ہے۔ جبکہ بکر اس کی اجازت دیتا ہے۔ بکر کا استدلال یہ ہے کہ جب تک بے پردہ عورتوں کو احکام شرعی سے واقف نہیں کرایا جائے گا اس وقت تک ان کا پردہ کرنا ممکن نہیں اور اس لیے ان کو نظر انداز کیا جائے اور دینی تعلیم سے بے بہرہ رکھا جائے کہ یہ بے پردہ ہیں تو یہ صحیح نہیں مزید یہ کہ نرسیں یا لیڈی ڈاکٹرز وغیرہ جو کسی حال میں پردے میں نہیں رہ سکتیں۔ آپ کی اس پردہ والی شرط سے تو وہ دینی تعلیم سے بالکل محروم رہ جائیں گی۔ جبکہ عملاً اس کا تجربہ کیا گیا کہ ایسی عورتوں کو اس حالت میں دینی تعلیم دی گئی اور اب ان کی پوزیشن یہ ہے کہ وہی بے پردہ



عورتیں تہجد تک پڑھنے لگی ہیں۔ وغیرہ وغیرہ اس کے برعکس زید کا استدلال یہ ہے کہ شرعی حدود کو کسی بھی خود پیدا کردہ مجبوری کی وجہ سے نہیں توڑا جاسکتا۔ بے پردگی ایک خود پیدا کردہ اضطرار ہے۔ شریعت میں ایسے اضطرار کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اگر اس طرح عوام خود ایسے افعال کے مرتکب ہوں جن سے ان کی مشکلات میں اضافہ ہوتا جائے اور آگے چل کر اس مجبوری کو اضطرار کا نام دے کر شرعی حدود کو توڑ ڈالیں۔ اس طرح تو وجود شرع باقی نہیں رہے گا۔ حالانکہ پردے کی غرض و غایت جنسی اختلاط کا ختم کرنا ہے۔ اگر یہ اختلاط برقرار رہے تو پردہ کا مقصد ہی فوت ہو جائے گا۔ جبکہ اختلاط اس لیے جائز نہیں کہ اس سے ہر صنف کے سفلی جذبات کو ہوا ملتی ہے۔ اگر اختلاط اس لیے ناگزیر ہے کہ بصورت عدم اختلاط دینی تعلیم کی محرومی واقع ہوتی ہے تو پھر مخلوط تعلیم میں کوئی قباحت باقی نہیں رہتی۔ کیونکہ وہ مرد و زن کا اختلاط دنیوی تعلیم کے لیے ضروری سمجھتے ہیں اور آپ دینی تعلیم کے لیے حدود شرعیہ کے توڑنے میں دونوں برابر کے شریک ہیں۔ اگرچہ اغراض مختلف ہیں۔ جہاں تک بے پردہ عورتوں کا احکام شرعیہ کی واقفیت کے بعد تہجد پڑھنے کا تعلق ہے جہاں دو یا چار عورتوں نے تہجد پڑھنا شروع کیا ہے وہاں زنا کے ارتکاب تک بھی تو نوبت پہنچی ہے۔ اگر زید کا استدلال درست ہے تو پھر مزید وضاحت طلب امر یہ ہے کہ بے پردہ عورتوں کو پڑھانے والے آدمی کو امام و خطیب بنانا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ بینوا تو جروا

### ﴿ج﴾

زید کا خیال بالکل درست ہے اور شرعی اصول کے عین مطابق ہے۔ اگر عمرو کے خیال باطل کو کچھ بھی وقعت دی گئی تو احکام دین اس زمانہ میں نعوذ باللہ مسخ ہو کر رہ جائیں گے۔ دین کی تعلیم و تبلیغ عورتوں میں شرعی حدود کے اندر بھی ممکن اور سہل ہے۔ کوئی مجبوری اور اضطرار واقع نہیں ہے۔

باقی ایسے شخص کو ہرگز خطیب اور امام اور مقتدا نہ بنایا جائے۔ امامت کے لیے متقی پرہیزگار عالم کا انتخاب ضروری ہے۔ البتہ اگر اتفاقاً کسی نے پڑھ لی تو باوجود کراہت کے نماز ہو جائے گی۔ واللہ اعلم  
محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کونڈے دینا بدعت ہے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و شرع متین اس رسم کے بارہ میں جو آج کل لوگوں میں پھیلی ہوئی ہے اور مسمیٰ ہے امام جعفر صادق کا کونڈا۔ اس میں صرف اتنا ہوتا ہے کہ کوئی چیز پکا کر غریبوں مسکینوں کو کھلائی جاتی ہے اور بعض

لوگ کھانے کے اوپر کپڑا چھپا دیتے ہیں اور کھانے والوں کو کہہ دیا جاتا ہے کہ کپڑا ڈال کر اوپر پڑا رہے اندر سے کھاتے رہو یعنی ظاہر نہ کرو کیا اس فعل کا کوئی ثبوت ہے۔ صحابہ کرام کے زمانہ میں یا تابعین یا تبع تابعین کے زمانہ میں ہوا ہو یا ائمہ کے زمانہ میں ہوا ہو یا کسی سے ثابت ہو اور اس کا کرنا جائز ہے یا نہیں۔ بینوا بالقرآن تو جروا عند الرحمن یوم القیامۃ

### ﴿ج﴾

یہ رسم بدعت سیہ ہے۔ اس ہیئت کذا یہ سے خیرات کرنا صحابہ کرام و تابعین رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں نہ تھا نہ ہی کسی حدیث میں منقول ہے اس لیے اس کا ترک کر دینا لازم ہے۔ واللہ اعلم  
محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر

### تعارفی کارڈ کے لیے تصویر کھینچوانا

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ رائج الوقت ملکی قوانین کے تحت منظور شدہ تعلیمی اداروں کے طلبہ کو درسگاہوں سے اپنے گھر اور گھروں سے واپس آنے کے لیے نصف کرایہ پر سفر کرنے کا حق حاصل ہے لیکن اس حق کے وصول کے لیے شرط یہ ہے کہ متعلقہ درسگاہ کا سربراہ ایک ایسے تعارفی (شناختی) کارڈ پر اپنے دستخط ثبت کرے جس پر طالب علم کا فوٹو چسپاں ہو۔

مزید یہ کہ تعارفی کارڈ مختلف تمدنی مواقع پر استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً پولیس تھانوں، بسوں اور اغضاری حالت میں بحیثیت طالب علم مدد حاصل کرنے اور حادثات وغیرہ میں۔ کیا مذکورہ بالا ضروریات کے تحت طلبہ کو فوٹو کھینچوانے کی اجازت دی جاسکتی ہے یا نہیں۔ بینوا تو جروا

حکیم امرالدین صاحب براہ نڈو آدم منصورہ

### ﴿ج﴾

واضح رہے کہ فوٹو کھینچوانا گناہ کبیرہ ہے۔ متعدد احادیث میں اس کے متعلق شدید وعیدیں وارد ہیں۔ عنہا (عن عائشہ) عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اشد الناس عذاباً یوم القیمۃ الذین یضاہئون بخلق اللہ متفق علیہ (مشکوٰۃ شریف ص ۳۸۵)

وعن عبد اللہ بن مسعود قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اشد الناس عذاباً عند اللہ المصورون متفق علیہ (مشکوٰۃ شریف ص ۳۸۵)

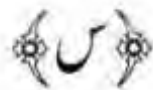
مذکورہ ضرورت اس حد تکہ کی نہیں ہے کہ اس کے پیش نظر ایک حرام کام جائز ہو جائے۔ فتاویٰ دارالعلوم امداد المفتین ص ۸۲۹ ج ۲ پر مفتی محمد شفیع صاحب ارشاد فرماتے ہیں کہ اس طرح پاسپورٹ کے لیے بھی تصویر کھینچوانا جائز نہیں۔ اگر کسی ضرورت سے مبتلا ہو جائے تو استغفار کرے اور اپنے کو گناہ گار سمجھے۔ اس کے حلال کرنے کی فکر میں نہ پڑے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبد اللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ

الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

## قل خوانی کا مروجہ طریقہ درست نہیں ہے



کیا فرماتے ہیں علماء دین وریں مسئلہ کہ ہمارے ہاں یہ رواج ہے کہ کسی شخص کے فوت ہو جانے کے بعد اس کی تجہیز و تکفین کے بعد کوئی تاریخ معین کی جاتی ہے جو بالعموم تین روز کے بعد کوئی تاریخ ہوتی ہے۔ اس کی اطلاع رشتہ داروں کو دی جاتی ہے تاریخ معینہ پر دور دراز کے رشتہ دار اکٹھے ہوتے ہیں۔ حسب طاقت کوئی چیز پکائی جاتی ہے۔ کوئی مولوی صاحب قرآن کریم میں سے سورۃ خلاص اور بعض دیگر آیات پڑھتے ہیں۔ بعض لوگوں کے آگے کچھ گندم رکھی جاتی ہے جس پر کچھ نہ کچھ پڑھا جاتا ہے۔ جاہل لوگ یونہی گنگناتے رہتے ہیں۔ پھر سب کہتے ہیں کہ ہم نے جو کچھ پڑھا وہ مولوی جی آپ کے ملک کرتے ہیں اس کے بعد دعا مانگی جاتی ہے اور سب آدمی پھر جاتے ہیں پھر ہر آدمی روپیہ دو روپیہ رقم دیتے ہیں ہمارے اصطلاح میں اسے لگ یا اچھاڑہ کی رقم بولتے ہیں۔ یہ رقم ہر آدمی اتنی دیتا ہے جتنی اس کو کسی ایسے موقع پر ملی تھی۔ یعنی یہ لین دین ہوتا ہے۔ پھر پکی ہوئی چیز سب لوگوں میں تقسیم کر لی جاتی ہے۔ اسے ہمارے ہاں قل خوانی بولتے ہیں۔ بعض فاتحہ خوانی کہتے ہیں۔ کیا یہ شریعت کی رو سے جائز ہے یا نہیں۔

عبد المجید بمعرفت کرنال آٹو محمد صدیق اینڈ برادرز ڈیرہ اسماعیل خان



واضح رہے کہ یہ طریقہ ایصال ثواب کا ان قیود و تخصیصات کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین رضی اللہ عنہم مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم میں سے کسی سے ثابت نہیں ہے۔ ایسا ایصال ثواب شرعاً جائز نہیں مروجہ قسم کے قل خوانی میں شرعاً بڑی قباحتیں ہیں۔ جن کو مولانا حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب

تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب اصلاح الرسوم ص ۱۴۷ پر تفصیل سے بیان کیا ہے۔ کارڈ پر جگہ کی کمی سے ان کو یہاں نہیں لکھا جاسکتا۔ شوق ہو تو خود اصل کتاب میں دیکھ لیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبد اللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۱۸ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ

دس محرم کو حضرت حسین رضی اللہ عنہا کی شہادت بیان کرنا اور سبیل لگانا جائز نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ محرم میں عاشورہ وغیرہ کے روز شہادت بیان کرنا مع اشعار بروایت صحیحہ یا بعض ضعیفہ بھی و نیز سبیل لگانا اور چندہ دینا اور شربت دودھ بچوں کو پلانا درست ہے یا نہیں۔  
بینوا تو جروا

السائل غلام علی بیرون دہلی گیٹ ملتان شہر

﴿ج﴾

یہ سب امور مذکورہ بدعت ہیں جن کا احادیث میں ثبوت نہیں ہے اور نہ خیر القرون میں یہ امور معمول بہا تھے۔ احادیث صحیحہ میں عاشورہ کے یوم صرف روزہ رکھنے کا ذکر ہے روزہ اسی تاریخ کو نو یا گیارہ کے روزہ ملا کر رکھنا مسنون ہے اور بس۔

باقی حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت متبرک دن میں ہوئی۔ نہ یہ کہ دن کو تبرک ان کی شہادت سے حاصل ہوا۔ اس شہادت کو بروایت صحیحہ بیان کرنا بھی ان دنوں جائز نہیں۔ تشبیہاً بالروافض ہذا قال رشید احمد الکنکوہی فی الفتاویٰ الرشیدیہ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۲۴ محرم ۱۳۷۷ھ

دنگل کرنے اور کرانے میں اگر شرعی سقم نہ ہو تو درست ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک موجودہ دور کے دنگل کو روا قرار دیتا ہے اور دلیل پتے تا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ اور معوذ رضی اللہ عنہما کی لڑائی کرائی تھی اور صحابہ نے دیکھی تھی۔ لہذا دنگل کرنا اور کرانا جرم نہیں بلکہ جائز ہے۔ براہ کرم واضح فرمادیں کہ دنگل دیکھنا جرم ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو کس



صورت سے۔ اگر جرم ہے تو پھر دلیل کا کیا جواب ہوگا۔ کسی امام کا فتویٰ کیا ہے براہ کرم حدیث و فقہ کی روشنی میں توضیح فرمادیں۔ یہ آدمی ہمیں تنگ کیے ہوئے ہے۔ بینو اتو جروا

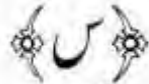
محمد شفیع مدرسہ ضامن المدارس جتوئی تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ



موجودہ دنگل جس میں کشف عورت ہو تقریباً سارا بدن ان کا ننگا ہوتا ہے نماز کے فوت ہو جانے کی کوئی پرواہ نہیں رکھی جاتی یہ دنگل اس طرح ناجائز اور حرام ہے اور اگر ستر عورت کے ساتھ اوقات نماز کی پرواہ رکھتے ہوئے جہاد یا دیگر صحیح مقاصد کے لیے قوت حاصل کرنے کی خاطر دنگل وغیرہ کیا جائے تو یہ جائز ہو سکتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۲۶ رجب ۱۳۸۶ھ

جو شخص والدین کی بات نہ مانتا ہو وہ فاسق ہے



کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص مسمیٰ زید مثلاً برائی اور گناہ فسق و فجور پر کمر بستہ ہے۔ اس کو اس کی بوڑھی ماں نے ہر چیز سمجھائی اور دوسرے لوگوں سے کہلایا لیکن وہ شخص نہ تو اہل محلہ کی بات مانتا ہے اور نہ ہی بوڑھے ماں باپ کا کہنا مانتا ہے۔ لہذا ایسے شخص کے متعلق کیا ہے۔ آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی روشنی میں ارشاد فرمائیں۔

اللہ بخش اندرون دولت گیٹ ملتان



ایسا شخص فاجر و فاسق ہے۔ والدین کا نافرمان ہے گناہ کبیرہ بلکہ کبائر کا مرتکب ہے۔ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من رأى منکم منكراً فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبه و ذالک اایمان رواہ مسلم (او کما قال مشکوٰۃ ص ۴۳۶) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ فرماتے ہیں کہ تم میں سے جو شخص کسی برائی کو ہوتا دیکھے تو اسے ہاتھ سے روکے اگر ہاتھ سے نہ روک سکے تو زبان سے ورنہ تو دل سے اور یہ کمزور ایمان ہے او کما قال اگر مذکورہ بالا شخص والدین اور اہل محلہ کے سمجھانے کے باوجود بھی ان معاصی سے اور گناہوں سے نہ رکے۔ تو والدین اور اہل محلہ کو اس شخص

کے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہیے کہ اے رب کریم آپ اسے ہدایت کی توفیق بخشیں اور گناہوں سے روکیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جب دونوں طرف سے لڑکیوں کا مہر مقرر کر دیا گیا ہو تو شغار نہیں لیکن قبیح اور مکروہ ہے  
روئی کو کاشت کاری سے قبل فروخت کرنا، حجام کے ہاں کھانا کھانا جائز ہے یا نہیں

### ﴿س﴾

(۱) چہ می فرمایند مفتیان عظام در بابت مسئلہ شغار ذیل کہ زید دختر یا خواہر یا مادر یا دیگر رشتہ دار خود را کہ جہلش در دست او است با عمر و بخت تزویج میدہد۔ بایں شرط کہ عمر و ہم دختر یا خواہر و غیرہ را بزید بدہد۔ صدق ہم معین کردہ اند۔ لیکن مقصود اصلی بدل است۔ اگر از طرف یکے شرط بودہ نہ شد پس نوبت بخرع میرسد۔ و رشتہ دار خود کہ در خانہ خاوند خود نمے گزارد۔ و اگر از طرفی زنی خود را بخت شرعی تنبیہ و تادیب طرف دیگر بہ ناحق زن خود را میزند کہ رشتہ دار من زدہ شد۔ یک طرف زن کلاں بست سالہ است دیگر طرف طفلک نادان پنج سالہ و یک طرف زن چہارہ سالہ دیگر طرف پیر ہشتاد سالہ۔ اگر اتفاقاً شوہر زن مرد۔ پس مظلوم زن را اختیار نیست کہ مالک نفس خود شود بلکہ با دیگر رشتہ دار شوہر پیوستہ نکاح سازد زن مظلوم خوش باشد یا نہ خوش۔  
اکنون کرامجال کہ پرسد ز باغ بال۔ بلبل چہ گفت، و گل چہ شنیدہ و صبح چہ کرد۔

(۲) مسئلہ در بابت بیع پنبہ قبل از کاشت جائز است یا نہ چنانچہ در بلاد سندھ بسیار مروج است بست روپیہ فی منہ پنبہ بوقت فصل سی روپیہ زیادہ میشود در بیع معدوم داخل است یا نہ۔  
(۳) و طعام حجام کہ ریش تراشد جائز است یا نہ۔

### ﴿ج﴾

(۱) ہمچنین نکاح جائے کہ در ان زناں با دیگر بطور معاوضہ دادہ و گرفتہ میشوند نکاح شغار نامیدہ شدہ اند در حدیث از مثل ایں چنین نکاح ہائے نہی وارد شدہ است باید کہ از مثل ایں چنین عقد و احترام از کنند و اگر ایں عقد بستہ گردد۔ صحیح باشد لیکن سخت مکروہ در عقد عوض و معاوضہ نقصان بسیار است۔ و زن حاصل شدہ در معاوضہ بعد از موت زوج آزاد است مقید و پابند وارثان زوج نیست ہر کجا خواہد نکاح کند کسے را بروجر کردن جائز نیست و از مال زوج حق دار وراثت است۔

(۲) در بیع پنبہ اگر شرائط بیع سلم را لحاظ کردہ شود جائز است اگر شرط یک فوت گردد بیع پنبہ فاسد گردد شرائط در کتب فقہ مسطور اند۔

کیا یزید بن معاویہ کو کافر کہہ سکتے ہیں، نماز جمعہ فرض ہے یا واجب  
فٹ بال کھیلنا اور غیر اللہ کی قسم کھانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسائل۔

(۱) یزید بن معاویہ کو کافر کہہ سکتے ہیں یا نہیں۔

(۲) نماز جمعہ فرض ہے یا واجب۔

(۳) فٹ بال کھیلنا جائز ہے یا نہیں۔

(۴) خدا کے بغیر کسی اور چیز کی بھی قسم اٹھائی جاسکتی ہے۔ مثلاً قرآن کی قسم، مسجد ایمان وغیرہ کی قسم۔

عبدالحی شاہوانی معلم مدرسہ روضۃ العلوم متصل پل سد باب پھانک ار باب  
کرم خان روڈ کوئٹہ معرفت حاجی علی محمد دکاندار کپڑا فروش

﴿ج﴾

(۱) رائج عند اہل سنت والجماعۃ عدم تکفیر و عدم لعن یزید است اگرچہ در ظلم و جور و تعدی و فسق او کلام نیست

النج (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند عزیز الفتاویٰ ص ۱۱۰ ج ۱)

(۲) جہاں شرائط جمعہ موجود ہوں وہاں نماز جمعہ فرض ہے۔

(۳) فٹ بال میں جسمانی ورزش کی وجہ سے دینی اور دنیاوی فوائد ظاہر ہیں۔ لہذا جائز ہے البتہ یہ شرط

ہے کہ اس میں نصاریٰ سے تشبہ نہ ہو لباس میں طرز اور طریق میں نہ ہی اور کوئی کام شریعت کے خلاف ہو۔ گھٹنے  
وغیرہ کھلے ہوئے نہ ہوں اور کھیل میں مشغولی کے باعث نماز وغیرہ شرعی فرائض میں کوتاہی اور غفلت نہ ہو۔

(۴) غیر اللہ کی قسم اٹھانا جائز نہیں۔ قرآن مجید کے حلف اٹھانے سے یمین منعقد ہو جاتی ہے۔ کذافی

فتاویٰ دارالعلوم امداد المفتین ص ۵۵۳ ج ۲۔ فقط واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

فلم دیکھنا جائز ہے یا نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء اس مسئلہ میں کہ فلم دیکھنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو کس لحاظ سے اور یہ فلم تو حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہیں تھی تو کیسے ناجائز ہوئی۔

### ﴿ج﴾

فلمیں جو دکھائی جاتی ہیں اس لیے حرام ہیں کہ لہو و لعب ہے۔ ہر قسم کا لہو و لعب حرام ہے الا ثلث کما فی الحدیث اس میں گانا ہوتا ہے وہ بھی حرام ہے اس میں غیر محرم عورتوں کے فوٹو ہوتے ہیں ان کا دیکھنا حرام ہے۔ ان فلموں میں بے حیائی کے مخرب اخلاق منظر پیش ہوتے ہیں اس لیے بھی حرام ہیں۔ ان میں اضاعت مال ہے جو کہ حرام ہے۔ ان کے دیکھنے سے نمازیں ضائع ہوتی ہیں اس لیے بھی حرام ہیں۔ یہ مفاسد بطور نمونہ پیش کیے گئے ہیں ورنہ اور بھی بہت سے وجوہ ہیں جن کی وجہ سے ان کا دیکھنا حرام ہے۔ فقط واللہ اعلم  
عبداللہ عفا اللہ عنہ

جو شخص کلمہ پڑھنے کے بعد تمام باتوں پر عمل نہ کرے اسے کیا کہتے ہیں، مسلم اور مومن میں سے کون افضل ہے، فوت شدہ عزیزوں کے لیے کلام پاک کا ثواب ایصال کرنا، مولانا مودودی حق پر ہے یا نہیں، اگر ایک شخص کے تمام اعمال درست ہوں لیکن انتخابات کے وقت غلط شخص کو منتخب کرنا

### ﴿س﴾

مندرجہ ذیل مسئلہ کی تشریح قرآن و حدیث کی روشنی میں کہ

(۱) کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد جو انسان شرعی احکام پر پوری طرح عمل نہ کرے اسے کیا کہتے ہیں۔

(۲) کلمہ شہادت کے بعد جو انسان شرعی احکام پر پوری طرح عمل پیرا ہوا اسے کیا کہتے ہیں۔

(۳) مسلم اور مومن میں افضل ترین کون ہیں۔

(۴) فوت شدہ والدین یا خویش و اقرباء کے لیے قرآن پڑھ کر بخش دینا درست ہے یا نہیں۔ انہیں ثواب

پہنچتا ہے یا نہیں۔

(۵) جماعت اسلامی کے راہنما مولانا مودودی صاحب حق پر ہیں یا کہ نہیں۔ وضاحت سے اور دلائل

سے مزین جواب دیں۔

(۶) ایک انسان پوری طرح شرعی احکام پر پابند ہے مگر وہ بوقت انتخاب خاموش رہتا ہے اور نا اہل کو اپنا

نمائندہ منتخب کرتا ہے اس کے دین اور اس کے اسلام کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے اور شرعی حدود میں اس

پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔



### ﴿ج﴾

(۱) اگر وہ تصدیق قلبی اور دین اسلام کے جملہ احکام پر یقین کامل رکھنے کے بعد گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے تو اسے فاسق کہا جائے گا۔ کبیرہ گناہ توبہ سے معاف ہو جاتا ہے لیکن بہر حال وہ مومن ہے۔ اگر بغیر توبہ کے فوت ہو جائے گا تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہوگا کہ اس کو گناہ کی سزا دے کر جنت میں داخل کرتا ہے یا ابتداً معاف فرما کر جنت میں داخل فرمادے۔ بہر حال اس کا مستقر جنت ہے یہ عقیدہ اہل سنیہ والجماعت کا ہے۔ یہ کامل مومن بھی ہے اور مسلم بھی۔ مستقر اس کا جنت ہے۔

(۲) مومن اور مسلم دونوں ایک ہیں۔ ایمان کا تعلق قلب کے ساتھ ہے اور اسلام کا ظاہر کے ساتھ لیکن اگر تصدیق قلب نہیں تو ظاہری اعمال کے باوجود مسلم نہیں بلکہ منافق ہے بہر حال مسلم اور مومن کا اطلاق ایک ہی شخص پر ہوتا ہے۔

(۳) ایمان نجات کی بنیاد ہے اور اسلام اور ظاہری انقیاد سے درجات بلند ہوتے ہیں۔

(۴) ثواب پہنچتا ہے۔

(۵) مولانا مودودی بہت سے مسائل میں اہل سنیہ والجماعت بلکہ اجماع امت کی بھی مخالفت کرتے ہیں۔ ان کی کتابیں پڑھیں۔ تفصیل کی گنجائش فتویٰ میں نہیں ہوتی۔

(۶) نا اہل شخص کو نمائندہ بنانا یا بننے دینا بہت بڑی کوتاہی ہے۔ اس کی تلافی ضروری ہے یہ غلط ہے کہ ایسا شخص شرعی احکام کا پابند ہے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا مطلقہ ماں کی زیارت جائز ہے جبکہ باپ خوش نہ ہو

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ مسمیٰ نور محمد نے اپنی بہن کی شادی مسمیٰ خان گل سے کر دی تھی اور خان گل نے اپنی بہن کی شادی نور محمد سے کر دی تھی۔ تو شادی کرنے کے بعد کچھ عرصہ اپنے اپنے گھروں میں آباد رہے۔ قریباً سال ڈیڑھ سال کے بعد گھریلو حالات درست نہ ہونے کی بنا پر نور محمد کی بیوی اپنے والدین کے گھر ناراض چلی گئی اور خان گل کی بیوی اپنے والدین کے گھر ناراض چلی گئی اور دونوں طرف لڑ کے پیدا ہوئے اور وہ دونوں عورتیں اپنے لڑکوں سمیت اپنے والدین کے ہاں پندرہ سال تک رہ گئیں۔ آخر کار نور محمد نے اپنی بیوی کو طلاق مغلظہ دے دی اور خان گل نے بھی اپنی بیوی کو طلاق مغلظہ دے دی اور لڑکے اپنے اپنے باپوں کے پاس چلے گئے تو چار پانچ سال بعد خان گل کی بہن نے شادی کر دی اور شادی والدین بھائی و بہن اور دیگر رشتہ داروں

کی اجازت کے بغیر کی۔ تو اب نور محمد صاحب اپنے بیٹے کو کہتا ہے کہ اپنی والدہ کے پاس تجھے جانے کی اجازت نہیں ہے اور شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی تجھے اجازت نہیں دیتی کیونکہ وہ ماں تیری بے حیا ہے اور اس نے بغیر اذن نکاح کیا ہے اور آپ کو میری طرف سے بھی اجازت نہیں ہے۔ اگر آپ اپنی والدہ کے پاس چلے گئے تو میں آپ سے ناراض ہوں گا۔ برائے مہربانی مذکورہ بالا مسئلہ کے متعلق قرآن و حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں تحریر فرما کر مشکور فرمائیں اور یہ بھی تحریر کریں کہ اگر نور محمد کا لڑکا بغیر اجازت اپنی والدہ کے پاس ملاقات کو چلا جائے تو باپ کی نافرمانی ہو جائے گی یا نہیں اور اس صورت میں عذاب کا مرتکب ہو گا یا نہ اور نور محمد صاحب کا لڑکا دینی تعلیم بھی حاصل کرتا ہے اور اس کی والدہ تعلیم دین سے بھی نہیں روکتی ہے اور لڑکے کی والدہ مسلمان ہے۔

لڑکا اپنی والدہ سے ملاقات کتنے عرصہ کے بعد کر سکتا ہے یعنی مہینہ کے بعد جائے دو مہینہ یا سال کے بعد جائے یہ بھی شریعت کی رو سے تحریر کریں۔

السائل عبدالغفور خان غفاری معلم مدرسہ عربیہ سراج العلوم نزد ریلوے اسٹیشن خانیوال ضلع ملتان

### ﴿ج﴾

کلام پاک میں اللہ تعالیٰ والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور ان کی خدمت کرنے کا بار بار ارشاد فرماتے ہیں۔ کما قال تعالیٰ وبالوالدین احسانا الآیہ۔ یہاں تک کہ اگر والدین کافر ہوں تب بھی ان کی خدمت کرنی کا رثواب ہے اور جائز کام میں ان کی اطاعت واجب ہے۔ کما قال تعالیٰ وان جاهدک علی ان تشرک بی مالیس لک بہ علم فلا تطعهما وصاحبهما فی الدنیا معروف الاآیہ۔ اسی طرح ایک صحابی نے ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ من اصل یعنی کس کے ساتھ صلہ رحمی کروں فرمایا امک یعنی ماں کے ساتھ دوبارہ پوچھا یہی جواب ملا تیسری دفعہ پوچھا یہی جواب ملا۔ چوتھی دفعہ پوچھا تو فرمایا اباک یعنی باپ کی صلہ رحمی اور خدمت کرو۔ آپ کی والدہ نے جائز نکاح ہی تو کیا ہے اس میں کیا بے حیائی ہے۔ لہذا آپ اپنی والدہ کی زیارت کے لیے ہر وقت جاسکتے ہیں۔ ہفتہ میں ایک بار جائیں یا روزانہ جائیں آپ کو شرعاً اجازت ہے اور باپ کی اطاعت اس معاملہ میں ضروری نہیں ہے۔ فی الحدیث لا طاعة لمخلوق فی معصیۃ الخالق۔

ہاں اگر ایسی کوئی صورت اختیار کر لی جائے جس پر باپ بھی رضا مند ہو اور والدہ کی قطع رحمی بھی نہ ہو وہ بھی راضی رہے تو بہتر ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جس شخص کی بہن، بیٹی اور بیوی وغیرہ ڈانس کرتی ہو اس سے ہم کیا تعلقات رکھیں

### ﴿س﴾

(۱) کیا کسی مسلمان کو جائز ہے کہ اپنی بیوی، بہن وغیرہ کہ اپنی موجودگی یا غیر موجودگی میں ہم مذہب یا غیر مذہب کے ہمراہ ڈانس یعنی انگریزی ناچ میں شامل ہونے کی اجازت دے یا رواداری کے ذریعہ حوصلہ افزائی کرے۔

انگریزی ڈانس کی صورت یہ ہے کہ ایک عورت غیر مرد کے ساتھ ایک دوسرے کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اور تقریباً سینہ سے سینہ ملا کر ناچتے ہیں۔

(۲) ایسا فعل مندرجہ بالا کرنے کی نسبت شرعاً کیا حکم ہے۔

(۳) جمہور اہل اسلام کو ایسے مسلمان کے ساتھ تعلقات شادی، غمی، برادری شمولیت نماز جنازہ، نکاح رکھنا جائز ہے یا نہ اور ایسے مسلمان کو انتخابات میں اہل اسلام ووٹ دے سکتے ہیں یا نہ۔

(۴) اگر ایسے شخص سے تعلقات شرعاً ناجائز ہوں تو جو اشخاص اس کے ساتھ تعاون اور تعلقات برادری بحال رکھیں ان کی نسبت کیا حکم ہے۔

سید سیف اللہ ڈاک خانہ احمد پور شرقیہ بہاولپور

### ﴿ج﴾

(الف) قال الله تعالى قل انما حرم ربى الفواحش ما ظهر منها وما بطن الآية

(ج) قال الله تعالى وقل للمؤمنات يغضضن من ابصارهن ويحفظن فروجهن ولا

يبدین زینتهن الی ان قال ولا یضر بن بارجلهن لیعلم ما یخفین من زینتهن الایة

(ر) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لہو المؤمن باطل الا فی ثلث الحدیث

(ر) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم المرأة عورة فاذا خرجت استشرفها الشیطن

مندرجہ بالا آیات واحادیث سے قص مذکور کی حرمت صراحتہ ثابت ہوتی ہے۔ بالخصوص جب اس میں

غیر محرم سے اختلاط و مباشرت بھی ہو تو حرمت مزید مغلط ہو جاتی ہے۔ ایسے فحشاء کے کرنے والا فاسق فاجر

مرتکب کبیرہ ہے اور کرانے والا بھی برابر گناہ میں شریک ہے اور اگر حلال سمجھ کر کیا یا کرایا جا رہا ہے کہ اکثر آج کل

نئی تہذیب والوں کی نظر میں یہ اس درجہ استحلال تک پہنچ چکے ہیں تو ایمان کے زائل ہونے کا خطرہ عظیم ہے۔

اعاذنا الله وجميع المسلمين من ارتكاب الفواحش قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من رأى

منکم منکر افلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فقلبہ وذاکک اضعف الایمان۔



اگر درجہ استحلال تک پہنچنا یقینی ہو پھر تو شادی وغنی، جنازہ وغیرہ تعلقات اسلامیہ ان سے منقطع کرنا ضروری ہے اور اگر یہ درجہ نہیں تب بھی ہر مسلمان کو حسب استطاعت لازم ہے کہ اس بدتر منکر کے روکنے میں سعی کرے اور اگر یہ درجہ میسر نہ ہو سکے تو دل میں اس سے نفرت کرے اور یہ اضعاف الایمان ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ان اللہ یأمرکم ان تؤودوا الامانات الی اهلها وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم المستثار مؤتمن آیت وروایت سے ثابت ہے کہ امانت اس کے مستحق کو دی جائے تو ووٹ بھی ایک امانت ہے۔ ایسے شخص کو اگر ووٹ دو گے تو آخرت میں اس کا جواب دینا ہوگا۔ اس شخص سے اسلام کو اور قوم کو نقصان ہوگا اس میں تم برابر کے شریک ہو گے۔ من یشفع شفاعۃ سیئۃ یکن لہ کفل منها کی آیت سے ثابت ہے کہ شفاعۃ سیئہ کرنے والا گناہ میں شریک ہے۔ غیر مستحق کے لیے سفارش عہدہ کی کرنا بموجب گناہ ہے۔ اس لیے ایسے شخص کو ووٹ دینا کسی صورت جائز نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

مہر شدہ اسلامیہ مدرسہ قاسم العلوم  
۲۲ ذی قعدہ ۱۳۷۳ھ

### عیسائی ملازمین کا کپڑے اور برتن دھونا اور ان کے ساتھ کھانا کھانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ہمارے ہاں برائے کھیتی باڑی عیسائی ملازمین ہیں اور گھر میں عورتیں کام کاج کرتی ہیں۔ آپ قانون و احکام شرعیہ کے مطابق فتویٰ صادر فرمائیں کہ کیا عیسائی ملازم ہمارے روزانہ استعمال کے برتنوں کو ہاتھ لگا سکتا ہے۔

(۲) کیا عیسائی ملازم ہمارے برتن میں کھاپی سکتا ہے۔

(۳) کیا عیسائی ملازم ہمارے برتن دھو سکتی ہے۔

(۴) کیا عیسائی ملازم ہمارے کپڑے دھو سکتی ہے۔

ملک نور محمد کسرانہ فتح پور تحصیل و ضلع مظفر گڑھ

﴿ج﴾

عیسائی ملازمین کا مسلمانوں کے کپڑے وغیرہ دھونا برتنوں کا استعمال کرنا جائز ہے لیکن ان کو کپڑوں وغیرہ کی طہارت کا شرعی طریقہ سکھایا جائے مثلاً نجس کپڑے کو تین بار دھوئیں اور ہر دفعہ اس کو خوب نیچوڑ دیں۔ فقط واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۲۳ شوال ۱۳۹۴ھ



جب نکاح کا وعدہ کیا تو اسے نباہنا چاہیے اور ان لوگوں سے قطع تعلق جائز نہیں ہے

﴿س﴾

زید کی ہمیشہ بکری کی زوجہ ہے ویسے زید نسباً قریبی رشتہ دار بکر کا نہیں ہے۔ پس وہ اس کے لیے اتنا ہے جتنا کہ خالد۔ زید کسی بنا پر بکر کے گھرانے سے ناراض ہو جاتا ہے اس قدر قطع تعلقی اختیار کر لیتا ہے کہ اس سے قبل جو اس کی آمد و رفت تقریباً ایک ہی مہینہ میں دو یا تین بار بکر کے گھر تھی بند کر دیتا ہے اور اس سے تمام شرعی اسلامی اخلاقی مثلاً باہمی کلام اور ایک دوسرے کے سامنے آ جانے پر خندہ پیشانی سے سلام دعا کرنا مصافحہ کرنا وغیرہ ترک کر دیتا ہے اور یہ سلسلہ ایک طویل عرصے تک جاری رکھتا ہے۔ اس دوران خالد اپنے بیٹے بکر کو پیغام نکاح دیتا ہے۔ جس کا وہ اپنی مرضی والی شرط کے ساتھ اثباتی جواب دیتا ہے۔ مگر شرط کا اظہار فی الحال نہیں کرتا مستقبل قریب میں کرنا چاہتا ہے۔ خالد ابھی ہی اسے کہہ دیتا ہے کہ آپ کی ہر جائز شرط قبول کی جائی گی۔ پھر وہ مستقبل قریب میں دوسری بار اس کے پاس اظہار شرط اور مزید ترغیب و تاکید کے لیے جاتا ہے۔ مگر وہ اپنے ایک لڑکے کے غلط ورغلانے سے اپنے سابقہ اثباتی جواب سے منحرف ہو جاتا ہے اور انکار کر دیتا ہے۔ تاہم بکری بیوی راضی رہتی ہے اور خالد بھی مایوس نہیں ہوتا بلکہ اپنے مقصد کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھتا ہے اور ویسے بھی رواجاً اس علاقہ میں پہلی بار یا دوسری بار والے انکار کو انکار نہیں سمجھا جاتا۔ زید کو جب خالد کی اس کارروائی کا علم ہوتا ہے تو وہ اپنی طویل قطع تعلقی کو پس پشت ڈال کر اپنے لڑکے کے لیے بکر کو اسی ہی لڑکے کا پیغام نکاح دے دیتا ہے۔ جسے وہ محض اثباتی جواب دیتا ہے۔ مگر پھر بغیر کسی معقول وجہ سے عقد نکاح کو ایک غیر معینہ مدت تک ملتوی کر دیتا ہے۔ خالد چونکہ مایوس نہیں ہوا تھا تو وہ تیسری بار بھی بالواسطہ ترغیباً تاکیداً پیغام نکاح دے دیتا ہے۔ جس پر زید مشتعل ہو جاتا ہے اور خالد سے زبردست بغض کینہ اور غصہ رکھنے لگتا ہے۔ تمام شرعی اسلامی اخلاق اس سے اور اس کے حامیوں سے ہمیشہ کے لیے ترک کر دیتا ہے اور غیر شرعی بدالفاظ استعمال کرتا ہے جبکہ اس کی طرف سے پیغام نکاح کو تقریباً دو سال کا طویل عرصہ گزرنے کو ہے تا حال عقد نکاح نہیں ہوا۔ خالد کا ایک دوسری جگہ پر عقد نکاح ہو بھی گیا ہے۔ زید اس اپنے جاری ساری نامناسب طرز عمل کو اپنی غیرت حمیت کا مقتضی سمجھتا ہے۔ اس کو ثواب اور دین تصور کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ پیش کرتا ہے کہ میں اپنی بھانجی کو اپنے لڑکے کے لیے لینے کا شرعی طور پر زیادہ حقدار تھا اور وہ میری عزت تھی۔ دوسرے نے اس کے لیے پیغام نکاح کیوں دے دیا اور اس مقصد کے لیے جدوجہد جاری کیوں رکھی۔

اب دریافت طلب یہ بات ہے کہ مذکورہ بالا حقیقت حال کے پیش نظر کیا خالد قرآن و حدیث اور فقہ حنفی کے لحاظ سے قصور وار قرار پاتا ہے یا نہیں اگر ہے تو کس قدر۔ کیا اس قدر کہ زید کو اس کے ساتھ یا اس کے حامیوں سے ہمیشہ کے لیے اپنا مذکورہ بالا رویہ رکھنا شرعی طور پر درست ہے۔ بینوا تو جروا

﴿ج﴾

بشرط صحت سوال سوال میں مندرجہ امور کی وجہ سے زید کے لیے خالد وغیرہ کے ساتھ قطع تعلق کر کے سلام و کلام بند کرنا درست نہیں اور حدیث شریف میں بلا وجہ شرعی قطع تعلق کرنے کی سخت وعید آئی ہے۔ لہذا زید کو چاہیے کہ وہ اس رویہ سے باز آئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

طلاق مغلطہ دینے کے بعد اگر میاں بیوی معاشرت رکھیں تو اولاد کا کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ اگر مثلاً زید نے اپنی عورت ہندہ کو طلاق دے دی ہو اور طلاق بھی صریح تین طلاقیں تین آوازوں کے ساتھ اور زید و ہندہ اقرار بھی کرتے ہیں کہ ہم نے تین طلاقیں دی ہیں اور ان پر کافی تعداد میں گواہ بھی موجود ہیں۔ اس طلاق صریح کے بعد دونوں زید و ہندہ اپنے اور کسی کے ساتھ شادی کرنے کے لیے تگ و دو کرتے رہے لیکن بد قسمتی سے ان دونوں کو کوئی اور رشتہ نہ مل سکا۔ تو انہوں نے بغیر کسی حلالہ کے اور بغیر کسی چون و چرا کے پہلے کی طرح معاشرت اختیار کر لی جس کی وجہ سے چند بچے بھی جنم ہوئے جسے ولد الزنا ہی کہا جاسکتا ہے۔ تو کیا ان بچوں کے ساتھ رشتہ داری اور نوش و طعام و دیگر معاشرت جائز ہے یا جائز نہیں ہے۔ اگر کوئی رشتہ قائم کرے تو اس کے متعلق کیا خیال ہے۔ ان بچوں کے والدین کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے۔

﴿ج﴾

اولاد کا اس میں شرعاً کوئی قصور نہیں۔ ان کے ساتھ برادری کے تعلقات رکھنا رشتے لینا دینا جائز ہیں۔ حرمت کی کوئی وجہ نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۴ ذی قعدہ ۱۳۹۴ھ

کیا لڑکی کا حق مہر اس کے ماں باپ وصول کر سکتے ہیں، مرد و عورت کو بدکاری کے شبہ میں قتل کرنا، شوہر سے بغیر طلاق لیے دوسری جگہ نکاح کرنا، تمام جائیداد لڑکوں کے نام کر کے لڑکیوں کو محروم کرنا، شادی کے موقع پر نابالغ لڑکیوں کا دف بجانا اور گانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) آج کل تو عورتیں فروخت ہو رہی ہیں نعوذ باللہ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کافی حق مہر لیا جاتا تھا جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے حق مہر میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے چالیس ہزار دینار لیے تھے حق مہر کی کیا صورت ہے کہاں تک لیا جاسکتا ہے اور اس کا تصرف والدین کو بھی برضا یا بلا رضا عورت کے جائز ہے یا صرف جہیز و زیورات وغیرہ میں استعمال کر کے عورت کو دیا جائے۔

(۲) ہمارے ہاں مندرجہ میں رواج ہے کہ بلا شرعی ثبوت و شہادت بدراہی کے الزام میں مرد یا عورت کو حقیقتاً یا شبہاً قتل کیا جاتا ہے یا کالا کالی کا اعلان کر کے مجرم سے عوض لے کر پھر عورت دوسری جگہ بلا طلاق دیے ہوئے نکاح میں دی جاتی ہے کیا اس کا نکاح جائز ہے۔ کیا ایسی عورت طلاق حاصل کر کے بعد عدت نکاح میں لی جاسکتی ہے۔

(۳) اکثر سرمایہ دار لوگ اپنی زندگی میں اپنی جائیداد زمین وغیرہ اپنے زینہ اولاد کے نام کر دیتے ہیں۔ اگر بالغ ہیں تو تصرف بھی اور نابالغ ہیں تو سرکاری ریکارڈ میں داخل کر دیتے ہیں۔ یعنی اپنی لڑکیوں کو محروم کرتے ہیں کیا ایسا کرنا جائز ہے۔ ان لڑکوں کو یہ ملکیت حلال ہے یا حرام بعض تو زندگی میں خواہ مرنے کے بعد ان وارث عورتوں کو جبراً یا شرماً کر لکھوا لیتے ہیں کہ ہم اپنے حصہ سے اپنے بھائیوں کے حق میں دست بردار ہیں۔ کیا یہ جائز ہے۔

(۴) شادی کے موقع پر نابالغ لڑکیوں کا گانا اور دف وغیرہ بجانا بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کے دور میں ثابت ہے۔ ایسا کرنا اب بھی جائز ہے یا کچھ تفصیلات۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کا فعل تو حجت صحیحہ ہے۔

### ﴿ج﴾

(۱) دس درہم یعنی ۲ تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی کی قیمت کم از کم مہر ہے۔ اس سے کم مہر مقررہ کرنا درست نہیں۔ زیادہ کی حد شرعاً مقرر نہیں لیکن مغالات فی المہر بھی ناپسندیدہ ہے۔ مہر حسب استطاعت مقرر کرنا چاہیے جس کی ادائیگی کر سکے۔ مہر بیوی کو ادا کرنا ضروری ہے اور بیوی کی اجازت کے بغیر مہر میں کسی کو تصرف کا حق نہیں۔

(۲) بلا شرعی ثبوت۔ کہ کسی کو ہتھ کرنا گناہ کبیرہ ہے اور خاوند سے طلاق حاصل کیے بغیر دوسری جگہ نکاح حرام ہے۔

(۳) کسی وارث کو محروم کرنے کے لیے زندگی میں جائیداد تقسیم کرنا گناہ ہے۔ حدیث میں ہے قطع اللہ

میراثہ من الجنة يوم القيامة (مشکوٰۃ ص ۲۶۶ باب الوصایا)

لیکن اگر کسی نے جائیداد تقسیم کر دی اور ہر ایک کو قبضہ بھی دے دیا تو یہ بہت صحیح شمار ہوگا اور مرنے کے بعد بطور وراثت اس شخص کے تقسیم نہیں کی جائے گی۔ وارث عورتوں سے جبراً حصہ لے لینا حرام ہے۔

(۴) موجودہ دور میں گانے بجانے کا جو رواج ہے وہ ناجائز اور گناہ ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان



## غالی رافضی کی عیادت کرنا، غالی رافضی کی نماز جنازہ وغیرہ میں شریک ہونا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین ان چند درج ذیل امور میں کہ

(۱) کیا کسی رافضی کی بیمار پرسی بایں نیت کہ وارثاں بیمار ناراض نہ ہو جائیں یا بایں نیت کہ ہمارے اخلاق

سے متاثر ہوں جائز ہے یا کہ نہیں۔

(۲) فاتحہ خوانی مذکورہ رافضی کی مذکورہ خیالات سے جائز ہے کہ نہیں۔

(۳) کیا مذکورہ رافضی کی نماز جنازہ میں شرکت جبکہ امام رافضی ہے اور وہ اپنے طریق سے نماز ادا کر رہا

ہے۔ جائز ہے یا ناجائز۔

(۴) سنی امام ہو تو پھر شرکت کا کیا حکم ہے۔

(۵) بستی کا امام مسجد دیدہ دانستہ نماز پڑھائے مذکورہ رافضی کی اس جنازہ پڑھانے کے بعد اس کی اقتداء

میں نماز پڑھنا اور اس کو امام بنانا جائز ہے یا ناجائز۔ جس شق کو اختیار کریں مع الدلائل بیان کریں۔

(۶) امام مسجد کا مذکورہ رافضی کا جنازہ پڑھانے میں یہ وجوہ پیش کرنا کہ (الف) ہمارا دنیاوی اعتبار۔ سے ہر

طرح کا اختلاط ہے۔ اس لیے جنازہ ہمیں پڑھانا ضروری ہے۔

(ب) اگر شریک نہ ہوئے اور جنازہ نہ پڑھایا تو بستی والے سنی حضرات ناراض ہو جائیں گے۔

(ج) اگر نماز جنازہ نہ پڑھائی تو بستی میں عظیم فتنہ ہوگا اور ہمارے سنی حضرات شیعہ ہو جائیں گے اور مسجد

ویران ہو جائے گی۔ مذکورہ بالا امور کے اجوبہ مع الدلائل بیان کر کے ممنون فرمائیں۔

محمد منظور تحصیل میانوالی ضلع ملتان

﴿ج﴾

(۱) توقع ہدایت کے لیے، دفع ضرر کے لیے، اسلامی اخلاق سے متاثر کرنے کے لیے ان کی بیمار پرسی

درست بلکہ مستحسن ہے۔

(۲) اگر رافضی ضروریات امور دین میں سے کسی مسئلہ کا منکر ہو تو اس کے لیے دعائے مغفرت کرنا درست نہیں۔

(۳) درست نہیں

(۴) درست نہیں۔

(۵) رافضی کے عقائد کی تفصیل لکھ کر جواب حاصل کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۸ ذی الحجہ ۱۳۹۲ھ

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ



## مریض کو خون دینا اور خون کی بوتل لگانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہپتالوں میں جو خون مہیا کیا جاتا ہے اور وہ خوں مریضوں پر استعمال کیا جاتا ہے کیا استعمال خون از روئے شریعت جائز ہے یا ناجائز۔  
کیا یہ عذر کے قبیل سے ہے یا دوا کے اور اس کا خرید کر نایا فروخت کر نایا ہبہ کرنا جائز ہے یا ناجائز۔

﴿ج﴾

مریض کو خون دینے میں یہ تفصیل ہے کہ جب خون دینے کی ضرورت ہو یعنی کسی مریض کی ہلاکت کا خطرہ ہو اور ماہر ڈاکٹر کی نظر میں اس کی جان بچانے کا اس کے سوا کوئی راستہ نہ ہو تو خون دینا جائز ہے۔  
جب ماہر ڈاکٹر کی نظر میں خون دینے کی حاجت ہو یعنی مریض کی ہلاکت کا خطرہ تو نہ ہو لیکن ماہر ڈاکٹر کی نظر میں خون دیے بغیر صحت کا امکان نہ ہو اس وقت خون دینا بھی جائز ہے۔ اس کے علاوہ اور صورتوں میں خون دینا درست نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۶ محرم ۱۳۹۵ھ

کیا عورت خاص ایام میں ذکر، درود شریف اور آیت الکرسی وغیرہ پڑھ سکتی ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ  
(۱) کیا عورت حیض، نفاس کے ایام میں دلائل خیرات، درود شریف اور اذکار، حدیث شریف میں وارد دعائیں اور قرآنی دعائیں مثلاً آیۃ الکرسی یا اس قسم کی دیگر آیات بقصد وظیفہ پڑھ سکتی ہے یا نہیں۔  
(۲) قرآن شریف کو مرد یا عورت بے وضو پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔ بیّنوا تو جروا

﴿ج﴾

(۱) عورت حالت حیض و نفاس میں دلائل الخیرات، درود شریف، تسبیح و تہلیل وغیرہ اور اد پڑھ سکتی ہے اور آیات قرآنیہ کا پڑھنا بھی بہ نیت دعا جائز ہے۔ درمختار میں ہے۔ ولا بأس لحائض وجنب بقراءة ادعیه ومسها وحملها وذكر الله تعالى وتسبيحه وفي الشامي فلو قرأت الفاتحة على وجه الدعاء او شيئاً من الآيات التي فيها معنى الدعاء ولم ترد القراءة لا بأس به (الدر المختار باب

الحیض تحت قوله قرأه قرآن بقصدہ ص ۲۹۳ ج ۱)

(۲) بے وضو پڑھ سکتا ہے لیکن قرآن مجید کا مس کرنا یعنی ہاتھ لگانا جائز نہیں۔ و لیس للحائض والجنب والنفساء قراءة القرآن. و لیس لهم مس المصحف الا بغلافه (الی قوله) و کذا المحدث لا یمس المصحف الا بغلافه لقوله علیه السلام لا یمس القرآن الا طاهر ثم الحدث والجنب حلا الید فیستویان فی حکم المس والجنب حلت الفم دون الحدث فیفتر فان فی حکم القراءة (ہدایہ ص ۴۸ ج ۱)

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۵ ربیع الاول ۱۳۹۵ھ

ملک و ملت کا دفاع اور شکار کی نیت سے بندوق رکھنا، فروخت کرنا  
کیا یہ عقیدہ درست ہے کہ فلاں شخص کی نظر لگنے سے میرا نقصان ہو جائے گا  
صدقات وغیرہ کے زیادہ مستحق غرباء و مساکین ہیں یا مدارس

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

(۱) ایک بڑی بندوق رکھنا کہ جب بھی ملک پر کوئی مشکل وقت آئے گا تو جہاد میں شریک ہوں گا۔ اس کا عملی ثبوت بھی ۱۹۶۵ء پھر ۱۹۷۲ء کی جنگ میں دیا جا چکا ہے۔ اس وقت ہم لوگ اپنے شہر کی حفاظت کرتے تھے اور باقاعدہ طور پر ڈیوٹی دیتے رہے ہیں رضا کارانہ طور پر۔ دوسری ہوائی بندوق اس لیے رکھتے ہیں کہ پرندوں کا شکار کریں تاکہ نشانہ درست رہے اور وقت آنے پر ملک و ملت کی خدمت کر سکیں۔ شکاری پرندوں میں بچوں والے اور انڈوں والے بھی پرندے ہوتے ہیں۔ کیا ان پرندوں کا شکار کھیلنا اور بنوانا اور ہوائی بندوق لے کر دینے والے کو ثواب یا عذاب ملے گا۔

(۲) کیا یہ عقیدہ رکھنا کہ فلاں فلاں آدمی میرے مکان یا میرا مال دیکھ لے گا تو نظر لگ جائے گی اور نقصان ہو جائے گا۔ کیا ضرور ایسا ہی ہوتا ہے یا رب العزت کی طرف سے ہوتا ہے۔ کیا ایسا عقیدہ رکھنا کہ اپنے رشتہ داروں کی نظر سے نقصان ہو جائے گا ایسا عقیدہ رکھنا شرک عظیم تو نہیں ہے۔

(۳) کیا دینی مدرسہ کی تعمیر پر زیادہ سے زیادہ خرچ ہو سکتا ہے۔ نیز دینی مدرسے جو ارض پاک میں ہیں ان پر خرچ کرنا درست ہے۔ جبکہ سعودی حکومت کی طرف سے بڑی بڑی رقم دی جاتی ہے یا پاکستان میں اپنے نانا جان کے مدرسہ کی تعمیر پر خرچ کرنے سے زیادہ ثواب ملے گا۔ جبکہ یہاں پر زیادہ لوگ مفلس و نادار ہیں۔ ایسی صورت میں کہاں پر خرچ کرنا بہتر ہے۔



(۱) بندوق کارکھنا کارثواب ہے اگر جہاد کی نیت ہو۔ قرآن پاک میں موجود ہے واعذوا لہم ما استطعتم من قوق جو بھی ہتھیار جہاد کے لیے کام دے اس کارکھنا ضروری اور اسی غرض سے ہوئی بندوق حاصل کرے کہ نشانہ درست رہے نیت نیک ہے یہ کارثواب ہے۔ اگر خرید کر دینے والے کی نیت درست ہو اللہ کی رضا کے لیے خرید دے تو ضرور ثواب ہوگا۔ بلکہ اجر عظیم کا مستحق ہوگا۔ پرندوں کا شکار جائز ہے۔ خواہ پرندے انڈے والے ہوں یا بچوں والے ہوں قرآن پاک کا حکم ہے۔ کلو امن الطیبات اس میں تمام حلال جانور آ جاتے ہیں۔ یہ حلال جانور قدرت نے انسانوں کی خوراک بنائی ہے۔ بلکہ جنت میں مومنین کو پرندوں کا گوشت ملے گا۔ ولحم طیر مما یشتہون۔

(۲) نظر کسی پیاری محبوب چیز کو لگ بھی جاتی ہے۔ نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے العین حق بعض دفعہ اپنی نظر بھی لگ جاتی ہے۔ جب کوئی پیاری اور محبوب چیز دیکھے تو ماشاء اللہ کہے۔ اس وہم سے نجات مل جائے گی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے بھی اپنے لڑکوں کو کہا یسینی لا تدخلوا من باب واحد وادخلوا من ابواب متفرقة یہ ایک تدبیر تھی جس پر عمل کیا۔ ورنہ خدا کے حکم کو کوئی چیز ٹال نہیں سکتی ہے۔ ایسا عقیدہ ذہن میں رکھ لینا کہ رشتہ داروں کی نظر لگ جاتی ہے اور اسی خیال سے ہر چیز کو چھپائے رکھنا یہ درست نہیں ہے۔ کتاب و سنت میں اس قسم کے مضامین کثرت سے موجود ہیں کہ اللہ کے حکم کے بغیر کچھ بھی ممکن نہیں ہوتا ہے۔

(۳) جہاں دینی مدارس کی زیادہ ضرورت ہو وہاں خرچ کرنا زیادہ ثواب ہے۔ دیار عرب کے فضائل ہر ایک آدمی کو معلوم ہیں لیکن وہاں بادشاہ دین اور دینی مدارس کا خیال رکھتا ہے۔ بلکہ پاکستان میں جامعہ سلفیہ دینی درسگاہ ہے اور وہ لائیکپور کا مشہور ادارہ ہے۔ وہاں دیار عرب سے ہی چند اساتذہ کا خرچ آتا ہے بلکہ کئی استاد بھی وہاں کے موجود ہیں جن کو حکومت سعودی عرب خرچ دیتی ہے۔ وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ پاکستان میں دینی مدارس کی ضرورت ہے۔ مثال کے طور پر رمضان مبارک میں خرچ کرنے کا ستر گنا ثواب شریعت نے بتلایا ہے۔ ایک آدمی رمضان کے علاوہ بھوکا مرتا ہے اور ایک انسان کہے کہ میں رمضان میں خرچ کروں گا کیونکہ ان ایام میں زیادہ ثواب ملتا ہے کس حد تک درست ہے۔ اس کے لیے بھوکے کی امداد کرنا غیر رمضان میں بھی ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے بڑوں کو ثواب پہنچانے کے لیے کسی دینی مدرسہ کا اجراء کر جائے تاکہ ہمارے بزرگوں کو ثواب ملے یہ اجر عظیم ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ کے ثواب کے لیے کنواں جاری کر دیا تھا۔ فرمایا ہذہ لام سعد۔ تاکہ میری والدہ کو ثواب ملے۔ ایسے ہی اگر کوئی مدرسہ جاری کر دے تو نہایت ثواب کا کام ہے۔ ہذا عندی واللہ اعلم بالصواب۔  
محمد رفیق عفی عنہ مدرسہ دارالحدیث محمدیہ ملتان

جواب صحیح ہیں لیکن اپنی محبوب چیز کو نظر بد کے خوف سے چھپانے میں کوئی جرم نہیں ہے۔

محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۲۰ صفر ۱۳۹۵ھ

کیا واقعی کنعان حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا تھا

﴿س﴾

ایک شخص کہتا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا کنعان نہیں ہے بلکہ حضرت نوح علیہ السلام نے جو شادی کی تھی لڑکا اس عورت کے ساتھ آیا تھا۔ علماء کی اس بارے میں کیا رائے ہے۔

فتح محمد امیر تسری

﴿ج﴾

کنعان حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا ہے۔ و نادی نوح ابنہ اسمہ کنعان وقیل یام۔ (تفسیر اتقان مقدمۃ السیوطی ص ۱۴۶ ج ۲ مطبوعہ مصر) فقط واللہ اعلم

محمد طاہر رحیمی عفی عنہ استاذ القرآن والحديث مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۱ رمضان ۱۳۹۵ھ

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

لڑکی کے والد کی وفات کے بعد اس کی والدہ بچی کے نکاح کرانے کی حق دار نہیں ہے کیا سنی شخص شیعہ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے، ایک ہزار افراد پر مشتمل بستی جو کہ شہر سے تین میل دور ہے میں جمعہ وعیدین کا کیا حکم ہے، جو شخص بیوی کو باپ کے گھر سے منع کرے کیا ایسی صورت میں بیٹی کو گھر بٹھانا یا طلاق دلوانا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

- (۱) ایک شخص فوت ہو گیا ہے۔ اس کے بعد اس کے لڑکے ابھی چھوٹے ہیں لیکن اس کا بھائی اور اس کے بھتیجے بالغ ہیں۔ ان کی غیر موجودگی اور غیر رضامندی پر بیوی اپنی لڑکی کا نکاح جو کہ ابھی نابالغ ہے کر سکتی ہے یا نہیں۔
- (۲) اہل سنت کا شخص اہل شیعہ امام کے پیچھے نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں اور اگر شیعہ فوت ہو جائے تو سنی امام اور مقتدی نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں۔



(۳) ایک علاقہ ایسا ہے کہ جس میں آبادی دیہات کی نہیں ہے۔ صرف چھوٹی چھوٹی بستیاں الگ الگ کنوؤں پر آباد ہیں۔ ایک پرائمری سکول بھی ہے اور اس علاقہ کی آبادی قریباً ایک ہزار ہے اور اپنے مرکز شہر سے تین چار میل دور ہے وہاں پر نماز عید اور جمعہ ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(۴) ایک شخص اپنے رشتہ داروں میں اپنی لڑکی کی شادی کر دیتا ہے۔ اس کی لڑکی کا خاوند اپنی بیوی کو غیر گھروں میں جانے سے روکتا ہے اور وہ شخص روکنے پر اپنی لڑکی کو اپنے گھر لے جاتا ہے اور کہتا ہے کہ اب میں نہیں بھیجوں گا تم کیوں میری لڑکی کو روکتے ہو بلکہ طلاق کا مطالبہ کرتا ہے۔ ایسے شخص کے ساتھ شریعت کیا معاملہ کرنے کی اجازت دیتی ہے اور اس لڑکی کا بھائی جو کہ اس کے بدلہ میں شادی شدہ ہے اور سات بچوں کی ماں ہے کو بھی طلاق دینے کو اپنے لڑکے کو مجبور کرتا ہے کہ میری لڑکی کو کیوں غیر گھر سے روکا گیا ہے۔

صوفی سلطان کلیار معرفت حکیم خدا بخش تحصیل ضلع جھنگ

### ﴿ج﴾

(۱) والدہ کو حق ولایت نکاح حاصل نہیں اس لیے وہ لڑکی کا نکاح نہیں کر سکتی۔

(۲) شیعہ اگر امور دین سے کسی مسئلہ ضروریہ کا منکر ہو تو اس کی امامت یا نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔ اگر امور دین میں سے کسی مسئلہ ضروریہ کا منکر نہ ہو صرف فضیلت علی رضی اللہ عنہ کا قائل ہو تو ایسا شخص فاسق ہے اور امامت اس کی مکروہ ہے۔ نماز جنازہ اس کا پڑھا جائے گا لیکن سنیوں کے لیے ان سے اختلاط وغیرہ درست نہیں۔

(۳) یہ قریہ صغیرہ ہے اور نماز جمعہ وعیدین یہاں جائز نہیں۔ یہاں کے لوگ نماز ظہر باجماعت ادا کریں۔

(۴) پردہ شرعاً ضروری ہے اور لڑکی کا پردہ نہ کرنے والا گنہگار ہے۔ لڑکی کو گھر بٹھانا اس کے لیے جائز نہیں اور شرعاً یہ مجرم ہے۔ اس کو سمجھایا جائے کہ وہ لڑکی کو خاوند کے ہاں آباد کرائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۵ صفر ۱۳۹۵ھ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا والد آذر ہے یا تارح

### ﴿س﴾

ایک شخص کہتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد آذر نہیں ہے بلکہ طارق ہیں۔ اس بارے میں علماء کیا فرماتے ہیں:

### ﴿ج﴾

آذر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد ہیں اور بعض کا قول یہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تارح ہے اور آذر آپ کے والد کا لقب ہے تارح نام و آذر ابو ابراہیم و قیل اسمہ تارح و آذر لقبہ الخ (تفسیر اتقان ص ۴۲ ج ۲)

کتبہ محمد طاہر عنی عنہ استاد القرآن والحدیث مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۲۱ رمضان ۱۳۹۵ھ

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ ۲۱ رمضان ۱۳۹۵ھ

شب باشی کے حالات لوگوں سے بیان کرنا بڑا گناہ اور بے حیائی ہے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس سلسلہ میں کہ ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ زندگی بسر کر رہا ہے کسی دن وہ اپنے چند دوستوں کی مجلس میں اپنی بیوی کے ساتھ گزری ہوئی رات کے واقعات بعینہ بیان کرتا ہے۔ راوی کے لیے شریعت کا کیا حکم ہے۔

### ﴿ج﴾

بیوی کے ساتھ جو باتیں ہوئی ہوں جو کچھ معاملہ پیش آیا ہو کسی اور سے کہنا بڑا گناہ ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے عن ابی سعید رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعظم الامانة عند اللہ يوم القيامة وفي رواية ان اشر الناس عند اللہ منزلة يوم القيامة الرجل يفضي الى امراته وتفضي اليه ثم ينشر سرها رواه مسلم مشکوٰۃ ص ۶۷۲ کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بڑی امانت نزدیک اللہ تعالیٰ کے قیامت کے دن اور ایک روایت میں ہے کہ تحقیق بدترین لوگوں کا خدا کے نزدیک باعتبار مرتبہ کے قیامت کے دن وہ شخص ہے کہ پہنچے طرف عورت اپنی کے یعنی صحبت کرے اس سے اور پہنچے عورت طرف اس کے پھر ظاہر کرے بھید اس کا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان بھیدوں کے بتلانے والے پر سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا غصہ اور غضب ہوتا ہے۔ لہذا اس قسم کی باتوں سے قطعاً احتراز کرے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ خادم الافتاء مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۵ ذوالقعدہ ۱۳۸۸ھ

نماز جنازہ کی تکبیرات کی تعداد میں شک ہو تو کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص بقضائے الہی فوت ہوا ہے۔ جس کے جنازہ میں چالیس آدمی شامل تھے۔ جنازہ پڑھانے والے پیش امام صاحب درود اور دعائے میت یہ سب اس نے صحیح ادا کی ہیں۔ کہیں آخری تکبیر جو بلند آواز سے امام نے کہی تھی وہ امام نے کہنی تھی وہ امام کو یاد نہیں کہ اس نے کہا ہے یا نہیں اور سلام پھیر دیا برائے مہربانی شرعی فتویٰ عنایت فرما کر کہ آیا کہ اس میت کا جنازہ ادا ہوا یا نہیں ہوا۔

﴿ج﴾

سائل کی زبانی معلوم ہوا کہ امام نے کہا کہ مجھے یہ یاد نہیں کہ میں نے چوتھی تکبیر کہی ہے یا نہیں اور سائل نے یہ بھی کہا کہ چند اور آدمی گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے امام کی چوتھی آخری تکبیر سنی ہے۔ لہذا بشرط صحت بیان سائل نماز جنازہ ادا ہو گیا ہے۔ فی الدر المختار ص ۲۰۹ ج ۲ و رکعہا شیئان التکبیرات الاربع الخ۔ فقط واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ خادم الفقہاء مدرسہ قاسم العلوم ملتان

دو سگے بھائیوں کا ایک نام رکھنا، کیا عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے درمیان نکاح درست ہے دن کو دفن ہونے والے میت کی قبر پر رات تک بیٹھنا، اگر عید الاضحیٰ جمعہ کے دن ہو جائے تو کیا دو قربانیاں کرنی پڑیں گی، بہت سے بھائی اگر کاروبار میں شریک ہوں تو قربانی ایک پر واجب ہوگی یا سب پر، کیا ایک قبر میں دو مردوں کو دفن کیا جاسکتا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان دین متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں کہ یہ امور از روئے شرع جائز ہیں یا نہیں۔ مدلل جوابات ہونے چاہئیں۔

(۱) دو سبھی بھائیوں کا ایک نام رکھنا جائز ہے یا نہیں۔

(۲) عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے درمیان نکاح درست ہے یا نہیں۔

(۳) جمعرات کے دن دفن ہونے والی میت کی قبر پر شام تک بیٹھنا تاکہ جمعہ کی رات شروع ہو جائے

درست ہے یا نہیں۔

(۴) اگر عید الاضحیٰ کا پہلا دن جمعہ کا ہو تو دو قربانیاں کرنی پڑتی ہیں یا ایک۔

(۵) ایک آدمی کے دس لڑکے ہیں۔ سب مال میں تصرف رکھتے ہیں۔ والد زندہ ہے۔ قربانی ایک والد

کرے یا سب پر واجب ہے۔

(۶) ایک قبر میں دو مردوں کو بلا ضرورت دفن کر سکتے ہیں یا نہیں۔ قبر کھودتے وقت دوسری قبر برآمد ہوئی۔

السائل سلیمان شاہ لورالائی

### ﴿ج﴾

(۱) جائز ہے۔

(۲) درست ہے۔

(۳) اس کا شرعاً کوئی ثبوت نہیں ہے۔

(۴) ایک قربانی کرنی پڑتی ہے۔

(۵) مال اگر تقسیم نہیں ہوا اور ہر ایک خود صاحب نصاب نہیں تو صرف والد پر قربانی واجب ہے۔

(۶) ایک قبر میں بلا ضرورت دو مردوں کو دفن کرنا درست نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مشتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۱ صفر ۱۳۸۹ھ

برادری کے مذکورہ قوانین کو ختم کر کے شریعت کے موافق قوانین وضع کیے جائیں

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ہماری برادری نے چند ایک قوانین وضع کیے ہیں جن کے تحت

برادری کے تنازعات طے ہوتے ہیں وہ قوانین یہ ہیں کہ

(۱) اگر کوئی شخص اپنی لڑکی کی نسبت برادری کے کسی لڑکے کی طرف کر دے تو وہ شخص ہر حال میں اس کا

پابند ہوگا۔ اگرچہ اس لڑکے کے حالات و اطوار کتنے ہی خراب کیوں نہ ہو گئے ہوں۔

(۲) لڑکی کی نسبت کرنے کے بعد قبل از نکاح یا بعد از نکاح قبل از رخصتی یا بعد از رخصتی کسی بھی حالت میں

اگر لڑکا فوت ہو جائے تو لڑکی کے ورثاء کو یہ حق حاصل نہ ہوگا کہ وہ مرحوم لڑکے کے ورثاء کے خاندان اور مرضی

کے بغیر کہیں عقد ثانی کر سکیں۔

(۳) خاوند کے فوت ہونے کے بعد بیوہ عورت اور اس کا زیور و نقد غرضیکہ سب اثاثہ مرحوم خاوند کے ورثاء



کی ملکیت ہوں گے اور بیوہ عورت کو کوئی حق نہیں کہ وہ اپنی مرضی سے برادری میں کسی دوسری جگہ عقد کرے۔

(۴) کسی شخص کو (خواہ کتنا ہی مجبور کیوں نہ ہو) طلاق دینے کا حق حاصل نہیں ہوگا اور نہ کسی عورت کو کسی

بھی حالت میں خلع کا حق حاصل ہے۔ اگرچہ ان کی ازدواجی زندگی کتنی ہی دو بھر کیوں نہ ہو گئی ہو۔

(۵) اگر کوئی شخص ان قوانین مذکورہ کی خلاف ورزی کرے گا تو برادری کو حق حاصل ہوگا کہ جو چاہے

جرمانہ و سزاتجویز کرے اور دولڑکیاں بطور تاوان وصول کرے۔ اگر کوئی شخص برادری پنچائیت کے فیصلے کی خلاف

ورزی کرے گا اسے برادری سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔ وغیرہ وغیرہ۔

چنانچہ برادری مذکور کے ایک شخص خالد نے اپنے داماد زید سے کسی طرح طلاق حاصل کر لی۔ جب برادری

کو علم ہوا تو مذکورہ بالا قوانین کی خلاف ورزی کی بنا پر بہت بڑے پیمانہ پر جو تقریباً پانچ سو افراد جو مختلف شہروں

سے نمائندہ کی حیثیت سے آئے تھے اجتماع ہوا۔ اس کے بعد تحقیق کی گئی کہ طلاق دینے یا لینے کا جرم کس کے ذمہ

ہے اور آیا طلاق واقع ہو چکی ہے یا نہیں۔ تو لڑکی کا باپ اس بات پر مصر تھا کہ طلاق ہو چکی ہے اور لڑکے کے ورثہ

کہتے تھے کہ یہ سب فراڈ اور دغا بازی ہے۔ طلاق وغیرہ کچھ نہیں ہوئی۔ اس کے بعد برادری نے یہ فیصلہ دیا کہ

طلاق ہو یا نہ ہو ہم نے بہر حال لڑکی کو اس کے خاوند زید کے گھر بھیجنا ہے۔ جس پر لڑکی کے والد نے اعتراض کیا

کہ لڑکا اس قابل ہی نہیں ہے۔ بلکہ وہ عمنین ہے۔ تو اس پر برادری پنچائیت نے اس کے دفع اعتراض کے لیے

لڑکے کی تحقیقات کا فیصلہ کیا کہ سابقہ طلاق کے وقوع و عدم وقوع کا کوئی اعتبار نہیں اور نہ ہم اس کی تحقیق کرتے

ہیں بلکہ اگر لڑکا صحیح ہوا تو لڑکی اس کے حوالے کر دی جائے گی ورنہ نہیں۔ اس کے بعد لڑکے کی تحقیقات کے طریق

کار پر بحث ہوئی تو بعض لوگوں نے کہا کہ اس کا ڈاکٹری یا طبی معائنہ کروایا جائے تو اس پر اعتراض اٹھایا گیا کہ

ڈاکٹر و حکیم تو رشوت لے کر غلط رپورٹ دے دیتے ہیں۔ لہذا کوئی اور طریق کار ہونا چاہیے۔ بعد از شور و شغب

یہ طے پایا کہ چار افراد پر مشتمل ایک کمیشن بنایا جائے جو ہمیشہ سے اس پنچائیت کا معمول ہے۔ وہ اس کام کو اپنی

صوابدید کے مطابق شک و شبہ سے مبرا طریق پر سرانجام دے اور وہ جو طریق اختیار کریں وہ ہم سب کو قابل قبول

ہوگا۔ لہذا اس وقت چار افراد معزز عمر رسیدہ باریش دراز اچھے خاصے نمازی مقرر کر دیے گئے اور ان سے کہہ دیا گیا

کہ کل دوسرے اجلاس میں اپنی تحقیقاتی رپورٹ پیش کریں اب مقرر کردہ کمیشن کا کہنا ہے کہ خصوصی طریق کار جو

عمل میں لایا جانا تھا (جس کی تشریح مابعد سطور میں ذکر ہوگی) اس پر اسی اجلاس میں تمام برادری کو مطلع کر دیا گیا

تھا اور بعض سرکردہ اس کی تصدیق بھی کرتے ہیں اور بعض تردید کرتے ہیں۔ تصدیق کنندگان کی اکثریت ہے۔

بہر حال اگلے روز قبل از عمل تحقیق حتی الامکان سرکردہ افراد کو مطلع کر دیا گیا تھا جس کا اقرار سب کو ہے اور سب

نے اس پر سکوت اختیار کیا۔ یعنی کسی نے انکار نہیں کیا۔ بلکہ بعض سرکردہ افراد نے اس کی کڑی نگرانی کا مشورہ دیا

وہ خصوصی طریق کا یہ ہے کہ ایک فاحشہ عورت کو کرایہ پر لے کر زید کو اس سے ہم بستری کا موقع دیا جائے اس سے پتہ چل جائے گا کہ زید اپنی مردانہ قوت سے تہی دست ہے یا بہرہ ور۔ جب یہ طریق کار برادری کے سرکردہ افراد اور سرپنچوں کو بتلایا گیا تو بجائے اس فعل حیا سوز پر انکار کرنے کے الٹا یہ کہا گیا کہ ڈاکٹری اور طبی معائنے کی طرح اس میں دھوکہ نہیں ہو سکتا ہے۔ لہذا اس کو پورے اہتمام کے ساتھ سرانجام دیا جائے۔ اب مقرر کردہ کمیشن کا کہنا ہے کہ اب اس کے سوائے اور کیا پورا اہتمام ہو سکتا تھا کہ ہم اس فعل مذموم کو آنکھوں سے دیکھیں۔ لہذا ہم نے پس پردہ اس فعل کو آنکھوں سے دیکھا اور پندرہ بیس دیگر افراد نے بھی اس فعل فبیح کا مشاہدہ کیا اور ہونے والے اجلاس میں اس کا ذکر کیا گیا جس کو سن کر برادری میں سے کسی نے بھی احتجاجاً برادری سے بیزاری کا اعلان نہیں کیا۔ بلکہ اس کے بعد فیصلہ سنایا کہ لڑکی کو اس کے طلاق دہندہ خاوند کے گھر بھیج دیا جائے۔ اب قابل دریافت امور یہ ہیں کہ

(الف) برادری مذکور کے مذکورہ بالا قوانین قرآن و سنت کے خلاف اور حدود اللہ کو توڑنے والے ہیں یا نہیں اور ان پر عمل کرنا کیسا ہے۔

(ب) جس برادری کے قوانین مذکورہ بالا ہوں ان کے ساتھ شرکت و تعاون کرنا کیسا ہے اور اس سے علیحدہ ہونا ضروری ہے یا نہیں۔

مذکورہ بالا صورت میں زنا متحقق ہو گا یا نہ اور اس کی ذمہ داری کن افراد پر ہوگی جبکہ مذکورہ بالا قوانین کی شق خامس کے اعتبار سے تمام برادری پنچایت کے ہر حکم کی پابند ہے اور برادری کے افراد دو قسم کے ہیں۔ حاضرین و غیر حاضرین اور حاضرین میں سے سرپنچ اور عوام برادری اور اس جرم کی تلافی کس صورت سے کی جاسکتی ہے۔ ایسے لوگوں پر تجدید ایمان و نکاح تو لازم نہیں۔ بعض افراد کہتے ہیں کہ ہم مجبور ہیں کہ برادری کے کسی حکم کے خلاف آواز اٹھائیں تو ہمیں یا جرمانہ برداشت کرنا پڑے گا یا برادری سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔ کیا ان کا یہ عذر شرعاً قابل قبول ہے۔ جرمانہ کے ذریعہ وصول شدہ رقم جرمانہ ادا کنندگان کو واپس ہونی چاہیے یا نہ۔ اثبات کی صورت میں رقم کس سے وصول کی جائے جبکہ سرپنچ اپنے خورد و نوش پر خرچ کر چکے ہیں۔ تمام سوالات کے جوابات تفصیل سے بیان فرمائے جائیں۔

### ﴿ج﴾

(۱) ان قوانین میں بہت سی باتیں شرع کے خلاف ہیں۔ ان کو توڑ کر شریعت کے موافق بنایا جائے و ما

كان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضى الله ورسوله امرا ان يكون لهم الخيرة من امرهم الآية۔

(۲) ان قوانین کے نفاذ کی حد تک تعاون نہ کیا جائے جو شرع کے خلاف ہیں۔

(۳) یقیناً زنا ہے اور زانی زانیہ کے علاوہ تمام لوگ جو اس تجویز پر راضی ہیں گناہ میں شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حدود کو اس طرح علانیہ پامال کرنا ایسا گناہ ہے جس سے ہلاک ہونے کا خطرہ ہے۔ سب کو مل کر علانیہ توبہ کرنی لازم ہے۔

(۴) بہتر یہ ہے کہ تجدید ایمان و نکاح کر لیں۔ جو اس تجویز کے حامی ہیں حدود اللہ کو اس طرح علانیہ پامال کرنا خطرہ سے خالی نہیں ہے۔

(۵) اس کے حکم کے خلاف ہر مسلمان کو آواز اٹھانا لازم ہے۔ اس پر خاموشی مدہنت کی بدترین مثال ہے۔

(۶) یہ جرمانہ وصول کرنا جائز نہیں۔ واپس کرنا لازم ہے اس کا کھانا حرام ہے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۲۹ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ

مروجہ تبلیغ کے متعلق مختلف سوال و جواب، کسی شخص کا یہ عقیدہ کہ قرآن میں کچھ نہیں خافقاہوں میں کچھ نہیں وغیرہ وغیرہ، زکوٰۃ و صدقات تبلیغ والوں پر خرچ کرنا، بہت سے مبلغین غلط حدیثیں بیان کرتے ہیں کیا ان کی تبلیغ جائز ہے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ زید کہتا ہے کہ

(۱) مروجہ تبلیغ بعینہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی تبلیغ ہے۔ عمر کہتا ہے کہ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی تبلیغ نہیں اس لیے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے تبلیغ اسلام کی ہے اور یہ تبلیغ احکام ہے اور زید کا عقیدہ بھی یہ ہے کہ صحابہ نے اسی تبلیغ کے لیے بہت سفر کیے۔ عمر کہتا ہے کہ اس کے لیے سفر نہیں کیے بلکہ تعلیم کے لیے کیے۔ اب آپ براہ کرم مفصل و مدلل مع حوالہ کتب تحریر فرمادیں۔

(۲) تبلیغ کرنے کا کون حقدار ہے۔ آیا عالم یا جاہل تحریر فرمادیں۔

(۳) تبلیغ کے لیے سفر ضروری ہے یا نہیں۔

(۴) تبلیغ شریعت مطہرہ میں فرض ہے یا واجب یا سنت یا مستحب یا بدعت حسنہ ہے یا بدعت سیئہ ہے اور اگر فرض ہے تو تبلیغ احکام یا تبلیغ اسلام۔

(۵) زید کہتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں زنا تک والے پائے جاتے ہیں اور پھر وہ دین کے کام میں مشغول رہے۔ عمر کہتا ہے کہ رضی اللہ عنہم صحابہ میں سوائے ایک صحابی کے اور کوئی صحابی نہیں پایا جاتا اور انہیں بھی



سنگسار کیا گیا۔

(۶) یہ عبارت مودودی کی ہے۔ اب آپ شریعت مطہرہ سے فیصلہ سنائیں کہ کیا ان جملوں سے صحابہ رضی اللہ عنہم کی تسقیص تو نہیں ہوتی اور ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے۔ بیان فرمائیں۔

(۷) زید کہتا ہے اور یہی اس کا عقیدہ ہے کہ قرآن میں کچھ نہیں رکھا۔ تفسیر میں کچھ نہیں رکھا، خانقاہوں میں کچھ نہیں رکھا۔ مدرسوں میں کچھ نہیں رکھا اور نہ ہی یہ دین کے راستے ہیں بلکہ دین کا واحد راستہ مروجہ تبلیغ ہے اور اسی سے جنت ملے گی اور اسی راستے میں کامیابی ہے۔ اب آپ تحریر فرمادیں کیا زید کا عقیدہ درست ہے۔

(۸) زید مروجہ تبلیغ کے لیے دور دراز کے اسفار کرتا ہے جس سے اس کے ایک ایک سفر میں آٹھ آٹھ ہزار روپے صرف ہوتے ہیں اور یہ اسی طرح صرف کرنے کی اوروں کو بھی ترغیب دیتا ہے۔ عمر کہتا ہے کہ یہ سارا اسراف ہے اس سے بہتر ہے کہ زیادہ سے زیادہ مدرسے کھولے جائیں اور ان کی تعلیم پر زیادہ سے زیادہ پیسہ روپیہ صرف کیا جائے اس میں ثواب ہے اور آخرت میں اس شخص کو اجر عظیم ملے گا۔ یہ جاہل مبلغ کے اسراف سے لاکھ درجہ بہتر ہے۔

(۹) زید کہتا ہے کہ جو روپے مدرسوں میں دیے جائیں وہ بیکار ہیں جو تعلیم پر صرف کیے جائیں یہ سب بیکار جائیں گے اور آخرت میں اس کا کچھ ثواب نہیں ملے گا۔ اب آپ یہ بیان فرمائیں کہ زید کا یہ عقیدہ درست ہے۔ اس سے اسلام کی بیخ کنی ہوتی ہے یا نہیں۔ شریعت مطہرہ سے فیصلہ سنائیں۔

(۱۰) زید زکوٰۃ اور صدقات وغیرہ کو مروجہ تبلیغ کرنے والوں پر صرف کرتا ہے۔ آیا اس صورت میں زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں۔

(۱۱) اکثر جاہل مبلغین اپنی تقریروں میں ایسی غلط حدیثیں بیان کر دیتے ہیں بیچارے عوام سن کر علماء سے مزاحمت کرتے ہیں۔ جب علماء انہیں منع کرتے ہیں تو عوام ان کو تبلیغ کا مخالف کہہ کر ان کو پینتے اور مارتے ہیں اور ان کو قتل کی دھمکیاں دیتے ہیں۔ ایسے اکثر واقعات پیش آتے ہیں ان کو زندگی گزارنا مشکل ہو جاتا ہے اور جو عالم چلہ نہ دے اس کو مدرسہ میں پڑھانے نہیں دیا جاتا۔ آپ بیان فرمائیں شریعت میں ایسے مبلغین کا کیا حکم ہے۔

(۱۲) زید کہتا ہے کہ مستند اکثر یا حکیم سے یعنی جو اس فن میں ماہر نہ ہو شرعی لحاظ سے اس سے علاج کرانا جائز ہے۔

(۱۳) زید کہتا ہے علاج کرانا شریعت میں ضروری نہیں اگرچہ اس کے پاس پیسے بھی ہوں اس لیے کہ اس

سے قیامت میں مواخذہ نہ ہوگا۔ عمر کہتا ہے کہ علاج سنت نبوی ہے۔



(۱) مروجہ تبلیغ فی نفسہ کار خیر اور حسن نیت کے ساتھ موجب ثواب ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جہاں



تبلیغ اسلام کی ہے وہاں تبلیغ احکام بھی کی ہے۔ تبلیغ احکام بھی تبلیغ اسلام ہی ہے۔ سفر کرنا اس کے لیے جائز ہے۔  
(۲) تبلیغ عالم اور غیر عالم دونوں پر اپنے علم کی حد تک لازم ہے۔ عام فہم مسائل جس کا علم کسی غیر عالم کو ہو وہ بھی اس مسئلہ کا عالم ہو جاتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ تبلیغ کا کام کسی عالم کے سپرد ہوتا کہ غلطی کا امکان کمزور ہو جائے۔ البتہ غیر عالم جماعت کے ساتھ چلے تاکہ اس کی بھی تربیت ہو سکے۔ تو وہ اپنے فائدہ کے لیے ساتھ رہے تو بہتر ہے۔

(۳) تبلیغ کے لیے سفر ضروری نہیں ہے اور جائز ہے۔

(۴) تبلیغ فرض ہے اگر احکام اسلام سے کوئی قوم بے خبر ہو یا اصل اسلام کا انہیں علم نہ ہو اگر باخبر ہوں تو

تذکیر مستحب یا سنت ہے۔

(۵) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں زنا کے واقعات ہوئے لیکن حدیث میں آتا ہے کہ ان کی توبہ ایسی تھی کہ مدینہ والوں کو کافی تھی۔ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ (الحديث) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تنقیص سخت گناہ ہے۔ حدیث میں ہے اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوہم من بعدی غرضاً۔ ان کو تنقید کا نشانہ نہ بناؤ۔ ایسے شخص کو امام نہیں بنانا چاہیے۔

(۶) زید کا یہ عقیدہ غلط ہے۔ اگر تبلیغ کرنے والے اس طرح کے انتہا پسند اور جذباتی ہوں تو سب سے پہلے ان کی اصلاح ضروری ہے۔ اس طرح کے عقیدہ سے جط اعمال کا خطرہ ہے۔

(۷) زید کا یہ عقیدہ محض غلط ہے۔ اس کی اصلاح ضروری ہے۔ یہ عقیدہ کسی صحیح الخیال مسلمان کا نہیں ہو سکتا

ہے۔

(۸، ۹) اگر حسن نیت سے اشاعت اسلام کی غرض سے سفر کر کے خرچ کرتا ہے تو اس کو ثواب ملے گا۔ یہ اسراف نہیں ہے۔ بلکہ ایک وجہ خیر ہے۔ تعلیم پر خرچ کرنا بھی وجہ خیر ہے۔ جہاں اپنی طبیعت حالات کے مطابق چاہے خرچ کر سکتا ہے تعلیم بہر حال زیادہ اہم معلوم ہوتی ہے۔

(۱۰) اگر تبلیغی دوست مسکین ہے تو اس پر زکوٰۃ صرف ہو سکتی ہے ورنہ نہیں۔

(۱۱) غلط حدیثیں بیان کرنا گناہ ہے۔ من کذب علی متعمداً فلیتبوا مقعده من النار (الحديث)

تبلیغ صحیح روایات سے کرنی چاہیے۔ غلط موضوع اور جھوٹی روایتوں کے بیان سے قطعاً احتراز کریں۔ علماء اس کا سد باب کریں لیکن فساد کی صورت سے اجتناب کریں۔

(۱۲) انارڈی قسم کے معالج سے علاج کرانا جائز نہیں لیکن یہ مسئلہ اجتہادی ہے۔ اس میں علاج کرنے

والے کا خیال معتبر ہے۔

(۱۳) علاج کرانا سنت ہے لیکن اگر کوئی شخص متوکل علی اللہ ہے اور توکل کے خاص مقام پر فائز ہے تو علاج نہ کرانا بھی اس کے لیے جائز ہے۔ صحیح روایت میں ہے کہ ستر ہزار مسلمان بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے الذین لا یکتوون ولا یسرقون ولا یتداوون علی ربہم یتوکلون۔ الحدیث واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا میاں بیوی اپنے والدین کے سامنے گفتگو کر سکتے ہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ زید کہتا ہے کہ قومی رواج کے ماتحت عورت اور مرد آپس میں اپنے والدین کے سامنے کوئی گفتگو نہ کریں اور نہ ایک دوسرے سے کوئی چیز لیں اور نہ ایک دوسرے کے ساتھ اکٹھے بیٹھیں اور اس رویہ اور عمل کو اس نے ایک اعتقاد کی حیثیت میں شمار کیا ہوا ہے اور کہتا ہے کہ مذکورہ چیزیں کرنا حیا کے خلاف ہیں۔ بکر کہتا ہے کہ یہ رواج سراسر غلط ہے۔ خاوند اور بیوی شرعی حیثیت میں ایک دوسرے کے ساتھ اکٹھے بھی بیٹھ سکتے ہیں اور آپس میں رو برو والدین گفتگو بھی کر سکتے ہیں اور ایک دوسرے سے لینا دینا بھی کر سکتے ہیں اور وہ دلیل میں ایک حدیث پیش کرتا ہے جو کہ مشکوٰۃ بحوالہ بخاری و مسلم موجود ہے کہ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہما کے گھر تشریف فرما ہوئے اور حضرت علی اور حضرت فاطمہ ایک بستر پر اکٹھے سو رہے تھے۔ حضور کو آتے ہوئے دیکھ کر جلدی سے اٹھنے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوئے رہو حضور ان کے درمیان میں تشریف فرما ہوئے اور چند تسبیحات بعد از نماز اور بعد از نوم بیان فرمائیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خاوند بیوی کا آپس میں اکٹھے لیٹے رہنا بوقت موجودگی والد ثابت ہے تو بولنا اور لینا دینا اور اکٹھے بیٹھنا ممنوع اور ناجائز نہیں ہے۔ چونکہ یہ مسئلہ یہاں متنازع فیہ ہو چکا ہے لہذا اس کے متعلق وضاحت فرما کر فریقین کی تسلی فرما دیں۔ بیوا تو جروا

ضلع مظفر گڑھ تحصیل علی پور مولوی اللہ بخش خطیب و مدرس مدرسہ عربیہ فیض العلوم علی پور

﴿ج﴾

زید کا یہ کہنا شرعاً درست نہیں ہے۔ شرعاً میاں بیوی والدین کے سامنے گفتگو بھی کر سکتے ہیں اور کوئی چیز ایک دوسرے کو دے بھی سکتے ہیں۔ بالکل اجنبیوں اور ناواقفوں کی طرح والدین کے رو برو رہنا کوئی شرعی مسئلہ نہیں ہے۔ متعدد واقعات اس قسم کے حدیثوں سے ثابت ہیں اور فتاویٰ عالمگیریہ ص ۳۲۸ ج ۵ پر ہے۔ ولا بأس بان یدخل علی الزوجین محارمہما و ہما فی الفراش من غیر وط باستیذان ولا یدخلون

بغیر اذن الخ ہاں حد سے تجاوز والدین کے روبرو حیا کے خلاف ہے۔ والحياء شعبة من الايمان۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۱۹ ذوالقعدہ ۱۳۸۷ھ

انعامی بانڈ لینا، غصب شدہ مکان میں نماز پڑھنا، چاند پر پہنچنا  
دوران وضو سلام کا جواب دینا، بریلویوں کے پیچھے نماز پڑھنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

- (۱) کیا انعامی بانڈ اسلامی رو سے جائز ہیں یا نہیں۔
  - (۲) ضبطی مکان میں نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔
  - (۳) آپ نے کسی دلیل واستدلال سے ثابت کر لیا ہے کہ واقعی امریکہ والے چاند پر پہنچ چکے ہیں یا نہیں۔
  - (۴) کیا دوران وضو السلام علیکم کا جواب دینا جائز ہے۔
  - (۵) ربنا لک الحمد کے بعد آ یا حمداً کثیراً مبارکاً پڑھنا جائز ہے یا کسی وقت کسی جگہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں اگر ہے تو پھر جگہ وقوع تحریر فرمادیں۔
  - (۶) آج کل خاص طور پر بزرگوں کا جھگڑا ہے کیا بریلوی کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔
- ریاض احمد کنگو یال ایم ڈی ہائی سکول مانکوٹ ضلع ملتان

﴿ج﴾

- (۱) انعامی بونڈ از روئے شرع ناجائز ہے۔
- (۲) ضبطی مکان میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔
- (۳) چاند پر پہنچنا شرعاً ممکن ہے۔ شریعت کے خلاف نہیں تفصیل کے لیے ماہنامہ بینات کراچی بابت ماہ جمادی الثانیہ اور الحق اکوڑہ خٹک ملاحظہ ہو۔
- (۴) دوران وضو میں السلام علیکم کا جواب دینا جائز ہے واجب نہیں۔
- (۵) ربنا لک الحمد کے بعد حمداً کثیراً مبارکاً نوافل میں پڑھنا درست ہے۔
- (۶) بدعتی امام کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا منہ میں نسوار رکھنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، بیمار جانور جس کا گوشت مقصود نہ ہو صرف تکلیف سے راحت کی غرض سے ذبح مقصود ہو تو تکبیر ضروری ہے، جمعہ کے دن واقعی ۱۶ رکعتیں ہوتی ہیں، مروجہ حیلہ اسقاط اور فدیہ کتنا ہے، کیا غسل کے پیچھے نماز جائز ہے ریڈیو اور ٹیلیفون کی خبر پر روزہ رکھنا یا عید کرنا، ایک ڈرائیور ہمیشہ مسافر ہے اور دوسرا روزانہ ایک ہی سفر پر جاتا ہے دونوں کی نماز کا کیا حکم ہے، فیصلہ کے دوران ایک فریق پر ایک بکری اور لوگوں کو کھانا بطور جرمانہ ڈالنا، ”طعام المیت یمیت القلب“ یہ کوئی حدیث نہیں ہے، مرہونہ زمین کے عوض جو رقم ملی ہے کیا اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

- (۱) کیپ یا نسوار جو ہونٹوں میں ڈالا جاتا ہے روزہ اس کے ساتھ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں۔ اگر ٹوٹتا ہے تو علت کیا ہے۔
- (۲) کسی جانور کو بیماری کی وجہ سے تکلیف ہو جس کا گوشت کھایا نہیں جاسکتا ذبح جائز ہے یا نہ۔ تکبیر کی ضرورت ہے یا نہ۔

- (۳) جمعہ کے دن سولہ رکعتوں کا کیا حکم ہے۔ بعض لوگ بارہ پڑھتے ہیں بعض سولہ یہاں شہر بھی پورا نہیں ہے۔
- (۴) اسقاط پر دائرہ بنانا کیسا ہے اور اس میں فدیہ کتنا ہے۔ آیا فدیہ سے کم یا زیادہ دیا جاسکتا ہے۔ صحیح طریقہ درکار ہے۔

(۵) اگر ایک آدمی ہمیشہ مردوں کو غسل دیا کرتا ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے۔

(۶) ریڈیو یا ٹیلیفون کے ساتھ عید منائی جاسکتی ہے یا نہ۔

(۷) ایک ڈرائیور ہمیشہ سفر میں رہتا ہے دوسرا ڈرائیور روزانہ ایک ہی سفر پر آتا جاتا ہے۔ دونوں کی نماز کا حکم کیا ہے۔

(۸) یہاں لوگ فیصلہ کرنے میں ایک بکری کا بچہ اور چچاس روپے ایک طرف لوگوں پر رکھتے ہیں بچہ کا

ذبح کرنا اور کھانا حلال ہے یا نہ۔ روپیوں کا کیا حکم ہے۔

(۹) طعام المیت یمیت القلب و طعام المریض یمرض القلب یہ حدیث ہے۔ کون سی کتاب

میں موجود ہے۔

(۱۰) رہن شدہ زمین کے روپیوں میں زکوٰۃ واجب ہے یا نہ۔ جس کا عشر بھی نکالا جاتا ہے۔



### ﴿ج﴾

(۱) کیپ یا سوار منہ میں ڈالا جاتا ہے اور اس کا لعاب اندر بالکل نہیں جاتا تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے لیکن مکروہ ضرور ہے۔ کیونکہ اس طرح سے اندر جانے کا خطرہ موجود ہے اور فقہاء کرام نے ذوق شی (یعنی کسی چیز کا چکھنا) کو بلا عذر مکروہ لکھا ہے۔

جیسا کہ امداد الفتاویٰ ص ۱۳۷ ج ۲ پر اس قسم کے ایک سوال کے جواب میں تحریر ہے اس سے معلوم ہوا کہ صورت مسئول عنہا سب مکروہ ہے۔ لا سیما وقد اید الکراہۃ الحدیث من قوله علیہ السلام افطر الحاجم والمحجوم وقوله علیہ السلام من ارتع حول الحمی او شک ان یقع فیہ اور در المختار مع شرح رد المحتار ص ۴۱۶ ج ۲ پر ہے۔ (و کرہ) لہ اذوق شی (و) کذا (مصنغہ بلا عذر) قید فیہما قالہ العینی ککون زوجہا او سیدھا سبی الخلق فذاقت وفی کراہۃ الذوق عند الشراء قولان وفق فی النہر بانہ ان وجد بدا ولم یخف غبا کرہ والا لا وهذا فی الفرض لا النفل کذا قالوا وفیہ کلام لحرمة الفطر فیہ بلا عذر علی المذہب فتبقى الکراہۃ۔

(۲) ایسے جانور کو تکبیر کے ساتھ ذبح کیا جائے۔ لما فی العالمگیریۃ ص ۳۶۱ ج ۵ الہرۃ اذا كانت مؤذیۃ لا تضرب ولا تعرک اذ نہا بل تذبح بسکین حاد کذا فی الہجرۃ للکردری۔ وفیہا ایضا بعد اسطر و کذا الحمار اذا مرض ولا یتفع بہ فلا بأس بان یدبح فیستراح منہ حدافی الفتاویٰ العتابیۃ۔

(۳) نماز جمعہ دو رکعت فرض ہے اور دس رکعتیں مسنون ہیں۔ بعض لوگ ان کے علاوہ چار رکعتیں بیت احتیاط الظہر ادا کرتے ہیں۔ اس میں اختلاف ہے۔ علماء دیوبند رحمہم اللہ کا فتویٰ اس پر ہے کہ احتیاط الظہر نہ پڑھی جائے کیونکہ جہاں جمعہ کی نماز صحیح ہوتی ہے وہاں ظہر کی نماز کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور دیہاتوں میں جہاں جمعہ کی نماز صحیح نہیں ہوتی تو وہاں ظہر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی جائے۔ جمعہ کی نماز نہ پڑھی جائے۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۴۱۰ پر ہے۔ قصبہ میں اور شہر میں جمعہ ادا ہو جاتا ہے۔ لہذا اس کے بعد نہ پڑھنی چاہیے اور گاؤں میں جمعہ ادا نہیں ہوتا۔ لہذا ظہر کو جماعت کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔

(۴) جو اسقاط ہے وہ یہ ہے کہ جس شخص سے نمازیں فوت ہوگئی ہوں یا روزے اس کے ذمہ رہ گئے ہوں اور وہ مر رہا ہو تو وہ وصیت کرے کہ میرے مال سے میری نماز اور روزہ کا فدیہ دے دیا جائے۔ تب اس کی فوتیدگی کے بعد اس کے وارث اس سے تہائی مال سے اس کا فدیہ بحساب فی نماز بقدر فطرانہ اور فی روزہ بقدر فطرانہ دیں گے اور جو دائرہ ہے جس کو حیلہ اسقاط کہتے ہیں وہ غرباء نے وضع کیا تھا۔ اب یہ حیلہ تحصیل چند فلوس کا ملاؤں کے

واسطے مقرر کیا گیا ہے۔ حق تعالیٰ نیت سے واقف ہے وہاں حیلہ کارگر نہیں مفلس کے واسطے بشرط صحت نیت ورثہ کے کیا عجب ہے کہ مفید ہو ورنہ لغو اور حیلہ تحصیل دنیا دنیہ کا ہے فقط وفي التنویر ص ۷۳ ج ۲ باب قضاء الفوائت ولومات وعلیہ صلوات فائتہ واوصی بالكفارة يعطى لكل صلوٰۃ نصف صاع من بر وكذا حکم الوتر من ثلث مالہ۔

نماز اور روزے کے فدیہ میں ایک فقیر کو کئی نمازوں کا اور کئی روزوں کا فدیہ دیا جاسکتا ہے اور اسی طرح ایک نماز کا فدیہ اور ایک روزے کا فدیہ متعدد فقیروں کو بھی دیا جاسکتا ہے۔

(۵) اگر ہمیشہ مردوں کو غسل دیتا ہے اور اس کی اجرت لیتا ہے اور اس نے اس کو اپنا پیشہ بنا لیا ہے اور یہ پیشہ لوگوں میں معیوب سمجھا جاتا ہے تب تو اس کی امامت میں کراہت ہوگی ورنہ نہیں۔ کیونکہ مردوں کو غسل دینا طاعت ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ دارالعلوم ص ۹۹ ج ۳ (مرتبہ ظلیف) میں ہے۔ غسل اور ذابح کی امامت درست ہے اس کے پیچھے نماز جائز ہے۔ کچھ کراہت نہیں ہے۔

(۶) مجلس نے یہ بھی طے کیا ہے کہ اگر جماعت علماء مجاز کے سامنے تحت احکام شرع ہلال صوم یا فطر ثابت ہو جائے اور اس کا اعلان ریڈیو میں حاکم مجاز کی طرف سے ہو تو اس کے حدود ولایت میں سب کو اس پر عمل کرنا لازم ہوگا۔ (فیصلہ علماء متعلقہ رویت ہلال) ویسے ریڈیو یا ٹیلیفون کے ذریعہ سے ہلال عید کی شہادت معتبر نہیں ہے۔ (۷) جو ڈرائیور ہمیشہ سفر پر رہتا ہے وہ ہمیشہ قصر پڑھے گا یہاں تک کہ وطن اصلی میں داخل ہو جائے۔ یا کسی آبادی میں کم از کم پندرہ دن تک ٹھہرنے کی نیت کر لے اور جو روز ایک ہی سفر پر آتا جاتا ہے تو اس میں جب وہ وطن اصلی میں داخل ہو تو پوری نماز پڑھے اور جب سفر کی نیت سے نکلے تو قصر کرے گا۔

(۸) اگر کسی ایسی قسم کے نزاع کا فیصلہ ہو جس میں کسی ایک فریق نے دوسرے فریق کو قتل کیا ہو یا اس قسم کا زخمی کر دیا ہو جس کے عوض مال شرعاً واجب ہوتا ہو تب یہ فیصلہ شرعاً درست ہے اور بکری کا گوشت کھانا جائز ہے اور یہ رقم لینی بھی درست ہے اور اگر زخم بدلہ میں نہ ہو بلکہ ہوائی فائر یا سب و شتم یا کسی دوسری شرمندگی کے عوض میں یہ مال کسی ایک فریق پر لکھا جائے تو اس کا کھانا ناجائز ہے۔ کیونکہ شرعاً ان کے ذمہ یہ مال واجب نہیں ہوتا اور کسی مسلمان کا مال اس کی مرضی کے بغیر کھانا درست نہیں۔ ہاں اگر کوئی فریق دوسرے فریق کو راضی کرنے کی خاطر اپنی طرف سے از خود طیب قلب کے ساتھ بکری کا بچہ اور یہ رقم پیش کریں تو میرے خیال میں اس کا کھانا جائز معلوم ہوتا ہے۔ کما قال فی العناہ علیہ ہامش الفتح ص ۲۳۰ ج ۹ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ یعنی اذا ضرب رجلاً مائة سوط فجرحه فبری منها وبقی اثر الضرب فعلیہ ارشہ وان لم یجرحه فلا شی علیہ بالاتفاق وفي الکفایہ علی ہامش الہدایہ ص ۵۹۳ ج ۴ ولا قيمة لمجرد الالام

الاتری انه لو ضر به ضربة تالم بها ولم يؤثر فيه لا يجب شی ارأیت لو شتم شتمة لكان علیه ارش باعتبار ایلام حل بقلبه وفي الحديث كل صلح جائز فیما بین المسلمین الا صلحاً احل حراماً او حرم حلالاً۔

(۹) اس حدیث کا مجھے کوئی علم نہیں ہے۔

(۱۰) جو لوگ مروجہ رہن زمینوں کو بیع و فاکتے ہیں ان کے نزدیک ان روپوں میں زکوٰۃ واجب نہ ہوگی اور جو لوگ ان کو رہن ہی کہتے ہیں جیسا کہ اکثر علماء دیوبند کا فتویٰ ہے۔ تو ان کے نزدیک ان روپوں میں زکوٰۃ واجب ہوگی اور یہ دین قوی شمار ہوگا لیکن ادائیگی تب واجب ہوگی جب وہ رقم وصول ہو جائے۔ تب تمام گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ دینی واجب ہوگی۔ وصول سے قبل زکوٰۃ دین واجب نہیں ہے۔ کما هو ظاهر۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم  
حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الاجوبہ کلہا صحیحہ محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

ڈاکٹر نے اگر الکحل ملی دوائی تجویز کی ہو تو کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ میں بیمار ہوں ڈاکٹر صاحب نے جو دوا تجویز کی ہے اس میں ساڑھے تین فیصد الکحل شامل ہے۔ میں نے فی الحال استعمال نہیں کی ہے جناب کے جواب آنے پر عمل کروں گا۔

﴿ج﴾

بہشتی زیور حصہ یازدہم ص ۱۵۷ یہ ہے جو چیز پتلی پینے والی نشہ دار ہو اور اس کے زیادہ پینے سے نشہ ہو جاتا ہو اس کا ایک قطرہ بھی حرام ہے۔ اگرچہ اس قلیل مقدار سے نشہ نہ ہو اسی طرح دوا میں استعمال کرنا خواہ پینے میں یا لپ کرنے میں نیز ممنوع ہے۔ خواہ وہ نشہ دار چیز اپنی اصلی ہیئت پر ہے خواہ کسی تصرف سے دوسری شکل ہو جائے ہر حال میں ممنوع ہے۔ یہاں سے انگریزی دواؤں کا حال معلوم ہو گیا جن میں اس قسم کی چیز ملائی جاتی ہے اور جو نشہ دار ہو مگر پتلی نہ ہو بلکہ اصل سے منجمد ہو جیسے تمباکو، افیون وغیرہ اس کا حکم یہ ہے کہ جو مقدار بالفعل نشہ پیدا کر لے یا اس سے ضرر شدید ہو تو وہ حرام ہے اور جو مقدار نشہ نہ لاوے نہ اس سے کوئی ضرر پہنچے وہ جائز ہے اور اگر ضما د وغیرہ میں استعمال کی جائے تو کچھ بھی مضائقہ نہیں۔ انتہی

پس صورت مسئلہ میں اس دوائی سے جس میں الکحل شامل ہے اجتناب ضروری ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم  
حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان



صرف وقت گزاری کی نیت سے تاش کھیلنا  
اور تمام ساتھی اگر پیسے ڈال کر کچھ کھالیں تو یہ جائز ہے یا نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین دریں مسئلہ کہ تاش کھیلنا شرعاً جائز ہے یا نہیں جبکہ شرط وغیرہ نہ لگائی جائے اور صرف فضول باتوں سے پرہیز اور کسی کا شکوہ وغیرہ نہ کرنے کی غرض اور وقت پاس ہونے کی نیت ہو۔ اگر شغل کے طور پر تاش کھیلنے والے باہمی چندے سے کھیل کے اختتام پر چائے پکائیں تو کیا وہ بھی شرط میں شامل ہوگی یا نہیں۔ بعض نو جوان تاش کھیلنے والے اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم صرف وقت پاس کرنے کے لیے کھیلتے ہیں اور اوقات نماز کا خیال ہمارے دل میں ہوتا ہے یعنی نماز کا وقت ضائع نہیں ہونے دیتے۔  
ضلع میانوالی، عدالت ایس ڈی ایم صاحب بھکر معرفت ملک غلام سرور

﴿ج﴾

تاش کے ساتھ اگر جو کھیلایا جائے تو اس کی حرمت قرآن سے ثابت ہے اور اگر بدون جو کھیلایا جائے تو بھی بوجہ لہو و لعب ہونے کے مکروہ تحریمی ہے۔ کما فی العالمگیریۃ ص ۳۵۲ ج ۵. ویکرہ اللعب بالشطرنج والنرد وثلاثة عشر واربعة عشر وکل لہو ماسوی الشطرنج حرام بالاجماع و اما الشطرنج فاللعب بہ حرام عندنا الخ و فی الحدیث لہو المومن باطل الا فی ثلاث الخ (مشکوٰۃ) باقی فضول باتیں جو بجائے خود گناہ ہے ان کے چھوڑنے کے لیے تاش جیسے مکروہ تحریمی چیز کا اختیار کرنا کہاں کی عقلمندی ہے اس سے تاش کا جواز نہیں نکلتا۔ الحاصل تاش سے ہر حال میں اجتناب ضروری ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

موچھوں کے متعلق شرعی حکم کیا ہے، کیا یہ درست ہے کہ جہاں سجدہ کیا جائے وہاں اقامت و اذان درست نہیں ہے، خطیب کا کسی اور کومنبر پر بٹھا کر زمین پر کھڑے ہو کر خطبہ دینا کیا تیسری صف سے تکبیر کہنا درست ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ



(۱) شرعی مونچھوں کی کیا کیفیت ہے۔ کیا ساری مونچھیں چھوڑ دینی چاہئیں یا کچھ کاٹنی چاہئیں۔ اگر کوئی شخص مونچھیں نہ کاٹے تو کیسا ہے اور وہ مسجد کا امام بھی ہو۔

(۲) اگر کوئی شخص خطیب کے خطبہ کہنے کے وقت منبر پر بیٹھا رہے تکبر اور خطیب نیچے خطبہ پڑھے تو کیسا ہے۔

(۳) ایک شخص کہتا ہے کہ جہاں سجدہ کیا جاتا ہے وہاں اذان اور اقامت کہنا درست نہیں کیا یہ درست ہے یا نہ۔

(۴) اگر مکبر تیسری صف میں تکبیر کہے تو کیا جائز ہے۔ مدلل جوابات دے کر مشکور فرمائیں۔

### ﴿ج﴾

(۱) واضح رہے کہ شرعاً ساری مونچھوں کا کتر وانا مسنون ہے اور اطراف شوارب (مونچھیں) یعنی سبالین کا چھوڑنا بھی جائز ہے لیکن اس صورت میں بھی اوپر کے ہونٹ کے ساتھ جو باقی ہیں ان کا قطع کرنا ضروری ہے۔ نیز چھوڑنے سے قطع کرنا بہتر ہے اور تمام مونچھوں کا چھوڑنا خلاف سنت ہے۔ لما روی عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خالفوا المشركين أو فروا اللحى واحفوا الشوارب وفي رواية انهكوا الشوارب واعفوا اللحى متفق عليه البتة وفي الهنديه ص ۳۵۸ ج ۵ فی الباب التاسع عشر من كتاب الكراهية وكان بعض يترك سبالیه وهما اطراف الشوارب كذا فی الغرائب ذكر الطحاوی فی شرح الآثار ان قص الشارب حسن وتقصيره ان یؤخذ حتی ینقص من الاطار وهو الطرف الاعلی من الشفة العلیا قال والحلق سنة وهو احسن من القص وهو قول ابی حنیفة وصاحبه كذا فی محیط الرخسی

(۲) خطبہ کے وقت خطیب کے علاوہ کسی اور شخص کا منبر پر قبلہ پشت ہو کر بیٹھنا خلاف سنت ہے اور تکبراً بیٹھا رہے پھر تو سخت گناہ ہے۔ خطبہ کے وقت مقتدیوں کا امام کی طرف متوجہ ہونا مسنون ہے۔ خطبہ منبر پر پڑھنا مسنون ہے اگرچہ نیچے بھی جائز ہے۔

(۳) اس شخص کا یہ کہنا کہ جہاں سجدہ کیا جائے وہاں اقامت اور اذان کہنا درست نہیں صحیح نہیں۔ مسجد کے اندر اور مسجد کے باہر اذان دینا برابر زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اب تک جاری ہے۔ خطبہ کی اذان مسجد میں ہوتی ہے۔ مسجد میں اذان کہنے کی ممانعت نہیں اور کوئی وجہ بھی ممانعت کی نہیں اس لیے کہ مسجد ذکر اللہ کے لیے بنائی گئی ہے اور اذان بھی ذکر اللہ ہے۔ قال الله تعالى ومن اظلم ممن منع مسجدا لله ان یذکر فیها اسمہ الا یہ (سورة بقرہ نمبر ۱۴)

ویوذن ثانیاً بین یدیه ای الخطیب (الدر المختار مع شرحہ ردالمحتار باب الجمعة ص ۱۶۱ ج ۲) واذا جلس الامام علی المنبر اذن المؤذنون بین یدیه الاذان الثانی

للتوارث (غنية المستملی ص ۵۲۰) ان جزئیات سے بھی واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اذان خطبہ مسجد کے اندر خطیب کے سامنے ہونی چاہیے اور اس میں سجدہ کی جگہ اذان یا تکبیر کی ممانعت کا ذکر تک بھی نہیں۔ باقی تکبیر تو ہوتی ہی مسجد میں ہے اور زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر اب تک اس پر عمل ہو رہا ہے۔ نہ معلوم اس شخص نے یہ قول کس طرح کیا۔ البتہ سوائے خطبہ کی اذان کے باقی پنجگانہ نمازوں کے لیے اذان کسی بلند جگہ پر کہنا افضل ہے اور مسجد سے خارج بہتر ہے۔ اگرچہ مسجد میں جائز ہے۔

(۴) تیسری صف میں تکبیر کہنا جائز ہے لیکن طریقہ سلف کے خلاف ہے بہتر یہ ہے کہ مکبر پہلی صف میں تکبیر کہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

### لڑکیوں کو ضرورت کے مطابق تعلیم دینا

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادیوں کو قلم پکڑنے سے منع فرمایا تھا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ لڑکیوں کو اس حد تک لکھنے پڑھنے کی تعلیم دینا کہ وہ امور خانہ داری اور دیگر مسائل دینی سمجھ سکیں اور لکھ بھی سکیں۔ آیا اس حد تک تعلیم دینے میں کوئی شرعی قباحت ہے یا نہیں۔ ایک مولوی صاحب کا ارشاد ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکیوں کو قلم پکڑنے سے منع فرمایا ہے۔ مندرجہ بالا مسئلہ میں شریعت کا حکم صادر فرمائیں۔

﴿ج﴾

جائز ہے۔ احادیث اور عبارات فقہاء اور تعامل اکابر علماء اس پر شاہد ہیں۔ حیوة الحیوان میں ہے اخرجه ابو داؤد والحاکم وصححه ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال للشفا بنت عبد اللہ علمی حفصة رفیة النملة کما علمتها الكتابة والنملة قروح یخرج من الخب من البدن ورقیتها شی کانت تستعمله النساء انتھی اس صحیح روایت سے صافی معلوم ہوتا ہے کہ شفا صحابیہ تھی کتابت میں ماہر تھیں اور حضور روجی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما کو کتابت سکھانے کے لیے مقرر کیا تھا اور خزائن المفتیین میں ہے الحائض والجنب اذا کانا یکتبان الكتاب الذی فی بعض سطورہ آية القرآن یکره لهما ذلک وان کانا لا یقران لانهما منہیان عن مس القرآن وفی الكتابة مس لانه یکتب بقلم وهو فی یدہ وهو صورة المس انتھی۔ اور مطلقاً حرام ہونے پر جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث کو دلیل لاتے ہیں وہ بھی کئی وجہوں سے قابل قبول نہیں ہے۔ قالت قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنزلوہن الغرف ولا تعلموہن الكتابة وعلومہن الغزل و سورة النور اخرجه ابن مردويه و البيهقي في شعب الايمان پہلی وجہ یہ ہے کہ روایت ضعیف ہے۔ چنانچہ سیوطی و ابن حبان وغیرہ نے اس کی تصریح کی ہے۔ قال ابن احبان محمد بن عمر انبانا محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم حدثنا یحییٰ بن زکریا بن یزید الرقاق حدثنا محمد بن ابراہیم ابو عبد اللہ الشامی حدثنا شعيب بن اسحاق الدمشقی عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة الحدیث۔ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد ابن جوزی لکھتے ہیں لا یصح محمد ابراہیم الشامی کان یضع الحدیث وقد ذکر الحاکم هذا الحدیث فی صحیحہ والعجب کیف خفی علیہ امرہ انتھى۔ پس حدیث جواز کے ساتھ یہ حدیث بھی قابل معارضہ نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ بالاتفاق اس حدیث سے کراہت تنزیہ ثابت ہے۔ پس حرمت یا کراہت تحریمی کا اس سے ثبوت نہیں ہو سکتا۔ تیسری اگر کراہیت تحریمی کا ثبوت اس سے مان بھی لیا جائے تو لازم آئے گا کہ سورة نور عورتوں کو سکھائی جائے اور سورة یوسف یا تمام قرآن نہ سکھایا جائے۔ کیونکہ بعض کتب سے یوں بھی روایت پائی گئی ہے۔ علموہن سورة النور ولا تعلموہن سورة یوسف وهذا خلاف الاجماع۔

غرض عورتوں کو لکھنے پڑھنے کی تعلیم دینا نہ حرام ہے نہ مکروہ تحریمی۔ بلکہ ضرورتوں کے لحاظ سے استحباب سے خالی نہیں مگر جبکہ فساد کا خوف ہو۔ (اتنی تلخیصاً مجموعۃ الفتاویٰ ص ۱۳۲، ۱۳۵ ج ۱)

حررہ محمد نور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

والدین کے نافرمان کے لیے کیا وعیدیں ہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام زید مجدہم۔ زید اپنے والدین کو ہر وقت ایذا پہنچاتا ہے جب ان کے سامنے ہوتا ہے گالیاں بھی دیتا ہے۔ بے عزت الفاظ بھی استعمال کرتا ہے اس کے متعلق جو جو وعیدات قرآن و حدیث میں ہیں تحریر فرمادیں تا آنکہ اس کو دکھلائیں۔

الشیخ عبدالکریم کریمانیہ فروش ملتان شہر

﴿ج﴾

والدین کی نافرمانی کرنا شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے۔ قرآن کریم میں توحید اور احسان والدین کا ایک ساتھ امر کیا گیا ہے۔ قوله تعالیٰ وقضی ربک ان لا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا حدیث میں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں الا انبکم باکبر الکبائر ثلاثا الا شرک باللہ وعقوق



والوالدین وشہادۃ الزور۔ (رواہ مسلم فی الصحیح) دوسری حدیث میں ہے۔ سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الکبائر فقال الشرک باللہ و قتل النفس و عقوق الوالدین (رواہ مسلم ایضاً فی صحیحہ) دونوں حدیثوں میں شرک کے ساتھ اکبر کبائر سے حقوق والدین کو شمار کیا گیا ہے۔ تیسری ایک حدیث میں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من الکبائر شتم الرجل والدیہ قالوا یا رسول اللہ وهل یشتتم الرجل والدیہ قال نعم یسب ابا الرجل فیسب اباہ فیسب امہ فیسب امہ (رواہ مسلم)

اس حدیث میں جب حضور نے والدین کو گالی بکنے کو کبیرہ گناہ قرار دیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تعجب سے پوچھا کہ والدین کو بھی کوئی گالی بکتا ہے تو جواب ملتا ہے کہ تم کسی دوسرے کے ماں باپ کو گالیاں دو اور وہ اس کے جواب میں تمہارے ماں باپ کو گالیاں دیں تو گویا اپنے والدین کو گالی دلوانے کے سبب بن کر بھی تم اس گناہ کے مرتکب ہوئے۔ سبحان اللہ اس وقت گناہ کی کیا حد ہوگی کہ خود کوئی اپنی والدین کو براہ راست گالی دے۔ العیاذ باللہ اللہ تعالیٰ کا صریح حکم ہے۔ ولا تقل لہما اف کہ والدین کو اف کا کلمہ یعنی تکلیف دہ کلمہ بھی ہرگز نہ ہو تو گالی گلوچ کی سزا تو خدا معلوم کیا ہوگی اسلام میں اس کی گنجائش نہیں۔ کوئی شقی بد بخت ہی ایسا کرے سکے گا۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس گناہ عظیم سے بچائے۔

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر  
۲۳ محرم الحرام ۱۳۸۳ھ

## ورزش کی نیت سے فٹ بال کھیلنا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اگر کوئی شخص ورزش کے طور پر نماز کے ٹائم کے علاوہ مثلاً عصر کی نماز کے بعد مغرب تک فٹ بال کھیلتا ہے اور وہ اس میں ستر کا خیال رکھتا ہے کہ نہ کھلے اور اس کا اس کھیلنے میں نظریہ یہ ہوتا ہے کہ میں اپنے ملنے والی ٹیم کو جو کہ غیر مذہب سے تعلق رکھتے ہیں پچھاڑ دوں صرف اور کوئی ریا کاری نہ ہو تو آیا یہ شخص اسلام کے قانون سے آزاد ہو کر اس وقت میں کھیل سکتا ہے یا نہیں۔

نیاز محمد کرنا لوی ضلع سرگودھا

﴿ج﴾

ورزش کے لیے فٹ بال کھیلنا جائز ہے۔ البتہ لہو کی نیت سے نہ کھیلا جائے۔ نیت مذکورہ فی اسوال ٹھیک نہیں۔ نیت ہو کہ ورزش سے میری صحت قائم رہے تاکہ طاعات کر سکوں اور خدمت دینی میں تکاسل نہ ہو۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۴ رجب ۱۴۰۳ھ



## کوٹ پتلون پہننا اور انگریزی بال رکھنا

﴿س﴾

ایک شخص ذی استطاعت ہے اور وہ اچھا کھاتا اور اچھا پیتا ہے اور وہ شلوار کے علاوہ پتلون بنا کر پہنتا ہے اور قمیض کو اس کے طریقہ کے مطابق نیچے رکھتا ہے۔ اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اس طرح کرے نیز انگریزی بال کٹانا صرف وہ اپنے دل کو خوش کرنے کے لیے کٹاتا ہے اور وہ مانگ وغیرہ بھی نہیں نکالتا اور ننگے سر بھی نہیں پھرتا۔ جائز ہے کہ وہ اس طرح کرے۔

﴿ج﴾

کوٹ پتلون پہننا اگر بوجہ تشبیہ کے ہے تو حرام ہے اور اگر تشبیہ کی نیت نہ ہو تو جائز ہے۔ نیز انگریزی بال کٹانا یا رکھنا جائز نہیں خواہ جس صورت سے بھی ہو۔ پھر جب تشبیہ مقصود ہو تو اور شدید گناہ ہو جائے گا۔ واللہ اعلم محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا جاندار کی آدمی تصویر جائز ہے؟ پاس رکھی جاسکتی ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و شرع اس مسئلہ میں کہ کیا نصف جاندار شے کی تصویر اپنے پاس رکھ سکتا ہے۔ مہربانی فرما کر مذکورہ بالا سوال جواب معہ حوالہ کتب ارسال فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی۔ راقم الحروف منشی سراج الدین بھوانوی عفی عنہ

﴿ج﴾

جاندار کی تصویر میں سر کا اعتبار ہے اگر سر موجود ہے تو اس کا رکھنا جائز نہیں۔ سر کٹ گیا تو جائز ہے۔ الا ان الصورة ہی الرأس جو ناجائز ہے اس میں نماز کی خصوصیت نہیں ہے۔ کسی بھی وقت رکھنا جائز نہیں خواہ نماز میں ہو یا باہر۔ محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۱۸ ذی قعدہ ۱۳۷۱ھ

عرس کے دوران عورتوں کا رقص کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اندریں مسئلہ کہ ہمارے علاقہ میں ایک بزرگ کی قبر ہے اور

وہاں عورتیں زیورات وغیرہ پہن کر جاتی ہیں اور مرد بھی ان میں ہوتے ہیں اور عورتیں بمع مردوں کے رقص کرتی ہیں اور یہ فعل بطور نذر کے ہوتا ہے۔ مثلاً عورتوں میں یا مردوں میں سے نذر مقرر کی جاتی ہے کہ اگر میرا بچہ پیدا ہوا یا ہمارے فلاں بیمار کو شفا ہوگئی تو اس طرح رقص کریں گے اور اس علاقہ کا کوئی آدمی اپنی عورتوں کو اس فعل سے منع کرتا ہے تو اس کے مخالف ہو جاتے ہیں۔ تو از روئے شرع یہ رسم کیسی ہے اور منع کرنے والے سے مخالفت کرنے والا کتنے جرم کا سزاوار ہے۔ بینوا تو جروا

### ﴿ج﴾

یہ رسمیں حرام ہیں۔ عورتوں کا ہار سنگار پہن کر جانا اور پھر رقص کرنا اور خصوصاً اجنبی کے ساتھ اختلاط اور یہ نذر بھی معصیۃ ہے۔ اہل ایمان کو ایسے بد اعمال سے باز آ جانا چاہیے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رای منکم منکراً فلیغیرہ یدہ الحدیث۔ لہذا منع کرنا ایسے قبائح سے اہل اسلام خصوصاً علماء کا فرض منصبی ہے۔ اگر نہ منع کریں گے تو عند اللہ پکڑے جائیں گے۔

الراقم عبدالرؤف عفی عنہ از ملتان مدرسہ قاسم العلوم

۱۸ ذی قعدہ ۱۳۷۱ھ

کسی مسلمان کو نقصان پہنچانا اور اس کی روزی بند کرنے کی کوشش کرنا

### ﴿س﴾

علماء کرام و مفتیان عظام دام اقبالکم سے گزارش یہ ہے کہ میرے ہاتھ میں ایک ایسے ادارہ کا انتظام ہے جہاں پہ لوگوں سے قربانی کی کھالیں وغیرہ بکثرت وصول ہو کر چندہ جمع ہوتا ہے ب کو اس ادارہ کا سیکرٹری بنایا گیا۔ انتظام کے واسطے کاغذات طلب کیے تاکہ شہر کی بیوگان اور یتیم بچوں کے وظائف جاری ہوں۔ تو ب نے باقاعدگی سے حساب کتاب کے واسطے سابقہ دس سال کی آمد و شرح کے کاغذات کا مطالبہ کیا۔ اس ریکارڈ کے مطالبہ پر کہ سابقہ دس سال بعد بناوٹی تیار کرتے ہیں اور پھر ب کی مسلسل مطالبہ پر چھ ماہ تک کاغذات اور رسیدات نہ دیے۔

ب کو معلوم ہوا کہ دس سال کے بعد اس ادارہ کے متعلق بناوٹی رسید بنائی جا رہی ہیں تو ب نے اس آنریری عہدہ سیکرٹری سے استعفیٰ دے دیا۔

ل نے استعفیٰ دینے کا رنج دل میں رکھ لیا۔ سات آٹھ سال معمولی نقصانات کرتا اور کرتا رہا۔ ب کے واسطے رزق کا کم کر دینا یا بند کر دینا بیوی بچوں میں پریشانی کا ہیجان پیدا ہونا اور اسی تنگی میں کینہ سے افراد کا بے چین ہونا اہل خانہ کے لیے بہت بڑی تکلیف تھی۔

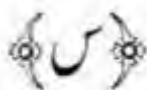
جب الف کو پورا اقتدار حاصل ہوا تو اس نے ماحول پیدا کر دیا کہ کما حقہ جانی اور مالی نقصان کرا دیا یعنی روزگار سے بالکل ایک دم علیحدہ کر دیا۔ اس اچانک علیحدگی روزگار سے مالی اور جانی نقصان بے حد ہوا کہ ایک اڑھائی سالہ اکلوتا بیٹا اسی صدمہ میں راہی ہوا۔ ایک بچی دیدہ دانستہ ضائع کر دی گئی کیونکہ خیال پیدا ہوا کہ اس کی روح اپنا رزق ساتھ نہیں لائی۔ وغیرہ کچے اور اپنے بچے ضائع ہوئے ب نے مقدمہ دیوانی اس ذاتی رنج اور اپنے حقوق کے مطالبہ کے واسطے کیا تین سال گزر چکے ہیں۔ قرضہ کے انبار سر پر ہو گئے ہیں۔ بیوی بچوں کی ہمیشیں تبدیل ہو چکی ہیں فقر و فاقہ سے بد مست ہو رہے ہیں۔ اس آمدنی کی بندش سے کئی بیواؤں اور یتیموں کا رزق جو وابستہ تھا بند ہو گیا۔ اب اس ادارہ کے معاملہ میں اس قدر تباہی کرا دینے والے کی نسبت شریعت کا کیا حکم ہے۔ جبکہ آئندہ کے واسطے بھی نسل انسانی پر تباہ کن اثرات جاری رہیں گے۔



المسلم من سلم المسمون من لسانہ ویدہ الحدیث کسی مسلمان کو بلا وجہ اذیت پہنچانا اور اس کو ہر موقعہ پر تکلیف دینا مسلمان کی شان نہیں ہے۔ اگر واقعہ بالاصحیح ہے کہ الف نے بلا وجہ ب کے رزق اور دیگر کاروبار بند کرانے میں کوشش کی ہے اور اس کے بال بچوں کو بنگا بھوکا رکھنے کی سعی کی ہے تو الف فی الواقعہ دنیا و آخرت کو تباہ کر رہا ہے تمام مسلمانوں کو ان سے اجتناب کر کے ان کو مجبور کر کے ب کا حق ان سے لینا چاہیے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۱۳ ذی قعدہ ۱۳۷۱ھ

## سینما دیکھنے سے متعلق ایک مفصل فتویٰ



کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کھیل بصورتہ سینما دیکھنا جائز ہے یا نہیں اور ایسے ہی اس کی ترویج اور حمایت بھی باعث گناہ ہے یا نہیں۔ بصورتہ ثانی اسباب و دلائل درست تحریر فرما کر مزید ممنون فرمائیں۔

اگر کسی جگہ اس کھیل کی ترویج عام ہو رہی ہو تو اس کا انسداد کرنے والے اخلاقی طور پر حق بجانب ہیں یا نہ۔ اس انسداد میں اختلاف و تشکیک کا باعث کون ہوگا یعنی آدمی کو بٹہ لگانے والا کون ہوگا۔

کھیل یعنی سینما میں بوس و کنار، ہم آغوش مرد و زن کی عریانی اور نیم عریانی کے بکثرت مناظر ہوتے ہیں جن کے باعث دیکھنے والوں پر ان احوال کا سخت برا اثر پڑتا ہے اور اخلاق تباہ ہو جاتے ہیں۔

### ﴿ج﴾

سینما میں چونکہ محرمات امور ہوتے ہیں چنانچہ سوال کی تحریر موجود ہے۔ لہذا یہ کھیل دیکھنا دکھانا شرعاً حرام ہے جس کو طاقت اسداد ایسے کھیلوں کی ہو اس پر فرض اور لازم ہے کہ اسداد کرے ورنہ گناہ میں شریک ہوگا اسداد کرنا خدمت اسلام ہے اور اخلاق اسلامی کی معاونت و امداد ہے اور موجب اجر عظیم ہے۔ اسداد میں مخل ہونا اسلام کی مخالفت ہے اور گناہ کرنے اور کرانے میں امداد ہے اور اس کو اچھا جان کر قائم رکھنا موجب کفر ہے۔

معاذ اللہ کما ہوا المفہوم من قواعد الشرع

ملا محمد عبدالکریم ملتان غفری اللہ عنہ

۱۸ رجب ۱۳۷۱ھ

### ﴿ہو المصوب﴾

اس سینما میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ شریعت کی رو سے قطعاً حرام ہے اگر اس قسم کا کوئی اڈہ کہیں قائم ہو رہا ہو تو ہر مسلمان کا خصوصاً ان لوگوں کا جن کے مکانات قریب ہوں فرض ہے کہ اس اڈہ کو قائم نہ ہونے دیں۔

معین الدین غفرلہ

جواب بالاصحیح اور بحکم و تعاونوا علی البر و التقویٰ ان کی اعانت کرنا جو سینما کی اسداد میں کوشاں ہوں فرض اور بحکم نفی ولا تعاونوا علی الاثم و العدوان کے جو سینما خود ہے اور سبب دیگر معاصی کبیرہ ہیں۔

معاونین سینما مرتکب اثم اور عدوان ہوں گے اور مستحق قسم شدید ہوں گے۔

خدا بخش غفری عنہ

تمام سوالات کا ایک جواب۔ قال اللہ تعالیٰ قل انما حرم ربی الفواحش ما ظہر منها وما بطن الا یہ و قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لہوا المؤمن باطل الا فی الثلث الحدیث

سینما کی حرمت، بے حیائی اور لہو باطل ہونا اظہر من الشمس ہے جس کی مذہب اسلام میں کوئی گنجائش موجود نہیں۔ اسلام کا مقصد وجود ہی ایسی اشیاء کو مٹانا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پردہ پر تصویر دیکھی جہاں نہ لہو تھا نہ فحشاء کا احتمال پھر امیطی عنی قوامک (اس پردہ کو ہم سے دور کر دو) فرما کر پردہ تصاویر کو ہٹانے کا حکم ارشاد فرمایا۔ تو سینما جو تصاویر پر مشتمل ہے اور فواحش کا مرکز ہے۔ اس کا دیکھنا کیسے حلال ہو سکتا ہے۔ نیز مسلمان عورتوں کا سینما پر جانا تو عملاً اسلام کی صریح توہین ہے۔ قرآن کریم نے عورتوں کو غص بصر کا حکم دے کر اپنے شوہروں اور محرموں کے علاوہ اجنبی مردوں کے سامنے مواضع زینت کے کھولنے سے سخت منع فرمایا ہے۔

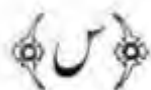
وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارہن الآیہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے گھر سے نکلنے کا



نقشہ اس طرح کھینچا ہے۔ المرأة عورة اذا خرجت استشر فيها الشيطان الحديث لیکن باوجود ان صریح نصوص اور نوایں کے زمانہ حاضرہ میں تہذیب نو کے دلدادگان میں تو یہ گناہ عظیم درجہ استحلال تک پہنچ گیا ہے۔ اتنی جرأة بے باکانہ انداز میں اپنی خواہشات کو پورا کرنے والوں کا تو نفس ایمان بھی خطرہ میں ہے۔ ان کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیے۔ ایسے منکر کی تغیر ہر مسلمان کا فرض ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رأى منكم منكرا فليغيره بيده اھ درحقیقت نبی عن المنکر اصلاح ہے نبی عن المنکر کو چھوڑ دینا ہی باعث فتنہ ہے۔ قال اللہ واتقوا فتنة لا تصيبن الدين ظلموا الآية اگر عذاب الہی آیا (العیاذ باللہ) تو وہی لوگ بچ سکیں گے جو اس فتنہ و فساد کو مٹانے میں کوشاں رہے۔ قال تعالیٰ فلما نسوا ما ذكروا به انجيناهم من يدهم عن السوء واخذنا الذين الآتية لهذا تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ اس فتنہ سے خود بچ کر دوسرے بھائیوں کو اس فتنہ و فساد سے بچا کر اس کی اصلاح کریں۔

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

## بدعتی اور جاہل پیر کی بیعت حرام ہے



کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ہمارے ہاں ایک پیر ہے علاقہ لاہور کا۔ کبھی ہماری جگہ بھی آتا ہے سو سال سے زیادہ عمر ہے اور چند بیٹے ہیں اور حقہ نوشی بھی کرتے ہیں۔ عوام الناس اس کی بیعت بہت کرتے ہیں۔ ان کا طریقہ یہ ہے کہ جب بیعت فرماتے ہیں مزا میر بجاتے ہیں قوالی کرتے ہیں جو مرید ہیں حالت قوالی میں بے ہوش ہوتے ہیں اور اچھل اچھل جاتے ہیں۔ ان کو لوگ پکڑتے ہیں زور سے پٹے مارتے ہیں جب قوالی ختم ہو جائے تو وہ کہتے ہیں اس حالت میں ہم کو اللہ اور رسول مل جاتا ہے۔

اس کو پیر صاحب ایک حمۃ دار حقہ عطا کرتا ہے۔ لوگوں کو ورغلا تے ہیں جو دیوبندی ہو اس کو برا جانتے ہیں مضمون بالا میں نظر فرما کر شرعی فیصلہ یا سند عطا فرمائیں۔



شخص مذکور فاسق و فاجر ہے اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے۔ جو شخص سنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق عمل نہیں کرتا اور اس کے باوجود وہ دعویٰ پیری کا بھی کرے وہ کبھی پیر کہلانے کا مستحق نہیں۔ اس کی بیعت حرام ہے۔ اس کی مجالس زہر قاتل ہیں۔ ہر مسلمان کو لازم ہے کہ ایسے فتنہ عظیم سے حتی الوسع اجتناب کیا کریں۔

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

اوقات نماز کے علاوہ ٹکٹ خرید کر ٹورنامنٹ دیکھنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء اس مسئلہ میں کہ اگر ایک شخص کوئی ٹورنامنٹ دیکھتا ہے اور وہ نماز کے اوقات کے علاوہ ٹائم میں دیکھتا ہے اور اس میں ٹکٹ خرید کر شامل ہوتا ہے۔ آیا اس کے لیے جائز ہے کہ وہ بطور تفریح کے دیکھ سکے۔

﴿ج﴾

لہو المؤمن باطل الا فی ثلث (الحديث) ٹورنامنٹ کا دیکھنا تنصیع اوقات ہے جو کسی مسلمان کے شایاں نہیں۔ جیسا کہ مذکورہ حدیث سے واضح ہے کہ مسلمان کے ہر فعل میں کوئی صحیح مفید مقصد ہونا چاہیے۔ اور پھر بالخصوص ٹکٹ لے کر داخل ہونا اور بھی گناہ ہے اور یہ اجارہ بھی فاسد ہے اجارہ معصیات فاسد ہوتا ہے اور تہذیر محض ہے جو بعض قرآنی جائز نہیں۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۱۵ رجب ۱۴۲۳ھ

امریکہ کی طرف سے جو خشک دودھ گھی بطور امداد آتا ہے کیا وہ جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ جو امریکہ کی طرف سے خشک دودھ اور گھی کے ڈبے دیئے آتے ہیں اور وہ غرباء کے مابین تقسیم کیے جاتے ہیں کیا شرعاً اس گھی اور خشک دودھ کا استعمال جائز ہے یا ناجائز ہے اور تقویٰ و فتویٰ کے لحاظ سے کیسا ہے۔

المستفتی مولانا نظام الدین شاہ مدرسہ عربیہ اہیاء العلوم عید گاہ ضلع مظفر گڑھ

﴿ج﴾

فتویٰ تو بہر حال یہی دیا جائے گا کہ جب تک اس کی حرمت کا کوئی ثبوت نہ ہو حلال ہے۔ البتہ اگر بچنا چاہے تو بہت بہتر ہے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان شیخوپورہ روڈ  
۱۱ ربیع الثانی ۱۴۲۸ھ

## مریض کو خون دینا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص اپنے مسلمان بھائی کو اپنا خون نکال کر دیتا ہے اور وہ بیمار اس حالت میں ہے کہ اگر خون نہ دیا گیا تو اس کے ختم ہونے کا خطرہ ہے بلکہ ڈاکٹر یقین سے کہتے ہیں کہ اگر خون نہ دیا گیا تو اس کا زندہ رہنا ایک سیکنڈ بھی محال ہے۔

شاہ محمد ٹیچر واحد ماڈل ہائی سکول ملتان

﴿ج﴾

علی الخصوص اس صورت میں جو آپ نے تحریر فرمائی ہے جائز ہے خون کا دینا اپنے مسلمان بھائی کے جان بچانے کے لیے۔ فقط واللہ اعلم

عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

فقہی مسائل میں جماعت اسلامی چاروں مسالک سے ہٹ کر نیا رنگ رکھتی ہے۔

﴿س﴾

حضرت مولانا الحافظ الحاج مفتی عبداللہ صاحب کا مقالہ جماعت اسلامی کا موقف از اول تا آخر حرف بہ حرف مطالعہ کیا ہے حضرت مفتی صاحب موصوف نے نہایت ہی خلوص اور سنجیدگی کے ساتھ جماعت کے متعلق یہ مقالہ سپرد قلم فرمایا ہے فجز اہم اللہ عن جمیع المسلمین خیراً

میں جماعت اسلامی کے لٹریچر اور طریق کار میں کامل غور و خوض کے بعد جس نتیجہ پر پہنچا ہوں اس کو خلوص

اور دیانت کے ساتھ ظاہر کرنا اپنا حق سمجھتا ہوں۔ وہی ہذہ

جماعت اسلامی فقہی مسائل میں ایک مستقل طرز فکر کی حامل ہے۔ موجودہ فقہی مسالک کے علاوہ ایک نیا

مسلك عالم وجود میں آتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ ان کے مدرسہ خیال میں فقہ اور تصوف جیسے شریف علوم کو کوئی خاص

مقام حاصل نہیں۔ باوجودیکہ یہ علوم انسان کی ظاہری و باطنی اصلاح کا ذریعہ ہیں۔ اگر اس نظریہ کی اشاعت ہوئی

تو ہر ذی ہوش بہت جلد محسوس کرے گا کہ بلا کسی اصول و ضوابط کے آئے دن ایسے ایسے مسائل مستبط ہوتے

جائیں گے جو نہ صرف یہ کہ اجماع امت کے خلاف ہوں گے بلکہ ائمہ مجتہدین کے اجتہادات کی عظمت اور سلف

صالحین کے ساتھ حسن عقیدت بھی عامۃ المسلمین کے دلوں سے جاتی رہے گی جماعت کے زعماء اگر اجماع امت

اور عامۃ المسلمین کے مسلمہ مسائل کے خلاف ہر عمیق سے عمیق مسئلہ پر اپنی انفرادی اور شخصی رائے کا اظہار کرتے

جائیں تو دین تویم کی تعبیرات کا جو حشر ہوگا وہ اظہر من الشمس ہے۔ عامۃ المسلمین میں انتشار اور تشتت کے خوف سے بے نیاز ہو کر اور جمہور علماء کے احساسات کا خیال نہ کرتے ہوئے اگر آئے دن ان کی جانب سے جدید غیر مانوس فقہی تحقیقات کا ظہور جاری رہا تو کچھ بعید نہیں کہ ملک میں ایسا ماحول پیدا ہو کہ اسلامی اقدار کے احیاء کی جدوجہد میں خدانخواستہ رکاوٹ پیدا ہو جائے اور سب سے بڑا المیہ یہ ہوگا کہ یہ رکاوٹ اس جماعت کی جانب سے ہو جو قوم کے سامنے اسلامی انقلاب کے داعی کی حیثیت سے میدان میں آئی ہے۔ میں جماعت کے موجودہ طرز عمل سے پیش آمدہ خطرات کے اظہار کے ساتھ جماعت کے ارباب حل و عقد سے قیام نظام اسلام کے نام پر پر خلوص درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے دائرہ عمل کو فرق باطلہ کی تردید غیر اسلامی نظام ہائے حیات کی علمی و عملی مدافعت، اسلامی تصورات کی اشاعت تک محدود رکھیں اور مسائل فقہ اور سلف پر تنقیدات کی بحثوں میں نہ پڑیں تاکہ اس اہم مقصد تک پہنچنے کی راہ صاف ہو جس تک پہنچنے کے لیے احساس مسلمان بے تاب ہے۔

### والجواب صحیح

اللهم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابه  
محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
انا متفق بهذا التقرير الانيق هو بالقبول حقيق  
محمد شفيع غفر له مهتم مدرسہ ہذا قاسم العلوم

اصاب من اجاب ولله در القائل

تو خاک میں مل اور آگ میں جل جب اینٹ بنے تب کام ہے  
ان خام دلوں کے عنصر پر بنیاد نہ رکھ تعمیر نہ کر صدا  
محمد عبدالقادر قاسمی غفر له مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر

استراحت کی نیت سے بھی فلم دیکھنا ناجائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ فلم دیکھنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر ناجائز ہے تو اگر اس نیت پر دیکھے کہ طبیعت کو استراحت حاصل ہوگی تو کیا ناجائز ہے۔ اگر ناجائز ہے تو اس کو مدلل مفصل بمعہ حوالہ بیان فرمادیں۔

﴿ج﴾

بینما دیکھنا ناجائز اور حرام ہے۔ طبیعت کو استراحت حاصل ہونے کو جواز کی دلیل پیش کرنا نہایت ہی غلطی



ہے کیا طبعی استراحت کی بنیاد پر زنا، چوری، ترک صوم و صلوٰۃ وغیرہ بھی جائز ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ اس کی مزید تفصیل امداد الفتاویٰ ص ۲۵۷ ج ۴ اور فتاویٰ دارالعلوم (امداد المفتین) ص ۸۳۳ ج ۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۳ ربیع الاول ۱۴۸۷ھ

## مرد کے لیے چاندی کا بٹن استعمال کرنا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کے نام میں الجھنے کی ضرورت نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) کسی مقرر نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ نبی اچھے خاندان سے ہوتے ہیں اور دوسرے شخص نے اسی مجلس میں سوال کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا والد آذر تھا جو کہ بت پرست اور کافر تھا۔ تو مقرر نے جواب دیا کہ وہ اس کا چچا تھا باپ نہیں تھا اور اب اس مسئلے کے اختلاف کے مطابق فرمادیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا والد آذر تھا یا کوئی اور تھا۔ اگر کوئی اور شخص تھا والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا وہ بتا دیں اور سوال کو مدلل بیان فرمادیں۔

(۲) مرد کے لیے چاندی کے بٹن بغیر زنجیری چاندی کے لگانے جائز ہیں یا ناجائز ہیں۔ اگر جائز ہیں اور یہ چاندی کے بٹن لگانا کسی صحابی یا تبع تابعین سے ثابت ہیں یا نہیں یا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کسی صحابی نے لگائے ہیں یا نہیں۔ ان کے بعد زمانہ میں کسی صحابی نے لگائے ہیں یا نہیں اس مسئلہ کو مدلل و مفصل مع حوالہ بیان فرمائیں۔

﴿ج﴾

(۱) چاندی کے بٹن پہننا مرد کے لیے ناجائز ہیں۔ جیسا کہ امداد الفتاویٰ ص ۱۲۱ ج ۴ پر ہے۔ مدت ہوئی حضرت مولانا قاری عبدالرحمن پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کا قول کہ اس ازرار سے مراد کلائیوں کی گھنڈی ہے۔ بٹن اس میں داخل نہیں ان کے صاحبزادے قاری عبدالسلام مرحوم سے سن کر صفائی معاملات کے اس مسئلہ میں مجھ کو تردد ہو گیا ہے اور اس وقت احتیاط کے درجہ میں اس سے رجوع کرتا ہوں۔

(۲) یہ مسئلہ اختلافی ہے۔ بعض مفسرین و علماء جیسا کہ سلیمان جمل رحمۃ اللہ محشی جلالین وغیرہ ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ آذر ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باپ ہیں اور بعض علماء جیسا کہ فخر الدین رازی اور علامہ سیوطی وغیرہ

ہیں کہتے ہیں کہ آزر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچا ہیں۔ خود علامہ سیوطی نے بھی جلالین میں آزر کو ابراہیم علیہ السلام کا باپ لکھا ہے اور قرآن کے الفاظ لابیہ سے بھی یہی ظاہر ہے۔ مگر اپنے دیگر رسائل مسالک الخفاء وغیرہ میں آزر کو ابراہیم علیہ السلام کا چچا مدلل طریق سے ثابت کیا ہے۔ اس لیے ایسے مسائل میں زیادہ الجھنا نہیں چاہیے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۲۲ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر انگوٹھے چومنا، رمضان میں حفاظ کرام کو پیسہ دینا  
سونے یا چاندی کے دانت لگوانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) جب اذان ہوتی ہو تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر انگوٹھوں کو چومنا شریعت میں جائز ہے یا نہیں۔  
(۲) رمضان مبارک میں حافظ صاحبان قرآن مجید پیسے کے لالچ میں سنانے کے لیے جاتے ہیں۔ یہ پیسے حرام ہیں یا حلال۔

(۳) اگر ایک مرد کا ایک دانت ٹوٹ یا نکل جائے تو اگر وہ سونے یا چاندی کا دانت اس پر یا اس کی جگہ لگا دے تو شریعت میں اس کا کیا حکم ہے۔

﴿ج﴾

(۱) علامہ شامی نے کنز العباد سے نقل کیا ہے کہ شہادتین کے وقت اذان میں ایسا کرنا مستحب ہے۔ پھر جراحی سے نقل کیا ہے۔ ولم یصح فی المرفوع من کل هذا شیء۔ اور نہیں صحیح ہو امر فروع حدیث میں اس میں سے کچھ اس سے معلوم ہوا کہ سنت سمجھ کر یہ فعل کرنا صحیح نہیں ہے۔ چونکہ اس زمانہ میں اکثر لوگ اس کو سنت سمجھ کر کرتے ہیں اور تارک کو ملام و مطعون کرتے ہیں۔ اس لیے اس کو علماء محققین نے متروک کر دیا ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم مرتبہ ظفر الدین ص ۹۰ ج ۲)

وقال العلامة عبدالحی الکنہوی فی السعیۃ ص ۴۶ ج ۲ بعد ما حقق واطال۔ فعلى

هذا لو قبل الظفر احتیاطاً حیثاً فلا بأس وان التزمه واعتقده ضرورياً يشبه ان يكون مکروها فرب شیء مندوب ومباح يكون بالتخصیص والالتزام مکروها کما لا یخفی علی ماہر الفن اهـ۔

(۲) اجرت پر قرآن شریف پڑھنا درست نہیں ہے اور اس میں ثواب نہیں ہے اور بحکم المعروف کا مشروط جن کی نیت لینے دینے کی ہے وہ بھی اجرت کے حکم میں ہے اور ناجائز ہے الخ (فتاویٰ دارالعلوم مرتبہ ظفیر الدین ص ۲۳۶ ج ۴) وقال الشامی فی ردالمحتار ص ۷۳ ج ۲ وان القراءة بشئ من الدنيا لا تجوز وان الآخذ والمعطى آثمان لان ذلك يشبه الاستيجار على القراءة ونفس الاستيجار عليها لا يجوز فكذا ما اشبه الخ مطلب فی بطلان الوصية بالاحتمات من باب قضاء الوائت۔

(۳) چاندی یا سونے کا استعمال تو عام حالات میں مرد کے لیے جائز نہیں ہے۔ ناک بنوانے کو حدیث میں سونے کی جائز قرار دیا ہے۔ دانت کے متعلق حکم یہ ہے کہ چاندی کا بنوانا جائز ہے اور سونے کے دانت کی بھی امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت دی ہے اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سونے کی دانت کو ناجائز کہتے ہیں۔ لہذا کچھ گنجائش اس کی بھی ہے۔ کما قال فی الدر المختار مع شرحہ ردالمحتار ص ۳۶۲ ج ۶ (ولا يشد سنه المتحرك (بذهب بل بفضة) وجوزهما محمد (ويتخذ انفا منه) لان الفض، تنتنه۔ وقال الشامی تحته وفي التاتار خانية وعلى هذا الاختلاف اذا جدد عانفه او اذنه او اسقط سنه فاراد ان يتخذ سنا آخر فعند الامام يتخذ ذلك من الفضة فقط وعند محمد من الذهب ايضا الخ

ویسے چونکہ آج کل دانت پتھر وغیرہ چیزوں سے بنا کرتے ہیں اور سونے چاندی کے دانت لگوانے کی چنداں ضرورت نہیں ہے اس لیے احتیاط اس سے احتراز میں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۲۰ صفر ۱۳۸۷ھ

سنت کے بعد دعا، حیلہ اسقاط، اجابت اذان، تیجہ چالیسواں، میت کے ساتھ چالیس قدم چلنا پتھر پہ کلمہ لکھ کر میت کے ساتھ دفن کرنا، قضاء عمری، ۲۳ رمضان کو خاص سورتیں لوگوں کو سنانا احتیاط الظہر کی نیت سے چار رکعت پڑھنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ (۱) سنت کے بعد دعا کی شرعی حیثیت (۲) اسقاط مروجہ، (۳) اجابت اذان، (۴) میت کے بعد تیسرا پانچواں، نواں، چالیسواں (۵) میت کے ساتھ چہل پہل چالیس قدم تک اس کے ساتھ ملا صاحب جاتا ہے۔



(۶) میت کے ساتھ پتھر پر کلمہ طیبہ تحریر کر کے دفن کرنا

(۷) رمضان کے آخری ہفتہ میں قضا عمری بالجماعت نفلی تمام عمر کی نماز جماعت کے ساتھ امام لوگوں کو پڑھاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ تمام عمر کی قضا ادا ہو گئی۔

(۸) ۲۳ رمضان کو خاص سورہ عنکبوت وسجدة وروم تلاوت کرتا ہے۔ لوگ مسجد میں جمع ہوتے ہیں۔ مرد و زن، جوان، بوڑھے میٹھائی وغیرہ تقسیم کرتے ہیں۔

(۹) ۲۷ رمضان کو پھر ہر کوئی چاول مسجد میں ضرور لائے گا۔ اگر کوئی نہ لایا تو اس نے دین ترک کر دیا۔  
(۱۰) جمعہ کی نماز میں چار رکعت احتیاطی جس کو بطور احتیاط نماز ظہر فرضی پڑھتے ہیں۔ اگر جمعہ نہ ہو ظہر تو ہو جائے گی۔ بعض ملا تو کہتے ہیں کہ یہاں سرے سے جمعہ ہو ہی نہیں سکتا اس لیے کہ قاضی اور اسلامی حکومت نہیں ہے۔ جمعہ کے لیے اسلامی حدود کا نفاذ ضروری ہے۔ تک عشرۃ کاملہ۔ بینوا تو جروا

### ﴿ج﴾

(۱) سنت کے بعد اجتماعی ہیئت کے ساتھ دعا مانگنے کا التزام کرنا اور اس کو ضروری سمجھنا حتیٰ کہ اس کے تارک کو ملامت کرنا بدعت ہے۔ قرون مشہود لہا بالخیر میں اس کا ثبوت نہیں ہے اور بلا ضروری جاننے کے اجتماعی ہیئت کے ساتھ یا منفرداً دعا مانگنا جائز ہے۔

(۲) حیلہ اسقاط مروجہ جس کو التزاماً غنی و فقیر کے پیچھے کیا جاتا ہے اور بلا تمیز فقراء و اغنیاء پر تقسیم کیا جاتا ہے۔ یہ بدعت ہے اور ناجائز ہے۔ فقہاء نے اسقاط کو مفلس کے لیے وضع کیا تھا اور اس کے چند شرائط مقرر کیے تھے۔ لہذا اگر مفلس و فقیر کے لیے بشرط صحت نیت ورثہ وغیرہ و بشرط عدم اندیشہ فساد و عقیدہ عوام کیا جائے تب جائز ہے اور فقہاء کی عبارات کا یہی محمل ہے۔ کما قال فی الفتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳۱ حیلہ اسقاط کا مفلس کے واسطے علماء نے وضع کیا تھا۔ اب یہ حیلہ تحصیل چند فلوں کا مسلمانوں کے واسطے مقرر ہو گیا ہے۔ حق تعالیٰ نیت سے واقف ہے۔ وہاں حیلہ کارگر نہیں مفلس کے واسطے بشرط صحت نیت ورثہ کے کیا عجب ہے کہ مفید ہو۔ ورنہ لغو اور حیلہ تحصیل دنیا دنیہ کا ہے۔ وقال فی منۃ الجلیل لبيان اسقاط علی الذمۃ من کثیر وقلیل ص ۲۲۵

ج ۱ من مجموعه رسائل ابن عابدين. ويجب الاحتراز من ان يلاحظ الوصى عند دفع الصرة للفقير الهزل او الحيلة بل يجب ان يدفعها عازماً على تملكها منه حقيقة لا تحيلاً

ملاحظاً ان الفقير اذا ابى عن هبتها الى الولي كان له ذلك ولا يجبر على الهبة الخ

وفى شفاء العليل وبل الغليل لابن عابدين (مجموعة الرسائل ابن عابدين ص ۱۹۷

ج ۱) ثم اعلم انه لا يجب على الولي فعل الدور وان اوصى به الميت لانها وصية بالتبرع



واذا كان عليه واجبات فوائت فالواجب عليه ان یوصی بما یقی بها ان لم یضق الثلث عنها فان اوصی باقل وامر بالدور و ترک بقية الثلث للورثة او تبرع به لغيرهم اثم بترك ماوجب عليه نبه عليه فی تبیین المحارم وهذا الناس عنه غافلون۔ مزید تفصیل کتب فتاویٰ میں ہے۔ (۳) اجابت اذان باللسان مستحب ہے اور اجابت بالقدم واجب ہے۔ بشرطیکہ ترک اجابت بالقدم سے جماعت بالکلیہ فوت ہوتی ہو ورنہ یہ بھی مستحب ہے۔ کما قال ابن عابدین فی ردالمحتار ج ۱ ص ۳۹۹ والذی ینبغی تحریرہ فی هذا المحل ان الاجابة باللسان مستحبة وان الاجابه بالقدم واجبة ان لزم من ترکها تفویت الجماعة والابان امکنه اقامتها لجماعة ثانية فی المسجد او فی بیتہ لا تجب بل تستحب مراعاة لاول الوقت والجماعة الكثيرة فی المسجد بلا تکرار هذا ما ظهر لی۔ یہ علامہ شامی کی رائے ہے احتیاط یہ ہے کہ اجابت بالقدم واجب ہے اور مسجد کی جماعت میں شرکت ضروری ہے جس کے لیے اذان ہوئی ہے۔

(۴) فتاویٰ رشیدیہ میں ص ۱۱۹ پر ہے۔ ایصال ثواب بلا قید طعام وایام کے مندوب اور قید و تخصیص یوم کی اور تخصیص طعام کی بدعت ہے۔ اگر تخصیص کے ساتھ ایصال ہو تو طعام حرام نہیں ہوتا گو اس تخصیص کی وجہ سے معصیت ہوتی ہے۔

(۵) جنازہ کو چالیس قدم تک اٹھانا کار ثواب ہے حدیث سے اس کا ثبوت ہوتا ہے۔ کما قال فی الدر المختار مع شرحہ ردالمحتار ص ۲۳۱ ج ۲ (واذا حمل الجنازة وضع) ندبا (مقدمها) بکسر الدال وتفتح وكذا المؤخر (على يمينه) عشر خطوات لحديث من حمل جنازة اربعين خطوة كغرت عنه اربعين كبيرة (ثم) وضع (مؤخرها) على يمينه كذلك (ثم) مقدمها على يساره ثم مؤخرها) كذلك فيقع الفراغ خلف الجنازة فيمشي خلفها وصح انه عليه السلام حمل جنازة سعد بن معاذ۔

(۶) ایسا کرنا درست نہیں ہے اور اس کا کوئی ثبوت صاحب شرع یا مجتہد سے نہیں ہے۔ تفصیل شامی ص ۲۳۶ ج ۲ آخر کتاب الجنائز میں ہے۔ وہاں دیکھ لیں۔

(۷) اس سے تمام عمر کی قضا ہرگز ادا نہیں ہو سکتی ایک غیر معقول بات ہے اور منقول بھی نہیں ہے۔ نیز اس میں نفل کی جماعت بالتداعی ہے جو مکروہ ہے۔ کما صرح به الشامي وغيره۔ وغير ذالك من القبائح

(۸) اس کا التزام کر کے ان خاص سورتوں کو مخصوص کرنا ہیئت کذا ئیہ کے ساتھ درست نہیں ہے۔

(۹) اگر اتنا برا عقیدہ ہے تو ناجائز ورنہ جائز ہے۔

(۱۰) جمعہ کی نماز یہاں کے شہروں میں ہو جاتی ہے۔ حدود کی تنفیذ بالفعل ضروری نہیں ہے۔ بلکہ اس پر قدرت رکھنا ضروری ہے۔ جو کہ یہاں پر موجود ہے اس لیے شہروں میں اس غرض سے احتیاطی پڑھنے کی کوئی حاجت نہیں ہے۔ تفصیل کتب فقہ شامی وغیرہ میں ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ میں بھی اس پر بحث کی گئی ہے۔  
نوٹ: چونکہ بیک وقت تین سے زیادہ سوالات کا جواب دینا دارالافتاء کے ضابطہ کے خلاف ہے اس لیے جوابات مختصر لکھے گئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الاجوبہ کلہا صحیحہ محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۳۲ ذی قعدہ ۱۴۸۶ھ

## والدین کو گھر سے نکالنا گناہ کبیرہ ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک لڑکا جوان عمر ہے۔ ماں باپ کے خلاف رہتا ہے۔ اس کی پرورش، تعلیم، سبیل روزگار شادی نکاح وغیرہ کے خرچ اخراجات کا فریضہ ماں باپ ادا کر چکے ہیں اور رہائش کے واسطے ایک کوٹھی بھی مکان میں خود تیار کروادی ہے۔ جس میں اس کی بیوی رہائش پذیر ہے اور اب تک تقفلی رکھا ہوا ہے اگر حویلی دے کر کوٹھی الگ کرے تو کر سکتا ہے۔ تعمیر کوٹھی و خرید زمین میں کسی قدر رقم لڑکے نے ماں باپ کو دی تھی مگر ان دونوں کے کھانے وغیرہ کا خرچ خانگی لڑکے اور اس کی بیوی کا ماں باپ کرتے رہے ہیں۔ جو اس کی دی ہوئی رقم سے بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ مکان رہائش میں ایک کوٹھی دیگر اور ایک کوٹھڑی خورد و ایک سفد ماں باپ کا تعمیر کردہ تھیں اور بلعہ وغیرہ بھی ماں باپ کا پورا نہ بنایا ہوا ہے۔ جن میں ان کا رہائش کا سامان ہوتا ہے کچھ عرصہ ہوا کہ لڑکے مذکور نے ماں باپ کو مار پیٹ کر اور دھکے دے کر مکان سے باہر نکال دیا ہے اور حویلی کو باہر سے تالا لگا دیا ہے اور کہتا ہے کہ مکان کی لاگت نصف سے زیادہ میں نے لگائی ہے اس واسطے شرفساد مچارہا ہے اور مبلغ آٹھ صد روپے مانگتا ہے اور کہتا ہے پہلے یہ رقم ادا کرو بعد میں مکان میں بیٹھو۔ لہذا شریعت کا کیا حکم ہے۔

﴿ج﴾

اللہ تعالیٰ نے والدین کے بہت بڑے حقوق بتائے ہیں۔ فرماتے ہیں ولا تقل لہما اف ولا تنہرہما وقل لہما قولا کریمًا والدین کو اف تک مت کہو اور جھڑکو بھی نہیں اور بات مناسب اور معقول کہو۔ عقوق والدین کبائر میں سے ہے یعنی کبیرہ گناہ ہے اس جوان لڑکے کا والدین کو مکان سے دھکے دے کر

باہر کرنا جبکہ وہ محتاج ہیں اور مکان سے جوان کا اپنی لاگت سے تیار کرایا ہوا ہے نکالنا (اور تھوڑا بہت رقم لڑکے کا مکان کی تعمیر کے لیے دینا جبکہ تمام اخراجات والدین برداشت کرتے رہے ہیں کوئی معنی نہیں رکھتا) یہ ظلم صریح ہے اور اس کا مرتکب مجرم اور سخت سزا کا مستحق ہے۔ اہل اسلام پر واجب ہے کہ تمام معاملات کی تحقیق کر کے اگر والد کا دعویٰ صحیح ہو تو اس کی امداد فرمادیں اور لڑکے کو متنبہ اور سرزنش کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

تاش یا لڈ واس نیت سے کھیلنا کہ دیگر گناہوں سے محفوظ رہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسائل میں کہ تاش کھیلنا یا لڈ کھیلنا گناہ ہیں یا نہیں اگر ہیں تو کس قدر۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم شرط لگا کر نہیں کھیلتے نکلے ہوتے ہیں وقت پاس کرنے کے لیے کھیلتے ہیں اور اس سے ہم چغلی وغیرہ سے بچے رہتے ہیں اور گناہ کبیرہ سے محفوظ رہتے ہیں۔ کیا ان کا یہ قیاس درست ہے اور بقول ان کے جو شخص تاش کھیل کر گناہ کبیرہ سے بچ سکتا ہے اس کے لیے جائز ہے یا نہیں۔ مفصل بیان فرمادیں۔ محمد شریف طارق مدرس گورنمنٹ ہائی سکول کہوڑ پکا ضلع ملتان

﴿ج﴾

تاش کھیلنا یا لڈ کھیلنا بہت برا ہے اور اگر اس پر ہار جیت کی ہو تو جوا ہے اور بالکل حرام ہے۔ گناہ کبیرہ سے بچنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ ایک گناہ سے بچنے کے لیے دوسرے گناہ کو اختیار کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ کامیاب مومن کی شان اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یوں بیان کی ہے۔

والذین ہم عن اللغو معرضون۔ کامیاب مومنین وہ ہیں جو لہو و لعب سے اعراض کرتے ہیں۔ مولانا شیخ الہند صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ خود تو لہو و لعب میں مصروف نہیں ہوئے بلکہ اگر کوئی اور شخص لہو و لعب میں مصروف ہو تو اس سے بھی اعراض کرتے ہیں۔ بہر حال تاش سے اجتناب ضروری ہے۔ کذا فی فتاویٰ دارالعلوم۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۸ محرم ۱۳۷۹ھ

کیا جلسہ میں لڑکی لاؤڈ سپیکر پر تلاوت کر سکتی ہے، عورتوں کا سفید لباس استعمال کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ



(۱) لڑکی صغریٰ کے زمانہ میں یعنی دس برس یا کم عمر کی لڑکی بطور تحریض مسلمانان و ترغیب اچھے لہجے میں قرآن مجید کا رکوع لاؤڈ سپیکر میں جلسہ اسلامی کے موقع پر تلاوت کر سکتی ہے یا نہیں۔

(۲) آج کل زنانہ عام لباس جو رواج پا چکا ہے سفید بوجھن اور خاصہ کی سفید شلوار اور سفید ململ کی قمیص جس سے دیکھنے میں مرد معلوم ہوتا ہے خصوصاً صبح کی نماز کے وقت باہر نکلتے وقت مرد یہ سمجھتا ہے یہ مرد ہے اس سے کوئی بات کروں یا پوچھوں۔ نیز السلام علیکم کہتا ہے بعد میں معلوم ہوتا ہے یہ عورت تھی۔ شرم سار ہوتا ہے آیا یہ عام مذکورہ لباس عورت کے لیے جائز ہے یا نہیں۔ کیا سفید لباس رواجی وعید میں تو داخل نہیں۔

### ﴿ج﴾

(۱) اگر لڑکی کم عمر ہو مشتھاء اور مراہقہ نہ ہو تو زیب و زینت اور نمائش سے عاری ہو کر جلسہ اسلامی میں قرآن مجید سناسکتی ہے۔

(۲) لباس مذکورہ اگر مردوں کے ساتھ مخصوص ہے اور عورتوں کے پہننے میں التباس اور اشتباہ لازم آتا ہے تو عورتوں کے لیے اس کا استعمال بوجہ تشبہ بالمرجال کے ناجائز ہوگا ورنہ جائز ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

جناب محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
مولوی مفتی احمد جان صاحب عفا اللہ عنہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
بندہ محمد عبداللہ نسیم تونسوی ناقل فتاویٰ مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
مولوی غلام احمد صاحب معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

### کیا فٹ بال ٹورنامنٹ دیکھنا جائز ہے

### ﴿س﴾

مندرجہ ذیل سوال کا جواب عنایت فرمادیں کہ آج کل فٹ بال ٹورنامنٹ میچ وغیرہ کا رواج جو پیدا ہو گیا ہے عوام تو عوام خواص بھی اس میں شمولیت کرتے ہیں اور اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ اس میں وہ قباحتیں اور برائیاں نہیں ہیں جو سینما اور دیگر فواحش میں ہیں۔ کیا یہ تماشے شرعاً جائز ہیں یا نہیں مدلل جواب سے سرفراز فرمائیں۔

### ﴿ج﴾

واضح رہے کہ جس طرح نیک اعمال میں مدارج اور مراتب ہیں بعض فرض، بعض واجب، بعض مستحب ہیں۔ اسی طرح اعمال بد میں بھی تفاوت ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے کفر و کفر کا باب معاصی کے اس تفاوت کی طرف اشارہ کرنے کے لیے قائم فرمایا ہے۔ لہذا فٹ بال ٹورنامنٹ، والی بال میچ وغیرہ میں اگر کوئی ایسی



صورت پیدا ہو جائے کہ کھلاڑی سب باشرع گھٹنے ڈھکے ہوئے نماز کے پابند اور اوقات نماز میں کھیل کو ختم کرنے والے اور نیت ان کی ورزش صحت جسمانی کو باقی رکھنا یا ترقی دینا تاکہ جہاد کے لیے استعداد پیدا ہو ازیں قسم کے مقاصد پیش نظر ہوں تو پھر یہ کھیل وغیرہ ان شرائط کے ساتھ مباح ہوں گے یا مستحب ہو جائیں گے۔

اگر یہ شکل نہ بن سکے بلکہ عمومی طور پر آج کل کھیلنے والے بے نماز گھٹنے اور ران کھلی ہوئی لہو و لعب مقصد یا اس کے ذریعہ سے روپیہ پیسہ کمانا اور تماشہ دیکھنے والوں میں سے اکثر لوگوں کا لہو و لعب کی نیت سے شامل ہونا اور عورتوں کا شمولیت کرنا وغیرہ مفاسد جو پائے جاتے ہیں۔ اس لیے یہ ٹورنامنٹ وغیرہ باعتبار ان مفاسد کے گناہ اور حرام ہوں گے۔ جتنے زیادہ مفاسد ہوں گے اتنی حرمت زیادہ اور جتنے کم اتنی حرمت کم اور اگر بالکل مفاسد سے خالی ہوں۔ تو مباح قرار دیا جائے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

فقط عبد اللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا چور سے خریدے گئے جانور کی قربانی درست ہے، سرکاری ملازم دوران ڈیوٹی گاڑی کے نیچے دب کر فوت ہوا گورنمنٹ نے رقم دی کیا یہ بھی میراث ہے، جماعت ثانیہ امام ابو یوسف کے ہاں بلا کراہت جائز ہے کیا یہ درست ہے، کیا چھ جرب زمین کے مالک پر قربانی اور صدقہ فطر واجب ہیں، جس شخص کے پاس ایک جرب زمین ہو کیا اس پر صدقہ فطر واجب ہوگا، دوران مطالعہ اگر پروانے یا دوسرے کیڑے خلل انداز ہوں تو مارنا جائز ہے یا نہیں؟

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ ایک شخص دوسرے شخص کی نوکری دیتا تھا اجارہ کے طور پر مستاجر نے مدت اجارہ کے ختم ہونے پر رقم دینے کے بجائے ایک گائے دے دی۔ مستاجر کا اکثر کسب چوری تھا لیکن گائے کا پتہ نہیں کہ اس کی حلال ملک تھی یا چوری کے ذریعہ حاصل کی تھی۔ اجیر نے وہ گائے کسی کے ہاتھ فروخت کر دی جہاں اس نے پھڑا اور پھڑی دیں۔ جب ان میں سے ایک پچھڑی بڑی ہوئی تو مشتری نے وہ پچھڑی دین کے عوض کسی دائن کے ہاتھ فروخت کر دی۔ جہاں اس نے بھی پچھڑیاں دیں ان میں سے ایک پچھڑی چوری ہو گئی۔ مالک نے چور سے اس پچھڑی کے عوض ایک پچھڑا لے لیا لیکن اس کا بھی پتہ نہیں کہ چوری کا تھا یا اپنا حلال کا تھا۔ حالانکہ اس چور کا اکثر کسب چوری کا تھا۔ چور سے پوچھا گیا تو جواب دیا کہ بالکل طیب حلال اور میرا اپنا مال ہے۔ جب یہ پچھڑا بڑا ہوا تو ایک شخص اس چور کے کہنے کے مطابق حلال سمجھ کر اضحیہ کر لی۔ آیا یہ اضحیہ شرعاً صحیح ہے یا نہیں۔ حتی الامکان اس مسئلہ کا جواب مفصل تحریر فرما دیں کہ آیا چور کے کہنے پر (کہ یہ حلال ہے) عمل کیا جائے یا اپنے ظن پر مدار ہے اور ظن اور شک (اس بات میں کہ چوری کا ہوگا یا نہیں) کے درمیان

کوئی فرق ہے یا نہیں۔

(۲) ایک شخص کھدائی کی مشینوں پر سرکاری نوکری پر متعین تھا۔ اتفاقاً چلاتے چلاتے مشین الٹ پڑی۔ وہ شخص کیچڑ میں گر کر دم گھٹنے کی وجہ سے فوت ہو گیا۔ سرکار نے اس شخص کے عوض ورثاء کو کچھ پیسے دے دیے۔ آیا یہ پیسے دیت کے حکم میں ہیں اور بمثل ترکہ جمیع ورثاء کے درمیان تقسیم کیے جائیں گے یا جس کو حکومت دے اس کی بالخصوص ملکیت ہوگی اور اگر حکومت تصریح نہ کرے کہ یہ کس کو دیے جا رہے ہیں تو کیا حکم ہوگا۔

(۳) جماعت ثانیہ جبکہ عذر کی وجہ سے جماعت اولیٰ فوت ہو گئی ہو مسجد محلہ میں بیعت بدلا کر بمطابق مذہب امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے بلا کراہت جائز ہے اور فتویٰ امام ابو یوسف کے مذہب پر ہے یا امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذہب کے مطابق مکروہ ہوگی۔ فتویٰ کس قول پر ہے۔

(۴) ایک شخص کے ہاں چھ جریب زمین ہے۔ دوسرا کوئی مال نہیں ہے۔ ایک جریب کی پیدائش اس کو ملتی ہے۔ دوسری پیدائش کسان کو بطور تبرع کے ہبہ کرتا ہے۔ آیا اس شخص پر شرعاً صدقہ فطر اور اضحیہ واجب ہیں۔ جبکہ ہر ایک جریب کی رقم کم سے کم ایک ہزار روپے ہے۔

(۵) ایک شخص جس کی ملکیت فقط ایک جریب ہے سال کا خرچ اس کی پیدائش پر ہوتا ہے۔ بچت نہیں ہوتی آیا اس پر صدقہ فطر اور اضحیہ واجب ہیں یا نہیں۔

(۶) مطالعہ کتب کسی فانوس یا بتی کی روشنی کی مدد سے بعض اوقات کیا جاتا ہے تو بھڑکے مانند بڑے بڑے کیڑے (جو روشنی کے عاشق ہوتے ہیں) آ کر زور سے اپنے آپ کو بتی پر لگاتے ہیں کبھی کبھی مطالعہ بین پر آ کر نکراتے ہیں۔ اس کی توجہ بٹ جاتی ہے اور وہ کیڑا سوا قتل ہونے کے جانے والا بھی نہیں ہوتا تو اس قسم کے ایذا کی بنا پر اس کا مارنا اور قتل کرنا جائز ہے یا نہیں۔ بینوا تو جروا

ضلع سکھراٹیشن مولانا عبدالحکیم مدرس مدرسہ مدینۃ العلوم



(۱) اگر کسی شخص کے پاس کوئی مال از قسم جانور وغیرہ کے ہو اور آپ کو یہ علم نہ ہو کہ یہ کسی غیر کا ہے اور نہ اس آدمی نے آپ کو یہ خبر دی ہو کہ کسی غیر کا مال ہے تو ایسی صورت میں آپ اس شخص سے مال مذکور خرید سکتے ہیں۔ اگرچہ شخص مذکور فاسق فاجر ہو یا چوری کیا کرتا ہو۔ ہاں اگر کوئی ایسا مال کسی ایسے شخص کے ہاتھ میں ہو جو کہ ایسے اموال کے عموماً مالک نہیں ہوا کرتے جیسا کہ کسی فقیر تنگ دست کے ہاتھ میں قیمتی موتی ہونا یا سونے وغیرہ کی سل ہونا، کسی ایسے جاہل شخص کے ہاتھ میں کوئی بڑی علمی کتاب ہو جس کے آباء میں سے بھی کوئی عالم نہ گزرا ہو اور نہ کتابوں کا تاجر ہو تب مستحب یہ ہے کہ ایسے شخص سے ایسی چیز نہ لی جائے۔

صورت مسئلہ کا حکم بھی یہ ہے کہ ایسے شخص سے ایسا مال خریدا جاسکتا ہے اور اس کا اضحیہ وغیرہ جائز

ہے۔ کما قال فی العالمگیرية ص ۳۱۰ ج ۵ الفصل الثانی میں کتاب الکراهية وان لم يعلم هو ان الجارية ملک الغير ولم يخبره صاحب اليد بذلك لا بأس بان يشتري من ذی اليد وان کان ذو اليد فاسقاً الا ان يكون مثله لا يملك ذالک الشئ فی الغالب وذلك كدرية نفيسة فی يد فقير لا يملك قوت يومه و ككتاب فی يد جاهل لم يكن فی آبائه من هو اهل لذلك فحينئذ يستحب له ان يتنزه ولا يتعرض له بشراء ولا قبول هدية ولا صدقة۔

(۲) یہ رقم دیت شمار نہ ہوگی کیونکہ نہ تو یہ قتل شبہ عمد ہے نہ خطاء ہے، نہ جاری مجری خطا ہے، نہ قتل بالتسبیب ہے بلکہ یہ شخص تو اپنی موت آپ مرا ہے۔ جیسا کہ کوئی شخص اکیلے اونٹ پر سوار ہو اور اونٹ سے گر کر فوت ہو جائے تو اس سے کسی پر دیت واجب نہیں ہوتی۔ لہذا حکومت کی طرف سے یہ ایک عطیہ اور صلہ شمار ہوگا اور حکومت یہ رقم بالخصوص تصریح کر کے اگر کسی ایک کو دے دے تو صرف اس کی ملکیت ہو جائے گی اور اگر تصریح نہ کی تو ظاہر یہ ہے کہ سب ورثاء کو دینا چاہتی ہے لہذا سب کے درمیان یہ رقم تقسیم کی جائے گی۔

(۳) امام اعظم رحمہ اللہ کا قول ظاہر الروایۃ ہے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول کی بھی تصحیح کی گئی ہے۔ ہمارے علماء دیوبند رحمہم اللہ نے تکرار جماعت فی مسجد المحلۃ کے مفاسد کو پیش نظر رکھ کر امام اعظم رحمہ اللہ کے قول پر فتویٰ دیا ہے۔ ویسے اگر احیاناً کسی عذر سے جماعت فوت ہو جانے کی صورت میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے مذہب کے مطابق تبدیل بینات کر کے اگر جماعت ثانیہ کی جائے تو اس کی گنجائش ہے۔ عادت بنالینا درست نہیں ہے۔

کما قال فی الدرالمختار مع شرحہ ردالمحتار ص ۵۵۲ ج ۱ ویکرہ تکرار الجماعة باذان واقامة فی مسجد محلة لا فی مسجد طریق او مسجد لا امام له ولا مؤذن۔ والتحقيق فی الشامیة فلینظر ثم۔

(۴) اگر شخص مذکور کو ایک جزیب کی پیداوار سال بھر کے لیے کافی ہو جاتی ہے خود اس کے اخراجات اور جن کا نفقہ اس کے ذمہ واجب ہے ان کے لیے اس کی پیداوار کافی ہو جاتی ہے یا اگر اس کے لیے پانچ یا ساڑھے پانچ جزیب کی پیداوار بھی کافی ہو سکے اور شخص مذکور دیون بھی نہ ہو تب اس پر صدقہ فطر اور اضحیہ واجب ہے کیونکہ اس کی ضرورت سے زائد زمین اس کے پاس اتنی موجود ہے جس کی مالیت ساڑھے باون تو لے چاندی کے برابر ہے اس لیے یہ صاحب نصاب ہے۔ اس نصاب کے لیے وصف نماء شرط نہیں ہے۔ لہذا صدقہ فطر اور اضحیہ اس کے ذمہ واجب ہوگا۔

کما قال قاضی خان علی ہامش العالمگیرية ص ۲۲۷ ج ۱ فصل فی صدقة الفطر والغنی الذی هو شرط لوجوب صدقة الفطر ان يملك نصاباً او مالا قيمته قيمة



نصاب فاضلاً عن مسكنه و ثياب بدنه و اثاثه و فرسه و سلاحه و لا يعتبر فيه و صف النماء و ما زاد على الدار الواحدة و الدستجات الثلاثة من الثياب يعتبر في الغنى الخ و فيها ايضاً بعد اسطر . و عن ابي يوسف رحمه الله تعالى يعتبر في وجوب صدقة الفطر ان يكفى ما وراء النصاب النفقة و نفقة عياله سنة و اذا كان له دار لا يسكنها ولو اجرها او لا يواجرها يعتبر قيمتها في الغنى و كذا اذا سكنها و فضل عن سكنه بشئ يعتبر فيه قيمة الفاضل في النصاب و يتعلق بهذا النصاب احكام وجوب صدقة الفطر و الاضحية و حرمة وضع الزكاة فيه و وجوب نفقة الاقارب .

(۵) اگر دوسرا مال نہیں رکھتا تو صرف اس ایک جریب کی ملکیت سے اس پر صدقہ فطر اور اضحیہ واجب نہیں ہوتا۔

(۶) اس قسم کی ایذاء کی صورت میں اس کا قتل کرنا جائز ہے۔ بدون ایذاء کے مکروہ ہے کما قال فی العالمگیریة ص ۳۶۱ ج ۵ و لا بأس بقتل الجرا دلانہ صید یحل قتله لا جل الا کل فلدفع الضرر اولی کذا فی فتاوی قاضی خان و یکرہ حرقها کذا فی السراجیة قتل النملة تکلموا فيه و المختار انه اذا ابتدأت بالاذی لا بأس بقتلها و ان لم تبدی یکرہ قتلها و اتفقوا على انه یکرہ القاؤها فی الماء و قتل القملة یجوز بكل حال کذا فی الخلاصة۔

و فیها بعد اسطر . قتل الزنور و الحشرات هل یباح فی الشرع ابتداء من غیر ایذاء و هل یثاب علی قتلهم قال لا یثاب علی ذلك و ان لم یوجد منه الا ایذاء فالاولی ان لا یتعرض بقتل شیء منه کذا فی جواهر الفتاوی۔ فقط واللہ تعالی اعلم

حرره عبد اللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الاجوبہ کلھا صحیحہ محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۹ محرم ۱۳۸۷ھ

اگر بچہ مسجد کی صف پر پیشاب کرے کیا بھگویا ہوا کپڑا پھیرنے سے صاف ہو جائے گی  
جس شخص پر قرضہ اس کے مال سے زیادہ ہو کیا اس پر زکوٰۃ و صدقہ فطر واجب ہیں  
مہر کی رقم جو ابھی تک شوہر کے ذمہ قرض ہے اس کی زکوٰۃ کس پر ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ



(۱) ایک عورت اپنے شیر خوار بچہ کو لیے مسجد میں صف پر بیٹھی تھی۔ معلوم نہیں اس بچہ نے کتنی مقدار میں پیشاب کیا اور وہ پیشاب کتنی حد میں پھیلا۔ البتہ جب اس عورت کا بڑا بچہ نل سے کپڑا بھگو کر اس پیشاب کردہ جگہ پر پھیر رہا تھا تو اس بات کا علم ہوا۔ اس پر خطیب صاحب کو اطلاع دی۔ انہوں نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ خادم مسجد کو کہہ دو تاکہ وہ صف کو پاک کرے۔ زید کہتا ہے میں نے تعمیل حکم پر خادم مسجد کو تلاش بھی کیا لیکن وہ نہ مل سکا اور چونکہ میں نے بحیثیت مسافر کے گاڑی پر سوار ہونا تھا اس لیے سفر پر چلا گیا اور پیشاب والی جگہ پر سوائے اس کے کہ گیلہ کپڑا پھیرا گیا اور کوئی صورت اس کے پاک کرنے کی نہیں کی گئی۔ اب طلب دریافت یہ ہے کہ کیا اس پانی سے بھگے ہوئے کپڑے کے پھیرنے سے وہ جگہ پاک ہو گئی۔ جبکہ پیشاب کی مقدار اور پھیلاؤ کا صحیح علم نہیں۔ اگر پاک نہیں ہوئی اور صف کا بھی امتیاز نہیں رہا کیونکہ تقریباً ہر جمعہ کو صفائی کے دوران تبدیل مکان وجود میں آتی ہے۔ تو یہ بوجھ اور جواب دہی عند اللہ کس پر عائد ہوتی ہے۔ پھر اس کا تدارک کیا ہے۔ زید کس طرح عند اللہ بری الزمہ ہو سکتا ہے۔

(۲) قرض کی مقدار زیادہ ہے۔ نسبت مالیت کے تو اس کے ذمہ زکوٰۃ اور صدقہ عید الفطر واجب ہے۔

(۳) خاوند مقروض ہے بیوی کا بسلسلہ ادائیگی مہر تو اس مالیت مہر کی زکوٰۃ کس کے ذمہ ہوگی۔ اس میں کچھ مہر تو ایسا تھا کہ زیورات کی شکل میں ادا کر کے پھر بیوی سے بطور قرض لے کر ضروریات میں صرف کر لیا گیا ہے اور کچھ ایسا ہے جو صرف زبانی طور پر ادا کرنے کو کہہ دیا گیا تھا۔ کوئی زیورات یا نقدی کی شکل وجود میں نہیں آئی تھی۔ بینواتو جروا

### ﴿ج﴾

(۱) ایسی صورت میں فقہاء کرام کی تصریح کے مطابق کسی ایک صف کو متعین کر کے دھو ڈالنا چاہیے۔ سب صفیں پاک ہو جائیں گی اور سب پر نماز جائز ہوگی۔ کمالو تنجس طرف من ثوبہ ونسیہ فی غسل طرفاً منہ ولا بلا تحرا (رد المحتار) وغسل طرف ثوب او بدن اصاب نجاسته محلاً منہ ونسی المحل مطهر له وان وقع الغسل بغير تحر هو المختار۔ ثم لو ظهر انها فی طرف آخر هل یعید؟ فی الخلاصۃ نعم وفی الظہیریۃ المختار اه فلا یعید الا الصلوۃ الیٰہو فیہاھ (در المختار ص ۳۲۷ ج ۱) کپڑا پھیر دینے سے پاک نہ ہوگی۔ اس کا جواب پہلے سے معلوم ہو گیا ایک صف کوئی ہی دھلا ڈالی جائے ذمہ داری امام پر عائد ہوتی ہے کہ اطلاع کے بعد اس نے تحقیق نہ کی۔ تدارک کی صورت پہلے جواب میں ظاہر کر دی گئی۔

(۲) مالیت کے اعتبار سے قرض زیادہ ہو تو زکوٰۃ واجب نہیں۔ اگر نقدی اور غیر نقدی مال و جائیداد سے قرض کی وجہ سے نصاب کے برابر باقی نہیں بچتا ہے تو صدقہ فطر بھی ساقط ہو جاتا ہے۔ ذی نصاب فاضل عن حاجتہ الاصلیۃ کدینہ و حوائج عیالہ وان لم ینم کما مر اھ (در المختار ص ۳۶۰ ج ۲ باب صدقۃ الفطر) اگر حاجت اصلیہ سے بچا ہوا اتنا اسباب ہو یا زمین وغیرہ جس کی قیمت نصاب کو پہنچ جاتی ہے تو صدقہ فطر اور قربانی واجب ہوگی۔ جو قرض خاوند کے ذمہ بیوی کا ہے اس کی زکوٰۃ بیوی کے ذمہ ہے سال بسال اس کی زکوٰۃ بیوی ادا کرے گی یا جب وصول ہو جائے اس وقت اس کو زکوٰۃ حساب لگا کر جتنے سال گزریں اتنی برسوں کی ادا کرے یا جتنا قرض وصول ہوتا جائے اتنے کی ادا کرتی جائے جتنا قرض ہے اس کی مقدار کی خاوند کے ذمے سے زکوٰۃ ساقط۔ قرض کی مقدار کو وضع کر کے خاوند کے ملک میں مقدار نصاب باقی بچے تو اس کی زکوٰۃ خاوند کے ذمہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سید مہدی حسن مفتی دارالعلوم

الاجوبۃ صحیحہ عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

## اطوار حمل اور روح ڈالے جانے سے متعلق مفصل تحقیق

﴿س﴾

گزارش ہے کہ حمل کے مختلف ادوار تحریر فرمادیں۔ ڈھائی ماہ تک کیا عضو بنتے ہیں اور اس کے بعد کیا عضو اور روح کس وقت پھونکی جاتی ہے۔

﴿ج﴾

شیخ داؤد انطاکی نے ”تذکرہ کی بحث الحمل“ میں لکھا ہے کہ حمل کے اطوار و ادوار سات ہیں۔  
 طور اول ماء خالص صاف اور رقیق پانی (ایک ہفتہ تک)  
 طور دوم نطفہ ثخینہ ایک ہفتہ کے بعد خالص پانی کا بیرونی و اندرونی پردہ اور جھاگ مجتمع و ملتئم (اکٹھا اور جمع اور منظم و غلیظ) ہو کر ایک گاڑھی قسم کا قطرہ اور نطفہ بن جاتا ہے۔  
 طور سوم علقہ حمراء (خون کا سرخ لوتھڑا) یعنی دوسرے دور کے بعد اس خاص قسم کے گاڑھے قطرہ میں دراز خطوط اور لمبی لکیریں سی کھج جاتی ہیں۔ جس سے وہ لوتھڑے کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ یہ کارروائی سولہ دن تک پوری ہو جاتی ہے۔

طور چہارم مضغہ (چینی ہڈی) یعنی چبانے کے قابل گوشت کا ٹکڑا۔

طور پنجم عظام (چھنی ہڈی کے بعد اس کے وسطانی حصہ میں قلب پر دماغ کی شکل کے نقوش کھینچ دیے جاتے ہیں۔ ۲۷ دن تک پھر یہ ٹکڑا متمائز اور دھاری دار ہڈیوں کی صورت میں متشکل ہو جاتا ہے۔ یہ کارروائی ۳۲ روز تک زائد سے زائد ۵۰ روز میں پورے ہوتے ہیں۔

طور ششم غذا و التحام و ترکیب پانچویں طور کے بعد وہ ہڈیاں غذا کو جذب کرتی ہیں اور ان کو گوشت کا لباس پہنا دیتی ہے۔ یہ عمل ۷۵ روز تک پورا ہو جاتا ہے۔

طور ہفتم روح طبعیہ یعنی چھٹے درجہ کے بعد وہ گوشت ایک ایسی خلقت کی شکل اختیار کر لیتا ہے جو مندرجہ بالا تمام اطوار کے مخالف ہوتی ہے اور اس طور میں گوشت کے تمام اندرونی کھوکھلے حصے قوت غزیریہ کے ذریعہ پر ہو جاتے ہیں اور اس گوشت میں قوت غازیہ (جو تغذیہ کو پیدا کرتی ہے بلکہ قوت نامیہ طبعیہ) (جو نشوونما کو پیدا کرتی ہے) بھی ظاہر ہو جاتی ہے اور اب یہ حمل بوٹی کے مرتبہ میں ہو جاتا ہے۔ تقریباً ایک صدر روز تک پھر وہ سونے والے حیوان کے مانند ہو جاتا ہے۔ (قریباً ایک سو بیس دن تک)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح بندہ عبد التار عفا اللہ عنہ

الجواب صحیح محمد انور شاہ غفر لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۳ محرم ۱۳۹۱ھ

## کیا پتلون اور ٹائی کے ساتھ نماز جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس شخص کے بارے میں جو پتلون اور ٹائی پہنتا ہے اور دل میں اُسے اسلامی شعار نہیں سمجھتا۔ کیا از روئے شرع شریف پتلون اور ٹائی لگانا جائز ہے یا نہیں اور اس کی نماز درست ہے کہ نہ۔  
میں تو جروا

﴿ج﴾

نماز میں ستر عورت فرض ہے اور جب رنگ بشرہ کا معلوم نہ ہو تو ستر ثابت ہے۔ پس اگر ٹائی پتلون پاک ہوں تو نماز ہو جاتی ہے اور پہننا ان کپڑوں کا ممنوع ہے بوجہ تشبہ کے۔ وفي الشامیہ ص ۴۰۲ ج ۱ تحت (قوله وطهارة ثوبه) اراد ما لا بس البدن فدخل القلنسوة والخف الخ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفر لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۶ محرم ۱۳۹۱ھ

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شاہ عبدالقادر جیلانی کو گیارہویں کا حکم دیا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ

(۱) ایک تقریر شجاع آباد میں ہوئی جس کی ابتدا سے انتہا یہ تھی کہ عبدالقادر جیلانی نبی پاک کا بارہ وفات کیا کرتے تھے نبی پاک نے بشارت دی کہ آئندہ آپ ایک روز پہلے یعنی گیارہ تاریخ کو نیاز دلایا کریں اور یہ گیارہویں اتنی مقبول ہوگی کہ جو بھی میرا امتی ہوگا وہ اسے اپنے اوپر فرض کرے گا اور جو نہ دلائے گا وہ میری امت سے خارج ہوگا۔

(۲) چاند سورج ستارے اور بارش حضرت عبدالقادر جیلانی کے حکم سے طلوع اور غروب ہوتے ہیں۔ کیا آج کی موجودہ نذر کا ثبوت ہے۔ کیا حضور پاک کے زمانے میں ولی، کعبہ، صحابہ اور نبی کی کوئی نیاز اور فاتحہ ہوئی تھی۔ تو حضور پاک کے گھر میں دو دو ماہ مسلسل روزے کیوں ہوتے تھے۔ نیاز نذر کے کھانوں سے گھر کیوں نہیں بھرتا تھا۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں میری تسلی فرمائی جائے۔

بمقام شجاع آباد ضلع ملتان وارڈ نمبر امکان نمبر ۲۱۵ محمد الیاس خان

﴿ج﴾

(۱) شرعاً اس کی کوئی حقیقت نہیں اور نہ گیارہویں دین کے اصول یا فروع میں سے ہے بلکہ یہ ایک بدعت ہے۔  
(۲) یہ تمام نظام اللہ کی قدرت اور حکم سے چلتا ہے عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ یا کسی اور ولی کو اس پر تصرف حاصل نہیں۔ موجودہ نذر و نیاز اور فاتحہ کا خیر القرون میں کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

عبداللہ عفی اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

سنت ڈاڑھی کی حد کیا ہے اور ڈاڑھی کتروانے والے امام کے پیچھے نماز کا حکم

ربانی کی کھالوں کا صحیح مصرف کیا ہے، جو بچہ مردہ پیدا ہو جائے اس کے لیے فاتحہ اور

دفنانے کا کیا حکم ہے، حاملہ عورت کے ساتھ مباشرت جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ



- (۱) ایک امام کی داڑھی کتنی ہونی چاہیے۔ مقرر شدہ شرعی حد کیا ہے بیان فرمادیں۔ نیز اگر کوئی امام صاحب داڑھی کترائے اور اس کی داڑھی کی حد مشیت سے کافی کم ہو تو کیا اس کے پیچھے تمام نمازیں اور جمعہ و عیدین جائز ہیں یا نہیں۔
- (۲) قربانی کی کھالوں کا صحیح و شرعی مصرف کیا ہے۔
- (۳) کسی نوزائیدہ مردہ بچے کا فاتحہ جائز ہے یا نہ۔ اسے قبرستان میں دفنانا کہاں تک جائز یا ناجائز ہے۔ اگر دفنانا جائز ہے تو کیوں۔

(۴) کیا حاملہ عورت کے ساتھ جماع کرنا جائز ہے یا نہیں۔ مینواتو جروا

### ﴿ج﴾

- ایک مشیت کی مقدار داڑھی رکھنا سنت ہے۔ والسنة فيها القبضة الخ ولذا قال يحرم على الرجل قطع لحيته (الدر المختار مع شرحه رد المحتار كتاب الحظر والاباحۃ ص ۴۰ ج ۶ ج ۱ امام داڑھی منڈوائے یا ایک مشیت سے کم کتروائے وہ فاسق ہے۔ اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ ایسے امام کے پیچھے نماز پنج وقتہ، جمعہ، عیدین، جنازہ وغیرہ تمام نمازیں مکروہ ہیں۔ ویسکرہ امامۃ عبد الخ و فاسق (در مختار) و کراہۃ تقدیمہ کراہۃ تحریم رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۶ ج ۱
- (۲) قربانی کی کھال کو اپنے استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔ یعنی ڈول، مصلی وغیرہ بنا سکتا ہے۔ اپنے اصول و فروع کو دے سکتا ہے۔ فقراء و مساکین کو دینا بھی جائز ہے۔ غرض چرم قربانی کے لیے کوئی خاص مد مقرر نہیں ہے۔ البتہ اگر چرم قربانی کو فروخت کیا تو قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے اور اس کا مصرف وہی ہے جو زکوٰۃ کا مصرف ہے۔

- (۳) اگر بچہ مردہ پیدا ہو جائے تو اس کے لیے شرعاً فاتحہ وغیرہ نہیں ہے اور بغیر کسی اہتمام کے غسل دے کر دفن کر دینا چاہیے۔ قبرستان میں دفنانے یا نہ دفنانے کے متعلق کوئی خاص جزیہ فی الحال نہ مل سکا۔ تنقیح اور تلاش جاری ہے۔ اگر ضرورت ہو تو کسی اور دارالافتاء سے رجوع کر لیں یا یہاں سے پھر رجوع کر لیں۔

(۴) حاملہ عورت کے ساتھ جماع کرنا شرعاً جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

بہتر یہ ہے کہ مسجد میں کسی قسم کا اعلان نہ کیا جائے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

- (۱) مسجد سے باہر گمشدہ چیزوں کا اعلان کرنا کیسا ہے۔
  - (۲) گائے، بکری، بھیڑ وغیرہ کے اعلان اور بچہ بچی کے اعلان میں کیا کوئی فرق ہے۔
  - (۳) کسی مسجد میں اعلان کرنے کی عادت نہ ہو تو اس میں اعلان شروع کرنا چاہیے یا نہ۔
  - (۴) اور اگر کسی مسجد میں اعلان ہوتا رہتا ہے۔ اس کو جاری رکھا جائے یا بند کر دیا جائے۔
  - (۵) گمشدہ چیز کے علاوہ دوسرے اعلان مثلاً نماز جنازہ کا اعلان یا جلسہ کا اعلان یا کسی کار خیر اور دینی کام کے لیے لوگوں کو جمع کرنے کے اعلان کا کیا حکم ہے۔ ہر جزئی کا حکم تفصیل کے ساتھ تحریر فرمادیں۔ بیوا تو جروا
- فجزاکم اللہ احسن الجزاء

محمد یوسف مدرسہ تعلیم القرآن تحصیل بھکر ضلع میانوالی

### ﴿ج﴾

- (۱) جائز ہے۔
  - (۲) نہیں
  - (۳) نہ
  - (۴) بند کر دیا جائے۔
  - (۵) بہتر یہ ہے کہ مسجد میں کسی قسم کا اعلان نہ کیا جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
- حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۱۲ شعبان ۱۳۹۰ھ

## کیا بیل پراونٹ کی طرح مال لادنا جائز ہے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بیل کے اوپر اونٹ کی طرح مال لادنا جائز ہے یا نہیں اور کس کس چیز کا لادنا جائز ہے اور کن کن جانوروں کا نہیں۔ براہ کرم جواب باصواب مفصلاً مدللًا تحریر فرمادیں عنایت ہوگی۔

### ﴿ج﴾

مختلف جانوروں کے لادنے اور انہیں مختلف کاموں کے اندر استعمال میں لانے کی تفصیل یہ ہے کہ ہر وہ کام جو جانور بلا مشقت سرانجام دے سکتا ہے اس کی طاقت سے زیادہ نہ ہو تو وہ کام لینا اس سے جائز ہے۔ کما قال فی الدر المختار و جاز رکوب الثور و تحمیلہ و الکراہ علی الحمیر بلا جہد و ضرب اذ ظلم الدابة اشد من ظلم الذمی و ظلم الذمی اشد من المسلم واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم و احکم۔

حررہ عبداللطیف غفرلہ الجواب صحیح بندہ احمد عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

بلا ضرورت مرزائیوں کے ساتھ کھانا کھانا، کیا منی آرڈر کے ذریعہ روپے بھیجنا جائز ہے،  
عشاء کے بعد سکول یا دفتر کا کام کرنا، سکول میں داخلہ کے لیے تصویریں کھینچوانا، کیا انسانی  
خون کا استعمال بطور دوا درست ہے، کوٹ پتلون پہننا، کرسی، میز، جناح کیپ بندوق سے  
شکار وغیرہ جائز ہیں یا نہیں، علماء کرام تقریر پر جو رقم وصول کرتے ہیں کیا وہ جائز ہے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ  
(۱) ایک شخص جس کو کوئی شرعی مجبوری نہ ہو وہ کافر مرزائی کے ساتھ کھانے کھا سکتا ہے اگر کھا سکتا ہے تو کن  
حالتوں میں۔

(۲) روپیہ پیسہ دوسرے شہروں میں بھیجنے کے لیے منی آرڈر کیا جاتا ہے۔ کیا منی آرڈر جائز ہے اور کن حالات میں۔

(۳) عشاء کی نماز کے بعد سکول کا کام کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(۴) میٹرک کے داخلہ کے واسطے تصویر کھینچنا جائز ہے یا ناجائز۔

(۵) ایک شخص بیمار ہے اور ایک ڈاکٹر کہتا ہے کہ اس کو انسان کا خون دیا جائے تو کیا جائز ہے یا نہیں۔

(۶) کوٹ، جراب سوٹر، جرسی، پتلون، کرسی، میز، جناح کیپ، کتا پالنا، بندوق سے شکار کرنا، پین، فلم،

مفلر، ہارٹھیک ہیں اگر صحیح ہے تو کن حالات میں۔

(۷) علماء حضرات جو تقریر کرنے کے بعد رقم وصول کرتے ہیں جائز ہے۔

احسان الحق معلم مسلم ہائی سکول ملتان

### ﴿ج﴾

(۱) صورت مسئلہ میں ایسے لوگوں کے ساتھ کھانے پینے اور اختلاط کرنے سے اگر دین کا ضیاع کا اندیشہ

ہو تو ان کے ساتھ کھانا اور پینا اور اختلاط کرنا ناجائز و حرام ہے اور اگر دین کے ضیاع کا اندیشہ نہ بھی ہو تو بھی

کھانے پینے میں ایسے لوگوں سے اختلاط کرنا اسلامی غیرت اور تقویٰ کے خلاف ہے۔ علاوہ اس کے ان کے

ساتھ کھانے اور پینے اور اختلاط کرنے سے ان کی صحبت مجلس سے بددینی و مذہبیت کے اثرات لینے کا قوی امکان

ہے۔ اس لیے ان لوگوں کے ساتھ کھانے پینے ملنے جلنے مجلس و صحبت میں رہنے سے ہر حال میں بچا جائے۔ البتہ

اگر خود تو مذہب اسلام اور یقین و ایمان پر پختگی ہو۔ ان سے دینی ضرر کا اندیشہ نہ ہو اور ان کو اسلام میں لانے کی

کوشش اور نیز وہ کھانا پینا پاک و حرام بھی شرعاً نہ ہو تو اس صورت میں ان کے ساتھ کھانا پینا اور اختلاط کرنا جائز ہوگا۔ بلکہ باعث ثواب و اجر ہوگا۔

(۲) بوجہ اس مسئلہ کے علماء کے درمیان مختلف فیہ ہونے اور ابتلاء ہونے کے منی آرڈر کرنا جائز ہے اور بچنا پھر بھی اولیٰ و تقویٰ ہے۔

(۳) عشاء کے بعد سکول کا کام کرنا جائز ہے البتہ بیکار باتوں سے بچا جائے۔ نیز صبح کی جماعت اس کی وجہ سے نہ چھوٹے۔

(۴) داخلے کے لیے تصویر کھینچنے سے جہاں تک ممکن ہو بچنا ضروری ہے اور اگر بچنا ممکن نہ ہو اور بس میں نہ ہو تو بصورت مجبوری اگر کھینچ لے گا تو شاید مواخذہ نہ ہو۔

(۵) اضطرار و مجبوری کی صورت میں جبکہ بچنا بغیر خون دینے کے ناممکن ہو جائے تو بقدر بچاؤ کے اس کو خون دینا جائز ہے۔

(۶) کافر قوموں کے طرز زندگی میں ان کے طریقوں سے کھانے، پینے، پہننے میں احساس کمتری کا ہونا قومی، ملی، اسلامی غیرت کے خلاف ہے۔ مسلمان کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کے مطابق زندگی بسر کرنا سنت طریقتہ سے کھانا پینا و پہننا، اٹھنا، بیٹھنا، لیٹنا اس کی طلب و محبت ہو۔ آپ کی ہر ادا کو پسند کرنا، اپنانا یہ اعلیٰ مقصد ہے کہ اس کے لیے فرمانِ رحمن ہے ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ الّا یہ کہ آپ کے طریقوں میں احساس کمتری طبیعت بن جائے کفار کے طرز طریقوں اور لباس اپنانا تقویٰ و مروت اور سنت کے خلاف ہوگا۔ علاوہ اس کے کفار کے مذہبی شعار اپنانا جائز و حرام ہے۔

(۷) اپنے عیبوں اور گناہوں پر نظر ہو اور دوسروں کی نیکیوں پر نظر ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ احمد نائب مفتی مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح عبداللہ مفتی مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان

کیا کافر کا جھوٹا پانی، سودا اور تقویم کے سوالات اور بینک کا سود درست ہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) کیا کافر کا جھوٹا پانی پاک ہے مع دلائل ارشاد فرمائیں۔

(۲) کیا سودا اور تقویم کے سوالات حل کرنے جائز ہیں۔

(۳) کیا بینک میں روپیہ پیسہ رکھنا سود ہے۔



### ﴿ج﴾

(۱) کافر کا جھوٹا پانی جبکہ اس نے کوئی حرام چیز مثلاً غیر مسلم کا ذبیحہ یا شراب نہ پیا ہو اور اگر کھاپی چکا ہو تو اس کو کافی وقت گزر چکا ہو یا پاک پانی سے کلی کر کے منہ کو صاف ستھرا بنا چکا ہو تو ان صورتوں میں اس کا جھوٹا پانی پاک ہے۔ مگر احتیاط اور تقویٰ کے خلاف ضرور ہے۔

(۲) سوال بطور مشق کے اگر حل کرنے ہوں تو بجائے سود کے زکوٰۃ اور سود در سود کے بدلے زکوٰۃ در زکوٰۃ کے مسائل حل کرنا ضروری ہے۔ تقویم کے سوالات حل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۳) بنک میں روپیہ پیسہ رکھنا غیر مناسب ہے اگر سود لے تو حرام ہے اور اگر بغیر سود کے حفاظت کے لیے رکھے تو مکروہ ہے اور اگر رکھ چکا ہے اور سود لگ چکا ہے تو سود لے کر بغیر نیت ثواب کے فقراء میں تقسیم کر لینا ضروری ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

### زیر ناف بال کے حدود اربعہ کیا ہیں

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زیر ناف بال سے کیا مراد ہے۔ کیا زیر ناف بال لیتے وقت ذکر اور ناف کے درمیان کے بال لینے مراد ہیں یا ذکر کے ارد گرد اور اوپر کے اور خضیوں کے اوپر کے بال لینے مراد ہیں یا ناف سے لے کر گھٹنوں تک کے درمیان بال لینے مراد ہیں۔ دبر پر، مقعد پر اور اس کے ارد گرد کے بھی لینے چاہئیں یا نہیں۔ جائز اور مسنون طریقہ کیا ہے۔ ذکر اور ناف کے درمیان کے بال یا خضیوں کے اوپر کے، ذکر کے ارد گرد کے اور ناف کے نیچے کے بال یا خضیوں کے نیچے کے، ارد گرد کے، مقعد پر کے، ذکر کے اور ناف کے نیچے کے مراد ہیں۔ جس جس جگہ کے لینے مسنون اور جائز ہوں برائے مہربانی تحریر فرمادیں۔ کیا استرے کے بجائے مشین یا قینچی سے بھی بال لے سکتے ہیں۔ بینو اتوجروا

### ﴿ج﴾

تمام وہ بال جو ناف سے نیچے ہوں خواہ ذکر یا خضیوں یا اس کے ارد گرد پر ہوں یا مقعد اور اس کے حوالی پر ہوں ان تمام بالوں کا حلق مسنون ہے۔ استرے اور مشین کے ساتھ بہتر ہے۔ ویسے قینچی سے کاٹنا یا اکھیڑنا یا دوا کے ذریعے سے گرانا بھی جائز ہے۔ ویسے افضل مونڈھنا ہے۔ رانوں وغیرہ کے بال اس میں داخل نہیں ہیں۔ قال فی شرح مسلم للنووی ص ۱۲۸ والافضل فیہ الحلق ویجوز بالقص والنتف والنورة

والمراد بالعانة الشعر الذى فوق ذكر الرجل وحواليه وكذلك الشعر الذى حوالى فرج المرأة ونقل عن ابى العباس بن سريج انه الشعر النابت قول حلقة الدبر فيحصل من مجموع هذا استحباب جميع ما على القبل والدبر وحولها الخ فقط والله تعالى اعلم

حرره عبد اللطيف غفر له معين مفتي مدرسه قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحيح محمود عفا الله عنه مفتي مدرسه قاسم العلوم ملتان  
۱۳ جمادى الاخرى ۱۳۸۵ھ

کیا یہ وصیت کہ ”میرے مرنے کے بعد میری آنکھ فلاں کو دی جائے“ درست ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید نے زندگی میں نصیحت کی کہ میرے مرنے کے بعد میری آنکھیں نکال کر کسی نابینے کو لگا دی جائیں تاکہ اس میں بصیرت آجائے اور مجھے ثواب ملے کیا ایسا کرنا صحیح ہے یا نہیں۔

﴿ج﴾

ایسا کرنا شرعاً جائز ہرگز نہیں ہے۔ انسان کے کسی جزو کے ساتھ انتفاع لینا قطعاً جائز نہیں ہے۔ قال فی العالمگیریۃ ص ۳۵۴ ج ۵ الانتفاع باجزاء الآدمی لم یجز قیل للنجاسة وقیل للکرامة هو الصحیح کذا فی جواهر الاخلاطی وفيها ایضاً ص ۳۳۸ ج ۵ مضطر له یجد میتة وخاف الهلاک فقال له رجل اقطع یدی وکلها او قال اقطع منی قطعة وکلها لا یسعه ان یفعل ذلک ولا یصح امره به کما لا یصح للمضطر ان یقطع قطعة من نفسه فیاکل کذا فی فتاویٰ قاضی خان۔ فقط والله تعالى اعلم

حرره عبد اللطيف غفر له معين مفتي مدرسه قاسم العلوم ملتان  
۳۰ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ

سا لگرہ کی عدم جواز کی مفصل تحقیق

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ہمارے معاشرہ میں سا لگرہ کی رسم کا عام رواج ہے۔ شرعاً اس کی کیا حیثیت ہے۔ اگر جائز ہے تو اس کی ایک آدھ مثال تحریر فرمادیں۔

﴿ج﴾

فتاویٰ دارالعلوم (امداد المفتیین ص ۵۰ ج دوم) پر اس قسم کے ایک سوال کے جواب میں تحریر کیا گیا ہے کہ

یہ تمام رسمیں سخت بری ہیں۔ ان کو ثواب اور ضروری سمجھنا بدعت و گمراہی ہے۔ آج کل مسلمانوں کو عام طور پر انہیں رسموں نے فقیر و گداگر بنا دیا ہے۔ غیرت و آبرو بلکہ دین تک بیچتے پھرتے ہیں۔ جہاں تک ہو سکے ان کے مٹانے کی کوشش کی جائے اور سمجھنے سمجھانے کے لیے اتنی بات کافی ہے کہ اگر یہ کوئی ثواب کا کام ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور دوسرے حضرات سلف اس کو نہ چھوڑتے۔ کیونکہ وہ تو ہر نیک کام کے عاشق تھے۔ مگر کسی ایک ضعیف روایت میں بھی اس کا ثبوت ان حضرات سے نہیں ہوتا بلکہ حضرات علماء نے ان کے بدعت و ناجائز ہونے کی تصریحیں کی ہیں۔ الخ

اس قسم کے ایک استفتاء کے جواب میں حضرت علامہ رشید احمد صاحب گنگوہی علیہ الرحمۃ رقمطراز ہیں۔ جو اصلاح الرسوم مصنفہ مولانا تھانوی کے ساتھ بطور ضمیمہ شامل کیا گیا ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ جو رسوم مروجہ زمانہ کے کسی حجت شرعیہ سے نادرست اور گناہ ہیں۔ ان کے عدم جواز میں تو کچھ کلام نہیں ہے۔ مگر جو رسوم کہ فی نفسہ مباح ہیں۔ خواہ بدرجہ مندوب و مستحسن پہنچی ہوئی ہیں۔ اگر عوام ان کو بمنزلہ واجب و مکوہہ جانے لگیں یا یہ عملاً ان کے ساتھ برتاؤ واجب کا کرنے لگیں کہ ان کے ترک سے حجاب و ندامت لاحق ہونے لگے اور باوجود عدم وسعت کے ان کے ارتکاب کی سعی کی جائے اور تارک پر ملامت ہوتی ہے جیسا کہ اکثر بلاد و اکثر طبائع میں باعتبار اکثر رسوم کے ایسے ہی مشاہدہ ہے تو لاریب یہ التزام اور معاملہ نادرست اور موجب معصیت ہے اور اگر خود مرتکب رسم اس عقیدے اور خیال سے بری ہے تب بھی اندیشہ فساد عقیدہ عوام اس کا ارتکاب نادرست ہوگا۔ چنانچہ کتب فقہ و حدیث سے یہ ظاہر و باہر ہے۔ ایسے وقت میں تارک رسوم اور ماحی بدعات اور سماعی رواج طریقہ سنیہ بے شک مشاب و ماجور ہوگا۔ علی ما دلت علیہ الاحادیث الصحیحہ والروایات الفقہیہ المستندۃ المعتبرہ الصریحۃ انتہی بلفظہ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۱۳ ربیع الاولیٰ ۱۳۸۳ھ

## لڑکیوں اور لڑکوں کے گانا گانے سے متعلق مفصل فتویٰ



کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ

کیا آج کل عورتوں کا یا لڑکیوں کا گانا درست ہے یا نہیں۔

اگر درست نہیں تو اس کا کیا جواب ہے کہ حضور علیہ السلام نے اپنے زمانہ میں لڑکیوں کے گانے کی اور دف

کے بجانے کی اجازت دی تھی۔ مشکوٰۃ شریف میں اجازت موجود ہے۔ بینوا تو جروا





گانا فی نفسہ حرام نہیں ہے۔ بلکہ عوارض خارجیہ کی وجہ سے اس میں حرمت آتی ہے۔ مثلاً اس کے ساتھ آلات لہو و طرب از قسم ہاجہ و ڈھول وغیرہ بجائے جائیں یا وقوع الفتنہ یا غلو کا اندیشہ ہو یا ناجائز اشعار گائے جائیں یا اس کے لیے مجلس منعقد کی جائے جس میں فساق کا اجتماع ہو۔ ان تمام محرمات و عوارض کے نہ ہوتے ہوئے نفس گانا حرام نہیں ہے (از کوکب دری و فتاویٰ عبدالحی) دف بجانا احناف کے نزدیک حرام ہے یا مکروہ تحریمی۔ قال فی ردالمختار ۳۹۵ ج ۶ استماع الدف والمزمار وغیر ذلک حرام وفی شرع النقایہ اما استماع الدف فکاستماع ضرب الدف والمزمار والغناء وغیر ذلک حرام وقال ابو المکارم کرہ (تحریماً) لہو کضرب الدف والمزمار (ماخوذ از حواشی زجاجة المصابیح ص ۳۹۹ ج ۲) ہاں شوافع کے نزدیک دف بجانا شادی اور رختاں میں جائز ہے لیکن یہ بھی چند شرائط کے ساتھ مشروط ہے۔

(۱) بجانے والا مرد نہ ہو کوئی عورت یا لڑکی ہو، (۲) ساز طرب تکلف اور تصنع کے ساتھ نہ بجایا جائے، (۳) عین نکاح یا شادی کے وقت یا اس کے تھوڑا بعد ہو۔ ویسے شوافع کے نزدیک بھی نہ بجانا ہی افضل ہے بلکہ انہوں نے بھی دف بجانے کی کراہت کا قول کیا ہے۔ لفساد الزمان (منقول از زجاجة المصابیح و تقریرات بعض اساتذہ) مشکوٰۃ شریف سے جو دف بجانے کی بوقت نکاح اجازت معلوم ہوتی ہے سو اس کے معارض دوسری حدیثیں ہیں جن سے حرمت ثابت ہوتی ہے۔ وہ احادیث یہ ہیں۔ عن علیؑ قال نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ضرب الدف ولعب الضنج وضرب الزمارة رواہ الخطیب وفی روایۃ مسلم عن عائشہؓ قالت دخل علی ابو بکر وعندی جاریتان تلعبان بدف فقال ابو بکر اہمزور الشیطان فی بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زجاجة المصابیح ص ۳۹۹ ج ۲ وغیرہ ذلک من الآیات والاحادیث والآثار۔ لہذا ان حدیثوں میں تطبیق یوں ہوگی کہ ضرب دف سے مراد نکاح کا اعلان و اشتہار مراد لیا جائے یا یوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے اجازت دی ہو اور بعد میں روکا ہو۔ کیونکہ اگر دف بجانا نکاح کے وقت سنت ہوتا تو خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نیز صحابہ کرام تابعین وغیرہ رضی اللہ عنہم کے نکاحوں میں عموماً بجایا جاتا۔ حالانکہ یہ ثابت نہیں ہے۔ فی زجاجة المصابیح ص ۴۰۰ ج ۲ وقال التوربشتی ان الدف حرام علی قول اکثر المشائخ وما ورد من ضرب الدف فی العرس کما یة عن الاعلان لا حقیقۃ او یستدل بحدیث علیؑ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجازہم ثم بعد ذلک منعہم لان ضرب الدف ماثبت فی نکاح النبی صلی



اللہ علیہ وسلم ولا فی نکاح اصحابہ عموماً ولو ثبت سنة جاربة ما ترکوه قط لشغفهم  
علی اتباع سنة النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تفصیل اگر مطلوب ہو تو امداد الفتاویٰ  
جلد خامس دیکھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۶ ربیع الاولیٰ ۱۳۸۵ھ

کیا زانی اور زانیہ کا قاتل عدالت میں جھوٹ بول کر جان بچا سکتا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ کسی شخص نے کسی عورت سے ناجائز تعلقات قائم کیے اور  
دوسرے شخص نے ان دونوں کو بوقت فعل زنا قتل کر دیا۔ زانی اور زانیہ دونوں شادی شدہ ہیں۔ اب قاتل پر مقدمہ  
ہے دریافت طلب امر یہ ہے کہ اگر قاتل جھوٹ بولے تو مقدمہ سے بری ہو جائے گا اور اگر کذب سے کام نہ لے  
تو بچنا اس کا محال ہے۔ آیا ایسے شخص کے لیے کذب سے کام لینا شرعاً اپنے جان بچان کے لیے جائز ہے یا کہ  
نہیں۔ بینوا تو جروا

﴿ج﴾

اپنی بیوی یا دوسری عورت کے ساتھ عین فعل زنا کے وقت قتل کرنا شرعاً جائز ہے۔ بلکہ قاتل کو ثواب بھی ملتا  
ہے۔ یہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں داخل ہے۔ لہذا ایسا شخص اگر بچ بول کر مقدمہ سے براءت حاصل نہیں  
کر سکتا تو اس کے لیے اس کی گنجائش ہے کہ وہ جھوٹ بول لے اور اگر تو یہ یا تعریض سے کام لے تو یہ بہت بہتر  
ہے تاکہ صریح کذب سے بھی بچ جائے اور مقدمہ سے بھی رہائی حاصل کر لے۔ کیونکہ شرعاً اس سے بہت کم  
ضرورتوں کے لیے کذب، تو یہ و معاریض کی اجازت دی گئی ہے۔ مثلاً اصلاح بین الناس اور لڑائی وغیرہ میں تو  
اس موقعہ میں تو بطریق اولیٰ اجازت ہوگی۔ قال فی تنویر الابصار ص ۶۲ ج ۴ باب التعزیر ویکون  
(التعزیر) بالقتل کمن وجد رجلاً مع امرأة لا تحل له ان کان یعلم انه لا ینز جر بصیاح  
وضرب بما دون السلاح والا لا وان کانت المرأة مطاوعة قتلہما ولو کان مع امرأته وهو  
یزنی بها او مع محرمة وھما مطاوعان قتلہما جمیعاً مطلقاً۔ وعلی هذا المکابر بالظلم  
وقطاع الطريق وصاحب المکس وجمیع الظلمة بادنئی شیء له قيمة۔ وقال بعده فی الدر  
المختار وجمیع الکبائر والاعونہ والسعاة یباح قتل الكل ویشاب قاتلہم انتھی۔

وقال الشامی تحتہ وقد ظهر لی فی التوفیق وجه آخر وهو ان الشرط المذكور انما هو فیما اذا وجد رجلا مع امرأة لا تحل له قبل ان یزنی بها اذا علم انه نیز جر بغير القتل سواء كانت اجنبیة عن الواجد او زوجة له او محرما منه اما اذا وجدہ یزنی بها فله قتله مطلقاً الخ وقال فی البرازیة علی هامش العالمگیریة ص ۳۵۹ ج ۶ یجوز الکذب فی ثلاث مواضع فی الصلح بین الناس وفی الحرب ومع امرأته فی الذخيرة اراد به المعارض لا الکذب الخالص۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبد اللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

بینک سے کاروبار کی شرعی حیثیت کیا ہے، واقعی وضو کے بعد ٹخنے ڈھکنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے کسی ٹرسٹ کے متولی نے اگر وفات سے قبل غیر وارث کو ٹرسٹ کا متولی بنایا ہو کیا وارث اس کو تبدیل کر سکتے ہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ  
(۱) آج کل پاکستان میں دی مسلم کمرشل بینک یا دیگر بنکرز ہر قسم سے اپنا سودی کاروبار لین دین یا تجارت یا ترقی زراعت کرانا بروئے شریعت مقدسہ کیسا ہے۔  
(۲) وضو کرنے کے بعد اگر ٹخنے ڈھک کر موجودہ پاکستانی رواج کے تحت نماز پڑھنا کیسا ہے۔ کیا نماز ہوگی یا وضو باقی رہے گا یا نہیں۔ ایک آدمی کا بیان ہے کہ سنن ابی داؤد باب اللباس حدیث نمبر ۳۸۰۴ میں درج ہے کہ وضو کے بعد ٹخنے ڈھک کر اگر نماز کی نیت باندھ لی گئی تو وضو ہی باقی نہ رہے گا جب وضو ہی نہ رہا تو نماز کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس کا جواب بھی عنایت فرمادیں۔

(۳) ایک مسجد کے نام کچھ رقبہ وقف ہے جس کا سرپرست ایک ہی آدمی تھا مگر اب وہ فوت ہو گیا ہے۔ متوفی نے پانچ ورثا چھوڑے ہیں۔ تو کیا سرپرست ایک آدمی جس کو متوفی نے اپنی حیات ہی میں سرپرست نائب مناب خود کر دیا تھا رہے گا یا کہ کل ورثاء کو حق سرپرستی بروئے شرع پہنچے گا۔

محمد خلیل الرحمن متعلم مدرسہ مدینۃ العلوم



(۱) سودی کاروبار کرنا ہر قسم کا ناجائز ہے خواہ جس نام سے بھی ہو سود لینا اور سود دینا اور اس میں ہر قسم کی اعانت کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ شریعت مقدسہ ایسے تمام لوگوں پر لعنت بھیجتی ہے۔ باقی ان معاملات کی تفصیل کا مجھے علم نہیں ہے۔ اگر آپ نے کسی خاص قسم کے متعلق دریافت کرنا ہے تو اس کی ساری تفصیل لکھ کر بھیج دیں انشاء اللہ اس کا جواب دے دیا جائے گا۔

(۲) ابوداؤد کتاب اللباس ص ۵۶۵ پر حدیث یوں ہے۔ عن ابی ہریرۃ بینما رجل یصلی مسبلاً ازارہ فقال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذهب فتوضاء فذهب فتوضاء ثم جاء فقال اذهب فتوضاً فقال له رجل یا رسول اللہ مالک امرتہ ان یتوضأ ثم سکت عنه ثم قال انہ کان یصلی وهو مسبل ازارہ وان اللہ تعالیٰ لا یقبل صلاۃ رجل مسبل۔ غور فرمائیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا کہ جس شخص کا کپڑا ٹخنوں کے نیچے ہو اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں فرماتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبولیت کی نفی فرمائی ہے۔ صحت صلوٰۃ کی نفی نہیں فرمائی ہے اور عدم قبولیت کو عدم صحت لازم نہیں ہے۔ جیسے کہ غلام آبق کے متعلق بھی وارد ہے کہ اس کی نماز نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ مولیٰ کے پاس واپس لوٹ آئے۔ نماز کے صحیح ہونے کا مطلب یہ ہے کہ فرض اس کے ذمہ سے ساقط ہے اور اس کے اوپر قضا لازم نہیں ہے اور عدم قبولیت کا یہ معنی ہے کہ اس کا اسے ثواب نہیں ملتا ہے۔ تو صحت صلوٰۃ و عدم قبولیت جمع بھی ہو سکتے ہیں۔ نیز اسباب ازار کسی امام نے بھی نواقض وضو میں سے شمار نہیں کیا ہے۔

(۳) اگر اس متوفی نے اپنے بیٹے سراج الدین کو مسجد اور اس کے اوقاف کا سرپرست بنایا ہے تو وہی سرپرست و متولی ہوگا۔ دوسرے ورثہ کا کوئی حق نہیں ہے اور اگر سراج الدین کو متولی نہیں بنایا تھا۔ ویسے مسجد کی خدمت وغیرہ اس سے لیا کرتا تھا۔ تب صرف سراج الدین متولی شمار نہ ہوگا۔ اگر وقف کرنے والے یا متولی وقف نے کسی کو غلام رسول متوفی کے بعد متولی بنایا ہو تو وہی متولی شمار ہوگا ورنہ حاکم متولی مقرر کر لے گا اور اگر حاکم سے متولی مقرر کرنا متعذر ہو تب محلہ والے مشورہ کر کے کسی کو متولی بنادیں۔ خواہ سراج الدین مذکور کو یا اس کے کسی بھائی کو اور یہ بہتر ہے یا کسی دوسرے اہل شخص کو اگر یہ نااہل ہوں فی العالمگیریہ ص ۲۱۲ ج ۲ وللمتولی ان یفوض لغيره عند موته کالوصی له ان یوصی الی غیرہ وفيہا ایضاً و اذا اراد المتولی ان یقیم غیرہ مقام نفسه فی حیاتہ وصحتہ لایجوز الا اذا کان التفویض الیہ علی سبیل التعمیم ہکذا فی المحيط وفيہا ایضاً اذا مات المتولی والواقف حی فالرأی فی نصف قم آخر الی الواقف لا الی القاضی وان کان الواقف میتاً فوصیہ اولی من القاضی فان



لم یکن او صی الی احد ما لدای فی ذلک الی القاضی کذا فی الفتاویٰ و فیہا ایضاً وقف صحیح علی مسجد بعینہ ولہ قیم فمات القیم فاجتمع اهل المسجد وجعلوا رجلاً متولياً بغير امر القاضی مقام هذا المتولی لعمارة المسجد من غلات وقف المسجد اختلف المشائخ فی هذه التولية ولا صح انها لا تصح ویكون نصب القیم الی القاضی ولا یكون هذا المتولی ضامناً قول عند ضرورة تعذر التولية من القاضی یجوز الافتاء علی خلاف الاصح) و فیہا ایضاً ص ۲۶۳ ج ۲ و ذکر الشیخ الامام الاجل شمس الانمة الحلوانی رحمہ اللہ تعالیٰ فی نفقاتہ عن مشائخ بلخ ان المسجد اذا كانت لہ اوقاف ولم یکن لہا متول فقام واحد من اهل المحلہ فی جمیع الاوقاف وانفق علی المسجد فیما یتحتاج الیہ من الحصر والحشیش ونحو ذلک لا ضمان علیہ فیما فعل استحساناً فیما بینہ وبين اللہ تعالیٰ فاما اذا اخبر الحاکم بذلک واقربہ عنده کذا فی الذخیرۃ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۸ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۴ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ

مسلمان کی کیا تعریف ہے، فاجر و فاسق کسے کہا جاتا ہے اور اُس کی نماز جنازہ کا حکم، منافق کی تعریف، علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل کی تشریح کیا ہے، علما ئہم شر من تحت ادیم السماء کی تشریح، تامرون بالمعروف اور یامرون بالمعروف کا مصداق کون سی جماعت ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل سوالوں میں کہ

(۱) قرآن کریم وحدیث نبوی کی رو سے مسلمان کی تعریف کیا ہے۔

(۲) مشرک کون ہے اور اس کی تعریف۔

(۳) فاجر و فاسق کسے کہا جاتا ہے اور اس کی علامت کردار کیا ہے۔

(۴) کیا فاسق و فاجر یا منافق کی نماز جنازہ مسنون ہے۔

(۵) منافق کسے کہتے ہیں اور ان کے کردار کیا ہیں۔

(۶) علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل کی تشریح اور اس کے مصداق علماء کا کردار۔



(۷) علماء ہم شر من تحت اديم السماء کی تشریح کیا ہے اور اس کے مصداق کون سے علماء کرام ہیں۔  
(۸) یامرون بالمعروف کی تعریف میں موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی کون سی جماعت عملاً ایسی ہے۔ بینوا تو جردا

### ﴿ج﴾

(۱) مسلمان وہ شخص ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ان باتوں میں تصدیق کرے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ رب العزت کے طرف لاتے ہیں اور اس کا ثبوت بالضرورة ہوا ہو اور اس کا اقرار بھی کرے۔ نیز کسی بھی ضروریات دین کا انکار نہ کرتا ہو۔

(۲) جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی بھی غیر کو ذات یا صفات خاصہ میں شریک مانتا ہو۔

(۳) فاسق و فاجر وہ شخص ہے جو گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرتا ہو یا گناہ صغیرہ پر اصرار کرتا ہو۔

(۴) فاسق و فاجر جو دائرہ اسلام سے خارج نہ ہوا ہو اگرچہ بہت بڑے گناہوں کا مرتکب بھی رہا ہو اس کا نماز جنازہ مسنون بلکہ فرض کفایہ ہے۔ قال فی شرح العقائد ص ۱۶۱ ویصلی علی کل برو فاجر اذا مات علی الايمان للجماع. ولقوله عليه السلام لا تدعوا الصلاة علی من مات من اهل القبلة الخ

(۵) منافق دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک اعتقادی دوسرا عملی۔ منافق اعتقادی کا پتہ لگانا تو بڑا مشکل کام ہے جس کے نفاق کے متعلق علی التبعین اللہ تعالیٰ یا شارع علیہ الصلاة والسلام نے خبر دی ہو۔ اسے منافق اعتقادی خارج از دائرہ اسلام کہہ سکیں گے ورنہ نہیں۔ قال تعالیٰ لا تعلمهم نحن نعلمهم الآیہ کیونکہ زبان پر تو وہ اسلام اسلام پکارتا ہے۔ باقی دل کا علم تو رب تعالیٰ کو ہی ہوتا ہے اور منافق عملی وہ ہوتا ہے جس میں کوئی سی خصلت خصال نفاق میں سے پائی جائے جو حدیثوں اور روایات میں مذکور ہیں۔ مثلاً اذا حدث کذب واذا اؤتمن خان واذا عاهد غدر او کما قيل وغيره ذلک۔

(۶) اس کا مطلب غالباً یہی ہے کہ میری امت کے علماء دین انبیاء بنی اسرائیل علیہم الصلاة والسلام جیسے تبلیغ دین پر مامور ہوں گے اور وہ یہ انبیاء والا کام سرانجام دیتے ہوں گے۔ کیونکہ نبوت کا سلسلہ اب ختم ہو گیا ہے۔ اب یہ کام اس امت کے علماء کے ذمہ ہے۔

(۷) اس سے مراد غالباً یہی علماء سوء ہیں جو اپنے دنیاوی اغراض کے لیے طرح طرح کی بدعات کا اختراع و ایجاد کرتے رہتے ہیں اور مسلمانوں میں تفرقہ بازی اور انتشار پھیلاتے ہیں۔ راہ سنت کو چھوڑے بیٹھے ہیں۔ علماء کے لباس میں ملبوس ہو کر عوام مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ عصمنا اللہ عنہم۔

(۸) اس میں تمام وہ علماء حق داخل ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح اتباع کرتے ہوئے دین اسلام

کی خدمت میں شب و روز مشغول ہیں۔ مثلاً جمعیت علماء اسلام، تبلیغی جماعت، مجلس تحفظ ختم نبوت، تنظیم اہل سنت وغیرہ دینی اور اصلاحی جماعتیں اور افراد۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۲۱ ربیع الثانی ۱۴۸۵ھ

ایک برسر روزگار بیٹے کے لیے بے روزگار اور ضعیف والد کے حقوق کیا ہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک برسر روزگار بیٹے کے لیے اپنے بے روزگار ضعیف والد کی خدمت کے لیے از روئے شرع کون سی حدود متعین ہیں۔

﴿ج﴾

اگر والد مذکور صاحب استطاعت اور مالک نصاب ہے تو بیٹے کے ذمہ اس کا نان و نفقہ لازم نہیں ہے۔ ویسے اطاعت و فرمانبرداری ہر جائز کام میں اس کے ذمہ ضروری ہے اور اگر والد مالک نصاب نہیں ہے اس کے پاس اپنے اخراجات کے لیے مال نہیں ہے تب اگر ضعیف نہ بھی ہو۔ کمائی کے قابل ہو تب بھی اس کے بیٹے مالک نصاب صاحب استطاعت موسر کے ذمہ اس کا نان و نفقہ واجب ہے۔ اسی طرح اگر ایک شخص کے کئی بیٹے بیٹیاں مال دار ہوں تو ان تمام کے اوپر برابر اس کا نفقہ لازم ہوگا اور اگر والد مال بھی نہیں رکھتا اور کمائی کے قابل بھی نہیں تب تو بیٹے کے ذمہ لازم ہے کہ وہ جو کما کر لائے اس میں سے والد کو بھی کھلائے۔ قال فی العالمگیریۃ ص ۵۶۳ ج ۱ قال ویجبر الولد الموسر علی نفقة الابوين المعسرین مسلمین کانا او دمیین قدراً علی الکسب او لم یقدراً بخلاف الحریین المستامنین ولا یشارک الولد الموسراً حدّاً فی نفقة ابویہ المعسرین کذا فی العتابة اليسار مقدر بالنصاب فیما روی عن ابی یوسف رحمہ اللہ وعلیہ الفتوی والنصاب نصاب حرمان الصدقة هکذا فی الهدایة واذا اختلطت الذکر والاناث فنفقة الابوين علیهما علی السوية فی ظاهر الروایة وبه اخذ الفقیه ابو اللیث وبه یفتی کذا فی الوجیز للکردری وفيها ایضاً قال ابو یوسف رحمہ اللہ تتالی اذا کان الابن فقیراً کسوباً والاب زماً یشارک الابن فی القوت بالمعروف لانه اذا لم یشارک یخشی الخ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

باندی سے بغیر نکاح مباشرت کیوں جائز ہے  
موجودہ جنگ جہاد ہے یا نہیں اور جو لوگ قید ہو گئے ہیں کیا ان کو غلام اور باندیاں بنانا جائز ہے

﴿س﴾

- کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ
- (۱) مالک اپنی مملوکہ جاریہ کے ساتھ بغیر نکاح جماع کر سکتا ہے یا نہیں۔ اگر بغیر نکاح کے جماع کر سکتا ہے تو کیوں اور نہیں کر سکتا تو کہوں۔ وجہ تحریر فرمادیں۔
  - (۲) موجودہ جنگ جہاد ہے یا نہیں اور جو مسلمان قتل ہوئے ہیں شہید ہیں یا نہیں۔
  - (۳) جو کافر مرد اور عورت گرفتار کر کے لائے گئے ہیں وہ غلام اور باندیاں بنائی جاسکتی ہیں یا نہیں۔

﴿ج﴾

- (۱) اپنی مملوکہ جاریہ کے ساتھ جب وہ مسلمان یا کتابیہ ہو بغیر نکاح کے جماع کر سکتا ہے بلکہ اپنی مملوکہ کے ساتھ نکاح ہرگز ہوتا ہی نہیں اور اگر وہ مشرکہ غیر کتابیہ ہے تو اس کے ساتھ جماع کرنا قطعاً جائز نہیں ہے۔ قال تعالیٰ والذین ہم لفروجہم حفظون الاعلیٰ ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین۔ الآیۃ وقال ایضاً والمحصنت من النساء الا ما ملکت ایمانکم۔
- (۲) جہاد ہے۔ جو مسلمان اس میں قتل ہوئے ہیں وہ شہید ہیں۔
- (۳) شرعاً غلام اور باندیاں بنائی جاسکتی ہیں۔ قال فی الكنز ص ۲۳۰ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ و قتل الاسری او استرق او ترک احراراً ذمۃ لنا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبد اللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۱۲ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۵ھ

تبلیغی پروگرام اور محفل قرآن کے لیے مرزائیوں سے چندہ لینا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور مفتیان شرع متین کہ کسی تبلیغی پروگرام، اسلامی مجلس یا مقابلہ حسن قرأت کے لیے مرزائیوں سے چندہ لینا جائز ہے اور اگر کوئی تقریب منعقد ہو رہی ہو تو مسلمانوں کو اس میں شرکت اور چندہ دینا باعث ثواب ہوگا یا اس قسم کے پروگرام جس میں مرزائیوں سے بھی چندہ لیا گیا ہو تو کیا اس میں عدم شرکت اور علیحدگی ضروری ہے۔

محمد یعقوب ناظم جمعیۃ العلماء اسلام ملتان

### ﴿ج﴾

مرزائیوں سے چندہ لینا غیرت اسلامی کے خلاف ہے۔ بالخصوص اس صورت میں جبکہ چندہ لینے سے ان کے اثرات اہل اسلام میں پھیل کر گمراہی کا موجب ہوتے ہیں۔ نیز تبلیغی پروگرام سادگی سے انجام دیے جائیں جس کے لیے چندہ مانگنے اور بالخصوص مرزائیوں کے آگے ہاتھ پھیلانے یا ان کے چندہ کا لالچ بھی دل میں نہ آئے اور مقابلہ حسن قرأت کی مجالس میں موجود نہیں تھیں۔ ایسی مجالس میں بدعت کا شبہ ہے۔ اس کے زیادہ اہتمام اور چندہ مانگنے کی حاجت ہی کیا ہے۔ فقط واللہ اعلم

عبداللہ عفا اللہ عنہ

ریڈیو کا گھر میں رکھنا اور سننا کیا حکم رکھتا ہے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء اس مسئلہ میں کہ ریڈیو کا گھر میں رکھنا اور سننا اسلام میں جائز ہے کہ نہیں۔ وضاحت کریں۔  
عبدالرحمن طارق گورنمنٹ کالج ملتان

### ﴿ج﴾

ریڈیو پر گانا سننا ناجائز ہے چاہے گھر میں ہو یا دکان میں یا بیٹھک میں البتہ ضروری اعلانات اور خبریں جو حکومت کی طرف سے نشر ہوتی ہیں۔ حسب ضرورت اہل حاجت کو سننا جائز ہے۔ فقط واللہ اعلم  
عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

اگر امام نے ”فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ، فَأُمُّهُ، هَاوِيَةٌ“ پڑھ لیا کیا نماز ہوگئی

نہری پانی کا مخصوص حصہ سرکاری اجازت کے بغیر نیلام کر کے وہ رقم تعمیر مسجد پر خرچ کرنا، نورالایضاح کی عبارت اور حاشیہ کی وضاحت، کیا دولہا کی طرح دلہن سے بھی ایجاب و قبول ضروری ہیں یا انگوٹھا لگانا کافی ہے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ:

(۱) کیا امام نے ”فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ، فَأُمُّهُ، هَاوِيَةٌ“ پڑھ دے تو نماز ہو جائے گی یا نہیں۔

(۲) جس نہری پانی کی سرکاری دارہ بندی نہ ہوئی ہو اس پانی میں سے چند گھنٹے لوگ از خود بلا اجازت



سرکار باہم مشورہ کر کے مشترکہ طور پر گاؤں کی مسجد کے لیے مخصوص کر کے نیلام کرتے ہیں اور حاصل کردہ اس رقم سے بستی کی مسجد تعمیر کرائی جا رہی ہے۔ کیا یہ تعمیر اس رقم سے کرنا درست ہے۔

(۳) نور الایضاح ص ۳۰ مطبوعہ کراچی کی عبارت تنزح البشر الصغير بموت کلب فیہا پر حاشیہ کے آخر فاذا لم یمت وخرج حیا ولم یصل فمہ الماء ینجس تحریر ہے۔ کیا کتے کے تر بال اور بھیگا ہوا کتہ پاک ہوتا ہے۔ جبکہ ظاہری اور نجاست کوئی نہ لگی ہو۔

(۴) نکاح خواں جس طرح دولہا کو بطور وکالت کے ایجاب و قبول کرتا ہے کیا اسی طرح دلہن کو ایجاب و قبول کرنا نکاح خواں کے لیے ضروری ہے یا دلہن کے وکیل کی اجازت نکاح خواں کے لیے کافی ہے اور دلہن کے وکیل کا دلہن سے رجسٹر نکاح پر انگوٹھا لگوانا کافی ہے یا دلہن کے وکیل کے ذمہ لازم ہے کہ صراحتاً ایجاب و قبول کے الفاظ دلہن کو سنا کر کم از کم ایک جواب ناطق یا ساکت وغیرہ لینا ہی ضروری ہے۔ بینوا تو جروا

### ﴿ج﴾

(۱) نماز فاسد ہو جائے گی قال فی العالمگیریہ ص ۸۰ ج ۱ اما اذا غیر المعنی بان قرأ ان الذین آمنوا و عملوا الصلحت اولئک ہم شر البریة ان الذین کفروا من اهل الكتاب الى قوله خالذین فیہا اولئک ہم خیر البریة لفسد عند عامة علمائنا وهو الصحيح هکذا فی الخلاصة ہاں اگر موازینہ پر وقف تمام کر کے فائزہ ہاویہ کو بعد میں پڑھتے تب فاسد نہ ہوگی۔ عالمگیریہ ص ۸۲ ج ۱ (۲) اگر سرکار کی طرف سے قانوناً ایسا کرنے کی اجازت ہو تب درست ہے ورنہ نہیں کما ہو بین۔ (۳) جی ہاں کتے کے تر بال اور بھیگا ہوا کتہ پاک ہے جبکہ ظاہری اور نجاست نہ لگی ہو اور نہ اسے پسینہ، آیا ہو کتے کا پسینہ لعاب اور سوریہ سب نجس ہیں۔ (ہکذا فی الفتاویٰ العالمگیریہ ص ۱۹ ج ۱)

(۴) جب کوئی شخص عورت کی طرف سے وکیل بالانکاح بن جاتا ہے اس طور پر کہ قبل از نکاح وہ عورت سے اس طرح کہہ دے کہ میں تیرا نکاح فلاں بن فلاں کے ساتھ بعوض حق مہر کردوں اور لڑکی کہہ دے کہ ہاں یا اگر وکیل بننے والا اس کا ولی اقرب ہے تو خاموش ہو جائے وغیرہ اور یہ لڑکی کنواری باکرہ ہے۔ تب مجلس نکاح میں یہ وکیل لڑکی کی طرف سے ایجاب و قبول کرائے پس نکاح منعقد و نافذ ہے۔ اس کے بعد لڑکی کو ایجاب و قبول سنانا یا اسی وقت سنانا ضروری نہیں ہے اور نہ اس سے رجسٹر نکاح پر نفاذ و جواز نکاح کے لیے انگوٹھا لگوانا ضروری ہے۔ صرف وہی وکالت ہی کافی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا حضرت یوسف علیہ السلام کا نکاح اسی زلیخا سے ہوا تھا جس نے انہیں گناہ کی دعوت دی تھی

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ عزیز مصر کی بیوی جوزلیخا کے نام سے مشہور ہے اس کے متعلق بعض لوگ قصہ جات میں دیکھے جاتے ہیں کہ یوسف علیہ السلام کے ساتھ اسی عورت کا یعنی جس نے یوسف علیہ السلام کو مکان میں بند کر کے فحش اور برائی کی طرف بلایا تھا نکاح کر لیا تھا اور اولاد بھی ہوئی۔ اس کے متعلق تحقیق متفق علیہا مسئلہ یہ ہے کہ نکاح پیغمبر یوسف علیہ السلام کا اس فاحشہ عورت سے قطعاً نہیں ہوا اور نہ ہی قرآن و سنت اور صحیح تاریخ ثقہ سے ثابت ہے اور جنہوں نے لکھا یا کیا یہ سخت بے خبری اور ناواقفیت کی بنا پر کیا ہے۔ بلکہ پیغمبر کی شان پر صریح کہانی ہے۔ فاحشہ عورت کے فحش اور بے حیائی اور آزادی کو قرآن مجید نے سوء اور فحشاء کے لفظ سے ذکر کیا ہے۔ ایسی ہی بدچلن عورت کو پیغمبر خدا کے گھر میں اہل بیت کا موقعہ نہیں مل سکتا۔ یاد رہے کہ بعض جاہل شعراء نے لکھ دیا ہے پھر ایسا کر کے اس واقعہ کو لکھا جس سے محض تنقیص شان نبوی ہوتی ہے۔ اگر ذی عقل فہم محقق آدمی سوچ لے تو پیغمبر کی شان کیا اور ایسی بدچلن کہاں۔ واللہ اعلم

جو آیت صریح میں ہے۔ فحش امرأة عزیز پر وہ آیت یہ ہے۔ کذالک لنصرف عنه السوء والفحشاء انه من عبادنا المخلصین یعنی یوسف علیہ السلام سے برائی اور بے حیائی فحش گوئی جوزلیخا کی طرف سے صادر ہو چکی تھی ہم نے ہٹا لیا کیونکہ وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے تھا۔ دوسری تحقیق محققین کی ہے بوقت ضرورت پیش کی جاتی ہے۔ دعا گو احمد سعید عفی عنہ۔

### ﴿ج﴾

یوسف علیہ السلام کا زلیخا کے ساتھ نکاح ہونا اہل سیر نے لکھا ہے۔ کوئی یہ مسئلہ قطعیات میں سے نہیں ہے۔ اس میں سکوت ہی بہتر ہے۔ خواہ مخواہ کسی عورت کے متعلق برا بھلا کہنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ شریعت نے ہمیں اس کا مکلف نہیں بنایا ہے اور نہ عزیز مصر کی بیوی کا استمرار علی الفحش نص قطعی سے ثابت ہے۔ و کذالک مکنا لیوسف فی الارض الی وکانو یتقون (سورۃ یوسف) والی آیت کے حاشیہ پر علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ بادشاہ آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہو گیا۔ نیز اس زمانہ میں عزیز مصر کا انتقال ہوا تو اس کی عورت زلیخا نے آپ سے شادی کر لی۔ واللہ اعلم محدثین اس پر اعتماد نہیں کرتے۔

تفسیر حقانی ص ۲۹۳ ج ۴ پر ہے۔ زلیخا جو عزیز کی بیوی حضرت یوسف علیہ السلام پر عاشق تھی اس کا باقی قصہ نہ قرآن نے بیان کیا نہ تو راایت موجودہ نے مگر اہل سیر نے لکھا ہے کہ اس سے شادی ہوئی اور دو بیٹے ایک بیٹی پیدا ہوئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

یہ درست ہے کہ قرآن کریم نے سیدنا یوسف علی نبینا وعلیہ السلام اور امراۃ العزیز سے متعلق جتنی بات ہمیں بتلائی ہے اتنی بات پر ایمان لانا فرض ہے۔ اس کے علاوہ باقی امور جو مذکور ہیں ان کی تکذیب و تصدیق دونوں شرعاً لازم نہیں لیکن امراۃ العزیز کے بارہ میں فاجر اور فاحشہ اور بدکار قسم کے الفاظ لکھنا یا اسے بے حیاء جلن کے الفاظ سے یاد کرنا صحیح نہیں۔

قرآن کریم نے یوسف علیہ السلام سے اس کے قلبی تعلق محبت، مروت اور برائی کے ارادہ اور اس کی نیت کا ذکر کیا ہے۔ نیز اس کے کپڑے پھاڑنے کا بھی ذکر ہے لیکن ان امور میں سے کوئی امر بھی گناہ کبیرہ نہیں ہے۔ یہ سب امور صغائر ہیں کبیرہ گناہ (زنا) سے اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے اور حضرت یوسف علیہ السلام کے تقویٰ و طہارت و عصمت کی وجہ سے بچا لیا اور صغائر گناہ تو حسنات سے معاف ہوتے ہیں۔ ان الحسنات یذہبن السیئات قرآن کریم کی صریح نص اس پر دلیل ہے۔ کیا امراۃ العزیز نے صغائر کے ارتکاب کے بعد کوئی نیکی نہیں کی ہوگی جس سے اس کا یہ گناہ معاف ہو چکا ہو اور نہ توبہ کی ہوگی۔ الحاصل زیادہ سے زیادہ یہ قرآن سے ثابت ہوتا ہے کہ امراۃ العزیز سے صغائر گناہ سرزد ہوتے ہیں۔ اس سے قطعاً لازم نہیں آتا کہ وہ پیغمبر کی بیوی نہیں بن سکتی۔ پیغمبر کی بیوی کے لیے معصوم ہونا شرط نہیں۔ البتہ پیغمبر خود معصوم ہوتے ہیں۔ اس لیے اگرچہ امراۃ العزیز کے ساتھ سیدنا یوسف علیہ السلام کے نکاح پر اعتقاد رکھنا لازم نہیں لیکن امراۃ العزیز کو مذکورہ الفاظ سے یاد کرنا بھی درست نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ نکاح ہو چکا ہو۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

استطاعت شادی نہ ہونے کی صورت میں شہوت ختم کرنے والی دوا استعمال کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا فقہ امام اعظم رحمہ اللہ سے کہ بندہ ناچیز مالی لحاظ سے نہایت مفلس ہے۔ الحمد للہ دینی لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے سمجھ دے رکھی ہے۔ حضرت مولانا عبد اللہ صاحب درخواستی اس وقت پاکستان میں دیوبندی جماعت کے اکابر میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے سند حاصل کر کے حسب توفیق خدمت دین میں مشغول ہوں اللہ ریا کاری سے بچائے دو وجہ کی بنا پر بندہ کے نکاح میں رکاوٹ ہو رہی ہے۔ مولوی ہونے کی بنا پر اور دوسرا دنیاوی سرمایہ کی قلت۔ بہت کوشش کی مگر نتیجہ



صفر ہے۔ نیز بندہ بزرگوں کی صحبت میں کچھ عرصہ رہا جس کی وجہ سے دنیا سے بھی بھاگتا ہے۔ حالات زمانہ اف تو بہ جاہل گھرانہ میں شادی ہونا تباہی ایمان ہے۔ ان سب وجوہ کی بنا پر اور اس مجبوری کی وجہ سے کہ شاید زمانہ میں بتلا نہ ہو جاؤں بندہ نے عہد کر لیا ہے کہ کوئی ایسی دوا استعمال کروں جس سے شہوت کا مادہ ختم ہو جائے اور تجرد کی زندگی اللہ اللہ کر کے گزاروں تاکہ ایمان کی سلامتی سے دنیا سے رخصت ہو جاؤں۔ شہوت کو دبانے کا بہتر عمل یہ بھی حدیث سے ثابت ہے کہ پے در پے روزے رکھے جائیں لیکن روزہ رکھنے کی ہمت نہیں۔ بڑھاپا اگر آ گیا تو ویسے کمزوری ہوگی۔ نیز تصوف کی کتابوں میں احیاء العلوم وغیرہ میں صوفیاء عظام کی لغت میں شادی نہ کرانے کے خود یہ بھی تحریر فرمائے ہیں۔ نیز حالات زمانہ اس کے موید ہیں بہر حال ان سب حالات کے پیش نظر مجبوری کی بنا پر ایسی دوا استعمال کرنا جس سے شہوت کا مادہ ختم ہو جائے جائز ہے یا نہ۔ بینوا تو جروا

حبیب اللہ صاحب فاروق احمد خطیب جامع مسجد

### ﴿ج﴾

ویسے جس شخص کو جور کا خوف نہ ہو۔ بیوی بچوں کے حقوق ہر قسم نان و نفقہ مہر وغیرہ کی ادائیگی پر قدرت رکھتا ہو ایسے شخص کے لیے حالت اعتدال میں نکاح سنت موکدہ ہے اور حالت توقان (غلبہ شہوت) میں واجب ہے۔ احادیث میں نکاح کرنے کی بڑی ترغیب آئی ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ سے دعا کریں اور اسباب میں بھی کوشش فرمالیا کریں کسی طرح اللہ جل مجدہ انتظام فرمالیں گے۔ عدم وجدان کی صورت شارع علیہ السلام نے روزہ رکھنے کی تعلیم دی ہے۔ عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء (متفق علیہ مشکوٰۃ ص ۲۶۷) لیکن اگر روزے رکھنے کی ہمت بھی نہیں ہے نسخہ نبویہ علی صاحبہا الف الف تحیہ کو استعمال کرنے کی توفیق نہیں ہے تب دوا کے متعلق گزارش ہے کہ اگر دوا اس قسم کی ہے جس سے قوت شہوانیہ کو کم کر دیا جاتا ہے اس کا استعمال بروئے حدیث فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء جائز معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس سے بھی شہوت کی تقلیل ہوتی ہے اور اگر اس قسم کی ہے جس سے قوت شہوانیہ کو بالکل ختم اور خارج کر دیا جاتا ہے اس کا استعمال بروئے حدیث درج ذیل ناجائز معلوم ہوتا ہے۔ عن سعد بن ابی وقاص قال رد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عثمان بن مظعون التبتل ولو اذن لہ لا یختصینا (ہم خصی ہو جاتے) متفق علیہ (مشکوٰۃ شریف کتاب الزکاح ص ۲۶۷) اس حدیث سے خصی ہونے کی ممانعت ہوئی ہے جس سے مادہ شہوانیہ کو بالکل ختم کر دیا جاتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان



منکوحہ غیر کو اغوا کر کے پاس رکھنے والے کے متعلق حضرت لاہوری کا ارشاد

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے ایک عورت اغوا کر لی ہے۔ مغویہ عورت کا ناح بھی موجود ہے۔ حضرت لاہوری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا تھا انہوں نے فرمایا تھا کہ اغوا کنندہ کے ساتھ کھانا سلام کلام کرنا برتاؤ کرنا ناجائز ہے۔ اب شرعاً ایسے شخص کے ساتھ تعلقات رکھنے جائز ہیں یا نہ جواب شرعی سے ممنون کریں۔

نیز اب بھی اس شخص کے اس عورت کے ساتھ ناجائز تعلقات ہیں۔ مغویہ بھی اس وقت اس کے پاس موجود ہے۔

﴿ج﴾

حدیث شریف میں وارد ہے من رأى منكم منكراً فليغيره بيده فان له يستطع فليسلطه فان لم يستطع فليقله وذاك اضعف الايمان او كما قال لعننى جو شخص بھی تم میں سے کوئی حرام کام ہوتا ہو ا دیکھے تو اس کو ہاتھ قوت سے روکے اگر ہاتھ سے روکنے کی اس میں استطاعت نہیں رکھتا تو زبان سے روکے اگر زبان سے روکنے کی استطاعت نہ ہو تو دل سے برا جانے اور یہ بہت کمزور ایمان کا درجہ ہے۔ دل سے برا جانے کا مطلب یہی ہے کہ اس کے اثرات ظاہری تعلقات پر پڑے۔ لہذا جو شخص کسی منکوحہ غیر عورت کو بطور داشتہ رکھتا ہے وہ حرام کا مرتکب ہو رہا ہے۔ تمام مسلمانوں کو ضروری ہے کہ اسے سمجھائیں اور اس فعل بد سے روکیں اور توبہ پر آمادہ کریں۔ اگر پھر بھی یہ شخص اپنی حرام کاری سے باز نہ آئے تو اس سے تمام دوستانہ تعلقات غمی شادی وغیرہ منقطع کر لیں اور حضرت مولانا لاہوری صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا جو ارشاد سوال میں مذکور ہے وہ درست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۲۳ محرم ۱۴۸۵ھ

غیر ثقہ عالم کا رویت ہلال کے متعلق فتویٰ دینا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسئلہ کے متعلق کہ عالم ثقہ کی تعریف کیا ہے اور ان کے سوا اگر کوئی اور غیر ثقہ عالم رویت ہلال وغیرہ مسائل میں فتویٰ دیں تو کیا قابل قبول ہوگا یا نہیں۔ اگر عالم ثقہ ان کا فتویٰ رویت ہلال کے بارے میں رد کرنا چاہے شک کی بنا پر تو کیا اس کو رد کرنے کا حق ہے یا نہیں اور عالم ثقہ کیا قاضی کے قائم مقام ہو سکتا ہے یا نہیں۔

السائل محمد اکبر خان

### ﴿ج﴾

عالم ثقہ ہونے کے لیے ضروری ہے کہ وہ جن مسائل میں فتویٰ دیتا ہے ان میں ماہر ہو۔ علاقہ کے علماء کرام کا اس کے علم و تقویٰ پر اعتماد ہو اور وہاں کے لوگوں کا مسائل کے اندر مرجع ہو۔ یعنی علماء و عوام الناس دونوں کی نظروں میں ماہر عالم اور معتمد علیہ ہو۔ لہذا ایسی صفات کا حامل شخص اگر کسی ایسے گاؤں وغیرہ میں جہاں حاکم شرعی نہیں ہے رویت ہلال کے متعلق شہادت لے کر حکم صادر فرمائے تو اس کا حکم وہاں کے باشندوں پر رویت ہلال کے متعلق عائد ہوگا ورنہ نہیں۔ باقی مفتی اور ثقہ عالم کے دیگر اوصاف مفصلاً عالمگیری ص ۳۷۸، ۳۷۹ ج ۳ میں موجود ہیں وہاں دیکھ لیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۵ محرم ۱۳۸۵ھ

### عورتوں کا ختنہ کرانا ٹھیک ہے یا نہیں

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ آیا عورتوں کا ختنہ کرانا ٹھیک ہے یا نہیں۔ اگر ٹھیک ہے تو کسی صحابی یا بزرگ کا قول یا کسی معتبر کتاب کا حوالہ دیں۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ درالمختار کس نے لکھی۔  
ماسر فضل الحق ضلع ملتان مدرسہ مل سکول جہانگیر آباد تحصیل خانیوال

### ﴿ج﴾

عورتوں کا ختنہ کرانا ٹھیک ہے۔ مسلم شریف میں ہے۔ خمس من الفطرة الختان نوار استحداد الخ۔ علامہ نوری شارح مسلم ص ۲۸ ج ۱ پر فرماتے ہیں۔ اما تفصيلها فالختان واجب عند الشافعي وكثير من العلماء وسنة عند مالك واكثر العلماء وهو عنه الشافعي واجب على الرجال والنساء جميعاً الخ اس طرح اشعة اللمعات ص ۹۵ ج ۱ پر ہے۔ وفي الفتاوى عالمگیریہ ص ۳۵۶ ج ۵ اختلفت الروايات في ختان النساء وذكر في بعضها انه سنة هكذا حكى عن بعض المشائخ وذكر شمس الاثمة الحلواني في ادب القاضي للخصاف ان ختان النساء مكرومة كذا في المحيط۔

كتاب الدر المختار شرح تنوير الابصار علامہ محمد علاؤ الدین بن علی الحکفنی الحنفی کی تصنیف ہے۔ بڑے پایہ کے عالم مفتی اور مصنف ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۱۹ شوال ۱۳۸۳ھ

## ڈھول بجانا شرعاً جائز ہے یا حرام

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ اگر ڈھول بجایا جائے تو اس میں کوئی فتویٰ ہے۔ یہ مسئلہ اس لیے آپ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے کہ کئی لوگ کہتے ہیں کہ ڈھول بجانا کوئی حرام نہیں ہے اور کئی لوگ کہتے ہیں کہ بالکل حرام ہے آپ مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ ڈھول بجانا کیسا ہے۔ صرف ڈھول کی بات ہے گانے باجے اور ناچنا وغیرہ نہ ہو۔ صاف ڈھول بجایا جائے تو اس میں شریعت کا کیا فتویٰ ہے اور وہ حدیث بھی زیر نظر رکھتے ہوئے فتویٰ دینا جو کہ ایک مائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دف بجاتی تھی۔ جواب سے جلدی مطلع فرمائیں۔

تحصیل بکھڑ ضلع میانوالی معرفت امام بخش

﴿ج﴾

محض ڈھول بجانا بھی ناجائز اور حرام ہے مگر بعض حالات میں اطلاع وغیرہ کرنے کے لیے اس کی اجازت ہے۔ مثلاً رمضان میں افطار کے وقت یا سحری کے وقت کا اعلان، روزہ یا عید کے چاند کے نظر آنے کی اطلاع، نکاح کا اعلان وغیرہ اس قسم کے امور سے اس کی اجازت ہے کہ صرف اعلان تک ہی اس کا بجانا محدود رہے۔ فسق و فجور، فحش تماشے اور گانا گانے، ناچ وغیرہ کے لیے قطعاً جائز نہیں۔ قال فی الشامیۃ ص ۳۹۵ ج ۶ واستماع ضرب الدف والمزمار وغیر ذالک حرام وان سمع بغتۃ یكون معذوراً ویحب ان یجتهد ان لا یسمع قہستانی و فی الفتاوی الہندیہ ص ۳۵۴ ج ۵ وسئل ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ عن الدف اکرہہ فی غیر العرس بان تضرب المرأة فی غیر فسق للصبی قال لا اکرہہ واما الذی یجئ منه اللعب الفاحش للغناء فانی اکرہہ کذا فی محیط السرخی۔ استماع صوت الملاہی کا لضرب بالقضیب ونحوہ حرام لقولہ علیہ السلام استماع الملاہی معصیۃ والجلوس علیہا فسق والتلذذ بہا کفر ای بالنغمۃ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۳۰ شوال ۱۳۸۲ھ

محض شک کی وجہ سے کسی کو منصب سے معزول کرنا یا  
اُس کی طرف گناہ کی نسبت کرنا جائز نہیں ہے بنک کو زمین کرایہ پر دینا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ  
(۱) ایک شخص زنا کرتا ہے یا لوگوں کو اس پر شک ہے اور یہ شخص خادم مسجد بلا اجرت ہے۔ تو کیا اس کو  
خادمیت مسجد سے الگ کر دیا جائے۔ بصورت شک کیا وہ شخص مجرم ہے اور بغیر شہود یعنی کے اس کی تشہیر کرنے والوں کا  
کیا حکم ہے۔

مخالفین اس شخص کو مسجد محلہ میں نماز پڑھنے سے منع کرتے ہیں۔ کیا اس کے لیے دوسری جگہ نماز پڑھنے میں  
کوئی حرج ہے۔ جبکہ مسجد محلہ کا زیادہ حق ہے۔

(۲) ایک شخص اپنی زمین کرایہ پر دیتا ہے۔ بنک بنانے کے لیے کیا اس کے لیے یہ رقم حلال ہے یا حرام  
کیونکہ اس میں سودی کاروبار کے لیے معاونت ہے۔ بینواتو جروا

﴿ج﴾

جبکہ شخص مذکور واقعہ مذکورہ (زنا) سے انکار کرتے ہیں تو محض شک و شبہ کی بنا پر شخص مذکور کو متہم بفعل مذکور  
نہیں کر سکتے اور ان کو خدمت مسجد سے منع نہیں کر سکتے اور نہ اس کی تشہیر کر سکتے ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ یا ایہا  
الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم (سورہ حجرات)

(۲) یہ رقم حلال ہے ولا بأس ببيع العصیر ممن یعلم انه یتخذہ خمرا ومن اجر بیتا لیتخذ  
فیہ بیت نار او کنسبۃ او بیعة او یباع فیہ الخمر بالسواد فلا بأس بہ ہدایۃ ص ۴۰ ج ۳۔ فقط  
واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ تاسم العلوم ملتان

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے منکر کو قربانی میں شریک کرنا، اگر کسی عورت کے پاس  
ایک ہزار مالیت کے زیورات ہوں لیکن نقد نہ ہو تو اس پر قربانی واجب ہوگی یا نہیں،  
ڈاک خانہ اور بنک کے سود کا کیا حکم ہے، امام کی عدم موجودگی میں اچھا پڑھنے والے طالب علم  
اور غلط پڑھنے والے معمر شخص سے امامت کے لیے کون زیادہ مناسب ہے، اگر بہو پردہ نہ  
کرتی ہو تو سر کو بیٹے اور بہو سے بائیکاٹ ٹھیک ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ



(۱) ایک آدمی حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کو امیر المومنین نہیں مانتا بلکہ وہ کہتا ہے چونکہ سبائی گروہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا تھا اور ان کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ اکثر جلیل القدر صحابہ نے بیعت نہیں کی۔ بلکہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی معیت میں جنگ کی اس لیے وہ امیر المومنین نہیں ہیں۔ کیا یہ صحیح ہے یا غلط اس پر چند دلائل بطور وضاحت مسئلہ بیان فرمادیں۔

(۲) اگر وہ آدمی کسی (دیوبندی اہل سنت والجماعت یا بریلوی) کے ساتھ مل کر قربانی میں گائے کے اندر شریک ہو جائے تو قربانی باقیوں کی صحیح ہو جائے گی یا نہیں۔

(۳) ایک عورت جو کہ زیورات طلائی کی ہزار یا اس سے کم کی مالکہ ہے لیکن نقد اتنے پیسے نہیں رکھتی کہ قربانی خرید سکے اور اس کا خاوند اس کو قربانی لے کر نہیں دیتا۔ کیا اس پر قربانی واجب ہے یا کہ نہیں۔

(۴) جو پیسے بنک یا ڈاک خانہ میں رکھے جاتے ہیں اور وہ اس پر سود دیتے ہیں اگر آدمی ان کو لے کر مسجد کے ساتھ ٹٹی خانہ بنوادے تو جائز ہے یا کہ نہیں یا وہ کسی بہت تنگ دست مسکین کو دے دیے جائیں تو جائز ہے یا کہ نہیں۔

(۵) ایک مسجد کے امام کی غیر موجودگی میں اگر ایک حافظ قرآن نو عمر طالب علم شادی شدہ اور معمولی مسائل نماز کی واقفیت رکھنے والا موجود ہے اور ایک اس کا چچا بھی موجود ہے۔ جو کہ قرآن پاک بھی صحیح نہیں پڑھتا۔ الحمد کو آلف حمڈ اور ایسا کی کاف کو بڑھا کر ایسا کا اور نعبہ کو بھی لمبا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ قانون قرأت سے تو بالکل بے بہرہ ہے لیکن وہ صوفی منش آدمی ہے ذکر کرتا ہے سارا دن قرآن پڑھتا ہے۔ لڑگوں کو تعویذ دیتا اور دم کرتا ہے۔ سن رسیدہ ہے۔ کیا ان دونوں میں سے امام کی جگہ کس کو دی جائے۔ تاکہ وہ نماز پڑھا دے۔

(۶) ایک آدمی نے گھر میں شرعی پردہ شروع کر لیا تو چند رشتہ دار عورتوں نے مل کر اس کی گھر والی کا پردہ ختم کر لیا اور پھر اس طرح وہ بغیر شرعی پردہ کے اپنے چچا کے لڑکے یا ماموں کے لڑکے وغیرہ سے بے پردہ ہو گئی ہے۔ اب اس آدمی کا والد چاہتا ہے کہ میں اپنے بیٹے اور بہو سے بالکل بائیکاٹ کر کے ان کو علیحدہ کر دوں کیا یہ جائز ہے۔ مینو اتو جروا

عبدالمجید و عبدالحمید ساکنان گجر کھڑا ملتان



(۱) یہ شخص اہل سنت والجماعت کے مسلمہ عقیدہ کا مخالف ہے۔

(۲) باقیوں کی قربانی صحیح ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اس شخص کو قربانی میں شریک نہ کیا جائے۔

(۳) اس عورت پر قربانی واجب ہے چاہے کچھ زیورات بیچ کر اس کو قربانی خریدنا پڑے۔

(۴) بنک یا ڈاک خانہ سے سود لینا جائز نہیں۔ اگر لیا ہے تو کسی مسکین کو دے دے لیکن اس میں نیت ثواب نہ کرے۔

(۵) جو شخص مسائل نماز سے واقف اور قرآنہ صحیح پڑھتا ہے وہ امامت کا زیادہ حقدار ہے وہی امامت کرے۔  
(۶) بالکل بائیکاٹ تو درست نہیں البتہ اس کے گناہ کی وجہ سے اگر ان کے ساتھ رشتہ داروں جیسے سلوک نہ کرے تو یہ جائز ہے جیسا کہ ہر مسلمان نماز وتر میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ عہد کرتا ہے۔ ونخلع ونترک من یفجرک کہ ہم علیحدہ رہتے ہیں اور چھوڑتے ہیں ہم اس کو جو تیری نافرمانی کرے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم  
حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۱۳ ذی قعدہ ۱۳۸۹ھ

نابالغہ یا بالغہ باکرہ لڑکی کا مہر باپ وصول کر سکتا ہے، مرد کو سونے کا دانت لگوانا نکاح کے وقت عورت سے پوچھنا ضروری ہے یا اس کے والد سے پوچھنا کافی ہے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ  
(۱) کیا لڑکی کا مہر جو اس کا باپ نکاح سے پہلے لڑکے کے باپ سے دو یا اڑھائی ہزار روپیہ وصول کر لیتا ہے۔ یہی مہر نکاح خواں مہر باندھ سکتا ہے یا کہ لڑکا اس کے علاوہ اور دے۔  
(۲) کیا مرد کو ایک سونے کا دانت لگوانا جائز ہے یا نہ۔  
(۳) کیا نکاح کرتے وقت نکاح والی عورت کو نکاح خواں ضرور پوچھے یا کہ اس کے باپ کی اجازت سے نکاح باندھ دے۔ جبکہ نکاح والی عورت کو زیور وغیرہ بھی پہنائے ہوئے ہوں۔  
معرفت صوفی نور محمد امریکن ہسپتال چو بارہ روڈ لیہ

### ﴿ج﴾

(۱) لڑکی اگر نابالغہ ہو یا بالغہ ہو مگر باکرہ ہو تو ایسی لڑکی کا مہر اس کا باپ وصول کر سکتا ہے۔ لہذا اگر مہر کی رقم لڑکی کے باپ کو پیشگی دی جائے تو نکاح خواں اسی رقم کو مہر باندھ سکتا ہے اور لڑکے کے ذمہ اس کے علاوہ کچھ دینا ضروری نہیں ہے۔ کما فی البحر الرائق ص ۱۱۰ ج ۳ وانما یملک الاب قبض الصداق برضاها دلالة فیبرأ الزوج بالدفع الیه ولہذا لا یملک مع نہیها والجد کالاب کما فی الخانیۃ الخ

(۲) چاندی کا دانت لگوانا تو بالاتفاق جائز ہے اور سونے کے دانت لگوانے میں اختلاف ہے۔ امام اعظم

رحمہ اللہ تعالیٰ اس کو ناجائز کہتے ہیں اور صاحبین رحمہما اللہ اس کو جائز قرار دیتے ہیں۔ لہذا احتیاط اس میں ہے کہ سونے کا دانت نہ لگوایا جائے۔ کما فی الدر المختار مع شرحہ رد المحتار ص ۳۶۱ ج ۶ (ولا یشد سنہ) المتحرک (بذهب بل بفضۃ) وجوزہما محمد (ویتخذ انفامنہ) لان الفضة تنسہ۔ اور امداد الفتاویٰ ص ۳۸ پر ہے اختلاف ہے اس لیے گنجائش ہے مگر اول احتیاط ہے۔ کذا فی الدر المختار۔ (۳) اگر لڑکی نابالغہ ہو تب تو لڑکی سے پوچھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور اگر لڑکی بالغہ ہے تب اس کی رضامندی سے نکاح ہوگا۔ خواہ نکاح سے قبل اس سے پوچھا جائے اور وہ کسی کو اختیار دے دے اور وہ شخص اس کی طرف سے ایجاب و قبول کر لے یا نکاح کے بعد اس سے پوچھا جائے اور نکاح اس کا باپ پڑھادے اور اس کو پتہ چل جانے کے بعد وہ اس نکاح کو منظور کر لے یا خاموشی اختیار کرے تو ان صورتوں میں نکاح ہو جاتا ہے۔ بہر حال اس میں تفصیل ہے۔ جس صورت میں شک گزرے تو مقامی کسی معتمد عالم دین سے دریافت کر لیا کریں یا پھر صورت لکھ کر ہمارے پاس دارالافتاء میں بھیج دیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۲۸ شوال ۱۳۸۷ھ

کسی نمازی اور شریف شخص کا عورتوں کو اغوا کروا کر ان پر زیادتی کروانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص (زید) جو کہ ایک عبادت گزار، متقی اور پرہیزگار ہے اس کی لڑکی جو کہ عاقلہ اور بالغہ ہے نے اپنی آزاد مرضی سے اپنے والدین کی عدم رضامندی کی بنا پر اپنے پسند کے ایک مرد (بکر) سے اپنے چند دیگر ہمراہیوں کے ذریعہ بکر کی پہلی بیوی، اس کی ضعیف والدہ اور اس کی نابالغہ معصوم بچی کو زبردستی جبر و تشدد کے ذریعہ اغوا کر لیا اور انہیں اپنے آدمیوں کی زیر نگرانی حراست میں رکھا۔ دوران حراست مغویان جو کہ محض عورتیں تھیں اور بے بس و مجبور تھیں ان کے ساتھ زید کے چند آدمیوں نے زنا کیا۔ کچھ عرصہ بعد چند شرفاء کی ذاتی کوشش اور مداخلت سے مغویان کو واپس کرایا گیا۔ اس انتقامی کارروائی کے باوجود بھی زید اپنے داماد اور اپنی لڑکی سے لائق ہے اور لڑکی کی والدہ کو بھی اپنی لڑکی سے نہیں ملنے دیا۔ چنانچہ شرعی نقطہ نگاہ سے دریافت طلب امور یہ ہیں۔

(۱) کیا دین و شریعت کی رو سے زید کا جو کہ متقی و عبادت گزار ہے یہ فعل کہ اس نے انتقاماً بکر کی عورتوں کو اغوا کر لیا درست ہے۔



(۲) زید نے غیر محرم مردوں کے ذریعہ مستورات کو جبراً اغوا کر لیا جنہوں نے خود اور زید نے بھی ان کی بے پردگی کی ان پر تشدد کیا اور انہیں باندھ کر گھسیٹ کر کاروں میں ڈالا گیا۔ دین و شریعت کی رو سے زید اور اس کے ہمراہیوں کا یہ فعل درست ہے۔

(۳) زید کی زیر حراست وزیر نگرانی زید کے آدمیوں نے مجبور و بے کس عورتوں کی عصمت دری کی۔ کیا دین و شریعت کی رو سے زید اس گناہ کی ذمہ داری سے بری الذمہ ہے۔

(۴) کیا اس قدر انتقامی کارروائی کے باوجود زید کا اپنی لڑکی اور اپنے داماد سے لا تعلق رہنا اپنی لڑکی کے حقوق کی ادائیگی نہ کرنا اور لڑکی کی والدہ کو اپنی لڑکی سے ملنے نہ دینا کیا زید کا یہ سب طرز عمل دین و شریعت کی رو سے درست ہے۔

اگر دین و شریعت کی رو سے مندرجہ بالا واقعات و حقائق کی روشنی میں زید گناہ کا مرتکب ہوا ہے تو اس کے کفارہ کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟

طفیل احمد عباس ضلع رحیم یار خان

### ﴿ج﴾

زید جوان کبار کا مرتکب ہوا ہے اس کو متقی اور پرہیزگار کہنا جہالت ہے ان کبار کا مرتکب متقی اور پرہیزگار نہیں کہلاتا بلکہ فاسق اور عاصی کہلایا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ بالغہ عاقلہ عورت اپنے نکاح میں خود مختار ہے۔ پس صورتہ مسئلہ میں جس عورت نے اپنی مرضی سے کسی شخص سے نکاح کیا ہے جائز ہے۔ بشرطیکہ یہ نکاح اپنے کفو میں ہو اور اس کے والد کو فسخ نکاح وغیرہ کا اختیار باقی نہیں۔ پس زید کا انتقامی کارروائی کر کے داماد کی بیوی، والدہ اور معصوم بچی کو اغوا کرنا ناجائز اور حرام کا ارتکاب ہے اور اس معاملہ میں زید کے ساتھ امداد کرنا صریح حکم خداوندی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان الآیہ کی خلاف ورزی ہے اور پھر ان کے ساتھ زنا کرنا تو غضب الہی اور قہر خداوندی کو دعوت دینا ہے۔ العیاذ باللہ

لہذا زید اور ان کے ساتھ اس سلسلہ میں اعانت کرنے والے تمام افراد پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں زار و قطار رو کر توبہ تائب ہو جائیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور ہمیشہ کے لیے استغفار کرتے رہیں اور جن لوگوں پر انہوں نے ظلم کیا ہے ان کو راضی کر دیں۔ داماد وغیرہ رشتہ داروں سے حسن سلوک سے پیش آئیں۔ لڑکی اور اس کی والدہ کے درمیان تعلقات ختم نہ کریں اور صلہ رحمی کرتے ہوئے ایک دوسرے سے ملنے دیں۔ لڑکی اور داماد بھی اس مسئلہ کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔ اس بیان میں آپ کے تمام سوالات کا جواب آ گیا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۷ محرم ۱۴۹۰ھ



اگر عورت کی چھاتیوں میں دودھ زیادہ ہو تو کیا بکری کے بچے کو پلا سکتی ہے، زانی مرد و عورت کی اولاد کا آپس میں نکاح کرنا، یہ کیسے ممکن ہے کہ وطی فی الدبر سے حرمت مصاہرت ثابت نہ ہو

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) عورت کے تھنوں میں دودھ زیادہ ہو تو کیا بکری کے بچے کو پلا سکتی ہے۔ نیز بکری کے بچے نے اگر پی لیا تو گوشت پر تو کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

(۲) زانی مرد اور زانیہ عورت کا آپس میں خود تو نکاح جائز ہے کیا ان کی اولاد کا آپس میں جائز ہے۔

(۳) حرمت مصاہرت کے بارے میں فتاویٰ قاضی خان کے اندر ایک طرف تو محض مس المرأة بالشهوة سے حرمت مصاہرة یا محض نظر کرنے سے اس کے فرج کو بھی حرمت مصاہرت ثابت کرنی ہے اور اسی باب (محرمات) میں لکھتے ہیں۔ وكذلك لو لاط امرأة لایحرم علیہ امہا والہا الخ کیا یہ عبارت غلط ہے یا اس میں کوئی فرق ہے۔ بینوا تو جروا

سمیع اللہ قریشی

﴿ج﴾

(۱) عورت کا دودھ بکری کے بچے کو پلانا درست نہیں لیکن اگر پلا لیا تو گوشت میں حرمت نہیں آتی۔

(۲) زانی اور مزنیہ کے اصول و فروع کا آپس میں نکاح جائز ہے۔ ویحل لاصول الزانی و فروعہ

اصول المزنی بہا و فروعہا (شامی ۳۷ ج ۳)

(۳) فتاویٰ قاضی خان کی یہ عبارت بالکل صحیح اور درست ہے اور اس پر فتویٰ ہے کہ وطی المرأة فی الدبر کی صورت میں حرمت مصاہرة ثابت نہیں ہوتی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ حرمت کی علت اصلی وطی جو سبب للولد بنے وہ ہے اور مس بالشهوة بھی چونکہ مفضی الی هذا الوطی ہے اس لیے وہ بھی اس کے قائم مقام ہے اور وطی فی الدبر علت اور سبب ولد نہیں اور وطی فی الدبر کی صورت میں مس بالشهوة بھی مفضی الی وطی مخصوص (فی مقام الحرث) نہ بنا تو مس بھی حرمت کا سبب نہیں بنتا۔ قال فی البحر ولو وطی المرأة فی الدبر فانه لا یثبت حرمة المصاہرة وهو الاصح لانه لبس بمحل الحرث فلا یفزی الی الولد کما فی الذخیرة وسواء کان بصبی او امرأة کما فی غایة البیان وعلیہ الفتویٰ کما فی الوقعات ولانه لو وطیها فافضاها لا تحرم علیہ امہا لعدم تیقن کونه فی الفرج الا اذا حبلت وعلم کونه منه واورد علیہما ان الوطی فی المسئلین حقہ ان یکون سببا للحرمة کالمس بشهوة سبب لها

بل الموجود فيهما أقوى منه. واجيب بان العلة هي الوط السبب للولد وثبوت الحرمة بالمس ليس الا لكونه سببا لهذا الوطى ولم يتحقق فى الصورتين الخ (البحر الرائق ص ٩٩ ج ٣) فقط والله تعالى اعلم

حرره محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۲۵ ذی قعدہ ۱۳۸۹ھ

میلا دکی مجلس میں یہ کہنا کہ ”حضور جلوہ گر ہوئے“ اور تعظیم کے لیے کھڑا ہونا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و ریں مسئلہ کہ سیرت النبی مسمی مولود شریف مروجہ میں کچھ بیان کے بعد خاصا کھڑے ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے ہیں۔ بآواز بلند اور قیام کرنے سے قبل تقریر کے بعد یوں بھی کہتے ہیں کہ جلوہ گر ہو یا سید المرسلین، جلوہ گر ہو امام المرسلین

ان الفاظ میں اگر حاضر و ناظر کا امکان ہے مگر کہنے والے کہتے ہیں کہ ہم ان الفاظ سے حاضر ہونا مقصود نہیں لیتے اور ان الفاظ کے بعد بیٹھنے والے سامعین کو ان الفاظ سے قیام کی طرف اشارہ و حکم کرتے ہیں کہ اٹھو تعظیم احمد کے لیے پھر سب کھڑے ہو جاتے ہیں اور درود بلند آواز سے پڑھتے ہیں۔ ان تینوں الفاظ کے کہنے کے بعد بھی وہ کہتے ہیں کہ ہم ہرگز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر ہونا بیچ محفل میلاد میں کے قائل نہیں تو اس قسم کی میلاد شریف میں ہمارے اکابرین اور علماء سلف کی کیا رائے ہے اور کتاب و سنت کی روشنی میں اس کا کیا حکم ہے۔

بحث و مباحثہ کے بعد علاقہ کے لوگ و علماء کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر سمجھتے نہیں۔ مگر اس قسم کے قیام اور ہمارے درود میں خشوع و خضوع ہوتا ہے۔ اس لیے صرف ہماری خوشی کے لیے اس کو قائم رکھنا چاہیے۔ ہمارے اعتقاد میں درود میں کوئی کیفیت نہیں جس طرح چاہے پڑھ سکتے ہیں۔ کتاب و سنت کی روشنی میں بیان فرما کر جلدی جواب عنایت فرمائیں۔

﴿ح﴾

ذکر ولادت یا سعادت کے وقت قیام کرنا بدعت اور ناروا ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے۔ م۔ م۔ م۔  
احداث فی امرنا هذا ما لیس منہ فہو رد او کما قال یعنی جو شخص دین میں کوئی نئی بات نکالے وہ مردود  
ہے۔ قیام میلاد مروج کا ثبوت چونکہ قرون مشہود لہا بالخیر میں نہیں ملتا ہے لہذا اس کو اچھا سمجھ کر کرنا دین میں زیادتی  
اور بدعت ہے۔ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة و فی  
روایۃ وکل ضلالة فی النار۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۳۲ پر ایک فتویٰ ہے جس پر ہندوستان کے اکابر علماء کے

دستخط ہیں۔ وہ ملاحظہ ہو۔ مجلس مروجہ مولود کہ جس کو سائل نے لکھا ہے بدعت و مکروہ ہے۔ اگرچہ نفس ذکر ولادت فخر عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مندوب ہے مگر بسبب انضمام ان قیود کے یہ مجلس ممنوع ہوگئی کہ قاعدہ فقہ کا ہے کہ مرکب حلال و حرام سے حرام ہو جاتا ہے۔ پس اس ہیئت مجموعہ مجلس مولود میں بکثرت و زائد از ضرورت چراغ جلانا اسراف ہے اور اسراف حرام ہے کہ ان المبذورین کما نوا اخوان الشیاطین الا یہ حکم ناطق قرآن شریف کا ہے۔ علیٰ ہذا مردان خوش الحان کا نظم اشعار پڑھنا موجب ہیجان فتنہ کا ہے اور کراہیت سے خالی نہیں اور قیام بالخصوص اسی ذکر اور اسی محفل میں ہونا بدعت ہے۔ پس حضور ایسی محفل کا سبب ان امور بدعت و مکروہ تحریمہ کے مکروہ تحریمہ اور بدعت ہوگا۔ الخ۔

باقی کسی کیفیت یا خضوع و خشوع پیدا کرنے کی خاطر کسی بدعت و ناروا کام کو جائز نہیں قرار دیا جاسکتا۔ جس سے دین میں زیادتی کا شبہ پیدا ہوتا ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۲۳ شوال ۱۳۸۷ھ

کیا منکوحہ غیر کو پاس بسانے والے سے اچھا تعلق رکھنے والے کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے جو عورت بچوں سمیت میکے بیٹھی ہوئی ہے اس کے نان و نفقہ کا کیا حکم ہے، جس شخص نے اغوا کردہ عورت کی واپسی کے ساتھ اپنی بیوی کو طلاق معلق کر کے پھر واپس کی ہو اب کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) ایک آدمی جس کا نام محمد حیات ولد اصغر خان ہے اور ارکان خمسہ یعنی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، کلمہ طیبہ کو نہیں کرتا اور حرام کام مرتکب یہاں تک ہے کہ تین سال سے ایک عورت نکاح والی مسماۃ امیراں بی بی کو گھر میں بسا رہا ہے اور دو بچے بھی ہو گئے ہیں اور عقائد میں بھی مشرک ہے۔ ایسے آدمی کی کسی حال میں امداد یا کوئی تعلق رکھنا از روئے شریعت کیسا ہے اور جو آدمی ایسے آدمی کے ساتھ تعلق یا امداد کرے اس کے لیے شریعت میں کیا حکم ہے۔ ایسے آدمی کا حق شرع والا نکاح باقی رہتا ہے یا نہیں اور اپنی بیوی کو گھر سے نکال دیا ہے۔

(۲) جنت بی بی دختر اکبر خان تین سال سے اکبر خان یعنی باپ کے گھر میں ہے بمعہ دو لڑکیاں جنت بی بی نان و نفقہ اور سکنی محمد حیات خان ولد اصغر خان کے نکاح میں ہے اس سے یعنی حیات خان سے وصول کر سکتی ہے یا نہیں اور محمد حیات خان ولد اصغر خان کافی مالدار ہے اور جنت بی بی اور دو لڑکیاں کا کم از کم سو روپیہ ماہ وار خرچہ



ہے۔ باپ کے گھر میں اور محمد حیات خان کے گھر میں تو سو روپیہ سے بھی زائد تھا۔ شریعت محمدیہ میں جنت بی بی کے خرچہ کے لیے کیا حکم ہے۔

(۳) زید کی ایک عورت ہے اس کے بعد ایک دوسری عورت اغوا کرتا ہے جس کا نکاح بھی موجود ہے اور اغوا شدہ عورت کو کہتا ہے کہ اگر میں تجھ کو واپس کر دوں تو مجھ پر اپنی عورت طلاق ہے۔ اب اس کو واپس کر دیا اور وہ عورت اغوا شدہ اپنے خاوند کے پاس رہتی اور پھر اغوا کر کے لایا پھر واپس کر دی پھر اغوا کر کے دوبارہ لے آیا۔ اب اس کی طلاق دینے کے تین چار گواہ موجود ہیں۔ کیا اس کی پہلی بیوی کا نکاح شرعاً موجود رہتا ہے۔ مینو تو جروا



(۱) اسلام کے ارکان خمسہ کے تارک کے ساتھ میل جول اور تعلقات سے اجتناب ضروری ہے۔ خصوصاً اگر اس کے عقائد شرکیہ ہوں تو اس کے ساتھ ترک موالات ضروری ہیں ان کے ساتھ تعلق رکھنے سے برے اثرات کا اندیشہ ہے لیکن ان کے ساتھ تعلق رکھنے والے کا نکاح ختم نہیں ہوتا لیکن بہر حال ان کے تعلقات سے اجتناب ضروری ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب بنی اسرائیل معاصی میں واقع ہوئے عالموں نے منع کیا وہ باز نہ آئے۔ پس ان کے پاس بیٹھنے لگے اور ان کے ساتھ کھانے پینے لگے۔ پس ان کے دلوں کا اثر بڑھ گیا پس لعنت کی ان پر زبان داؤد اور عیسیٰ بن مریم سے یہ اس وجہ سے ہوا کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے تجاوز کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ تکیہ لگائے بیٹھے تھے اٹھ بیٹھے فرمایا کبھی تم کو نجات نہ ہوگی جب تک اہل معاصی کو مجبور نہ کرو گے۔ (رواہ الترمذی و ابوداؤد بحوالہ امداد الفتاویٰ)

(۲) بلا رضا خاوند والدین کے گھر پر رہ کر شوہر سے نان و نفقہ نہیں لے سکتی جب تک کہ خاوند کے گھر نہ جائے۔ وان نشزت فلا نفقة لها حتی تعود الی منزلہ (ہدایہ ص ۴۱۸ ج ۲)  
اور اگر شوہر کی طرف سے ظلم کی وجہ سے والدین کے گھر بیٹھی ہے تو اس صورت میں شوہر کے ذمہ نان و نفقہ واجب ہوگا۔ لان المعتبر فی سقوط نفقتها فوات الاحتباس لامن جهة الزوج (رد المحتار ص ۵۷۸ ج ۳)

(۳) یہ طلاق اغوا کردہ عورت کے واپسی سے معلق تھی۔ جب اس نے پہلی عورت کو واپس کر دیا تو اس کی بیوی پر ایک طلاق رجعی واقع ہوگئی جس میں عدت کے اندر قولاً یا فعلاً رجوع کر سکتا ہے۔ عدت کے بعد نکاح جدید بتراضی طرفین بغیر حلالہ جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۲۰ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۹ھ



جب دو شریک بھائیوں میں سے ایک نے وارثوں سے حقوق معاف کروا لیے تو اس مال میں دونوں شریک ہوں گے، کیا بچے کو ناک کے ذریعہ دودھ ڈالنے سے رضاعت ثابت ہو جائے گی کیا ذبح فوق العقدہ کی صورت میں جانور حلال ہوگا

﴿س﴾

ایک شخص مسمی باسم زید فوت ہو گیا۔

(۱) ایک بیوی اور کچھ بیٹیاں اور دو چچا زاد بھائی چھوڑ گیا۔ ان دونوں چچا زاد بھائیوں میں ایک بڑا بمنزلہ وصی کے تھا (میت کی طرف سے یہ شخص وصی نہیں بنایا گیا خود بخود بڑے ہونے کی وجہ سے تصرف کرتا تھا) اور ترکہ میں حوائج کے لیے تصرف کرتا تھا۔ یہ ورثاء سب کے سب بالغ ہیں۔ ان دونوں بھائیوں نے اپنی خصوصی املاک کو جو ترکہ کے علاوہ تھیں وہ ترکہ مشترکہ سے ملا دیا اور خلط ملط کر دیا۔ دونوں بھائیوں نے یہ مشورہ کیا تھا کہ باقی وارثوں سے ترکہ لینے کی معافی لی جائے۔ ایک بھائی گیا اور میت کی زوجہ سے کہا کہ اپنا ترکہ جو تیرے حصہ کا ہے وہ ہم کو معاف کرو اس نے معاف کیا اور بھائی (میت کے ابن العم) نے کچھ مال مخلوط میں اس کو ہدیہ دیا اسی طرح میت کی بیٹیوں میں سے ایک کو حصہ مستحقہ سے کم دے کر بقیہ سے معافی مانگی۔ اس نے معافی دے دی اسی طرح بقایا بیٹیوں کو بھی کچھ دیا اور باقی سے معافی لی۔ اب بڑا بھائی کہتا ہے کہ ہر مال متروک سب میرا ہے میں نے اپنے لیے یہ سب کچھ کیا تھا۔ چھوٹا کہتا ہے کہ سب مال میں میں شریک ہوں جواب مرحمت کریں کہ شریعت مطہرہ میں اس مسئلے کا کیا حل ہے۔

(۲) زید کی دو بیویاں ہیں ایک کا نام زینب ہے اور دوسری کا ہندہ۔ ہندہ کے زید سے دو بیٹے پیدا ہوئے ایک کا نام ہے عمرو اور دوسرے کا نام بکر۔ عمرو کی ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام ہے فاطمہ بکر کے دو بیٹے ہیں ایک کا نام ہے خالد اور دوسرے کا ولید ہر ایک بیٹے کی ماں جدا جدا ہے۔ خالد کو اپنے دادا کی بیوی زینب نے ناک کے ذریعہ سے دودھ ڈال دیا لیکن یہ معلوم نہیں کہ خوف تک پہنچایا نہیں اور ولید کو زینب نے منہ کے ذریعہ دودھ پلایا۔ اب عرض یہ ہے کہ فاطمہ بنت عمرو کے ساتھ ان دو علاتی بھائیوں خالد اور ولید میں سے کسی ایک کے ساتھ نکاح جائز ہے یا نہیں۔

(۳) کسی حلال جانور کے ذبح کرتے وقت چھرا فوق العقدہ چل گیا اور عقدہ نیچے رہ گیا یہ حلال ہوگا یا نہیں

باقی ذبح معمول کے مطابق ہے۔ مینواتو جروا

ضلع جیکب آباد مدرسہ عربیہ قاسم العلوم جیکب آباد بدست عبداللطیف مدرس مدرسہ ہذا

### ﴿ج﴾

(۱) دونوں بھائیوں نے جب مل کر یہ مشورہ کیا کہ دیگر ورثاء سے حصہ معاف کرایا جائے چنانچہ ایک بھائی جب گیا تو یہ بھائی اپنی طرف سے اصیل اور دوسرے بھائی کی طرف سے وکیل ہے اور ورثاء نے اسے جب کہا کہ جو تیرے حصہ میں آئیں وہ ہم آپ کو معاف کرتے ہیں اور انہوں نے معاف کر دیا تو یہ معافی دونوں بھائیوں کے لیے ہوگی اور دونوں اس مال میں برابر کے شریک ہوں گے۔ بڑے بھائی کا اب یہ کہنا کہ یہ سب کچھ میں نے اپنے لیے کیا صحیح نہیں۔

(۲) صورت مسئلہ میں زینب ولید کی رضاعی ماں زید رضاعی باپ عمر رضاعی بھائی اور فاطمہ رضاعی بہتیجی بن گئی اور ولید کے ساتھ فاطمہ کا نکاح حرام ہو گیا۔ ویحرم من الرضاع ما یحرم من النسب اور خالد کو ناک کے ذریعہ دودھ ڈالنے کی صورت میں اگر دودھ جوف تک پہنچا ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے یعنی نکاح حرام ہے۔

(۳) ذبح فوق العقدہ کی حالت میں بھی عروق ثلاثہ منقطع ہو جائیں ذبیحہ حلال ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم  
حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۵ رجب ۱۳۹۰ھ

شادی کے موقع پر ڈھول نقارہ وغیرہ بجانا اور لڑکی والوں کو جبراً گانے وغیرہ سنوانا

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ گانا بجانا شادی وغیرہ کے موقع پر ڈھول نقارہ بجانا اور آج کل جو مزامیر استعمال کیے جاتے ہیں یا بعض مقامات پر عورتوں وغیرہ کا ناچ کرایا جاتا ہے شرعی حیثیت سے اس کا کیا حکم ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کو مجبور کرے کہ شادی کے موقع پر لڑکے والے لڑکی والوں کو کہیں ضرور گانا اور ساز وغیرہ آپ کو سنوائیں گے۔ لڑکی والے اس چیز کو ناپسند کرتے ہیں لڑکے والے مصر ہیں۔ اس کا شرعی حکم کیا ہے۔

عبداللہ ملتان

### ﴿ج﴾

یہ سب امور شرعاً ناجائز اور حرام ہیں۔ قرآن وحدیث اور کتب فقہ میں ان کی حرمت کے دلائل اس کثرت سے ہیں کہ ان کا احصاء مشکل ہے۔ تفسیر روح المعانی میں آیت ومن یشتری لہو الحدیث کے تحت بہت کثرت سے حرمت کی روایات منقول ہیں۔ صحیح بخاری میں ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیکونن من امتی قوم یستحلون الحریر والخمر والمعازف۔

جامع ترمذی میں ہے۔ تکون فی امتی خسف ومسح اذا ظہرت القینات والمعازف وفی التتار خانۃ وان کان السماع غنا فہو حرام باجماع العلماء لان التغنی واستماع الغنا

حرام۔ شامی ص ۳۴۹ ج ۶۔

حدیث پاک میں ہے لاطاعة لمخلوق فی معصیۃ الخالق۔ اس لیے لڑکی والے اس بات کو ہرگز قبول نہ کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

امام احمد نے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم فرمایا مجھ کو میرے پروردگار نے معازف اور مزامیر کے مٹانے کا۔

سوچنے کی بات ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس چیز کے مٹانے کے لیے تشریف لائیں۔ اس کو رونق دینے والے اور اس پر اصرار کرنے والے کے گناہ کا کیا ٹھکانہ ہوگا۔ اس لیے لڑکے والوں کو سمجھایا جائے کہ کامیابی اور فلاح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت میں ہے نہ کہ خلاف شرع احکام میں۔

والجواب صحیح محمد انور شاہ غفر لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۸ صفر ۱۳۹۶ھ

## والدین کے حقوق اولاد پر اور نافرمان اولاد کا حکم

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ میرے چھ لڑکے ہیں اور تین لڑکیاں اور سب میرے نافرمان ہیں۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ ان پر کیا جرم لازم آتا ہے آپ مہربانی فرما کر یہ بتائیں اور یہ بھی لکھ دیں کہ والدین کا اولاد پر کتنا حق ہے اور اگر اولاد فرمانبردار رہے تو اس کے لیے کتنا اجر ہے اور اگر نافرمان رہے تو ان کے لیے کیا حکم ہے۔

﴿ج﴾

شرعاً والدین یعنی ماں باپ کے اولاد پر بہت زیادہ حقوق ہیں۔ اولاد اپنے والدین کی اطاعت جب تک اولاد سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرائیں لازم ہے واجب ہے۔ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں جہاں اپنے ایک ہونے اور بندگی کی دعوت دی ہے وہاں اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ بہتر سلوک کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ حتیٰ کہ والدین کو غصہ و ناراضگی میں زبان سے اف کا لفظ بھی جس سے والدین کو تکلیف ہو نہیں بولنا چاہیے یعنی والدین کو ایذا دینا تو درکنار انہیں خالی ایسا لفظ جس سے انہیں تکلیف ہو زبان پر نہ لائیں اور نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث کثیرہ میں اپنے والدین سے بہتر سلوک اور معاملہ کا فرمایا ہے اور ان کی نافرمانی سے روکا ہے اور جو اولاد نافرمانی کرے باپ یا ماں کی ان کے لیے سخت وعید دنیا و آخرت میں فرمائی ہیں۔ حتیٰ کہ متعدد احادیث میں یہ وارد ہے کہ شب قدر جیسی مبارک رات میں جس میں اللہ تعالیٰ کی مغفرت، بخشش و رحمت بالکل عام ہوتی ہے سوائے چار آدمیوں کے سب امت مسلمہ کی مغفرت اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ان چار قسم کے لوگوں میں ایک شخص



مجرم والدین کی نافرمانی والا ہے جن کی اللہ تعالیٰ اس مبارک مغفرت والی رات میں بھی معافی نہیں فرماتے۔ لہذا صورت مسئلہ میں اس شخص کی اولاد کو اپنے باپ کو راضی کرنا ضروری و فرض ہے تاکہ اس مبارک مہینے میں ان کی مغفرت ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ سکیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۲ رمضان المبارک ۱۴۸۴ھ

خالہ زاد بہن کی لڑکی سے نکاح بلاشبہ درست ہے، چچا زاد بھائی کی بیٹی سے نکاح درست ہے جس مسجد کا متولی ہندو ہو کیا اس میں نماز جائز ہے، ڈاکخانہ میں رکھی ہوئی رقم پر جو منافع ملتے ہیں وہ جائز ہے یا نہیں، پراویڈنٹ فنڈ پر جو اضافی رقم ملتی ہے کیا وہ جائز ہے

### ﴿س﴾

جناب مکرم مفتی صاحب دامت برکاتہم السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد از آداب کے خدمت والا میں التماس کی جاتی ہے کہ ان تحریر کردہ فتوؤں کے اجوبہ بہ توجہ فرما کر جلد از جلد جوابات ارسال فرمادیں۔ نیز مفصل جواب تحریر فرمائیں عین نوازش ہوگی۔

(۱) زینب اور ہندہ بہنیں ہیں جن کے ماں باپ ایک ہیں۔ زینب کی ایک لڑکی ہے جس کا نام رابعہ ہے اور ہندہ کا ایک لڑکا ہے جس کا نام خالد ہے اور رابعہ کی ایک لڑکی ہے جس کا نام زہرہ ہے اور زہرہ کا نکاح خالد سے ہوا ہے۔ نیز رہرہ کا باپ اور خالد کا باپ بھائی بھی ہیں تو ایسا نکاح شریعت کی رو سے جائز ہو گا یا نہ۔ نیز اگر دو بھائی نہیں ہیں تو اس مور۔ یہ نہ کہ کس حالت پر رہے گا۔ تفصیل سے جواب تحریر فرمائیں۔

(۲) خالد اور محمود بھائی ہیں اور خالد کا ایک لڑکا راشد ہے اور راشد کی ایک لڑکی ہے۔ جس کا نام حبیبہ ہے اور محمود کا ایک لڑکا ہے جس کا نام احمد ہے اور راشد اپنی لڑکی سلمیٰ حبیبہ کو اپنے چچا زاد بھائی یعنی احمد کے نکاح میں دیتا ہے کیا صورت مذکورہ میں نکاح درست ہے یا نہیں۔ اس مسئلہ کا شافی جواب عنایت فرمائیں۔

(۳) ایک مسجد مسلمانوں نے بنائی۔ بعد میں غفلت کی بنا پر مسجد کی خدمت مسلمانوں نے چھوڑ دی۔ کوئی ہندو مسجد کی خدمت کرتا ہے یعنی پیش امام کی تنخواہ اور بجلی کا بل اور مسجد کے لیے دریاں وغیرہ اس نے خریدی ہیں اپنی رقم سے۔ اب بعض حضرات فتویٰ دے چکے ہیں کہ اس مسجد میں نماز پڑھنا ناجائز ہے۔ ہر نمازی اپنا مصلیٰ نماز پڑھنے کے لیے لائے اور نیز جنہوں نے اس سے پہلے اس مسجد میں نماز پڑھی ہے۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ کوئی صورت جواز کی ہے یا نہیں نیز کافر کے مال کا مسجد میں لگانا یا لگنا کیا حقیقت رکھتا ہے اگر جواز کی کوئی



صورت نہیں تو جو نمازیں اس میں پڑھی گئیں وہ اپنی نمازیں واپس قضا کریں۔ اطمینان بخش جواب عنایت فرمائیں۔

(۴) زید نے ڈاک خانہ میں مبلغ ایک ہزار روپے رکھے ہیں۔ وہ ڈاک خانہ والے اس کو اس رقم پر سالانہ کچھ دیتے ہیں۔ آیا یہ رقم جو کہ اصل مبلغ سے زائد دیتے ہیں زید کے لیے مال حلال شمار ہوتی یا نہیں اس کا نہایت تفصیل سے جواب تحریر فرمائیں۔

(۴) گورنمنٹ ملازمین کی ماہواری تنخواہ سے کچھ رقم کاٹ لیتی ہیں۔ پھر اس رقم کو جمع کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ گورنمنٹ کے اصول کے مطابق اس کی نوکری پوری ہو جاتی ہے یا وہ مر جاتا ہے۔ تو پھر وہی اصلی رقم اور زائد بھی یعنی ہر سو روپیہ پر کچھ مقرر کر دیتے ہیں۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ وہ زائد رقم جو کہ ان مذکورین کو دی جاتی ہے یہ جائز ہے یا نہ۔ اس کا لینا حلال ہے یا حرام۔ مہربانی فرما کر ان مسائل کا جواب جلد از جلد ارسال فرمادیں۔ عین نوازش ہوگی۔ فقط والسلام

محمد اسماعیل حیدر آباد سندھ

### ﴿ج﴾

(۱) نکاح بلاشبہ جائز ہے۔

(۲) ہندو کا مسجد میں خرچ کرنا اگرچہ فی نفسہ جائز ہے لیکن امور جائزہ خارجی عوارض کی وجہ سے ناجائز ہو جاتے ہیں۔ یہاں مسلمانوں پر ہندوؤں کی منت اور ان کا ممنون احسان ہونا لازم آتا ہے۔ اس لیے جائز نہیں۔

(۳) صریح سود ہے حلال نہیں۔

(۴) اگر اس رقم کو وصول کیا جاتا اور پھر جمع کر کر زائد لیا جاتا تو جائز نہ ہوتا لیکن جب تنخواہ کا حصہ کاٹ کر جمع کر لیا گیا تو زائد لینا ضروری ہے۔ یہ زائد انعام گورنمنٹ کی طرف سے ہے۔ اس کی مملوک رقم کا سود نہیں ہے۔ اس لیے کہ قبل القبض وہ رقم اس کی ملکیت میں داخل نہیں ہوتی۔ لہذا زائد لینا درست ہے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۴ رجب ۱۳۸۱ھ

نابالغ عیسائی لڑکے کی والدہ جب مسلمان ہو گئی تو لڑکا مسلمان سمجھا جائے گا

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت پہلے عیسائی تھی۔ پھر وہ مسلمان ہوئی۔ جب مسلمان

ہوئی اس وقت اس کا لڑکا دو سال کا تھا۔ وہ بھی ساتھ لے آئی۔ اب اس کا عیسائی باپ کہتا ہے کہ لڑکا مجھے واپس کرو کیا یہ لڑکا عیسائی باپ کو واپس کر دیا جائے یا نہ۔ شرعاً کیا حکم ہے۔

غلام قادر طالب العلم چک نمبر ۵۴۰

### ﴿ج﴾

نابالغ لڑکا اگر اس کے والدین میں سے ایک مسلمان اور ایک غیر مسلم ہے تو اس کو مسلمان قرار دیا جائے گا۔ چونکہ اس لڑکے کی والدہ مسلمان ہو چکی ہے۔ اس لیے یہ لڑکا مسلمان ہے۔ عیسائی والد کے حوالہ نہیں کیا جا سکتا کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی سرپرستی اور تربیت کی وجہ سے وہ پھر عیسائی نہ ہو جائے اس لیے اس لڑکے کو اس کی والدہ کی پرورش میں ہی رکھا جائے یا حکومت اس کا اور کوئی انتظام کر دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۰ ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ

یہ جو مشہور ہے کہ جو بچہ ماں کا دودھ پیتا ہو اس کا جھوٹا باپ نہیں کھا سکتا کیا یہ درست ہے اور جو بچہ ماں کا دودھ پیتا ہو کیا اس کا منہ چومنا باپ کے لیے ناجائز ہے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ جو بچہ اپنی والدہ کا دودھ پیتا ہو وہ (یعنی بچہ) اگر کوئی چیز کھائے یا پیے تو اس کا جھوٹا اس کا والد نہ کھائے اور نہ پیے اس کی والدہ کھاپی سکتی ہے۔ جو بچہ دودھ پیتا ہو تو مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ اس کا منہ اس کا والد نہیں چوم سکتا کیا ان دونوں مسئلوں کی کوئی اصل ہے۔

صوفی محمد صادق ٹریک فروش جھنگ صدر

### ﴿ج﴾

ان دونوں مسائل کی کوئی اصل نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔

والجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۲۵ ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ

لڑکی کے والدین نے داماد سے جو روپے لیے وہ رشوت ہے واپس کرنا ضروری ہے

﴿س﴾

مودبانہ گزارش ہے کہ ایک آدمی نے شادی کی اور شادی کرتے وقت لڑکی والوں کو مبلغ سات سو روپے دیے اور یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ اس کو جب لڑکی پیدا ہوگئی تو وہ بھی ان کو دے گا۔ چونکہ سندھ میں یہ رواج بھی ہے کچھ عرصہ کے بعد جب اس کی لڑکی پیدا ہوئی اور سات آٹھ مہینوں کی ہوگئی تو اس نے اپنے خسر سے کہا کہ یہ لڑکی ہے اور کسی کے نام کرلو (منگنی سے پہلے لڑکی کسی لڑکے کے نام کر دی جاتی ہے اور وہ لڑکی اگر مر بھی جائے تو دینے والے کا قرضہ ادا ہو گیا) سو اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد وہ لڑکی فوت ہوگئی اور دوسری لڑکی پیدا ہوئی اور وہ لڑکی تو انہیں دینے کو تیار ہے لیکن اس کا یہ سوال ہے کہ جو پیسے اس سے لیے گئے تھے وہ ان سے واپس لے سکتا ہے یا نہیں۔ برائے نوازش تحریر فرمائیں کہ وہ پیسے ان سے واپس لے سکتا ہے یا نہیں۔

عبدالغفور ضلع جیکب آباد

﴿ج﴾

لڑکی کے والدین کو شوہر سے یا شوہر کے والدین سے کچھ روپیہ لینا رد مختار میں رشوت اور حرام لکھا ہے۔ پس اس روپیہ کو واپس کرنا ضروری ہے اور اس شخص کے لیے لینا جائز ہے۔ ومن السحت ما يأخذ الصهر من الختن بسبب بنته بطيب نفسه حتى لو كان بطلبه يرجع الختن به (مجتبى) الدر المختار مع شرحہ رد المحتار حظر و اباحت ص ۴۲۲ ج ۶ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۹ شوال ۱۳۸۹ھ

جو اپنے مال کا دفاع کرتا ہو امرے گا وہ شہید ہے، کیا قرآن کریم غلط پڑھنے والوں کی نماز ہو سکتی ہے ضد کوڈ واد پڑھنا، ایک مسجد سے غیر ضروری قرآن کریم اٹھا کر دوسری مسجد میں رکھنا، جو عورت شوہر کے کہنے پر پردہ نہ کرے اس کے لیے کیا حکم ہے، شوہر قرآن پڑھانا چاہتا ہو اور بیوی انکار کرے تو کیا حکم ہے

﴿س﴾

مہربانی فرما کر ان سوالات کا جواب عنایت فرمادیں۔

(۱) اگر کسی راہزن نے مال کو لوٹا اور مالک سے طاقت میں زیادہ تھا۔ کیا مالک کو اس کے ساتھ جھگڑنے کا

حکم ہے یا نہیں۔ اگر مالک نے جنگ کی اور مر گیا کیا شہادت کا درجہ ہے یا نہیں۔ اگر مالک نے چور کو قتل کیا تو مالک پر گناہ ہے یا نہیں۔

(۲) بہت سے لوگ جو قرآن پاک کے پڑھنے سے ناواقف اور جاہل ہیں۔ حتیٰ کہ الحمد شریف، سورتوں اور التحیات کو ایسے غلط پڑھتے ہیں جو کہ الفاظوں کو بدلتے ہیں۔ کیا ان کی نماز صحیح ہوگی یا نہ۔

(۳) بعض سندھ کا امام بجائے لفظ ض یعنی لفظ ض ذوا د پڑھتے ہیں۔ کیا ان کی اپنی نماز صحیح ہوگی یا نہیں اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں۔

(۴) کسی مسجد میں بہت سے قرآن پاک وقف کا موجود ہے اور پڑھنے والے بہت تھوڑے ہیں۔ اب اس مسجد سے کچھ قرآن مجید اٹھا کر دوسری مسجد میں رکھنا جس میں قرآن مجید نہیں ہیں اور خالص پڑھنے کے لیے رکھنا۔ کیونکہ وہاں پڑھنے والے موجود ہیں۔ مثلاً طلباء دین وغیرہ۔ بہر حال اس دوسری مسجد میں جتنی ضرورت ہے اتنی پہلی میں نہیں۔ تو بقدر ضرورت وقف والا قرآن مجید دوسری مسجد میں نقل کیا جائے۔

(۵) اگر خاوند نے اپنی عورت کو کہا کہ تو پردہ نشیں ہو جا۔ جب باہر نکلتی ہے تو پردہ کے ساتھ نکل جا اور عورت نے کہا کہ میں پردہ نشینی نہیں کروں گی۔ کیا شریعت میں اس کے لیے کوئی سزا یا طلاق کا حکم ہے یا نہیں۔

(۶) خاوند نے اپنی عورت کو کہا کہ میں تجھے تعلیم قرآن پاک دیتا ہوں تو قرآن پڑھ عورت نے انکار کیا کہ میں تعلیم نہیں لوں گی کیا شریعت میں کوئی سزا ہے یا طلاق کا حکم۔

### ﴿ج﴾

(۱) راہزن کے ساتھ مالک مال کو لڑنے کی شرعاً اجازت ہے اگر مالک مارا گیا تو شہید ہوگا۔ راہزن مارا گیا تو مالک پر گناہ نہیں ہے۔

(۲) ان کی نماز کی تحقیق کی آپ کو کیا ضرورت ہے۔

(۳) ہر سنی ملا کے پیچھے نماز جائز ہے۔

(۴) جائز نہیں۔

(۵) مرد کو حق ہے کہ اسے سزا دے مگر پہلے نصیحت زبانی کرے۔ پھر سونے میں علیحدگی کرے۔ آخر میں ضرب (غیر مبرح) یعنی وہ ضرب جس سے ہڈی پسلی نہ ٹوٹے اجازت ہے اور حکمت و دانائی کا طریق اختیار کرے۔ جب بالکل نباہ نہ ہو سکے تو طلاق دینے کی بھی اجازت ہے۔ طلاق دینے سے پہلے کسی عالم دین سے طلاق سنت کا طریقہ سیکھ لے۔

(۶) طلاق کا حکم نہیں ہے۔ نصیحت کرتا رہے۔ واللہ اعلم



اگر بھائی نکاح نہ کرتا ہو تو عورت بغیر اجازت کے موزوں جگہ پر نکاح کر سکتی ہے  
جھوٹی گواہی دینا اور حسد کرنا حرام ہے، ایسا سیاسی تعاون جس میں دینی مضرت ہو جائز نہیں ہے  
کسی کا مال دھوکہ سے لینا اور غضب کرنا جائز نہیں ہے، رفاہ عام کے لیے نلکا مسجد میں لگوانا جائز ہے  
جاہل غسال کی امامت، جس عورت کے بہنوئی سے ناجائز تعلقات ہوں اس سے سلوک کا حکم  
چوری کا مال خریدنا اور تمام مال کو راہ خدا میں خرچنے کی وصیت کرنا

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) اس شخص کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے جس کی ہمشیرہ، بیوہ، حاجی اور زمیندار (مالک) ہو اور طلب شادی  
رکھتی ہو۔ عمر ۴۵ سال (تقریباً) صحت مند ہو اور لوگوں سے بھی اظہار خواہش کر چکی ہو لیکن لالچ ملکیت سے  
بھائی اس کی منشا کے متفق نہ ہوں جبکہ وہ پابند نمازی، حاجی خطیب جمعہ ہوں۔

(۲) ممبر ہو، جھوٹی گواہی، مقابلہ، حسد رکھتا ہو۔

(۳) عموماً غیر اعتقادی اتفاق و امداد سیاسی رکھتا ہو اور دنیاوی طمع کا بندہ ہو۔

(۴) اپنے اقرباء سے زائد مفاد بوجہ لیٹری لینا چاہتا ہو یا ان کے مال دھوکہ سے غضب کرنا یا دوسروں سے  
غصب کرنا پسند کرتا ہو۔

(۵) وراثی جائیداد منقولہ میں نلکا وغیرہ شارع عام کے لیے فیض و سہولت محلّہ داری ہو، کو مسجد میں لگوانا بہ  
قیمت اٹھا کر بسلسلہ سازش جائز ہے یا نہ۔ ممبریں بیچ کر لگوانے والے غیر وراثی لوگ ہیں ان کا واسطہ کوئی نہیں  
ہے۔ صرف گھر کے پاس ہیں۔ لگانے والا پہلے مسجد پر رقم کثیر خرچ کر چکا تھا یہ نلکا محض فیض عام کے لیے لگوا یا۔  
جماعت کو نلکا دینے سے انکار کر دیا تھا۔

(۶) ایک آدمی شرعی مسائل سے نا بلد ہو۔ مردے کو غسل دیتا ہو کیا اس کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے۔ قرآن  
مجید بھی صحیح نہ پڑھ سکتا ہو۔ ایک حافظ قرآن ہوا اٹھارہ سال عمر ہو ہر وقت عورتوں کے ساتھ رہتا ہو۔ کیا اس کے  
پیچھے نماز جائز ہے جبکہ دونوں خود نماز کے پابند نہ ہوں۔

(۷) جس عورت کے اپنے سکے بہنوئی سے ناجائز تعلقات ہوں اس سے برتاؤ جائز ہے یا نہ۔

(۸) گورنمنٹ نے نکاح کیا لڑکی والا کا نکاح جبکہ وہ نیک آدمی ہے ٹھیک ہے یا نہ۔ جبکہ لڑکے والا چور اور  
بد معاش آدمی ہے یا وہ کہتا ہے کہ لڑکی والے کا کھانا حرام ہے اور لڑکی والا کہتا ہے لڑکے والے کا کھانا حرام ہے۔

(۹) ہمارا والد قریب الموت تھا۔ اس نے اپنے سرمایہ میں سے ایک نکا برائے پانی خرید کرنے اور اپنے محلہ میں کسی رشتہ دار کے گھر لگانے کی وصیت کی۔ اس کی وصیت پر عمل کیا گیا خدا کا کرنا تھا کہ ہمارا والد فوت ہو گیا کچھ دن کے بعد جھگڑا ہو گیا اور جس کے گھر نکا لگایا تھا اس نے اہل محلہ کو پانی بھرنے سے بند کر دیا۔ ہمیں یعنی ان کے لڑکوں کو بھی پانی بھرنے سے منع کر دیا۔ نکا کوتالا لگا رہا اس نے اپنی ملکیت سمجھ لیا۔ اس کے بعد فیصلہ ہوا کہ نکا ایسی جگہ لگایا جائے جو شارع عام ہو۔ ہم نے نکا شارع عام پر لگانا چاہا مگر ہمارے مخالف زبردستی اٹھا کر مسجد میں لے گئے اور وہاں نصب کر دیا۔ کیا وہاں نکا کا نصب کر دینا جائز ہے۔ جبکہ وصیت کرنے والے کی وصیت یہ نہیں تھی۔ جب نکا ہم شارع پر لگا رہے تھے تو مخالف پارٹی نلکے کی مشین زبردستی سے لے گئے اور مسجد میں جا کر مبلغ چالیس روپے میں فروخت کر دی۔ جبکہ خرید کرنے والوں کو تمام حالات مندرجہ بالا معلوم تھے اور رقم خود لے لی۔ کیا اس صورت میں یہ نکا وہاں لگانا جائز ہے۔ خرید کرنے والے بھی ہمارے مخالف تھے اور انہیں تمام حالات معلوم تھے۔ ہمارے والد نے خود فوت ہونے سے پہلے مبلغ چار صد روپے مسجد میں دیے پھر اپنے محلہ میں نکا لگانے کا ارادہ کیا تھا۔ اہل مسجد اس کے پاس گئے تھے کہ یہ نکا آپ محلہ کے بجائے مسجد میں دے دو۔ ہمارے والد مسمی اللہ دتہ نے انکار کر دیا تھا۔ کیونکہ میں چار صد روپے مسجد میں دے چکا ہوں۔ یہ نکا میں اپنے محلہ میں لگانے کی وصیت کرتا ہوں تاکہ تمام محلے والے اور میرے لڑکے بھی فائدہ اٹھائیں۔ ہمارے والد نے اپنے بڑے لڑکے مسمی خدا بخش کو وصیت کی تھی کہ اس نکا کی دیکھ بھال تمہارے ذمہ ہے۔ خدا بخش باہر گیا ہوا تھا۔ واپس آنے پر اپنے والد سے پوچھا کہ یہ نکا یہاں کیوں لگایا گیا ہے۔ اس کے والد نے جواب دیا تھا کہ ہماری گلی تنگ ہے۔ رب نواز خان ساکن شلہانی میرے لڑکوں کو تنگ کرے گا اس لیے یہ مکان جہاں نکا لگایا گیا ہے باہر ہے اور فالتو پانی باہر کھلی جگہ میں چلا جائے گا۔

(۱۰) ایک آدمی مرنے سے پہلے وصیت کرتا ہے کہ میری تمام چیزیں راہ خدا میں دے دیں۔ اگر ان کے بچے غریب ہوں تو کیا وہ خود کھا سکتے ہیں۔

محلہ ریلوے اسٹیشن بھکر بشیر احمد راجپوت ہوٹل



(۱) یہ عورت بھائی کی مرضی حاصل کر کے نکاح کرے تو بہتر ہے ورنہ بغیر اجازت حاصل کیے موزوں جگہ نکاح کر لے۔

(۲) جھوٹی گواہی دینا اور حسد کرنا حرام ہیں۔ ان عادات والے کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔

(۳) اگر اس میں دینی مضرتیں واضح طور پر ہوں تو پھر سیاسی امداد کرنا ناجائز ہے اور اس کی امامت میں کراہت ہے۔

(۴) غیر کا مال غصب کرنا اور دھوکہ دینا حرام ہیں۔

(۵) ناجائز ہے۔

(۶) ان صفات کے حامل امام کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔

(۷) ایسی عورت کو حسب طاقت ہاتھ یا زبان سے ان ناجائز حرکات سے روکے۔ رک جائے اور توبہ کر لے تو بہتر ہے ورنہ اس کے ساتھ تعلقات اور برتاؤ منقطع کر دے۔

(۸) اس واقعہ کی شرعی نکتہ نگاہ سے تحقیق کی جائے اور جو باطل پر ہوا سے سمجھایا جائے ورنہ تعلقات منقطع کر دے جائیں۔

(۹) واقف یا موسیٰ کی شرط کے خلاف کرنا جائز نہیں ہے۔ نکاح متولی جو موسمی خدا بخش ہے کی مرضی کے مطابق شارع عام پر لگایا جائے جو متولی کی مرضی کے عین مطابق ہے۔

(۱۰) وصیت اگر کل مال کی کر چکا ہے تو ایسی صورت میں تجہیز و تکفین اور ادائے دیون کے بعد بقایا مال کے ایک تہائی کو فی سبیل اللہ فقراء میں تقسیم کرنا ہوگا اور اس کی غریب اولاد اس میں سے کچھ نہیں لے سکتی۔ ہاں باقی دو تہائی مال وہ آپس میں شریعت کے مطابق تقسیم کریں گے۔ کیونکہ کل مال کی وصیت بغیر رضا مندی ورثہ کے نافذ نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۱۲ شوال ۱۳۸۴ھ

تاش اگر بغیر کسی شرط کے کھیلی جائے تو پھر بھی مکروہ تحریمی ہے

پکی قبریں ناجائز ہونے کی کیا دلیل ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) تاش کھیلنا جائز ہے یا نہیں اگر ناجائز ہے تو کون سی کتاب حدیث میں ممانعت فرمائی گئی ہے۔ بحوالہ صفحہ تحریر کریں۔

(۲) قبروں کے اوپر سیمنٹ ڈالنا اور پکی قبریں بنانا جائز ہے یا نہیں۔ اگر ناجائز ہے تو کون سی کتاب

حدیث میں ممانعت فرمائی گئی ہے۔

صوفی منشاء احمد

﴿ج﴾

(۱) تاش کے ساتھ اگر جو کھیلایا جائے تو اس کی حرمت قرآن پاک سے ثابت ہے اور اگر بدون جو کے

کھیلایا جائے تو بھی بوجہ لہو و لعب ہونے کے مکروہ تحریمی ہے۔ کما فی العالمگیریۃ ص ۳۵۲ ج ۵ ویکرہ

اللعب بالشطرنج والنرد و ثلاثة عشر و اربعة عشر و كل لهو ماسوى الشطرنج حرام بالاجماع واما الشطرنج فاللعب به حرام عندنا الخ و جاء فى الحديث لهو المؤمن باطل الا فى ثلث آه۔ (مشکوٰۃ)

(۲) ناجائز ہے۔ مشکوٰۃ شریف ص ۱۳۸ پر حدیث میں اس سے نبی آئی ہے۔ وعن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يخصص القبر وان يبنى عليه وان يقعد عليه رواه مسلم۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۳ ذوالقعدہ ۱۳۸۷ھ

کھڑے ہو کر کھانا کھانا کیوں ناجائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ کھڑے ہو کر کھانا کیسا ہے۔ اگر گناہ ہے تو کیوں۔ کیا قرآن و حدیث میں اس کی ممانعت ہے اور کھڑے ہو کر کھانے میں کیا چیز مانع ہے۔

محمد ادریس لوہار کیٹ لاہور

﴿ج﴾

وفى الصحيح المسلم. عن قتاده عن انس عن النبی صلى الله عليه وسلم انه نهى ان يشرب قائماً قال قتاده فقلنا فالاكل فقال ذاك اشروا خبث۔ روایت بالا سے معلوم ہوا کہ کھڑے ہو کر کھانا مکروہ ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لنا نب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۱۷ صفر ۱۳۹۶ھ

کیا کسی جماعت کے غریب ورکر کو جماعت کے فنڈ سے خرچہ دیا جاسکتا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جماعت کا کوئی امیر یا ناظم غریب ہو تو وہ مقامی جمعیت کے فنڈ کے خرچہ سے جماعت کا کام کر سکتا ہے یا نہ۔

﴿ج﴾

اگر معطیین نے تبلیغ کی غرض سے دیے ہوں اور جماعت کے ذمہ دار حضرات کی طرف سے اجازت ہو تو



اس فنڈ سے جماعت کا کام کرنا درست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۲۵ ذوالحجہ ۱۳۸۸ھ

جس ملک میں مسلمانوں کے ساتھ غیر مسلم آباد ہوں کیا وہاں اسلامی قوانین نافذ ہو سکتے ہیں؟  
اسلامی ملک میں غیر مسلموں کو کلیدی عہدوں پر مقرر نہ کیا جائے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) اسلامی قوانین کی جائے نفاذ کیا ہے۔

(۲) کیا کسی خطہء زمیں پر جس میں مسلمانوں کے ساتھ غیر مسلم بھی آباد ہوں اسلامی قوانین کا نفاذ ہو سکتا ہے۔

(۳) جس ملک میں غیر مسلم معاہدہ کا درجہ رکھتے ہوں ملکی معاملات میں کیا ان کا درجہ کم تر ہوگا۔ جواب

عنایت فرماویں۔

بہ مقام خامن جٹا پور ڈاک خانہ تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان عبد المجید صاحب

﴿ج﴾

(۱) حکومت الہیہ کے قیام کے لیے کوئی جگہ کوئی ملک مخصوص نہیں ہے۔ تمام روئے زمین پر اسلامی قوانین

نافذ کیے جاسکتے ہیں۔ اللہ جل مجدہ کا ارشاد ہے۔ ان الدین عند اللہ الاسلام (۳-۱۹) ومن یتغ غیر

الاسلام دینا فلن یقبل منه وهو فی الآخرة من الخاسرین (۳-۸۵)۔ وقتلوہم حتی لا تكون

فتنة ویكون الدین لله (۲-۱۹۳)۔

(۲) ہاں ہو سکتا ہے ارشاد باری ہے کہ قاتلوا الذین لا یؤمنون باللہ ولا بالیوم الآخر

ولا یحرمون ما حرم اللہ ورسولہ ولا یدینون دین الحق من الذین او توا الکتب حتی یعطوا

الجزیة عن یدوہم صاعرون (۹-۲۹)۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس ملک میں مسلمانوں کے ساتھ غیر

مسلم قومیں آباد ہوں وہاں اسلامی قوانین کا نفاذ ضروری ہے۔ غیر مسلم قومیں جزیہ ادا کریں گے۔ ان کا خون اور

مال بھی مسلمانوں جیسا محفوظ ہوگا۔

(۳) ہاں بعض معاملات میں کم تر ہوگا۔ ان کو حکومت کی کلیدی آسامیوں پر تعینات نہیں کیا جائے گا۔

قضاء اور افتاء کا کام ان کے سپرد نہیں کیا جائے گا۔ وغیر ذالک معاملات کے اندر وہ ہمارے اسلامی قوانین کے

پابند ہوں گے۔ مثلاً خرید و فروخت، اجارہ وغیرہ اور عبادات کے اندر ان کو شریعت حقہ کے مطابق ادائیگی پر مجبور

نہیں کیا جائے گا۔ وہ اس میں آزاد ہیں گے اس کی تفصیل کتب فقہ میں موجود ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

اگر کوئی مدرس بڑھاپے کی وجہ سے سبق برائے نام پڑھاتا اور تنخواہ لیتا ہو کیا یہ جائز ہے، قربانی کا گوشت یا سری وغیرہ تمام شریکوں کی اجازت سے غریب کو دینا جائز ہے، صدقہ فطر کچا سیر پہ کتنا وزن آتا ہے، بیس مثقال سے کتنا وزن بنتا ہے، گانا بجانے سے منع کرنے کے لیے جرمانہ بالمال کرنا، قومی فیصلہ کے خلاف کرتے ہوئے مہر زیادہ دینے والے کو جرمانہ کرنا، حکومت سے قتل مقاتلہ پر عوض طلب کرنا، جو علماء خلاف شرع کاموں میں حکومت کے لیے آلہ کار بنے ہوں ان کی تنخواہ جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) اگر ایک مدرس تدریس سے بے طاقت اور بوڑھا ہو جائے اور بالکل سبق نہیں پڑھا سکتا یا ایک دو گھنٹے اس وجہ سے تدریس کرتے ہیں کہ مدرس کی تنخواہ سے محروم نہ ہو جاؤں تو اس مدرس کو پنشن کے طور پر تنخواہ دینا جائز ہے یا نہ یا اس کو گھنٹے کے مطابق تنخواہ دی جائے گی۔

(۲) اگر قربانی کی سری یا گوشت تمام شرکاء کی اجازت پر غریب و فقیر کو دیا جائے جائز ہے یا نہ۔

(۳) صدقہ الفطر کچھ سیر پر کتنا وزن آتا ہے۔

(۴) سونے کے بیس مثقال کا وزن کتنا ہے۔

(۵) ریڈیو بجانے اور دیگر نغمے تماشے سے منع کرنے کے لیے قوم کے اتفاق پر تعزیر بالمال جائز ہے یا نہ۔

(۶) عورتوں کے مہر کے لیے ایک خاص حد مقرر کرنا مثلاً ایک ہزار قومی اتفاق پر جائز ہے یا نہ اگر کسی نے

اس سے زیادہ مہر اپنی بیٹی یا بہن کا لے لیا تو اس پر تعزیر بالمال اپنی قوم کو لینا جائز ہے یا نہ۔

(۷) حکومت سے قتل مقاتلہ پر مطالبہ شریعت کی رو سے جائز ہے یا نہ۔

(۸) حکومت موجودہ نے ہمارے وطن کے علماء کی تنخواہ مقرر کی ہے جو حکومت کی مخالفت نہیں کریں گے۔

جو آج کل بعض میں مخالف شریعت احکاموں پر دستخط کرتے ہیں یہ تنخواہ جائز ہے یا نہ۔

ٹوپچی ایجنسی شمالی وزیرستان میر علی

﴿ج﴾

(۱) مدرس کو پنشن کے طور پر تنخواہ دینا جائز نہیں۔ گھنٹوں کے حساب سے جتنی تنخواہ پر مدرس سے فیصلہ ہو

جائے اتنی تنخواہ دینا ہوگا۔

(۲) جائز ہے۔

(۳) صدقہ فطر میں اگر گندم یا گندم کا آٹا یا گندم کے ستودے تو اسی (۸۰) تولے کے سیر یعنی انگریزی تول سے آدھی چھٹانک اور پونے دو سیر بلکہ احتیاط کے لیے پورے دو سیر یا کچھ اور زیادہ دے دینا چاہیے کیونکہ زیادہ ہونے میں کچھ حرج نہیں ہے بلکہ بہتر ہے اور اگر جو یا جو کا آٹا دیوے تو اس کا دو گنا دینا چاہیے اور سو روپے کے سیر کے حساب سے ۲۲ چھٹانک  $\frac{۴}{۵}$  تولہ یعنی ۲۳ چھٹانک کے قریب پس پورا ۲۳ چھٹانک دے دے۔

(۴) ساڑھے سات  $\frac{۱}{۴}$  تولہ

(۵) ریڈیو اور دیگر تماشے وغیرہ حرام ہیں اور ان کا روکنا ضروری ہے لیکن تعزیر بالمال حنفیہ کے نزدیک جائز نہیں۔ کما فی الدر المختار لا بأخذ مال فی المذهب الی قوله فی المجتبیٰ انہ کان فی بدء الاسلام ثم فسخ ص ۶۱ ج ۴ الخ اور حدیث لا یحل مال امرأ مسلم الا بطیب نفس منہ اس کی مؤید بھی ہے۔ اس لیے تعزیر بالمال کے بجائے اور طریقوں سے منع کرنے کی کوشش کی جائے البتہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک تعزیر بالمال جائز ہے۔ اگر دوسرا طریقہ مؤثر نہ ہو تو آخری درجہ میں اس پر عمل کیا جا سکتا ہے۔

(۶) عورتوں کے لیے کم مقدار مہر شرعاً دس درہم ہے اور زیادہ کی شرعاً کوئی تحدید نہیں۔ البتہ اتنا مہر رکھنا چاہیے جتنا کہ خاوند ادا کر سکے اور اس پر قومی اتفاق جائز ہے۔ باقی تعزیر یہاں بھی جائز نہیں۔ عند ابی حنیفہ رحمہ اللہ البتہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تعزیر بالمال جائز ہے۔

(۷) جائز ہے۔ بعض صورتوں میں اور بعض میں نہیں۔ سب احوال برابر نہیں ہوتے۔ تفصیل کی گنجائش نہیں۔

(۸) تنخواہ کی خاطر خلاف شرع امور پر دستخط کرنا سخت گناہ ہے اور اس قسم کی تنخواہ لینا درست نہیں۔ فقط

واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۸ھ

جس گھڑی کے ڈائل میں جاندار کی تصویر ہو اس کا کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ یہاں ایک گھڑی جس کا نام Drienim ہے اور کافی شہرت سے استعمال ہو رہی ہے اس کے ڈائل پر شیر کی تصویر کمپنی سے لگی ہوئی ہے۔ تصویر بہت بڑی نہیں مگر ہر ایک پہچانتا ہے

کہ یہ شیر کی تصویر ہے۔ اگر یہ گھڑی ہاتھ پر ہو تو نماز پڑھ سکتے ہیں یا کہ نہیں۔ اگر نماز ہو جاتی ہے تو اس میں کراہت ہے یا کہ نہیں۔

عبدالقدوس میڈیکل ٹریننگ سکول

﴿ج﴾

تصویر کھنچوانا اور تصویر والی چیز پاس رکھنا جائز نہیں۔ اس لیے اس گھڑی سے شیر کی تصویر مٹا کر ہاتھ پر باندھنا چاہیے۔ نماز اس میں درست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۲۳ صفر ۱۴۹۶ھ

عدت جلدی گزارنے کی غرض سے مطلقہ کا اسقاط حمل کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک آدمی اپنی بیوی کو تین طلاق دیتا ہے اور بوقت طلاق عورت حاملہ ہے۔ اگر عدت جلدی گزارنے کی غرض سے اس کا حمل گرایا جائے وہ حمل ڈیڑھ ماہ کا ہو یا دو ماہ کا ہو یا تین ماہ کا۔ کیا یہ جائز ہے یا نہیں۔ جبکہ خاوند بھی حمل گرانے پر راضی ہو اور اس کے بعد یعنی اسقاط حمل سے اس کی عدت بھی ختم ہو جاتی ہے یا نہ اور اسقاط حمل کے بعد دوسرے آدمی سے نکاح کر سکتی ہے یا نہ۔

عبدالحمید متعلم مدرسہ قاسم العلوم ملتان

﴿ج﴾

روح پڑنے سے قبل بوقت عذر اسقاط کو فقہاء نے مباح قرار دیا ہے۔ شامی ص ۶۷ ج ۳ میں ہے قال فی النہر بقی ہل یباح الاسقاط بعد الحمل نعم یباح ما لم یتخلق منہ شیء ولن یکون ذلک الا بعد مائة وعشرين یوماً۔ اور حمل کو چار ماہ میں روح پڑ جاتی ہے۔ لہذا تین ماہ کا حمل اگر گرایا جائے اور خاوند کی بھی اجازت ہو تو مندرجہ بالا جزئیہ کے تحت جائز ہوگا۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

مردوں کے لیے چاندی کے سوا پیتل، تانبا، لوہے کا چھلہ وغیرہ استعمال کرنا جائز نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ہیلتھی رنگ کا رنگ حلقہ، چھلہ بطور علاج پہننا جائز ہے یا نہیں



اخبار کو ہستان، مشرق میں اس کے متعلق اشتہار آتا رہتا ہے اور اس کے بہت فوائد بیان کیے جاتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ اس کے پہننے سے بہت سی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ ان فوائد میں سے ایک یہ بھی لکھا ہے کہ لمبی صحت مند زندگی کے لیے ہیلتھی رنگ استعمال کریں اور یہ لوہے کا بنا ہوا ہے جس میں ایٹمی اور مقناطیسی قوت رکھی ہوئی ہے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں بالتفصیل بیان کیا جائے۔ کیونکہ بعض اسے جائز اور بعض ناجائز اور شرک کہتے ہیں۔  
محمد بشیر ملتان شہر

### ﴿ج﴾

چاندی کے سوائے لوہے، تانبے، پیتل، ہڈی یا کسی پتھر کے حلقہ کا استعمال مردوں عورتوں دونوں کے لیے اور سونے کے چھلہ کا استعمال مردوں کے لیے مکروہ وحرام ہے۔ زینت کے لیے کوئی استعمال کرے یا علاج کے طور پر کسی مرض کے لیے استعمال کرے دونوں صورتوں میں ان چیزوں کے حلقہ و چھلہ کا استعمال ناجائز وحرام ہے۔ ولا یتختم الا بالفضۃ لحصول الاستغناء بها فیحرم بغيرها کحجر الی ان قال والعقیق وعمم من لا خسر و ذهب و حديد و صفر و رصاص و زجاج و غیرها الخ (قوله فیحرم بغيرها الخ) لما روی الطحاوی باسنادہ الی عمران بن حصین و ابی ہریرہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن خاتم الذهب وروی صاحب السنن باسنادہ الی عبد اللہ بن بریدہ عن ابیہ ان رجلاً جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ خاتم من شبه فقال له مالی اجد منک ریح الاصنام فطرحہ ثم جاء وعلیہ خاتم من حديد فقال مالی اجد علیک حلیۃ اهل النار فطرحہ فقال یا رسول اللہ من ای شیء اتخذہ قال اتخذ من ورق ولا تتمہ مثقالاً فعلم ان التختم بالذهب والحديد والصفر حرام الخ الدر المختار مع شرحہ رد المحتار ص ۳۵۹ ج ۶

ہدایہ ص ۳۵۵ ج ۴ پر ہے۔ وفي الجامع الصغير ولا یتختم الا بالفضۃ وهذا نص علی ان التختم بالحجر والحديد والصفر حرام وذكر صاحب الهدایہ الحدیث المذكور الذی رواہ اصحاب السنن الثلاثہ و احمد والبخاری و ابو یعلیٰ وابن حبان عالمگیری ص ۳۵ ج ۵ میں ہے۔ ویکرہ للرجال التختم بما سوى الفضة هكذا فی الینابیع والتختم بالذهب حرام فی الصحیح کذا فی الوجیز الکردری وفي الخجندی التختم بالحديد والصفر والحابس والرصاص مکروه للرجال والنساء جميعاً الخ ان عبارات حدیثیہ اور فقہیہ سے مذکورہ چیزوں کا حکم واضح ہے۔ نیز جملہ کتب وفقہیہ میں ان چیزوں کے چھلہ کے استعمال کو مکروہ وحرام لکھا ہے۔ بعض میں اسکو حرام لکھا ہے جیسے کہ ہدایہ اور درمختار و شامی کی عبارات سے واضح ہے اور بعض میں سونے کو حرام اور دوسری اشیاء کو مکروہ تحریمی لکھا

ہے۔ جیسے عالمگیری وغیرہ کی عبارات سے واضح ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۷ ربیع الاول ۱۳۸۴ھ

جج سے واپسی پر ڈھول باجے بجوانے کے ساتھ ہجرے نچوانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص جج کرنے کے لیے گیا۔ جب واپس آیا  
انگریزی باجوں اور قوالوں کے ساتھ آتش بازی بجاتا ہوا ہجرے نچوائے کیا ایسے شخص کی جج قبول ہے۔

﴿ج﴾

مذکورہ بالا امور سب بہت بڑے گناہ ہے۔ ان کا مرتکب یا ان میں شرکت کرنے والا، ان افعال پر  
رضا مندی اور خوشی کا اظہار کرنے والا سب کے سب فاسق بن جاتے ہیں۔ ان امور سے اجتناب کرنا شرعاً لازمی  
اور ضروری چیز ہے۔ جج ایک بہت بڑی عبادت ہے اور اس کے بہت بڑے فضائل کتب احادیث میں وارد  
ہوئے ہیں۔ ایک حدیث شریف میں وارد ہے کہ جج کرنے والا شخص گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے وہ  
بچہ جو آج ہی ماں نے جنا ہوا اور حاجی کا استقبال کرنا اس سے مصافحہ کرنا اور اس سے دعائیں منگوانا یہ سب کے  
سب کار ثواب ہیں۔ جج کی صحت کا دار و مدار وہ تو ان ظاہری افعال و ارکان کی ادائیگی پر ہے اور قبولیت کا  
دار و مدار اخلاص اور صحیح نیت پر ہے۔ جج کی صحت اور قبولیت کا تو ہم زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ہو سکتا ہے کہ جج ادا  
کرنے کے بعد بھی ان امور کا ارتکاب کرنا جو مراسر فسق و فجور ہے اور رب تعالیٰ کے غضب کا باعث ہے۔ جج کی  
عدم قبولیت کی امارت بن سکے۔ ویسے شریعت نے اسے امارت و علامت نہیں قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی بہتر  
جانتے ہیں۔ فی نفسہ یہ امور بہت بڑے گناہ ہیں۔ ان سے توبہ کرنا ضروری ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معاون مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۷ محرم الحرام ۱۳۸۴ھ

اگر ایک بھائی نے مشترکہ زمین کی قیمت لے کر زبانی انتقال کرائی ہو تو دوسرے بھائی کو  
اپنے حصہ کی زمین کی قیمت لینا جائز ہے، بالغہ لڑکی کا نکاح اگر اسکی مرضی سے غیر کفو میں  
کیا جائے تو باپ کو اعتراض کرنے کا حق ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرح متین مندرجہ مسائل میں کہ

(۱) ایک زمین کا رقبہ جو نو کنال ۱۹ مرلے کا ہے ہم دو بھائیوں کا مشترکہ ہے۔ میرے بھائی نے ایک شخص سے چھ سو روپے لے کر میری اجازت اور مرضی کے بغیر اس آدمی کے نام زبانی انتقال کر دیا۔ پھر کچھ عرصہ بعد میرا بھائی مر گیا اور گورنمنٹ نے نیا قانون جاری کیا جس کی رو سے اس زبانی انتقال کو توڑ دیا گیا اور تحصیل دار صاحب نے اس آدمی کو کہا درست طریقہ پر بیع نامہ کراؤ جس پر دونوں حصہ داروں کے دستخط موجود ہوں تو اب وہ میرے پاس آیا۔ میں نے اسے کہا کہ میرے حصے کے پیسے اگر مجھے دے دو تو میں بھی اپنے حصہ کا وثیقہ تحصیل میں جا کر لکھ دیتا ہوں۔ چنانچہ پانچ سو روپے میں نے اپنے حصے کا اس سے لے کر اپنا حصہ اسے لکھ دیا۔ حالانکہ اسی زمین کا ایک دو آدمیوں نے دو صد روپیہ فی کنال کے حساب سے یعنی تقریباً دس روپے کم دو ہزار مجھے دینا چاہا مگر میں ان کو چھوڑ کر اسی شخص کو اپنا حصہ پانچ صد روپیہ پر دے دیا۔ اب کچھ لوگوں نے عام مجلس میں یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ تم نے اپنے بھائی کی دی ہوئی زمین کو پھر رقم لے کر اپنا حصہ رکھ دیا ہے۔ تمہارے پیچھے نماز جائز نہیں۔ لہذا شریعت کی رو سے جو کچھ میں نے کیا ہے جائز ہے یا نہیں اور میرے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

(۲) ایک شخص نے خود اپنا بال بچہ ایک شخص کے ہاں چھوڑا ہوا ہے۔ اس شخص کی بیوی نے اپنی لڑکی کا نکاح لڑکی کے باپ کی عین موجودگی میں ایک عام مجلس میں ایک لڑکے کے ساتھ کر دیا۔ لڑکی بالغ اور نکاح کے لیے رضا مند ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس لڑکے کے بڑے بھائی کے اس لڑکی کی ماں سے ناجائز تعلقات ہیں۔ اب لوگ کہتے ہیں کہ یہ نکاح شریعت میں جائز نہیں۔ کیا نکاح جائز ہے یا نہیں اور نکاح خوالہ کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

### ﴿ج﴾

(۱) آپ کے بھائی نے جو تمہاری مشترکہ زمین ساری کی ساری فروخت کر دی اور آپ سے اجازت نہیں لی تھی تو یہ آپ کے حصہ میں بیع فضول ہے اور اس کی صحت اجازت پر موقوف ہے۔ جب آپ نے بھائی کی بیع کی اجازت نہیں دی تو اس مشترکہ زمین میں سے نصف حصہ مشاع آپ کا بحالہ مملوکہ ہے۔ آپ اسے جس قیمت پر فروخت کریں اور جس شخص کو فروخت کریں آپ کو فروخت کرنے کا حق حاصل ہے اور آپ کے لیے بالکل جائز اور حلال ہے۔ تو جب آپ نے اپنا نصف حصہ اسی مشتری پر بیع جدید کے ساتھ بعوض پانچ سو روپے فروخت کر دیا ہے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے اور آپ کے پیچھے نماز بالکل صحیح ہے۔ ہاں مشتری کو یہ حق حاصل ہے کہ آپ کے بھائی سے مبلغ تین سو روپیہ کل جائیداد کے آدھے حصہ کا ثمن واپس لے لے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) لڑکی جب بالغ ہے اور اس کا نکاح اس کی رضامندی کے ساتھ کسی لڑکے کے ساتھ پڑھا گیا ہے تو نکاح مذکورہ صحیح اور مکمل ہے۔ اگر وہ لڑکا اس لڑکی کا کفو ہے ورنہ تو باپ کو اعتراض کا حق پہنچتا ہے اور روایت مفتی بہ کے مطابق نکاح صحیح نہیں ہوتا ہے۔ صورت مذکورہ میں لڑکا اگر لڑکی کا کفو ہے اور لڑکی بالغ ہے اس کی مرضی سے



نکاح پڑھا گیا ہے۔ تو اس کی صحت نہ باپ کی موجودگی پر اور نہ اس کی رضا پر موقوف ہے باقی جو یہ کہا جاتا ہے کہ اس لڑکے کے بڑے بھائی کا اس لڑکی کی ماں سے ناجائز تعلق ہے تو اگر ہو بھی تو بھی اس کے نکاح کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اس کے بڑے بھائی کا نکاح تو پھر اس لڑکی کے ساتھ صحیح نہیں ہوگا لیکن چھوٹے بھائی کا نکاح تو بالکل صحیح ہے۔ اس کی یہ لڑکی کچھ نہیں لگتی۔ گو بڑے بھائی کی مرضی یہ لڑکی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف غفرلہ معاون مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح بندہ احمد عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۲۵ محرم ۱۳۸۴ھ

اگر گندم میں چوہا پس گیا تو آٹا پاک ہے یا ناپاک

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اندریں مسئلہ کہ آٹے کی مشین میں گندم ایک من پسوایا گیا ہے۔ اتفاقاً اس میں ایک چوہا چکی میں رگڑا گیا۔ کچھ علامات آٹے کے چھاننے کے وقت برآمد ہوئیں۔ از روئے شرع اس کا کیا حکم ہے۔ مینو اتوجروا

﴿ج﴾

اگر واقعی چوہا گندم کے ساتھ چکی میں رگڑ کر پس گیا ہے اور اس کے ذرات ہو کر آٹے میں مل گئے ہیں تو وہ آٹا ناپاک ہے استعمال کرنا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

ڈاکٹری سند پاس نہ رکھنے والا شخص اگر علاج کرتا رہے اور کسی مریض کو نقصان پہنچا دے تو کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ اگر کوئی آدمی انگریزی دوائی استعمال کرے اور ڈاکٹری پیشہ کرے۔ حالانکہ وہ ڈاکٹری پاس نہیں ہے نہ اس کے پاس ڈاکٹری کی سند ہے اور نہ دوائیوں کے خواص سے واقف ہے۔ اگر کوئی دوائی مریض کو نقصان دہ ثابت ہو تو اس کے ازالہ سے واقف نہیں اور نہ اسے کوئی توجہ ہے۔ اگر ایسے آدمی کے ہاتھ سے کوئی مر جائے بیماری کی عدم تشخیص ہونے کی وجہ سے۔ طبیعت کی مخالف دوائی دینے سے مریض کو شدید نقصان پہنچے۔ کیا یہ عند اللہ مجرم ہے یا نہیں اور ان کو یہ ڈاکٹری کا پیشہ کرنا شریعت کی رو سے جائز ہے یا نہ۔

محمد ابراہیم کھولہ کھولہ کھولہ



﴿ج﴾

اگر یہ بات درست ہے تو اس کے لیے یہ پیشہ اختیار کرنا جائز نہیں۔ اس پر لازم ہے کہ خود بخود اس کو ترک کرے۔ ورنہ عدالت کے ذریعہ اس پر حجر لگانا درست ہے۔ لما فی الدر ص ۱۴۷ ج ۶ وطیب جاہل قوله (جاہل) بان یسقیہم مہلکا اذا قوی علیہم لا یقدر علی ازالة الضرر۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمد انور شاہ غفر لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۱ صفر ۱۳۹۶ھ

گھڑی کے ساتھ لوہے کی چین استعمال کرنا  
ضرورت کی وجہ سے امام کا لوگوں کی صف کے اندر کھڑا ہونا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) ہاتھ کی گھڑی کے لیے فولادی یا پیتل یا کسی اور دھات کا چین استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جبکہ چمڑے اور نائیلون کے پٹے کے کٹ جانے کا احتمال قوی ہوتا ہے اور ہجوم میں ایسے واقعات کثرت سے رونما ہو چکے ہیں۔ آیا اس سے نماز بھی ادا ہو جائے گی۔

(۲) اگر بضرورت یا بلا ضرورت صف اول امام کے اتنی قریب کر دی جائے کہ صرف ڈیڑھ فٹ کا فاصلہ باقی رہے اور خلف الامام بوجہ ضرب کے ایک آدمی کی جگہ خالی رہے اس صورت میں نماز میں کچھ خلل تو نہیں واقع ہوگا۔  
بینوا تو جروا

محمد ابراہیم مدرس مدرسہ تعلیم القرآن نواں شہر ملتان شہر

﴿ج﴾

(۱) گھڑی میں چین کا استعمال کرنا درست ہے۔ کما فی الدر المختار مع شرحہ رد المحتار ص ۳۵۹ ج ۶ ولا یکرہ فی المنطقة حلقة حديد او نحاس وعظم۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم  
حررہ محمد انور شاہ غفر لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
(۲) اس سوال کا جواب علیحدہ کاغذ پر معلوم کیا جائے۔ نیز وضاحت کریں کہ یہ صورت کبھی کبھار پیش آتی ہے یا دائماً اس طریقہ کو اختیار کیا جاتا ہے اور اس کی وجوہات کیا ہیں۔

از درالافتاء مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۵ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ

قومی خزانے کو نقصان پہنچانے والے کی اطلاع متعلقہ افسر کو کر دینی چاہیے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ اگر کوئی صنعتی ادارہ اس طرح کی خیانت کر رہا ہو کہ اپنے حصہ داروں کا روپیہ خرد برد کر کے چوری اپنی نجی جیب میں لے جا رہا ہو جس سے اس کو ذیل منافع ہو رہا ہو۔ وہ اس طرح تو حصہ داروں کا حصہ غصب کر رہا ہے دوسرا جو قوم و ملت کے مفاد کی خاطر اس چوری شدہ رقم پر ٹیکس عائد ہوتا ہے وہ بھی بچار رہا ہے۔ کیا اس کی مجبوری شرعی لحاظ سے کی جاسکتی ہے۔ جو کہ سچی اور برحق ہو۔ جس سے حق والوں کا حق محفوظ ہو جائے اور قوم و ملت کی غضب شدہ رقم کو جو کہ جارہی ہے بچایا جاسکے۔

چوہدری خوشی محمد جھنگ روڈ شہر بھکر ضلع میانوالی

﴿ج﴾

متعلقہ افسر کو جو اس کا انسداد کر سکتا ہے۔ اس کی اطلاع دینا درست ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۱۳ جمادی الاول ۱۴۱۹ھ

غیر مقلدوں سے متعلق سوال جواب اور عورت کا عید الفطر کا خطبہ دینا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) مقلد اور غیر مقلد میں کیا فرق ہے۔ مقلد اور غیر مقلد کی وضاحت فرمائیے۔

(۲) غیر مقلد کے پیچھے مقلد نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔ جو شخص نماز تراویح آٹھ رکعت پڑھتا ہے بیس کا انکاری ہے آیا وہ غیر مقلد ہے یا نہیں۔

(۳) وہ کہتا ہے کہ فقہ میں کتے کے چمڑے پر نماز جائز ہے۔

(۴) عید الفطر پر اس کے کہنے پر اس کی والدہ نے عورتوں کا خطبہ دیا اور نماز عید الفطر کرائی ہے۔ ایسے عقیدہ کے شخص کے متعلق علماء دین متین کیا فرماتے ہیں۔ مہربانی فرما کر بالتفصیل جواب دیں۔

﴿ج﴾

(۱) مقلد اسے کہتے ہیں جو فروع مسائل میں ائمہ مجتہدین میں سے کسی امام کے فہم و روایت و تقویٰ پر پورا

اعتماد کرتے ہوئے اس کے مجتہدات کو صحیح جانتے ہوئے اس پر عمل کرنے کا پابند ہو اور غیر مقلد جو ایسا نہ ہو۔

(۲) اگر شرائط و ارکان نماز (جو احناف کے ہاں ہیں) کی مراعات کا پابند ہے اور متعصب نہیں ہے تو اس کے پیچھے اقتدا صحیح ہے اور اگر اس کی مراعات نہیں کرتا ہے تو صحیح نہیں ہے اور اگر مراعات و عدم مراعات مشکوک ہے یا متعصب ہے تو اس کی امامت مکروہ ہے۔ کذا فی فتاویٰ دارالعلوم ص ۲۳۸ ج ۳ اس علاقہ میں بیس رکعت تراویح کا انکار غیر مقلد کی علامت ہے۔

(۳) کتے کا چمڑا دباغت سے اور ذبح سے پاک ہو جاتا ہے۔

(۴) عورتوں کو خطبہ دینا عید الفطر کی نماز اجتماع کے ساتھ ادا کرنا مکروہ ہے۔ ایسا شخص اگر متعصب ہے یا شرائط و ارکان کی مراعات اس کی مشکوک ہے تو اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم  
حررہ عبداللطیف عفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۱۱ ذی قعدہ ۱۳۸۲ھ

جس فرش کی لپائی میں گوبر استعمال ہوئی ہو اس پر مصلیٰ ڈال کر نماز پڑھنا

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) جس مکان کی دیواروں کو گوبر مٹی کے ساتھ شامل کر کے لپائی کی جائے یا فرش کو گوبری یعنی گائے بھینس وغیرہ چیزوں کے گوبر کو مٹی کے ساتھ ملا کر فرش پر لپ کر دیا جائے۔ ایسی جگہ پر مصلیٰ یا کپڑا بچھا کر نماز پڑھنا کیسا ہے۔

(۲) اولہ حیوانات حلال گوشت پر دودھ رکھ کر گرم کرنا جوش دینا کیسا ہے۔ ہمیں بطور حیوانات حرام گوشت مثلاً گدھا و خچر وغیرہ کی لید کے ساتھ جوش دینا کیسا ہے۔ دونوں صورتوں میں حلال اور حرام گوشت میں اگر کوئی فرق ہو تو تحریر فرمادیں۔

(۳) قربانی کا گوشت عیسائیوں کو دیا جاسکتا ہے یا نہیں۔

ملتان ڈاک خانہ خاص ضلع کبیر والہ بمقام خاص دربار عبدالکیم مدرسہ مظہر العلوم ملتان

### ﴿ج﴾

(۱) ایسی جگہ پر کپڑا بچھا کر نماز پڑھنا جائز ہے جب کہ وہ کپڑا اتنا باریک نہ ہو جس سے نیچے وہ زمین نظر آئے۔ قال فی العالمگیریہ ص ۶۲ ج اولو كانت النجاسة رطبة فالقی علیہا ثوبا و صلی ان کان ثوباً

يمكن ان يجعل من عرضه ثوبان كانهالي يجوز عند محمد وان كان لا يمكن لايجوز وان كانت يا بسته جازت اذا كان يصلح ساتراً كذا في الخلاصة وفي الفتاوى اذا ثنى ثوبه الاعلى طاهر دون الاسفل يجوز في السراج الوهاج و شرح المنية لابن امير الحاج ناقلاً عن المبتغى اه وغير ذلك من الجزئيات.

(۲) حلال گوشت وحرام گوشت جانوروں کے گوبر اور لید وغیرہ پر جو چیز گرم کی جائے اس کا کھانا بالکل جائز ہے اور گوبر وغیرہ سے انتفاع لینا جائز ہے۔ قال فی الہدایہ ص ۴۶۶ ج ۴ فصل فی البیع ولا بأس ببع السرقة وبكره بيع العذرة وقال الشافعي لا يجوز بيع السرقة لانه نجس العين فشابه العذرة وجلد الميتة قبل الدباغ ولنا انه منتفع به لانه يلقي في الاراضى لاستكثار الربيع فكان مالا والمال محل للبيع الخ تو گوبر، لید وغیرہ کے ساتھ گرم کرنے سے کوئی اس کے اجزاء دودھ وغیرہ میں نہیں مل جاتے۔ ویسے انتفاع لینا اس سے جائز ہے۔ جیسا کہ عبارت بالا سے ثابت ہے۔

(۳) دیا جاسکتا ہے کیونکہ کافر ذی کوسوائے فرض زکوٰۃ کے دیگر صدقات واجبہ و نافعہ دیے جاسکتے ہیں اور قربانی کا گوشت تو ضیافت ہے یہ تو بطریق اولیٰ دیا جاسکتا ہے۔ قال فی العالمگیریۃ ص ۱۸۸ ج ۱ واما اهل اندمة فلا يجوز صرف الزكاة اليهم بالاتفاق ويجوز صرف صدقة التطوع اليهم بالاتفاق واختلفوا في صدقة الفطر والندور والكفارات قال ابو حنيفة ومحمد رحمهما الله تعالى يجوز الا ان فقراء المسلمين احب اليها كذا في شرح الطحاوی۔

عبد اللطیف غفرلہ عین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۱۸ ذی الحج ۱۳۸۳ھ

## نسب سے متعلق مفصل تحقیق

﴿س﴾

چھ می فرما یند علماء دین متین در مسئلہ ذیل کہ مولوی محمد ظریف صاحب اور مولوی محمد اعظم صاحب دو حقیقی بھائی تھے۔ مولوی محمد اعظم صاحب بعد انقلاب زمانہ یہاں سے ریاست بہاولپور مقام شدانی نقل مکانی فرما گئے۔ اول الذکر بمعہ اہل و عیال یہاں رہ گئے۔ مولوی محمد اعظم صاحب کے اہل و عیال اب تک وہاں سکونت پذیر ہیں اور مولوی محمد ظریف صاحب کی اولاد یہاں موجود ہے۔ تقریباً پانچ پشتوں تک بات ہے۔ وہاں ریاست بہاولپور کے کاغذات مال میں ان کی ذات قریشی درجہ چلی آتی ہے۔ شاید زمینوں کی خرید و فروخت کے سلسلے میں اسی اندراج کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ پہلے بھی قریشی ذات منسوب اور مشہور تھے۔ یہ ہمارے



بزرگوں مولوی محمد قاسم صاحب و مولوی محمد شریف صاحب وغیرہ کی زبانی معلوم ہوا کہ یہاں ہمارے کسی بزرگ نے ملتان کے ضلع کے اقوام کھوکھر میں شادی کی تھی۔ اس اثنا میں دو رگزشہ حکومتوں کی طرف سے اقوام قریشی پر کسی نامعلوم وجہ کے باعث قومی جرگہ اور تاوان ہوا اس تاوان کے خوف سے انہوں نے اس مناسبت سے جو کھوکھروں کی طرف شادی کی ہوئی تھی اپنے تئیں کھوکھر ظاہر کر کے تاوان سے بچنے کا حیلہ کیا۔ پھر اس وقت سے کھوکھر مشہور ہونے لگے۔ تقریباً تیرہ چودہ سال کا عرصہ ہوا ہوگا کہ وہاں ہمارے رشتہ داروں میں سے میاں خورشید احمد سب انسپکٹر تھانہ دار آ کر متعین ہوئے۔ اس نے جب یہ دیکھا کہ یہاں کے کاغذات مال میں ذات کھوکھر درج ہے تو اس نے اس غلطی کی اصلاح کے لیے آمادگی ظاہر کی۔ بلکہ ریاست کے کاغذات مال سے اپنا شجرہ قومی بذات خود لا کر یہاں ذریعہ تحصیل کے کاغذات مال کو دیکھ کر احتجاج شروع کیا کہ جب شجرہ میں مولوی محمد شریف و مولوی محمد اعظم صاحبان دونوں حقیقی بھائی ہیں وہاں اندراج اور ہے اور یہاں کے کاغذات میں اندراج کچھ اور اس غلطی کی اصلاح ضروری ہونی چاہیے۔ چنانچہ ہر دو شجرہ تحصیل دار صاحب کو پیش کر کے اصلاح کی درخواست کی۔ چنانچہ تحصیلدار صاحب جو کاغذات مال کے ذمہ دار افسر ہوتے ہیں پوری چھان بین اور تحقیق سے صحت قومیت کا انتقال درجہ کر کے تصدیق فرمائی۔ اسی دن سے کاغذات خرید و فروخت اراضی میں یہ اندراج قریشی صدیقی چلا آتا ہے۔ جس پر تیرہ چودہ سال تک تو بالکل خاموشی رہی۔ اب ان ایام میں کسی صاحب نے ذاتی بغض کی وجہ سے اس مسئلہ کو کھڑا کر کے اپنے دلوں کے غبار نکالنے کا ذریعہ بنالیا اور مختلف فتاویٰ صادر کیے جانے لگے اور ہنوز ہر مجمع اور ہر جگہ اس موضوع پر گفتگو ہو رہی ہے اور احادیث و فقہ وغیرہ کے حوالے دے کر عوام الناس کو متاثر کیا جا رہا ہے اور کسی اور جذبہ کے ماتحت اس مسئلہ کو آڑ بنا کر لوگوں کو متفر کیا جا رہا ہے اور ہماری طرف سے سوائے صبر اور خاموشی کے کوئی رد عمل نہیں ہوا۔ لہذا جملہ ذمہ دار علماء سے استدعا ہے کہ مسئلہ مذکورہ کے مالہ و ماعلیہ پر پورے غور و خوض اور بلا رود و رعایت قرآن و حدیث اور فقہ کی روشنی میں مدلل جواب ارشاد فرمائیں۔ دلائل شستہ اور دقیق ہونے چاہئیں تاکہ فریق مخالف کو پھر مزید مجال اعتراض نہ رہے۔ جواب میں احادیث و فقہ کے مستند حوالہ جات ضرور ہونے چاہئیں۔ اپنی تقاریر وغیرہ میں اسی بات پر زور دیا کہ ان لوگوں نے اپنی ذات اور قومیت کو چونکہ بدل دیا ہے اس لیے کافر، حرامی اور ناقابل اقتداء ہیں۔ حالانکہ ہم نے کوئی ذات وغیرہ تبدیل نہیں کی۔ البتہ ایک غلطی جو مدت سے چلی آ رہی تھی اس کی اصلاح اور درستی معتبر اور ذمہ دار افسران کی طرف سے ہوئی ہے۔ ایسی ہی تحریری غلطیاں کاغذات وغیرہ میں آئے دن ہوتی رہتی ہیں۔ بعدہ ان کی اصلاح اور درستی کی جاتی ہے اور یہ سب کام ایک تیسرے آدمی جو ہمارا رشتہ دار ہے اور اب بھی وہ موجود ہے نے کیا ہے ہم لوگ قطعاً اس کے محرک نہیں ہوئے۔

مولانا محمد اکرم صاحب تحصیل و ضلع ذریعہ غازی خان

### ﴿ج﴾

(۱) بیان استفتاء سے ظاہر ہے کہ فریق ثانی نے بغض و حسد کا طریق اختیار کیا ہے جو کہ سراسر فرمان نبوی لاتحاسدوا ولا تباغضوا کے خلاف ہے اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ بغض و حسد سے نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ طوبی لمن اشتغل بعیوبہ عن عیوب الناس یعنی اس کے لیے بشارت ہے جو کہ دوسروں کے عیوب کو نظر انداز کر کے اپنی غلط کاریوں اور عیوب پر غور کرے۔

(۲) اپنی قومیت کی اصلاح کوئی جرم کی بات نہیں ہے اور نہ وعید نص میں داخل ہے۔ متعدد آیات مبارکہ سے اصلاح اغلاط کی تلقین ثابت ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے الا الذین تابوا واصلحوا وبنوا۔ (پارہ ۲) اور ارشاد ہے ان ارید الا الاصلاح ما استطعت (پارہ ۱۲) اور ارشاد ہے فاصلحوا بینہما بالعدل (پارہ ۲۶) (۳) بصورت جائز ہونے کے ناجائز فعل کے انسان کا فر نہیں ہو جاتا۔ جیسا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے لا تکفرہ بذنب اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ کسی مسلمان کو کافر کہنے سے خود قائل مستحق کفر ہو جاتا ہے۔ مشکوٰۃ باب حفظ اللسان میں متفق علیہ حدیث مرقوم ہے۔ ایما رجل قال لا خیرہ کافر فقد باء بها احدهما (متفق علیہ)

(۴) بصورت گنہگار ثابت ہونے کے نماز گنہگار کے پیچھے ناجائز نہیں ہو جاتی جبکہ کوئی امام مسجد کا یا عید کا مقرر ہو تو وہ دوسرے علماء سے زیادہ مستحق امامت ہے۔ جیسا کہ درالمختار اور ردالمحتار میں مصرح اور مفصل ہے۔ بعد مقرر ہونے کے امام کے اور مسلمانوں کے اتفاق ہونے کے جو شخص تفریق پیدا کرے وہ سخت گنہگار ہے اور مستحق سزا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔ اعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا قولوا (آل عمران ن) اور ارشاد ہے ان الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعا لست منهم فی شیء الا یہ۔ الخ (سورۃ النعام)

کتبہ عبید اللہ عفا اللہ عنہ مفتی ذریہ غازی خان  
المحبیب مصیب وانا قول بہ غلام محمد مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم

### ﴿ھو المصوب﴾

سوال مذکورہ میں جو واقعات درج کیے گئے ہیں اگر واقعی واقعات و حالات اسی طرح ہیں تو یہ کوئی غیر شرعی اور ناجائز عمل نہیں کیا گیا اور جن لوگوں نے بغیر شرعی فیصلہ کے اور مستند علماء کرام کے سامنے فریقین کے بیانات اور ثبوت کے بغیر اس قسم کی تقاریر کی ہیں کہ یہ لوگ کافر حرامی وغیرہ ہیں انہوں نے سخت کبیرہ گناہ اور بہتان باندھنے کا جرم کیا ہے۔ جناب قاضی مفتی عبید اللہ صاحب نے جو مفصل و مدلل جواب لکھا ہے سوال کے مطابق جواب صحیح اور درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

رقمہ مسکین محمد جمال عفا اللہ عنہ خطیب بھکر

اگر یہ واقعات درست ہیں تو جواب صحیح ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ مدرس حدیث قاسم العلوم ملتان  
۹ صفر ۱۳۹۶ھ

الحجیب مصیب غلام مصطفیٰ رضوی مفتی مدرسہ انوار العلوم ملتان

حضرات علماء کرام کی خدمت میں گزارش ہے

- (۱) اسلام میں ذات پات کی کیا اہمیت ہے۔
- (۲) شعوب اور قبائل کی تفریق صرف تعارفی ہے یا اور کوئی زیادہ حیثیت اس کو حاوی ہے۔
- (۳) ذات پات اور قومیت کا تعین کی ابتدا کیسے اور کس طرح ہوئی۔
- (۴) ہر قومیت کا تعین خدا تعالیٰ کی طرف سے یا شارع علیہ السلام کی ذات مبارکہ سے ہوا۔ ہمارے خیال میں ایسا نہیں ہے بلکہ انسانی وضع کردہ چیزیں ہیں۔
- (۵) ہمارے خیال میں قومیت کا تعین ہر ایک گروہ نے اپنی رضامندی اور صوابدید سے کیا۔ گویا یہ انسانی تخلیق ہے شرع مطہرہ کا اس میں چنداں دخل نہیں ہے۔
- (۶) ہمارے خیال میں کسی گروہ یا طبقہ کی قومیت مستند اور محفوظ نہیں۔ نہ اس کا کافی ثبوت بہم پہنچ سکتا ہے۔

الامام شاء اللہ

- (۷) جب یہ انسانی وضع کردہ چیز ہے تو حسب ضرورت اور موقع اس میں رد و بدل کی گنجائش موجود ہے۔
- (۸) وعید نسب کے متعلق جو احادیث یا فقہاء کی عبارتیں واقع ہیں ان کو واضح فرمائیے اور اس کے صحیح مقاصد اور معانی سے مطلع فرمائیے۔

- (۹) قومیت کو تبدیل کرنے والے انسان کے پیچھے اقتدا جائز ہے یا نہ۔ اگر اقتداء جائز نہیں تو وہ کس عظیم گناہ کا مرتکب ہوگا جبکہ صلوا خلف کل برو فاجر کا ارشاد صاف موجود ہے۔

- (۱۰) قومیت کو تبدیل کرنے یا قومیت کی غلطی کو درست کرنے میں کوئی فرق ہے یا نہیں۔
- (۱۱) حدیثوں میں آیا ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی کا برانام سنتے تھے تو فوراً اس کا نام اچھا تجویز فرماتے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسے مواقع پر ایسی تبدیلی کرنا جائز ہے۔ پھر کسی شخص کی قومیت یا ذات میں جو پہلے ہی غیر مستند اور غیر محفوظ ہے کوئی اور موزوں اور پسندیدہ نام تجویز کرنے میں کیا مضائقہ ہے۔

﴿ج﴾

- (۱) اسلام میں نسب کو عمل کے بغیر کوئی اہمیت نہیں ہے۔ البتہ عمل صالح کے ساتھ شرافت نسبی نور علی نور ہے۔



(۲) شعوب وقبائل کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے۔ وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم اس قرآنی ارشاد سے حیثیت قبائل کی وضاحت کر دی گئی ہے۔

(۳) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آدم علیہ السلام کی اولاد جب اطراف ارض میں پھیلی اور منتشر ہوئی تو تعارف کے لیے شعوب وقبائل کی بنیاد پڑی۔

(۴، ۵) ظاہری طور پر انسانوں نے اپنے تعارف کے لیے انساب وشعوب وقبائل کو وضع کیا تا کہ تعارف اور جان پہچان میں دقت نہ ہو۔ بعد میں لوگوں نے اس کو فخر اور مباہات کا ذریعہ بنایا جو ناجائز ہے۔ اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف حقیقی ہے۔ اس لیے کہ وہ خالق کائنات ہیں وجعلناکم شعوبا الخ

(۶) یہ خیال غلط ہے۔ عموماً قومیتیں صحیح مشہور ہوتی ہیں۔ الا ماشاء اللہ

(۷) رد و بدل بلا ضرورت شدیدہ ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں فساد کا خطرہ ہوتا ہے اور التباس لازم آتا ہے۔ ضرورت شدہ کا تعین بھی خود نہ کرے بلکہ علماء سے پوچھ کر کیا جاسکتا ہے۔

(۸) مسلم شریف ص ۷۷ جلد اول میں حضرت سعد ابو بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ من ادعی الی غیر ابیہ وهو یعلم انه غیر ابیہ فالجنة علیہ حرام۔ اس حدیث کا مطلب واضح ہے کہ اصلی باپ کو چھوڑ کر دوسرے مشہور و معروف یا کسی ضرورت کی بنا پر کسی کو والد بنانا نسب کو بگاڑنا ہے اور یہ گناہ کبیرہ ہے اور ناجائز ہے۔ قومیت کی تبدیلی بھی اگر اس کو مستلزم ہو تو گناہ میں داخل ہوگی ورنہ نہیں۔

(۹) اگر تبدیلی قومیت خلط نسب کو مستلزم ہے تو گناہ ہے اور امامت کے لیے مغل ہے ورنہ نہیں۔

(۱۰) فرق ظاہر ہے۔ تبدیل کرنا گناہ ہو سکتا ہے جس کی تفصیل اوپر مذکور ہے اور اصلاح تو مستحسن اور مطلوب ہے۔

(۱۱) برانام بدلنا مستحسن ہے۔ اس طرح کسی قوم کا برالقب تبدیل کرنا جائز ہے لیکن ایسا نہ ہو کہ التباس کا موجب ہو۔ مثلاً اپنے آپ کے لیے صدیقی یا فاروقی یا عثمانی یا علوی کا لقب تجویز کرے چونکہ اس میں شبہ لازم آتا ہے۔ یہ ناجائز ہوگا۔ فقط واللہ اعلم

محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ

۱۷ صفر ۱۳۹۶ھ

مرہونہ زمین سے اگر مرتہن نے نفع حاصل کیا تو وہ قرضہ سے منہا کیا جاسکتا ہے

بدکاری کرنے والے مرد و عورت کی پشت پناہی ہرگز جائز نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ



(۱) ایک آدمی دوسرے سے چار کنال زمین رہن لیتا ہے اور اگر زمین کا عام بھاؤ کم از کم ساٹھ روپے ٹھیکہ فی بیگھ ہے تو جس آدمی نے پیسے دیے ہیں وہ بضد ہو کر کہتا ہے کہ تیرہ روپے سال کی کاٹ دوں گا۔ اس سے زیادہ نہیں دے سکتا کیا یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ جبکہ نصف حصہ کم از کم تیس بنتے ہیں۔

(۲) ایک عورت اور مرد جو اعلانیہ طور پر زنا کرتے ہیں اور تمام گاؤں والے اچھی طرح سے واقف ہیں۔ ایک مولانا صاحب نے ان کے اس ناجائز حرکات پر شرعی حدود نافذ کر دیں کہ ان کے ساتھ لین دین کھانا پینا بیٹھنا اٹھنا جس آدمی کا بھی ہو وہ مسلمان نہیں اور ان کو شہر بدر کرنا چاہیے۔ اس کے برعکس ایک دوسرے مولوی صاحب ان کی پشت پناہی کرتے ہیں اور ان کے گھر یعنی عورت کے گھر میں بیٹھتے اُٹھتے ہیں اور کھانا وغیرہ بھی کھاتے ہیں۔ جس مولانا نے فتویٰ لگایا ہے وہ سند یافتہ ہیں اور دوسرے مولوی صاحب سند یافتہ نہیں۔ اس کے بارے میں مدلل ثبوت دیں کہ ان مولوی صاحب پر کیا حد شرعی نافذ ہوتی ہے۔ حدود توڑنے پر ان ہر دو مجرم پر فتویٰ لگایا گیا اور ان کے ساتھ بیٹھنے اُٹھنے والے مولانا صاحب کے ساتھ کیا ہونا چاہیے۔

### ﴿ج﴾

(۱) مرہونہ زمین سے کسی کے لیے بھی نفع لینا جائز نہیں لیکن اگر مرتہن نے نفع حاصل کیا تو یہ تمام نفع قرضہ کی وصولی میں شمار ہوگا۔ یعنی منافع کی مقدار راہن سے قرض ساقط ہو جائے گا۔ لہذا صورت مسئلہ میں اصل منافع سے کم قرضہ ساقط کرنا شرعاً جائز نہیں۔

(۲) بدکاری کرنے والے مرد اور عورت کو سمجھایا جائے لیکن اگر وہ باز نہیں آتے تو تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان کے ساتھ خورد و نوش، نشست و برخاست غرض ہر قسم کے تعلقات ختم کر دیں۔ یہاں تک کہ وہ باز آ جائیں۔ ان کی پشت پناہی کرنا قرآن مجید کے صریح حکم ”ولا تعاونا علی الاثم والعدوان یعنی گناہ اور شرعی حدود سے متجاوز امور میں کسی کی اعانت نہ کرو“ کی خلاف ورزی ہے۔ اس لیے پشت پناہی کرنے والے شخص پر لازم ہے کہ وہ فوراً اس کی اعانت چھوڑ کر توبہ تائب ہو جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۰ صفر ۱۳۹۰ھ

ڈاڑھی والے کی نماز بغیر داڑھی والے کے پیچھے، کیا اخبارات میں دینی مضامین دینا جائز ہے، دکانوں پر پنج تن پاک کا کیلنڈر لگانا، قرآن کریم کے بوسیدہ اوراق کو جلانا، شیعہ کو راسخ العقیدہ بنانے کی غرض سے پاس رکھنا، جمعیت کی خدمت کرنا کافی ہے یا ہم احراری بن جائیں

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس کے بارے میں کہ

(۱) داڑھی کتنی رکھنی ضروری ہے۔

(۲) کیا متشرع آدمی کی غیر متشرع آدمی کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے۔

(۳) آج کل اخبارات میں غیر اسلامی کارروائیوں کو روکنے کے لیے قرآن و حدیث سے رہبری کی جاتی ہے جو ورق پڑھنے کے بعد ردی کی جگہ استعمال ہوتے ہیں۔ راہوں میں، نالیوں میں ان کو دیکھ کر دکھ ہوتا ہے اگر ایسی تحریر اخبارات میں آنی ضروری ہیں تو ان کے آداب کو محفوظ رکھنے کی تنبیہ کی جائے ورنہ مسائل کا مطالبہ کافی ہے۔

(۴) اکثر دکانوں پر اور پاکستان میں اکثر پریس حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ پانچ تن، حضرت غوث اعظم اور اکابرین کے خیالی فوٹو شائع کرتے ہیں کیا ان پر کوئی پابندی عائد ہو سکتی ہے کوئی قانون لاگو ہو سکتا ہے جبکہ غیر ملکی ایسی حرکت کریں تو ہم مسلمانوں کو بڑی غیرت آ جاتی ہے۔

(۵) قرآن پاک کے پرانے اور شہید اوراق جلانے جاسکتے ہیں۔ اسلام کی حدود میں ان پر روشنی ڈالی جائے (کیونکہ وھاڑی کے ایک خطیب صاحب نے پرانے اوراق جلادیے ہیں)۔

(۶) میرا ایک دوست شیعہ تھا جس سے میرے مخلصانہ تعلقات تھے میں نے اسے اس کے مذہب سے نکالنے کے لیے کچھ اوقات تبلیغی جماعت کے ساتھ لگوائے جس سے اُس کے جذبات بدل گئے۔ پھر ساتھیوں کے مشورے سے اسے ایک تبلیغی ساتھی کے پاس ملازم کروایا گیا لیکن اُس ساتھی نے اس پر محنت نہ کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ دوبارہ اپنے مذہب پر آ گیا ہے۔ اب وہ میرے پاس رہتا ہے بندہ اُسے علیحدہ کر دے یا اُس پر محنت کرے اس بارہ میں بھی رہنمائی کی ضرورت ہے۔

(۷) ہم دو ساتھی جمعیت کے رکن ہیں۔ ہمارے حضرت صاحب (حضرت خواجہ خان محمد صاحب کنڈیاں والے) بھی جمعیت کے رکن ہیں یہاں احرار والے ہمیں احرار کا رکن بننے پر مجبور کرتے ہیں۔ کیا ہم دونوں فارم ایک وقت میں پر کر سکتے ہیں اس بارہ میں بھی رہبری کی ضرورت ہے۔

### ﴿ج﴾

(۱) در مختار ص ۷۴۰ ج ۶ میں ہے ولا بأس بشف الشیب واخذ اطراف اللحية والسنة فیہا القبضہ اس روایت سے معلوم ہوا کہ طریقہ سنت داڑھی کے بارہ میں یہ ہے کہ مقدار ایک مشت کی رکھی جائے اور ایک مشت سے زائد کو کٹوانا جائز ہے اور ابن عمر کی حدیث کا یہی مطلب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان زائد بالوں کو جو ایک مشت سے زائد اور بڑھے ہوئے تھے ان کو کتر وادیتے تھے اور داڑھی کو برابر کر دیتے تھے۔

(۲) متشرع آدمی کی نماز غیر متشرع کے پیچھے مکروہ ہے لیکن جو نمازیں پڑھی گئی ہیں وہ صحیح ہیں واجب الاعادہ نہیں۔

(۳) جن کاغذوں پر قرآنی آیات یا شرعی مباحث یا مسائل تحریر ہوں ان کو پاؤں میں ڈالنا یا کسی قسم کی

بے عزتی کرنا جائز نہیں ایسے کاغذات کی حتی کہ خالی کاغذ کے آداب محفوظ رکھنا بھی ضروری ہیں۔ قال فی الدر

۳۸۶ ج ۶ ولا يجوز لف شيء في كاغذ فقه ونحوه وفي كتب الطب يجوز وفي الشامية (قوله ونحوه) الذي في المنح ونحوه في الهندية ولا يجوز لف شيء في كاغذ فيه مكتوب من الفقه والكلام الاولي ان لا يفعل وفي كتب الطب يجوز ولو كان فيه اسم الله تعالى واسم النبي عليه السلام يجوز محوه ليلف فيه شيء ومحو بعض الكتابة بالريق وقد ورد النهي عن محو اسم الله تعالى بالبصاق ولم يبين محو كتابة القرآن بالريق هل هو كاسم الله تعالى او كغيره

(۴) جب تک مسلمان اسلامی تعلیمات سے سرشار نہیں ہوتے اور ان میں اخلاقی بلندی پیدا نہیں ہوتی اس وقت تک اس قسم کی حرکات کا سد باب مشکل نظر آتا ہے۔

(۵) ایسے متبرک اور اق کو کسی پاک و صاف کپڑے میں لپیٹا جائے اور کسی ایسی جگہ جس کے اوپر سے لوگوں کی گزر نہ ہو مثلاً قبرستان وغیرہ میں لحد کھود کر اس میں دفنائے جائیں یہی طریقہ افضل ہے اور ان کا جلانا درست نہیں ہے۔ کما قال فی العالمگیریہ ص ۲۲۳ ج ۵ المصحف اذا صار خلقاً لا يقرأ منه ويخاف ان يضيع يجعل في خرقه طاهرة ويدفن ودفنه اولی من وضعه موضعاً يخاف ان يقع عليه النجاسة او نحو ذالك ويلحد له لانه لو شق ودفن يحتاج الى اهالة التراب عليه وفي ذلک نوع تحقیر الا اذا جعل فوقه سقف بحيث لا يصل التراب اليه فهو حسن ايضاً کذا فی الغرائب المصحف اذا صار خلقاً وتعذرت القراءة منه يحرق بالنار اشار الشيباني الى هذا فی السیر الکبیر وبه ناخذ کذا فی الذخیرہ

(۶) اس شخص کو علیحدہ نہ کیا جائے بلکہ اس کو اسلامی تعلیمات سے روشناس اور مذہب حقہ کے دلائل سے مطمئن کر کے راہ راست پر لانے کی ہر ممکن کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیے انشاء اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت دیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۳ صفر ۱۳۸۹ھ

کفار و مشرکین کو خیرات و زکوٰۃ دینا، مشرک، یہودن اور عیسائی عورت سے نکاح کرنا، مشرک کا ذبیحہ حلال ہے یا حرام ہے، کافر کو دوست بنانا، کیا مسلمان پر کفر کا فتویٰ لگانے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے، مشرک اور کافر کو گواہ بنانا، کیا تعویذ کرنا واقعی شرک ہے؟

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ:



- (۱) کفار اور مشرکین کو زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں۔
- (۲) مشرک کا ذبیحہ کھانا حلال ہے یا حرام۔
- (۳) مشرک کے ساتھ نکاح کرنا کیسا ہے اور یہودی اور عیسائی عورت کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں۔
- (۴) کافر یا مشرک کو دوست بنانا کیسا ہے۔
- (۵) مسلمان پر کفر کا فتویٰ لگانے سے خود فتویٰ لگانے والا کافر ہوتا ہے یا نہیں۔
- (۶) مشرک کو گواہ بنانا جائز ہے یا نہیں۔ اس کی گواہی شریعت کی رو سے قبول ہوتی ہے یا نہیں۔
- (۷) کسی پیر، ولی، فرشتہ، جن یا پیغمبر کو متصرف فی الامور مافوق الاسباب کا عقیدہ رکھنے والے کا کیا حکم ہے۔
- (۸) تعویذ کرنا کیسا ہے۔ تلمیس اٹلیس والے نے اس کو مشرک قرار دیا ہے۔ بینواتو جروا

### ﴿ج﴾

- (۱) کفار اور مشرکین کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ کما فی الہدایہ ص ۸۵ ج ۱ ولا يجوز ان يدفع الزکوۃ الی ذمی لقوله علیہ السلام لمعاذ خذها من اغنیائهم وردھا فی فقرائهم۔ دیگر صدقات، خیرات وغیرہ دینا جائز ہیں۔ ویدفع الیہ ماسوی ذلک من الصدقة لقوله علیہ السلام تصدقوا علی اهل الادیان کلھا (حوالہ بالا)
- (۲) مشرک کا ذبیحہ حرام ہے۔ ولا توکل ذبیحة المجوسی والمرتد والوثنی (ہدایہ ص ۲۳۲ ج ۲ وشرط کون الذابح مسلما الخ) (درمختار ص ۲۹۶ ج ۶)
- (۳) جائز نہیں۔ لقوله تعالیٰ ولا تنکحو المشرکات حتی یومن۔ کتابیات (یعنی معتقدین کتاب سماوی) کے ساتھ نکاح جائز ہے۔ ویجوز تزوج الكتابیات لقوله تعالیٰ والمحصات من الذین اتوا الكتاب الخ (ہدایہ ص ۲۹۰ ج ۲) البتہ جو باوجود اس قوم میں سے ہونے کے کسی کتاب سماوی کے اعتقاد کا التزام نہ رکھیں جیسے آج کل بعض کی حالت ہو گئی ہے۔ تو اس کا حکم اہل کتاب کا سا نہ ہوگا۔
- (۴) جملہ امور موانست اور محبت میں کفار سے احتراز اولیٰ ہے۔ (مجموعہ فتاویٰ ج ۲ ص ۲۵) ایک اور جگہ مولانا عبدالحی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ایک سائل کے اس قسم کے سوال کے جواب میں لکھتے ہیں۔ اگر من جہت الدین است کفر است قال اللہ تعالیٰ ومن یتولہم منکم فانه منہم اور اگر باعتبار دنیا است، پس اگر اختیاری است محل مواخذہ است بر کم کردن اسباب آں باید کوشید قال اللہ تعالیٰ لا یتخذ المؤمنون الکافرین اولیا من دون المؤمنین (مجموعہ فتاویٰ ج ۳ ص ۱۳۴)
- (۵) کسی کا نام لے کر کافر کہنا بڑا گناہ ہے۔ بشرطیکہ اس کا کفر قطعی نہ ہو۔ اس طرح کہنے والا حقیقتاً کافر



نہیں ہوتا۔ جیسا کہ بعض لوگوں کو حدیث کے ظاہری الفاظ سے شبہ ہو گیا ہے۔ حدیث یہ ہے کہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل قال لا خیرہ کافر فقد بآء بہا احدهما (متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ ص ۴۱۱) یعنی جو کسی بھائی کو کافر کہتا ہے تو وہ ایک نہ ایک پر ضرور پڑتا ہے لیکن حدیث سے ظاہری معنی مراد نہیں کہ اگر وہ کافر نہیں تو کہنے والا کافر ہو جاتا ہے بلکہ اس کے مراد میں بہت سے اقوال ہیں۔ مثلاً یہ کہ اس کا وبال اور گناہ اس پر پڑتا ہے۔ (وغیرہ ذلک) چنانچہ نوویؒ لکھتے ہیں۔ هذا الحديث مما عده بعض العلماء من المشكلات من حيث ان ظاهره غير مراد. وذلك ان مذهب اهل الحق انه لا يكفر المسلم بالمعاصي والقتل والزنا الخ مسلم ج ۱ ص ۵۷

(۶) مشرک کو گواہ بنانا جائز نہیں لقولہ تعالیٰ ان يجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلاً، وکما فی الہدایۃ ص ۲۸۶ ج ۲ لا شہادۃ للکافر علی المسلم

(۷) کسی ولی، پیر، فرشتہ وغیرہ کو بذات خود متصرف فی الامور مافوق الاسباب ماننا شرک فی التصرف ہے جس کی تردید میں متعدد آیات اللہ تعالیٰ نے سورہ مومنون، جن، نحل، یونس اور سورہ سبا وغیرہ میں نازل فرمائی ہیں۔

(۸) جو تعویذات موافق شرع الفاظ پر مشتمل ہوں اور خلاف شرع کاموں کے لیے بھی نہ ہو وہ جائز ہیں اور اگر شرکیہ کلمات پر مشتمل ہوں یا خلاف شرع کاموں کے لیے ہوں تو جائز نہیں۔ بلکہ بعض اس قسم کے تعویذ، گندے یا جھاڑ پھونک کو اگر صحیح جانے تو کفر و شرک کا خطرہ ہے۔ اعاذنا اللہ منہ۔ واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الاجوبۃ کلھا صحیحہ محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۷ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ

## جہاں پرانی قبریں ہوں وہاں مسجد بنانا



کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ:

(۱) ملکیتی زمین میں مختلف لوگوں کی قبریں ہیں۔ یہ خطہ وقف ہو گا یا نہیں۔

(۲) ایک ملکیتی زمین میں چند قبریں ہیں مالک اس زمین کو مسجد میں شامل کرنا چاہتا ہے۔ بعض قبریں توڑ

کر مسجد میں شامل کر دی ہیں۔ ایسا خطہ مسجد میں شامل کرنا جائز ہے۔

محبوب خان پولیس لائن ملتان



اگر قبرستان کسی کا مملوک ہے اور سابقہ قبروں کے نشان مٹ گئے ہیں اور اتنا زمانہ گزر گیا ہو کہ اس میت کی

ہڈیاں مٹی ہو گئی ہوں تو مالک کی اجازت سے وہاں مسجد بنانا جائز ہے۔ اگر قبروں کے نشان باقی ہیں لیکن اتنا زمانہ گزر گیا ہو کہ اہل قبور بالکل معدوم ہو گئے ہوں۔ تو وہاں مسجد بنانا جائز ہے۔ کما فی الشامیۃ ص ۲۳۵ ج ۲ اذ ابلی المیت وصارت ابا جاز دفن غیرہ وزرعہ والبناء علیہ ومقتضا جواز المشی فوقہ واللہ اعلم اور اگر قبرستان وقف ہے اور پرانا ہو گیا ہے اور اس قبرستان میں لوگوں نے اموات دفن کرنا ترک کر دیا ہے اور سابقہ قبروں کے نشان مٹ گئے ہوں تو وہاں مسجد بنانا جائز ہے۔ لمافی عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ص ۴۳۵ فان قلت هل يجوز ان تبني المساجد علی قبور المسلمين قلت قال ابن القاسم لو ان مقبرة من مقابر المسلمين عفت وبنی قوم علیها مسجد لم ار بذلك بأسا و ذلك لان المقابر وقف من اوقاف المسلمين لدفن موتاهم لا يجوز لاحد ان يملكها فاذا درست واستغنی عن الدفن فيها جاز صرفها الى المسجد لان المسجد ايضا وقف من اوقاف المسلمين لا يجوز تملكه لاحد فمعناهما علی هذا واحد۔ واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ خادم الافتاء مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۴ رجب ۱۳۸۸ھ

ایک عیالدار شخص جو ایک مکان کا مالک اور سرکار کا ملازم ہو تو مستحق زکوٰۃ ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ زید ایک بال بچے دار آدمی ہے۔ پانچ بچوں اور ایک بیوی کا واحد کفیل ہے۔ ایک مکان بمعہ احاطہ ۵ مرلہ کا مالک ہے۔ ایک عدد گھڑی ملکیت میں ہے۔ جس کی قیمت ۵۰ روپے ہے۔ ڈھائی صد روپیہ پر سرکاری ملازم ہے لیکن بچوں کا گزر اوقات مشکل سے ہوتا ہے اور ۶۵۰ روپیہ کا مقروض ہے۔ شریعت مصطفیٰ کی رو سے آگاہ فرمادیں کہ زید مذکور عشر زکوٰۃ کا مال کھا سکتا ہے یا نہیں۔

دلاسہ خان قصائی ملازم شفا خانہ حیوانات چکڑالہ خاص میانوالی

﴿ج﴾

صورت مسئلہ میں اگر زید سید نہیں تو اس کے لیے زکوٰۃ عشر لینا جائز ہے۔

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۷ صفر ۱۳۹۸ھ

دفاعی فنڈ میں زکوٰۃ دینا

﴿س﴾

بخدمت اقدس استاذی المکرم حضرت قبلہ مفتی صاحب مدظلہ العالی و دامت برکاتکم العالیہ السلام علیکم

ورحمۃ اللہ۔ خیریت جانین مطلوب ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ عاطفت تا قیامت فرمائے۔

صدر کے امدادی و دفاعی فنڈ میں لوگ دریافت کرتے ہیں کہ زکوٰۃ کی رقم دی جاسکتی ہے یا نہیں۔ باقی یہاں پر حالات معمول پر ہیں۔ شور کوٹ میں اور ماہی وال تحصیل جھنگ میں بمباری سے کچھ نقصان ہو گیا ہے۔ تمام احباب کی طرف سے سلام عرض ہو۔ فقط والسلام

محمد یسین خطیب جامع مسجد مومن پورہ جھنگ صدر

﴿ج﴾

جائز نہیں۔ اس میں مختلف مصارف ہیں۔ بعض مصارف تو زکوٰۃ کے ہیں اور بعض نہیں اس لیے زکوٰۃ کی رقم کا اپنے مصرف پر لگانا یقینی نہیں ہے۔ اس لیے زکوٰۃ کی رقم فنڈ میں داخل نہ کی جائے۔ البتہ مریضوں اور زخمیوں کی مرہم پٹی، دوائی وغیرہ پر خرچ کر کے ان کے تملیک کر دی جائے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۱۹ ذیقعد ۱۳۹۱ھ

قرض رقم جو چار سال بعد ملی ہو کیا سالہائے گزشتہ کی زکوٰۃ واجب ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ زید نے بکر کو مثلاً پانچ سو روپیہ رقم بطور قرض حسنہ کے دے دی اور بکر نے یہ رقم چار سال کے بعد واپس کر دی تو کیا یہ درمیانی مدت چار سال کی زکوٰۃ لازم دینی ہوگی۔ نیز اگر لازماً ادا کرنی ہوئی تو یہ زکوٰۃ کون ادا کرے گا۔ کیا زید کے ذمہ میں ہے یا کہ بکر زکوٰۃ ادا کرے گا۔ حالانکہ زید نے اس مدت چار سالہ کے اندر اس رقم مذکورہ سے استفادہ کچھ بھی نہیں کیا۔ آیا پھر بھی زید کو زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔ بینوا تو جروا۔

محمد عبداللہ بلوچستانی معلم مدرسہ قاسم العلوم ملتان

﴿ج﴾

صورت مسئلہ میں گزشتہ چار سال کی زکوٰۃ کی ادائیگی زید کے ذمہ لازم ہے۔ ولو كان الدين على مقر ملئى الخ فوصل الي ملكه لزوم زكوة ماضى (الدر المختار مع شرحه رد المحتار كتاب الزكاة ص ۲۶۶ ج ۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۶ محرم ۱۳۹۰ھ

## کپاس کی لکڑیوں میں عشر واجب ہے یا نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ کپاس کی لکڑیاں جو کہ ایندھن کے کام آتی ہیں اور آج کل اہمیت رکھتی ہیں کیا گھاس بھوسہ کی طرح اس میں عشر واجب ہے یا نہیں۔

خلیل احمد

﴿ج﴾

کپاس کی لکڑیوں میں عشر نہیں ہے۔ جیسا کہ صاحب درمختار نے تصریح فرمائی ہے اسی طرح بھوسہ میں بھی عشر نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم

محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۲۰ محرم ۱۳۹۴ھ

## خیالات فاسدہ اور وساوس شیطانیہ پر کوئی مواخذہ نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے دین دریں مسئلہ کہ انسان کے دل میں جو خیالات آتے ہیں یعنی جو خیالی منصوبے انسان باندھ رہا ہے خواہ برے ہوں یا سچے اور خیالات ہی خیالات میں جو کچھ وہ کام کر گزرتا ہے خواہ وہ غلط ہو یا صحیح کیا ایسے خیالات قیامت کے دن یا حساب کتاب کے وقت محاسبہ ہوگا۔ جبکہ وہ عملی صورت میں ابھی وقوع پذیر نہ ہوا ہو محض خیالی ہو۔

صبیب الرحمن طارق گورنمنٹ کالج ملتان

﴿ج﴾

خیالات فاسدہ و وساوس شیطانیہ پر شرعاً کوئی مواخذہ نہیں ہے۔ جب تک ان کے ماتحت کوئی عمل نہ کر گزرے جب خیالات فاسدہ کے ماتحت کوئی عمل ہو جائے تو پھر اس عمل کو پیش کر کے مسئلہ دریافت فرمائیں صرف وساوس کے درپے نہ ہوں اور نہ ان سے گھبراؤں۔ فقط واللہ اعلم

عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان



## والدین کی نافرمانی اور جھوٹی گواہی گناہ کبیرہ ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی لڑکی سے تنسیخ نکاح کا دعویٰ دائر کر دیا ہے۔ اس شخص کا ایک لڑکا عاقل و بالغ اپنے والد کے خلاف گواہی دے یا اپنے والد سے علیحدہ ہو جائے اس صورت میں والد اس لڑکے کے لیے بددعا کرے۔ کیا اس بددعا کی وجہ سے والد کے خلاف قدم اٹھائے پانہ یعنی والد سے علیحدگی اختیار کرے اور عدالت میں گواہی دے۔ اگر ایسا کرے تو وہ لڑکا شرعاً گنہگار ہوگا اور قیامت کے دن اس کی باز پرس ہوگی یعنی والد کی بددعا کے متعلق کیا مسئلہ ہے اور اس کا اثر ہوگا یا نہیں۔ محض ذاتی رنجش، جھگڑا فساد اور بداخلاقی کی وجہ سے رشتہ کرنے سے انکاری ہے۔

﴿ج﴾

شرعاً عقوق و نافرمانی والدین کی ناجائز و حرام ہے۔ اسی طرح جھوٹی گمراہی بھی سخت جرم و گناہ ہے۔ اب لڑکے کے لیے مخلص یہی ہے کہ جو کام کرے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو پیش نظر رکھتے ہوئے شریعت کے مطابق انجام دیں۔ اس کا والد اگر ناراض بھی ہو تو پرواہ نہ کرے اور انشاء اللہ تعالیٰ والد کی بددعا اور ناراضگی اسے ضرر نہ دے گی۔ اسی طرح اگر سچی بات کہنے میں سر صاحب ناراض ہو کر بیوی بچوں سے محروم کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے لیے اس کی بھی پرواہ نہ کرے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ نکاح دونوں لازم ہو چکے ہیں۔ باپ اگر فسخ کراتا ہے تو یہ ناجائز ہے۔ اگر حاکم فسخ کر بھی دے تو شرعاً معتبر نہ ہوگا۔ اگر اس فسخ کے بعد لڑکی کا اور جگہ نکاح کر دیا گیا تو یہ نکاح صحیح نہ ہوگا اور لڑکی تمام عمر بدکاری و حرام میں مبتلا رہے گی۔ اسی طرح سر بھی اگر نکاح فسخ کر لے تو یہ فسخ بھی معتبر نہ ہوگا اور لڑکی بغیر طلاق لیے دوسری جگہ نکاح کرے گی تو حرام کاری میں مبتلا ہوگی۔ لہذا لڑکے اور دونوں فریق کے رشتہ داروں اور اہل اسلام کو یہ لازم ہے کہ باپ اور سر میں مصالحت کراتے ہوئے فریقین کو مجبور کریں کہ وہ لڑکیوں کو اپنے اپنے خاوندوں کے گھر میں آباد کریں اور اگر آبادی کی صورت کسی طرح ممکن نہ ہو تو اتفاق و صلح سے دونوں طرف والے طلاقیں دے دیں لیکن سر صاحب کو یہ معلوم ہو کہ چونکہ اس لڑکی و داماد کا تعلق صحیح ہو چکا ہے اور اولاد پیدا ہو گئی ہے اس لیے وہ ضد میں اگر اپنی لڑکی اور نواسوں کی زندگیاں خراب نہ کرے ان کو ذلیل و خوار نہ کرے۔ پہلے تو پوری کوشش یہ ہو کہ دونوں کی لڑکیاں اپنے خاوند کے پاس آباد ہوں لیکن اگر دونوں طرف سے کسی طرح ممکن نہ ہو تو وہ اس نکاح کو ملحوظ رکھیں اور لڑکی کے طلاق لینے کی کوشش نہ کرے بلکہ وہ اپنی لڑکی داماد کو دے دے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

رنگ ریزی کے لیے سور کے بال والا برش استعمال کرنا اور ایسے برشوں کی تجارت کرنا

﴿س﴾

بخدمت جناب حضرت مفتی صاحب امید ہے باخیریت ہوں گے۔ عرض ہے کہ میری دکان ہے جناب تشریف لائے ہیں۔ میرا کاروبار رنگ و روغن عمارتی کا ہے۔ رنگ و روغن لگانے کے لیے جو برش استعمال ہوتا ہے۔ اس میں دنیا کی ممتاز فیکٹریاں سور کا بال استعمال کرتی ہیں۔ یہاں پاکستان میں بھی یہی بال باہر سے منگا کر برش بنائے جاتے ہیں۔ انگریزی میں اسے برشل کہتے ہیں۔ دوسری قسم کے بال مثلاً گھوڑا، بیل یا اونٹ کے بالوں میں اتنی طاقت نہیں ہوتی کہ رنگ کا پھیلاؤ زیادہ کر سکیں۔ شرعی طور پر سور کے بال والے برش جن کا رنگ، تجارت میں اہم کردار ہے تجارت کی جاسکتی ہے یا نہیں۔ تجارت کا مطلب ہے اس سے نفع حاصل کرنا یا نقصان ہونا اگر خرید کر بغیر نفع کمائے دے دیا جائے تو گویا اس پر تجارت کا لیبل یا مفہوم نہ ہو تو کیا جواز ہے۔ ان دونوں کا جواب قرآن حدیث کی روشنی میں دیں۔

﴿ج﴾

فی الہدایۃ ص ۵۸ ج ۳ لا یجوز بیع شعر الخنزیر لانہ نجس العین فلا یجوز بیعہ اہانۃ لہ ویجوز الانتفاع بہ الخرز للضرورة فان ذالک العمل لا یتأتی بدونہ الخ  
واضح رہے کہ خنزیر نجس العین ہے۔ شریعت نے اس کی توہین کا حکم دیا ہے۔ جیسا کہ ہدایہ کی عبارت بالا مذکور سے واضح ہے۔ خنزیر کے بالوں اور اس کے بنے ہوئے برشوں کی تجارت میں خنزیر کا اعزاز و اکرام ہے۔ لہذا ہرگز ہرگز خنزیر کے بالوں اور اس کے تیار شدہ برشوں کی تجارت کی شرعاً اجازت نہیں دی جاسکتی ہے۔ رنگ و روغن عمارتی میں گھوڑے خچر وغیرہ کے بالوں اور دوسروں کی میاوی سلا لائیڈ سے تیار شدہ برشوں کو کام میں لایا جائے اور ان سے تیار کیے جائیں اور دیگر اہل اسلام کو بھی اس مسئلہ سے واقف کیا جائے۔ فقط واللہ اعلم  
عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا زیر ناف بالوں کی کوئی حد مقرر ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں مسئلہ ذیل میں کہ زیر ناف بال کہاں سے کہاں تک صاف کرنے واجب ہیں اور زیادہ سے زیادہ کتنے دن میں صاف کرنے چاہئیں۔ اگر اس میعاد میں صاف نہ کیے ہوں اور حج کے لیے احرام باندھے تو احرام صحیح ہوگا یا نہیں۔

سائل محمد یونس سندھ کراکری باؤس

﴿ج﴾

زیر ناف بال صاف کرنے کے لیے کوئی حد نظر سے نہیں گزری البتہ شرح مسلم فتح الملہم میں حوالی الذکر کا لفظ موجود ہے یعنی ذکر کے گرد جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ناف تک صاف کرنے ضروری نہیں ہیں۔ البتہ ناف تک صاف کرنے سے زیادہ صفائی ہو جاتی ہے اچھا تو یہ ہے کہ ایک ہفتہ کے وقفہ سے اس کو صاف کیا جائے۔ آخری مرحلہ چالیس یوم تک ہے۔ اس سے آگے مکروہ ہے لیکن اس کا احرام پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے۔ واللہ اعلم  
محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا یہ درست ہے کہ جلق کرنے والے کے ہاتھ قیامت کے دن گاہن ہوں گے

﴿س﴾

کیا کسی حدیث کی کتاب میں یہ بیان آیا ہے کہ مشت زنی کرنے والے کا ہاتھ قیامت کے دن ایسا موٹا ہوگا جیسے کوئی چیز گاہن ہوئی ہو۔

محمد اکرم عفا اللہ عنہ

﴿ج﴾

کوئی روایت حدیث اس قسم کی سامنے سے نہیں گزری۔ البتہ زواج بندی ص ۴۰ پر یہ مضمون ہے منترجم نے استاد سے سنا ہے جلق والوں کی انگلیاں قیامت میں حاملہ ہوں گی اس میں جالق سخت مصیبت میں گرفتار ہوگا۔ فقط واللہ اعلم

بندہ احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

زواج بندی حدیث کی معتبر کتاب نہیں ہے۔ البتہ فعل جلق قبیح فعل ہے احتراز کرنا لازم ہے۔

والجواب صحیح عبد اللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

سمگلنگ کا مال خریدنا، فروخت کرنا جائز ہے

﴿س﴾

آج کل سمگلنگ کا مال یعنی سرحد سے بغیر حکومت ڈیوٹی ادا کیے پار کیا ہوا کپڑا یا اور اشیاء بازار میں عام فروخت کیے جا رہے ہیں۔ حکومت کی طرف سے بھی اس پر پابندی ضرور ہے۔ مگر ہر بازار میں بک بھی رہے ہیں۔ کیا از روئے شریعت ہم ان کو اپنے علاقہ میں خرید کر کے اور پھر اس مال کو منافع پر بیچ کر اس کی کمائی سے گزارا کر سکتے ہیں یعنی یہ کمائی حلال ہے یا حرام یا مشتبہ۔

منجانب احمد علی کپڑا فروش تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان

﴿ج﴾

یہ کمائی حلال ہے لیکن اگر اس کا روبرو بار میں ذلت نفس کا خطرہ ہو تو اس کا روبرو سے اجتناب کرنا چاہیے لیکن کمائی میں کوئی حرمت نہیں آتی۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر  
۱۱ شوال ۱۳۷۷ھ

اگر کمبل پر کبوتر وغیرہ کی تصویریں ہوں تو کیا حکم ہے

﴿س﴾

صورت مسئلہ یہ ہے کہ بندہ نے ایک کمبل خریدا ہے جس میں کبوتر وغیرہ کی تصویریں ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ اس کمبل کے ساتھ نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں۔

﴿ج﴾

واضح ہو کہ اگر کمبل پر تصویریں اتنی چھوٹی ہیں کہ اگر زمین پر رکھ دو گے تو کھڑے ہو کر دکھائی نہ دیں تو ایسے کمبل کے ساتھ نماز درست ہے اور اگر اتنی بڑی تصویریں ہوں کہ اگر کمبل زمین پر رکھ دیں تو کھڑے ہو کر دکھائی دیں تو ایسے کمبل کے ساتھ نماز پڑھنی مکروہ ہے۔

الحجیب عبدالواحد  
الجواب صحیح محمد اسحاق

مسجد میں نمازیوں کے پاس ذکر جہری کرنا مکروہ ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک جماعت مل کر بلند آواز سے مسجد میں ذکر کرے خصوصاً نمازوں کے نائم پر جبکہ نمازی بھی پاس نماز پڑھ رہے ہوں۔  
والسلام احقر امیر حسین کشمیری طالب العلم مدرسہ اظہار العلوم چکوال

﴿ج﴾

نماز یا تلاوت کے وقت مسجد میں بلند آواز سے ذکر کرنا مکروہ اور بدعت ہے۔ شامی ص ۶۶۰ ج ۱ میں ہے  
اجمع العلماء سلفا و خلفا علی استحباب ذکر الجماعة فی المساجد وغیرھا الا یشوش  
جہرہم علی نائم او موصل او قارئ۔ واللہ اعلم

عبدالرحمن نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان



۲۳ رجب سے ۲۱ رجب تک خوب تیاری کر کے پھر لوگوں کو کھانڈے کھانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ فی زمانہ ہمارے ملک میں لوگ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے نام کی نیاز پکاتے ہیں جس کو عرف میں امام جعفر رحمۃ اللہ علیہ کا کھانڈا کہا جاتا ہے اور حسب ذیل طریقہ سے اس کی تیاری کی جاتی ہے کہ ۲۳ رجب سے لے کر ۲۱ رجب تک یعنی ایک دن کم کا مل سال عورتیں اپنی خوردنی اشیاء سے ماہواری حسب توفیق بچا کر رکھتی جاتی ہیں جب ۲۱ رجب کی شام ہوتی ہے سب عورتیں اپنے تمام سامان کو خوب دھویا کرتی ہیں۔ یہاں تک کہ ۲۱ رجب سے ایک دو دن پہلے اپنے گھروں کو بھی پونچھا پھیرتی ہے اور کپڑے وغیرہ خوب دھوتی ہے۔ پھر ۲۲ کی شب عشاء پڑھ کر خود بھی اور بچوں کو بھی نہلاتی ہیں۔ بعدہ دھوئے کپڑے پہن کر جو چیز سال بھر سے جمع ہوتی ہے۔ بیٹھا، نمکین سب پکاتی ہے۔ یہاں تک کہ صبح صادق سے قبل فارغ ہو جاتی ہیں۔ پھر نماز پڑھ کر سب لوگوں کو بلا کر اپنے گھر کے اندر کھلایا جاتا ہے لیکن اپنے گھر کے اندر بمنزلہ شرط کے ہے۔ پھر اگر پوچھا جائے کہ ایسا طریقہ کیوں کرتی ہو تو جواب ملتا ہے کہ ہم نے امام جعفر صاحب کے فضائل و مناقب میں پڑھا ہے کہ امام صاحب خود فرماتے ہیں کہ اس تاریخ کو جو شخص اس طریق سے چیز دے گا بہت ثواب ہوگا تو کیا یہ نیاز پکانا اس طریقہ سے اور باقی شرائط و ساخت کے اور پھر اس کا کھانا کیسا ہے۔ دلیل کے ساتھ بیان فرمائیں۔

المستفتی صوفی محمد رمضان محلہ شاہ گرویز ملتان شہر

﴿ج﴾

کسی عمل کا موجب ثواب و عقاب ہونا دلیل شرعی پر موقوف ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا صورت کے ساتھ صدقہ و خیرات کرنا اور باقی امور انجام دینا اور اس طرز خاص اور عمل خاص کو موجب ثواب سمجھنا کسی دلیل شرعی سے ثابت نہیں ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم سے منقول نہیں۔ لہذا ان امور کو اس پختہ کذائیہ کے ساتھ زیادہ موجب ثواب خیال کرنا بدعت سیئہ ہے۔ جس سے اجتناب کرنا لازم ہے۔ حدیث میں ہے کہ من احدث فی امرنا هذا ما لیس منہ فہو رد۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر

لڑکے کو سوتی کپڑے کا فراق پہنانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک لڑکا جس کی عمر دو تین ماہ ہے اس کو سوتی کپڑے کا سادہ فراق پہنانا جو کہ ٹیڈی شکل کا بھی نہیں ہے۔ آیا لڑکے کو ایسا فراق پہنانا ٹھیک ہے یا نہیں۔

عبدالقیوم نیو چنیوٹی بلڈنگ پلس روڈ طارق آباد لاہور شہر

﴿ج﴾

اسلامی طرز اور اپنا قدیمی لباس اختیار کرنا افضل اور بہتر ہے۔ بنسبت ان جدید طرز کے لباس و فیشن کے اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا بچہ آپ کے لیے آخرت میں ذخیرہ ہو اور دنیا میں آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو تو اس کو فراق سے بچائیے۔ فقط واللہ اعلم

عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کسی ادارے کی طرف سے عاریۃ دی گئی سائیکل کو ذاتی کام کے لیے استعمال کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کسی ادارے کا سائیکل اگر مدرسہ کے کسی ملازم کے پاس رہتا ہو تو مدرسہ کے کام کے بغیر اپنے استعمال میں لاسکتا ہے یا نہ اگر کسی اشد ضرورت کے تحت کسی وقت اپنے ذاتی کام میں استعمال کرے تو کیا کچھ شرعی اجازت ہے یا نہ۔ فقط واللہ اعلم

عبدالواحد متعلم مدرسہ قاسم العلوم ملتان

﴿ج﴾

ملازم ادارے کے سرپرست اور بڑے مثلاً مہتمم صاحب ادارہ کی اجازت سے اپنے ذاتی کام میں استعمال کر سکتا ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ احمد نائب مفتی مدرسہ ہذا

مردار کی چربی اگر بیرون ملک سے درآمد کی جائے  
یا اندرون ملک ہو لیکن اس سے نفع اٹھانا جائز نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مسئلہ کہ امریکہ و دیگر مغربی ممالک سے چربی درآمد کی جاتی ہے۔ جسے صابن میں استعمال کیا جاتا ہے۔ چربی مردار جانوروں کی بھی ہوتی ہے۔ جبکہ اس کی پیڑی تبدیل ہو جاتی ہے۔ تو کیا یہ صابن ہمیں از روئے شریعت جائز ہے یا نہیں۔

محمد سرور مالک کوثر سوپ انڈسٹریز اکبر روڈ ملتان شہر

﴿ج﴾

وعبارۃ المعجبی جعل الدھن النجس فی صابون یفتی بطہارتہ۔ لانہ تغیر والتغیر یطہر

عند محمد ویفتی به لبلوی و ظاهره ان دهن المیتة کذا لک لتعبیره بالنجس دون المتنجنس الا ان یقال هو خاص بالنجس لان العادة وضع الزيت فی الصابون دون بقية الادھان تامل۔ ثم رایت فی شرح المیتة ما یؤید الاول حیث قال وعلیه یتفرع مالو وقع انسان او کلب فی قدر الصابون فصار صابونا یكون طاهرا لتبدل الحقیقة الخ ثم اعلم ان العلة عند محمدی التفرع و انقلاب الحقیقة اه (شامی ص ۳۱۶ ج ۱) قلت فعلى هذا لا فرق بین ودک نجس العین و غیره کما یتظهر مما قال فی الدر المختار ص ۳۲۶ ج ۱ الا یتكون نجسار ما دقذر ولا ملح کان حمارا او خنزیرا ولا قدر وقع فی البیر فصار حماة لا انقلاب العین به بفنی اه والله اعلم عبارت بالا سے ظاہر ہے کہ ناپاک یا مردار کی چربی سے صابن تیار کیا جائے تو بوجہ انقلاب حقیقت یہ صابن پاک سمجھا جائے گا اور یہ چربی وغیرہ بھی پاک ہو جائے گی اور اس صابن کا استعمال بھی جائز ہوگا لیکن واضح رہے کہ طہارت صابن الگ مسئلہ ہے اور ایسی چربی کو خرید کرنا اور اسے صابن میں استعمال کرنا الگ مسئلہ ہے۔ چنانچہ شامی ص ۳۷۵ ج ۵ رنج الفاسد (بخلاف الودک) ای دهن المیتة لانه جزؤها فلا یكون مالا ابن ملک ای فلا یجوز بیعه اتفاقا و کذا الانتفاع به لحديث البخاری ان الله حرم بيع الخمر والميسر والخنزير والاصنام قيل يا رسول الله ارايت شحوم المیتة فانه یطلى به السفون ویدهن بها الجلود و یستصبح بها الناس قال لا هو حرام الحديث تامل شامی کی اس عبارت سے یہ واضح ہے کہ میت کی چربی یعنی ناپاک چربی کی بیع ناجائز ہے اور اسی طرح ناپاک چربی سے نفع لینا اور استعمال کرنا بھی جائز نہیں۔ لہذا جو چربی امریکہ و دیگر مغربی ممالک سے درآمد کرتے ہیں۔ اگر وہ ناپاک ہے اور مردار کی چربی ہے تو اس کا درآمد کرنا اور صابن میں استعمال کرنا جائز نہیں۔ البتہ اگر کوئی اس ناجائز کا ارتکاب کر لے اور اس سے صابون بنالیں تو وہ صابن پاک اور اس کا استعمال جائز ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح عبد اللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ ہذا

سالانہ درس ختم ہونے کے وقت طلباء کا اساتذہ کے لیے دعوت کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و شرع متین اس مسئلہ میں کہ مروج ہے کہ کتاب کے ختم کرنے پر طلباء آپس میں چندہ کر کے مٹھائی وغیرہ خرید لیتے ہیں۔ مٹھائی طلباء مع استاد کھا لیتے ہیں اور کبھی دوسروں کو بھی دے دیتے ہیں۔ طلباء میں بھی فرق ہوتا ہے، کوئی دولت مند ہوتا ہے، کوئی غریب ہوتا ہے۔ اگر غریب نے چندہ زیادہ دیا تو دولت مند اس



سے زیادہ دینے پر مجبور ہوتا ہے۔ چاہے مرضی ہو یا نہ ہو یا کبھی یکساں چندہ کرتے ہیں، کسی کے پاس رقم ہوتی ہے کسی کے پاس نہیں ہوتی۔ جب رقم نہیں ہوتی تو شامل بھی نہیں کرتے۔ اگر رقم تھوڑی ہو، تھوڑی رقم پر باقی ساتھی رضا مند نہیں ہوتے اور جس نے تھوڑی رقم دی اس کو طعنہ دیتے ہیں یا اگر اس طرح چندہ جمع کیا جائے کہ کسی نے زیادہ دیا کسی نے کم اور کسی نے نہیں دیا اور کھانے میں تمام یکساں شریک ہو گئے جس نے یہ چندہ کم دیا ہے اس کے لیے یہ مٹھائی کھانا کیسا ہے اور جس نے چندہ بالکل نہیں دیا۔ اس کے لیے یہ کھانا کیسا ہے بظاہر تو تمام شریک ہیں لیکن پوچھا کسی نے نہیں یا اگر تمام طلباء آپس میں یکساں چندہ کریں کسی کو کسی قسم کی تکلیف چندہ وغیرہ کی نہ ہو یا اگر یکساں چندہ نہ ہو کم زیادہ ہو لیکن پوری رضامندی سے ہو۔ اپنے حق سے زیادہ کھانے کی اجازت بھی مل جائے اور اس کو رواج بھی نہ سمجھا جائے۔ ویسے چندہ جمع کر کے مٹھائی تقسیم کر کے کھالیا جائے تو یہ کھانا کیسا ہے۔

بنیو اتوجروا

رحمت اللہ متعلم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان

### ﴿ج﴾

طلباء مدرسہ دینیہ کو اسوۂ حسنہ حضرات صحابہ خصوصاً اصحاب صفہ کا پیش نظر رکھنا لازم ہے۔ علم کی طرف توجہ تمام اور تکرار، مطالعہ، ادب، احترام اساتذہ، فارغ اوقات میں خدمت اہل اسلام، تبلیغ وغیرہ مشاغل اور ذمہ داریاں ایسی ہیں کہ ایک مومن قانت ان سے فارغ ہو کر دوسرے غیر ضروری امور کی طرف اہتمام اور توجہ کو صرف نہیں کر سکتا۔ پھر اس قسم کی دعوتیں اور شیرینی بوجہ مفاسد کثیرہ بدعت نما ہیں حتی الامکان ان سے احتراز لازم ہے۔ من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیه الحدیث۔ وانا واتقیاء امتی براء من التکلف۔ صحابہ کے متعلق آیا ہے اقل تکلفاً بہر حال یہ رسم بحالت موجودہ قابل احتراز ہے۔ فقط هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب۔

عبد اللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

ریڈیو کی مبینگی سے حتی الامکان احتراز کرنا چاہیے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ میں ریڈیو میکینک کا کام کرنا چاہتا ہوں۔ اس صورت میں یا رڈ اکثر سننے میں آئیں گے اور ٹیسٹ کرتے وقت یا ایک کو ٹیسٹ کرتے وقت گاتے ہوئے مردوں اور عورتوں کی آواز سے بہت ہی واسطہ پڑے گا اور دوسری طرف حدیث نبوی کے غالباً یہ الفاظ ہیں کہ جو کان کسی گانے والی عورت کی آواز سنے ان میں سیسہ پگھلایا جائے گا۔ اب براہ کرم اس فتویٰ سے میری تسلی کریں۔ آیا میں ریڈیو مرمت کا کام کر سکتا ہوں یا نہیں۔



### ﴿ج﴾

صورت مسئلہ میں حتی الوسع اس پیشہ کو جو کہ مفضی الی الحرام ہے اختیار نہ کیا جائے۔ بلکہ کوئی اور جائز کاروبار شروع کر دیں اگر اس کی تنخواہ کم بھی ہو ایک حرام سے تو محفوظ ہو جائیں گے۔ شریعت کے پابند رہیں گے۔ عیش و عشرت نہ ہو معمولی سا گزارہ ہو تو کیا بات ہے اور یہ ضروری بھی نہیں کہ کسی دوسرے کاروبار اختیار کرنے سے اور کم ہو۔ اس لیے کہ کتنے لوگ ہیں کہ جائز کاروبار کرتے ہیں اور اہل ثروت ہیں۔ عیش و آرام سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور اگر اختیار بھی کریں تو اس طرح اپنے آپ کو بچائیں کہ ٹیسٹ کرتے وقت کلام پاک یا کوئی تقریر اس سے سنیں۔ فقط واللہ اعلم

احمد عفا اللہ عنہ

الجواب صحیح عبد اللہ عفا اللہ عنہ

جس کے گھر ۱۶ سال سے جوان لڑکی بے نکاح بیٹھی ہو کیا اس سے بائیکاٹ درست ہے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس صورت مسئلہ میں ایک شخص کی چار لڑکیاں ہیں ایک لڑکی سولہ سال سے بالغہ ہے دوسری لڑکی دس سال سے بالغہ ہے۔ باقی دونوں بالغہ ہیں۔ بالغ لڑکیوں کے خطبہ کے لیے اس کے اقارب قومی نسب و جہی ہمیشہ آتے ہیں لیکن کسی کو دینے کا فیصلہ نہیں کرتا۔ علماء کرام کے وعظ جو کہ تحقیقاً اس کی ہدایت کے لیے کرائے گئے ہیں۔ اس سے بھی اس کو کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ لہذا شرعاً مسلمانوں کو اس کے برخلاف عدم تعاون و ترک معاملات جائز ہیں یا نہ۔ بیوا تو جروا

### ﴿ج﴾

بائیکاٹ اور عدم تعاون انتہائی سزا ہے۔ جو کہ انتہائی مجبوری سے کسی کبیرہ کے ارتکاب پر جب کہ افہام و تفہیم کی تمام صورتیں بیکار ہو جائیں دی جاتی ہے۔ صورت مسئلہ میں حتی الامکان افہام و تفہیم کی تمام ممکن صورتیں عمل میں لائی جائیں اور اس شخص کے تمام اعذار کو رفع کیا جائے جو کہ اس کے نکاح کر دینے سے رکاوٹ بن رہے ہیں۔ اس کے بعد اہل علم سے مشورہ کر کے عدم تعاون وغیرہ کرنا جائز ہوگا اس لیے فوری طور پر بائیکاٹ و عدم تعاون کی اجازت نہیں دے سکتے۔ جب تک تمام حقیقت حال واضح نہ ہو۔ فقط واللہ اعلم

عبد اللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جس ڈرامہ میں عورت کا کوئی کردار نہ ہو کیا اُس کا دیکھنا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و دین دریں مسئلہ کہ ایسا ڈرامہ جس میں عورت کا کردار پیش نہ کیا جائے اور کوئی فحش و غیر اسلامی خیال کا اظہار بھی نہ ہو ایسا ڈرامہ عند الشرع جائز ہے یا ناجائز اور ایسے ڈرامے کی آمدنی کسی اسلامی مقصد کے لیے خرچ کرنا جائز ہے یا ناجائز۔

المستفتی ثناء الرحمن صدر سٹوڈنٹ یونین گورنمنٹ کالج ملتان

﴿ج﴾

واضح رہے کہ جب تک ڈرامہ مذکور کی پوری کیفیت نہ بتائی جائے تب تک اس کے جواز کا فتویٰ نہیں دیا جاسکتا۔ کیونکہ عموماً ڈرامے متعدد شرعی قباحتوں کے حامل ہوتے ہیں۔ بالفرض اگر کوئی ڈرامہ فحش اور غیر اسلامی خیالات کے اظہار سے خالی بھی ہو تب بھی عام طور پر لہو و لعب اور بے فائدہ ہونے سے خالی نہیں ہوا کرتا۔ لہذا بوجہ عبث ہونے اور تلبی و تلعب کے مکروہ اور ناجائز ضرور ہوگا۔ کما فی الدر المختار مع شرحہ رد المحتار ص ۳۹۵ ج ۶ (و) کرہ (کل لہو) لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کل لہو المسلم حرام الا ثلاثۃ ملاعبۃ اہلہ و تادیبہ لفرسہ و منا ضلّہ بقوسہ۔ وقال الشامی تحتہ (قولہ و کرہ کل لہو) ای کل لعب و عبث فالثلاثۃ بمعنی واحد کما فی شرح التاویلات والاطلاق شامل لنفس الفعل واستماعہ كالرقص والسخرۃ والصفیق وضرب الاوتار من الطنبور والبربط والرباب والقانون والمزمار والصنج والبوق فانها کلها مکروہۃ لا نہا زی الکفار الخ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۹ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ

اگر کوئی شخص سال والی کمیٹی ۶ ماہ کے بعد ختم کرنا چاہے تو کیا صورت ہے

جس شخص کے پاس کمیٹی کی رقم جمع کی جاتی ہے کیا قرعہ ڈالنے سے قبل وہ اس کو خرچ کر سکتا ہے

اگر قرعہ ڈالنے سے قبل وہ تمام رقم ضائع ہو جائے جو جمع ہو چکی ہے تو ذمہ دار کون ہوگا

﴿س﴾

جناب مکرم و محترم محمد انور شاہ صاحب مدظلہ

احوال آنکہ جناب کانوازش نامہ ملا۔ حالات سے آگاہی ہوئی۔ وضاحت طلب امور درج ذیل ہیں۔  
جب کوئی آدمی کمیٹی ختم کرنا چاہے تو اس کو اس کی جمع کرائی ہوئی رقم اس وقت ملے گی جب قرضہ میں اس کا نام نکلے گا۔ مثلاً ایک آدمی نے سال کے عرصہ کے لیے کمیٹی میں حصہ رکھا۔ مگر ۶ ماہ کے بعد حالات نے جواب دے دیا تو وہ آدمی جو کمیٹی جمع رکھتا ہے۔ کوئی آدمی پیدا کرے گا یا اپنے پاس سے ۶ ماہ بقایا کی قسط دیتا رہے گا اور جب اس آدمی کے نام قرضہ نکلے گا اس کو اس کی جمع شدہ رقم دے دی جائے گی۔

جس کے پاس رقم جمع کرائی جاتی ہے وہ اس کا کلی مختار ہے چاہے اس کو استعمال کرے یا ویسے ہی جمع رکھے۔ یہ ہر آدمی کا علیحدہ علیحدہ ضامن ہے۔ نہ وہ کوئی قرض ہوتا ہے ہاں البتہ امانت ہوتی ہے۔ مگر وہ اسی وقت واپس مل سکتی ہے جب قرضہ نکلے اس سے پہلے نہیں۔ ہاں اگر قرضہ اندازی سے قبل وہ رقم ہلاک ہو جائے تو وہ آدمی مکمل طور پر ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس میں کسی ممبر کو نقصان نہیں ہوتا۔ وہ سب رقم اس کو قرضہ پر دینی پڑے گی۔ ہاں البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ جس کا نام قرضہ میں نکلا اس نے کچھ مہلت دے دی تو یہ اس کی مرضی پر منحصر ہے۔

حاجی محمد اشرف صاحب

### ﴿ج﴾

کمیٹی بصورت مذکورہ ناجائز ہے۔ بدو وجہ ایک تو یہ کہ اس کے اندر قرض کی تا جیل کو لازمی قرار دیا جاتا ہے۔ یعنی اگر کمیٹی کے ارکان میں سے کوئی رکن اپنی جمع کردہ رقم جو کہ قرض ہے مدت معینہ سے قبل وصول کرنا چاہتا ہے تو اس کو حسب اصول کمیٹی مروجہ وہ رقم نہیں دی جایا کرتی۔ حالانکہ شرعاً تا جیل قرض لازم نہیں ہوا کرتی۔ جب بھی قرض واپس کرنا چاہے تو شرعاً وہ واپس لے سکتا ہے۔ اگرچہ اجل مقرر کر بھی چکا ہو۔ تو چونکہ ضوابط کمیٹی مروجہ الزام مالا یلزم شرعاً لازم آ رہا ہے اور اس میں تغیر حکم شرع ہے اس لیے کمیٹی ناجائز ہوگی۔ کما قال فی تنویر ولزم تا جیل کل دین الا القرض۔

دوسری یہ کہ کمیٹی مروجہ میں مقرض اس قرض سے نفع مشروط حاصل کرتا ہے اور کل قرض جرنفعاً حرام۔ در مختار ص ۱۶۶ ج ۵ فقہاء کا ضابطہ ہے۔ کمیٹی مروجہ میں نفع ظاہر ہے کہ مشروط ہے۔ اگرچہ متردد ہے۔ قرضہ نکلنے کی صورت میں نفع یعنی قرضہ اس کو مل جاتا ہے اور نہ نکلنے کی صورت میں نفع نہیں ملتا ہے۔ بہر حال مشروط ضرور ہے۔ اگرچہ ملنا متردد ہے اور جو نفع قرضہ میں ہو مشروط ہو یا متعارف ہو۔ وہ ناجائز ہوا کرتا ہے۔ لہذا یہ عقد بھی ناجائز شمار ہوگا۔ کما قال فی الدر المختار مع شرحہ رد المحتار ص ۱۶۶ ج ۵ وفی الخلاصۃ القرض بالشرط حرام والشرط لغوبان یقرض علی ان یکتب بہ الی بلد کذا لیوفی دینہ وفی الاشباہ کل قرض جرنفعاً حرام فکروہ للمرتہن سکنی المرہونۃ باذن

الراهن. وفي الدرايضاً مع شرحه رد المحتار ص ۶۳ ج ۶ مطلب اسكن المقرض وقالوا اذا لم تكن المنفعة مشروطة ولا متعارفة اجر المثل على المقرض لان المستقرض انما اسكنه في داره عوضاً عن منفعة القرض لا مجاناً وكذا لو اخذ المقرض من المستقرض حمار ليستعمله الى ان يرد عليه الدراهم اه. وهذه كثيرة الوقوع. فقط والله تعالى اعلم

حرره محمد انور شاه غفر له نائب مفتي مدرسه قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسه قاسم العلوم ملتان

### کیا نجدی شیطان کا لقب ہے

﴿س﴾

ایک مولوی صاحب کہتے ہیں کہ شیخ نجدی شیطان کا لقب ہے۔ ان کا یہ کہنا درست ہے یا نہ۔ اگر شیخ نجدی شیطان کا لقب نہیں تو اس مولوی صاحب کے لیے شرعاً کیا حکم ہے۔ اگر واقعی لقب شیطان کا ہے تو یہ لقب اس کو کب دیا گیا اور کیوں دیا گیا۔ بینوا تو جروا

﴿ج﴾

مولوی صاحب کا یہ قول محض فاسد اور باطل ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ طبعی رجحانات کو شرعی رنگ دے کر عوام کو گمراہ کرنے کا یہی ایک طریقہ ہے۔ مولوی صاحب موصوف کو اس قسم کی مختصر باتوں سے پرہیز کرنا لازم ہے اور نہایت ہی سنجیدگی و وقار اور متانت سے شرعی مسائل بیان کریں۔ افراط تفریط سے اجتناب کریں۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسه قاسم العلوم ملتان

جو مہتمم مدرسه کے فنڈ میں خیانت کا مرتکب ہوا ہو اس کو کسی بھی صورت میں دوبارہ لانا درست نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص کو ایک ادارہ کا مہتمم بنایا گیا تھا۔ ابتدائی مقام پر وہ شخص سفیر بھی خود رہا خطیب بھی خود رہا اور ناظم بھی خود رہا۔ خزانچی بھی خود رہا۔ کچھ عرصہ کے بعد اسی مسجد و مدرسه کی انتظامیہ نے اس مہتمم سے فہمید حساب کا مطالبہ کیا۔ حساب نہ فہمید کرانے کی بنا پر پریشان ہوا اور اس ادارہ کو چھوڑ کر بھاگ نکلا۔ عرصہ دراز سے تقریباً پانچ سال ہونے والے ہیں کہ جب اس دوران پانچ سال میں یہ کردار ادا کرتا رہا کہ اس ادارہ کے نام سے عوام سے چندہ وصول کرتا رہا ہے اور خود ہضم کرتا رہا ہے۔ اب جب عوام کو یہ



پتہ چلا کہ یہ مہتمم صاحب چندے کر کے خود کھا جاتا ہے نہ مدرسہ ہے نہ طلباء ہیں نہ مدرسین ہیں۔ برملا ذلت کا سامنا کرنا پڑا تو اب وہ مہتمم صاحب پھر کوشاں ہیں کہ میں کسی طریقہ سے پھر اسی ادارہ کا مہتمم بن جاؤں۔ حالانکہ انتظامیہ کمیٹی اس پر ناراض ہے۔ جماعت ناراض ہے۔ قوم ناراض اس کے جانے کے بعد وہ ادارہ کافی ترقی پذیر ہے۔ اسی کے قائم مقام جو صاحب کام کر رہے ہیں بڑے عالم بالشرع بغیر تنخواہ مدرسہ کا مفاد سوچنے والے ہیں مدرسہ کے لیے حالانکہ اول مہتمم اس ادارہ کے تنخواہ خوار بھی تھے اور سفارت سے نصف حصہ آمدنی سے خرچہ کاٹ کر لیتے تھے۔ کیا ایسے خائن مہتمم صاحب جس پر قوم ناراض ہے پھر ادارہ کا وہ شرعاً مہتمم بن سکتا ہے۔ حالانکہ اکثر زندگی کا حصہ اس کا ایسے چندے وصول کرتے رہنا اور اپنے عیال پر خرچ کرتے رہنا بالکل کثیر عیالدار ہے اور وجہ معاش کا کاروبار ہے۔ کسی فقہ حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی کی رو سے اگر اس کو مجاز ہو تو بیان فرمائیں۔

قاضی رسول بخش تحصیل شجاع آباد

### ﴿ج﴾

شرعی طریقہ سے خوب تحقیق کی جائے اگر واقعی اس شخص میں خیانت وغیرہ امور مذکورہ فی السوال موجود ہیں تو شرعاً یہ درست نہیں کہ ایسے شخص کو دوبارہ کسی دینی ادارہ کا مہتمم بنایا جائے۔ فقط واللہ اعلم

حررہ محمدانو رشاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۱۳ اذی تعدہ ۱۳۹۷ھ

قرآن کریم میں رکوع کی جو علامتیں ہیں کیا یہ حضور سے ثابت ہیں

### ﴿س﴾

ما قولکم رحمکم اللہ فی علامات الركوع التي في القرآن العظيم اهي مقدره بالمقدار ام بالمضامين ولا يستفهم احد الامرین اما الاول فلان مقدار بعض الركوع زائد على البعض واما الثانى فلكون بعض الركوع مشتملا على مضامين كثيرة وبعضها لا يتم فيه مضمون واحد فماذا معيارها. وتقول بعض العلماء انها منصوص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلا اصل له لان ذخيرة كتب الحديث خالية عن تذكرة الركوع و مقدارها فمن اين تثبت علامات الركوع ومن عينها وما معيارها۔

المستفتی عبدالحق غفرلہ متعلم اشرف المدارس ناظم آباد کراچی



اعلم ايها الاخ الارشد ان وضع علامات الركوع ليس توقيفياً ثابتاً من الشارع عليه الصلوة والسلام بل هو من المشائخ الفقهاء كما يأتي وضوعها كما وضع السلف التعاشير والنقط في القرآن مع انه كان مصحف الامام خاليا عنهما وجاء عن ابن مسعود رضي الله عنه جر دوا القرآن او كما قال. واما وضع النقط فلحفظ الاعراب واما وضع التعاشير فلحفظ الآي وليعلم الامام في التراويح قدر ما يقرأ في كل ركعة ليقع الختم مرة كما جاء في المبسوط لشمس الائمة السرخسي المتوفى في حدود سنة ٢٩٠-٥٠٠ وغيرها اقوال ص ١٢٦ ج ٢. (الفصل السادس في حق قدر القراءة (من التراويح) وروى الحسن عن ابي حنيفة رحمهما الله تعالى ان الامام يقرأ في كل ركعة عشر آيات ونحوها وهو الاحسن لان السنة في التراويح الختم مرة وبما اشار اليه ابو حنيفة رحمه الله تعالى يختم القرآن مرة فيها لان عدد ركعات التراويح في جميع الشهر ست مائة وعدد الآي ست آلاف وشي فاذا قرأ في كل ركعة عشر آيات يحصل الختم فيها اه وهكذا في فتاوى قاضي خان متوفى ٥٩٢ على هامش العالمگیری ص ٢٣٤-٢٣٨ ج ١ واستحسنها العلماء ثم اعلم ايها الاعزان مشائخنا الحنفية خصوصاً مشائخ بخارا كما يأتي لما رأوا ان التعاشير ليس فيها حسن معتد به سوى انه مقدر محدود لعشر آيات ليس فيها اعتبار المعاني والمفاهيم والمضامين قطعاً مع انه لا بد منه لانه قد يقع التعاشير على آية لا يستحسن ان يختم الركعة بها بل يناسب ان يقرأ آية او آيتان ونحوها ليتم المضمون وايضا رأوا احسناً ان يقع الختم ليلة السابع والعشرين رجاء ان ينالوا فضيلة ليلة القدر اذ الاخبار قد كثرت بانها ليلة السابع والعشرين من رمضان والتعاشير يقع مراعاتها الختم ليلة الثلاثين. فلهذا وضعوا علامات الركوع وجعلوا القرآن خمس مائة واربعين ركوعاً ليقع الختم في الليلة السابعة والعشرين وراعوا فيه امرين الاول ان لا يكون ركوع واحد مقدار مالا يؤدي به فرض القراءة وواجبها فلهذا لا ترى ركوعاً اقل من ثلث آيات قصار او آية طويلة وترى ايضا ان السور القصار في آخر القرآن جعلوا كل واحدة منها ركوعاً. والثاني. التز مواجب الوسع ان يكون الركوع مشتملاً على مضمون واحد مع تقارب اعداد الكلمات ومقدارها الا ان يطول مضمون واحد زائداً على ٥٣٠ / ١ زيادة غير مناسبة

فجعلوه قسمین او اکثر والا ان یقصر مضمون واحد ناقصا عن ۵۴۰ / ۱ نقصانا غیر مناسب فجعلوه جزء رکوع ولهذا ترى جميع ركوعات القرآن على هذا الشرط منتظماً الا ما شد ندر وهو ما جاء فى سورة الواقعة من قوله تعالى (لاصحاب اليمين ع) ثلثة من الاولین وثلثة من الآخرین جعلوها مع الركوع الآتى مع انه ينبغى على هذا الشرط ان يكون مع السابق. ولعله يكون لهذا ايضا وجه وجيه لا نصل اليه ويحتمل ان يكون من الناس، او وقع منهم هذا من غير شعور به والله تعالى اعلم

ودليل ما قلت من واصفه ووصفه وغرضه وغير ذلك من وجه تسمية ما يأتى. واما المعيار فقلته من عند نفسى استنباطاً من الغرض والنظر ركوعات القرآن بحسب فهمى القرآن ولعل عند غيرى احسن هذا قال فى المسبوط المزبور ص ۱۴۶ ج ۲ وحكى عن القاضى الامام عماد الدين رحمه الله تعالى ان مشايخ بخارا جعلوا القرآن خمساً واربعين ركوعاً وعلوموا الختم بها ليقع الختم فى الليلة السابعة والعشرين رجاء ان ينالوا فضيلة ليلة القدر اذ الاخبار قد كثرت بانها ليلة السابع والعشرين من رمضان وفى غير هذه البلدة المصاحف معلمة بالآيات وانما سموه ركوعاً على تقرير انها تقرأ فى كل ركعة. اه وهكذا فى العالمگیرية ص ۱۱۸ ج ۱ وقاضى خان على هامشها ص ۲۳۷ ج ۱ وعلم من هذا ان وضع علامات الركوع قبل ۴۹۰ هـ بكثير لانه يرويه السرخسى (المتوفى ۴۹۰ هـ افوال) عن عماد الدين القاضى وهو ينسبه الى مشايخ بخارا رحمهم الله تعالى. فقط والله تعالى اعلم  
حرره عبداللطيف غفر له معين مفتى مدرسه قاسم العلوم ملتان

## ضرر رساں کتوں کو قتل کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ جو کتے یعنی سگ کھانے پینے میں تکلیف دہ ہوں ان کا مارنا یا مروانا کیسے ہے۔ از روئے شریعت کیا حکم ہے۔

مولوی محمد نواز امام مسجد ضلع ڈیرہ غازی خان

﴿ج﴾

شرعاً ایسے کتوں کو مارنا قتل کرنا جائز ہے۔ اگر یہ کتے کسی کے مملوک ہوں تو مالک کو کہا جائے کہ ان کتوں کو مار ڈالو کیونکہ یہ ضرر دیتے ہیں۔ اگر وہ انکار کریں تو حاکم کو درخواست دے کر انہیں مجبور کیا جائے۔ برائے حوالہ



عالمگیری دیکھو ص ۳۶۰ ج ۵ قریۃ فیہا کلاب کثیرۃ ولاہل القریۃ منہا ضرر یومر ارباب الکلاب ان یقتلوا الکلاب فان ابوا رفع الامر الی القاضی حتی یلزمہم ذالک کذا فی محیط السرخسی فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جرم کے ثبوت کے بغیر تعزیری حکم لگانا قوم کی غلطی ہے، ایک شخص کے کہنے یا گواہی دینے پر فیصلہ نہیں ہونا چاہیے، جس شخص نے کہا ”ڈاڑھی والے کافر ہوتے ہیں“ کیا خود کافر ہو جائے گا دینی معاملات میں جس عالم کے قول کو مستند مانا جاتا ہے اس کی شرائط کیا ہیں

﴿س﴾

زید، بکر، خالد نے کسی عورت سے کہا کہ پانی پینے کے لیے لاؤ وہ نہیں لائی پھر خالد نے کسی دوسری جگہ اس سے کسی موقع پر یہ کہا کہ یہاں آؤ وہ نہیں آئی۔ یہ واقعہ صرف اتنا ہے کہ جس کی خبر کسی کو نہیں ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس پر ایک ایفونی کا یہ بیان ہے کہ قوم کے سامنے مجھے عورت کے وارث نے خبر دی ہے کہ یہ پتہ نہیں کہ کیا خبر دی ہے اس پر قوم نے زید بکر خالد کو برائے تذلیل اپنے یہاں کا حکم نافذ کر دیا اس پر زید نے غصہ سے یہ کہہ دیا کہ ڈاڑھی والے کافر۔ کیونکہ حکم نافذ کرنے والے اکثر ڈاڑھی والے تھے۔ تو زید کے قول کی بنا پر ایک عربی تعلیم یافتہ شخص نے یہ کہا کہ تم خود کافر ہو گے۔ لہذا تجدید ایمان ضروری ہے۔ چنانچہ اس جگہ مجمع کے سامنے کلمہ تلقین کیا گیا اور فسخ نکاح کا حکم سامنے آیا تو اب پوچھنا یہ ہے کہ زید، بکر، خالد پر اس کی قوم تعزیری حکم مذکورہ لگانے کا حق رکھتی ہے یا نہیں۔

کیا صرف شخص مذکورہ کے بیان پر حکم سزا نافذ کرنا جائز ہے یا نہیں۔ بلکہ بیان بھی زید بکر خالد کی غیر موجودگی میں ہوئے ہوں۔ بلکہ نہ مدعی نہ مدعی کے وارث کا دعویٰ یا بیان ہو اور نہ زید بکر کا اقرار بھی ہو۔

کیا صورت مذکورہ میں زید واقعی کافر ہو گیا ہے اور نکاح ٹوٹ گیا۔ کیا واقعہ مذکورہ میں در صورت ثبوت سب ایک ہی سزا کے مستحق ہیں یا زید بکر کی سزا اور خالد کی اور ہونی چاہیے۔ بکر عربی تعلیم یافتہ شخص کا زید کو کافر اور فسخ نکاح کا حکم دینا اگر غلط ہو تو وہ کس تعزیری سزا کے مستحق ہیں اور یہ شخص اس قسم کا حکم لگانے کا حکم حق رکھتے ہیں اور کسی عالم کے مسائل میں معتمد علیہ ماننے کے لیے کیا شرائط ہیں۔

از معرفت حافظ محمد رفیع صاحب



### ﴿ج﴾

زید، بکر، خالد پر اس قوم کو مندرجہ بالا ثبوت کی وجہ سے یہ تعزیری حکم لگانے کا حق نہیں۔ صرف ایک شخص کی بات کو صحیح نہیں سمجھنا چاہیے لیکن یہاں تو اگر صحیح بھی مان لیا جائے تو اس میں کوئی زنا وغیرہ کا تو ذکر نہیں۔ پھر اس سے تعزیر نہیں ہو سکتی۔ البتہ قوم کو ان کے برے ارادوں کا علم کسی قدر محقق ذریعہ سے ہو جائے۔ پھر مناسب تعزیر دینی چاہیے۔ مندرجہ بالا طریقہ تعزیر خاص اس جرم کے لیے کہیں مذکور نہیں۔

اگر ایسے کسی مسلمان کے نام کو لے کر کافر کہا جائے تو اس میں تاویل کی جائے گی اور کہنے والے کو کافر یعنی اسلام سے خارج نہیں مانیں گے۔ اس لیے کہ کسی شخص کے کفر کے بارے میں بہت احتیاط کرنی چاہیے لیکن یہاں تو ڈاڑھی والوں کو کہا ہے تو اگرچہ حکم کرنے والے مراد ہوں لیکن ان کو دوسرے لفظوں سے بھی یاد کر سکتا تھا۔ پھر جب ان کو ڈاڑھی والوں کے نام سے ذکر کیا ہے تو اس میں ڈاڑھی کی سخت توہین ہے اور واضح رہے کہ استخفاف بالسنہ یعنی سنت کی تحقیر توہین کو کسی صورت میں برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا زید کو خود تجدد نکاح وغیرہ کرنا چاہیے۔

عالم مستند ہو کسی مدرسہ عربیہ سے فارغ ہو یا علمائے مستند اس کے عالم ہونے کی شہادت دیتے ہوں۔ اس کے علاوہ متقی ہو۔ زمانہ کے احوال سے لوگوں کے عرف و رواج وغیرہ سے تقریباً واقف ہوتا کہ ان کے حالات کو سمجھ کر فتویٰ دے۔

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

### پیر و مرشد کی تصویر کو پاس رکھنا

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں مسئلہ ذیل میں کہ زید کے پاس اپنے پیر و مرشد کی ہمراہ کھجوائی ہوئی تصویر بغرض زیارت موجود ہے جس کی کبھی کبھی زیارت کرتے ہیں۔ کیا زید کے اس عمل سے شرک یا انکار تو حید کا کوئی پہلو نکلتا ہے یا نہیں اور اس کے طرز عمل کی کیا حیثیت ہوگی۔

### ﴿ج﴾

تصویر نوٹو رکھنا گناہ ہے۔ اس کو دیکھنا اور وہ بھی عقیدت کے ساتھ اور زیادہ عظیم گناہ ہے۔ شرک کی ابتدا اسی طرح ہوئی تھی۔ حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کے زمانہ میں وہ، سواع، یغوث، یعوق، نصر پانچ بت پوجے جاتے تھے۔ یہ پانچ دراصل اپنے زمانے کے صالح انسان تھے۔ ان کے مرنے کے بعد ان کے معتقدین نے

ان کے بتوں کو شیطان کے ورغلانے سے اس لیے بنایا کہ ان کو دیکھ کر ان صالحین کی زیارت ہو سکے گی۔ آخر رفتہ رفتہ پھر باقاعدہ پرستش تک نوبت پہنچ گئی۔ یہ واقعہ صحیح بخاری میں منقول ہے اس لیے مندرجہ بالا عمل سے اجتناب کرنا واجب ہے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

وقف کردہ زمین کو دوبارہ وارثوں کی زمین میں شامل کرنا

کیا کسی شخص کے لیے زیادہ مال وقف اور وارثوں کے لیے برائے نام چھوڑنا جائز ہے

﴿س﴾

بخدمت جناب علماء دین کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ سائلہ کے والد حاجی غلام رسول کے تین لڑکے اور ایک سائلہ لڑکی تھی اور سائلہ کے والد کا ایک بھائی الہی بخش تھا اور سائلہ کی والدہ بھی تھی ان تین لڑکوں کے نام یہ تھے ایک کا نام عبداللہ دوسرے کا عبدالسلام تیسرے کا عبدالشکور تھا پہلے قضاء الہی سے عبدالسلام فوت ہو گیا اور پھر دوسرا عبداللہ فوت ہو گیا۔ سن ۲۲ عیسوی تیسرا لڑکا عبدالشکور فوت ہو گیا۔ جب یہ تیسرا لڑکا فوت ہو گیا تو سائلہ کے والد کو سخت صدمہ ہوا اس صدمہ سے سائلہ کے والد کا ہوش قائم نہ رہا۔ اس صدمہ کے بعد سائلہ کے والد نے ایک مسجد اور مسافر خانہ بنایا اور محکمہ نزول سے مبلغ چار ہزار روپیہ کی زمین خرید لی۔ سن ۳۰ میں ایک وصیت نامہ لکھا سن ۳۲ میں لکھا احقر نے ایک مسجد اور ایک مسافر خانہ بنا کر وقف کیا اور جو چار ہزار روپیہ کی محکمہ نزول سے زمین خریدی ہے یہ زمین شامل اوقاف کردی ہے۔ اگر زندگی رہی تو اس زمین پر ایک مدرسہ خود بناؤں گا ورنہ احقر کے بعد اس زمین پر دینی مدرسہ بنایا جائے اس تحریر پر سائلہ اور اس کی والدہ نے التجا کی کہ تم نے تین لاکھ روپیہ کی جائیداد وقف کردی ہے اور ۱۵ ہزار کی جائیداد وارثوں کو دی ہے یہ خیرات نہیں ظلم ہے۔ اس پر سائلہ کے والد نے اس نزول والی زمین آدھی سے زائد تو وقف میں ملا دی اور آدھی سے کم سائلہ کی زمین کے ساتھ ملا دی جو سائلہ کے قبضہ میں ہے۔ اب التماس ہے کہ جو آدھی زمین سے زائد تو وقف میں ملا دی اور جو آدھی سے کم زمین سائلہ کے قبضہ میں ہے یہ زمین اسلام کے قانون سے وقف ہے یا یہ آدھی زمین وقف میں نہیں آتی اور دوسرا وصیت نامہ حاضر خدمت ہے اس کو ملاحظہ فرمائیں کہ اسلام میں تین لاکھ روپیہ کی جائیداد وقف کر دے اور وارثوں کو ۱۵ ہزار روپیہ کی جائیداد دے یہ وقف جائز ہے یا نہیں اور وصیت نامہ میں لکھا ہے کہ یہ وقف جائیداد احقر کے خاندان میں رہے یعنی احقر کے خاندان میں ہو اس وقف جائیداد کا ہمارے خاندان سے متولی جائز ہے یا دوسرا متولی اسلام ہی ہو سکتا ہے۔ اگر دوسرا متولی ہو تو جائز ہے۔

حیات بی بی دفتر حاجی غلام رسول بیوہ حاجی حبیب اللہ ملتان شہر

### ﴿ج﴾

یہ ساری زمین جو محکمہ نزول سے خرید کر کے وقف کر چکا ہے یہ سب وقف ہے اس میں کچھ حصہ اپنی لڑکی کی زمین کے ساتھ ملانا شرعاً درست نہیں۔ کیونکہ وقف زمین انتقال نہیں ہو سکتی اور وقف صحیح ہو جانے کے بعد قول مفتی بہ کے مطابق لازم ہو جاتا ہے جس میں رجوع نہیں ہو سکتا۔ کما قال فی العالمگیری ص ۳۵۰ ج ۲ وعندهما حبس العین علی حکم ملک اللہ تعالیٰ علی وجه تعود منفعتہ الی العباد فیلزم ولا یباع ولا یوہب ولا یورث کذا فی الہدایۃ وفی العیون والیتیمۃ ان الفتویٰ علی قولہما کذا فی شرح الشیخ ابی المکارم للنقایۃ وفیہا ایضاً بعد اسطر۔ واذا کان الملک یزول عنہما یزول بالقول عند ابی یوسف رحمہ اللہ وهو قول الائمۃ الثلاثۃ وهو قول اکثر اہل العلم وعلیٰ ہذا مشائخ بلخ وفی المنیۃ وعلیہ الفتویٰ کذا فی فتح القدیر وعلیہ الفتویٰ کذا فی السراج الوہاج وفیہا ایضاً بعد اسطر۔ وعند ابی حنیفہ حکمہ صیرورۃ العین محبوسۃ علی ملکہ بحیث لا تقبل النقل عن ملک الی ملک والتصدق بالغلۃ المعدومۃ متی صح الوقف الخ

جی ہاں ایسا جائز ہے جبکہ وقف مرض میں نہ کر چکا ہو ورنہ کل جائیداد کی ایک تہائی تک وقف درست ہو جائے گا۔ کما قال فی الہدایۃ ص ۶۱۸ ج ۲ والوقف فی الصحۃ من جمیع المال اس شخص واقف کے خاندان میں کوئی اہل موجود ہو خائن نہ ہو تب تو کسی غیر خاندان میں سے متولی مقرر کرنا درست نہیں ہے اور اگر اس خاندان میں کوئی اہل موجود نہ ہو تب کسی غیر خاندان میں سے بھی متولی مقرر کیا جا سکتا ہے۔ فقط واللہ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۲ رجب کو کنڈے دینے کی کوئی اصل نہیں ہے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ۲۲ رجب المرجب کو مروجہ کنڈے کھائے پکائے جاتے ہیں۔ ان کی شرعی حیثیت کیا ہے نیز ان کی نسبت حضرت امام جعفر صادق کی طرف کی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ آپ کا یوم ولادت ہے۔ حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ تاریخی طور پر نہ ہی یہ حضرت امام جعفر صادق کا یوم ولادت ہے اور نہ ہی آپ کا کوئی قول و وصیت بلکہ اسی روز حضرت سیدہ طاہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان باندھا

گیا اور اسی دن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا یوم وفات ہے اور یہ اہل رفض و بدعت کی طرف سے مروجہ بدعت سعیدہ طاہرہ پر بہتان اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کی خوشی میں دعوتیں اڑاتے ہیں اور در پردہ درون سینہ مخفی بغض و عداوت کا سامان کرتے ہیں لہذا اس میں مذہب حقہ ناجیہ اہل سنت والجماعت کیا ہے۔ وضاحت سے بیان فرمائیں۔ بینوا تو جروا

﴿ج﴾

۲۲ رجب المرجب میں یہ مروجہ کنڈے بدعت ہیں ان کی کوئی اصل شرع میں نہیں ہے اور نہ ہی اس پر کوئی ثواب کا وعدہ ہے۔ اس واسطے ایسے کام کو دین کی بات سمجھنا گناہ ہے۔ فقط واللہ اعلم  
محمد اسحاق غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

قرآن کریم سے یا حروف ابجد سے فال نکالنا ناجائز ہے

﴿س﴾

کوئی فالنامہ جیسے فالنامہ پیغمبری یا قرآن شریف سے یا ابجد سے یا ستاروں سے یا کسی حساب سے کیا جائے مثلاً کوئی چیز گم ہو جائے یا بیماری سے رہا ہونے سے کیا فال نکالنا ناجائز ہے یا کہ غلط۔  
معرفت محمد عبداللہ

﴿ج﴾

محققین نے اس کو ناجائز لکھا ہے۔ خصوصاً جبکہ اس کا یقین کیا جائے تو سب کے نزدیک ناجائز ہے۔ فقط  
واللہ تعالیٰ اعلم

محمد انور شاہ غفرلہ  
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ  
۲۵ ذی قعدہ ۱۳۹۲ھ

بیوی کو دس طلاقیں دینے والے کی بیوی طلاق مغلطہ کے ساتھ حرام ہوگئی، نماز میں تشهد پڑھتے وقت انگلی سے اشارہ کرنا، کسی بزرگ یا پیغمبر کے نام کی منت ماننا، صلوٰۃ استسقاء کی کتنی رکعتیں ہیں، کیا شب معراج والی رات واقعی ۱۶ سال لمبی تھی، آج کل پس مرگ مروجہ ختم قرآن کی شرعی حیثیت

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع اس مسئلہ کے بارے میں کہ



(۱) فرض کرو کہ زید باہر اکیلا جا رہا ہے اور اس نے دس طلاق ڈال دیے اور اس کی نیت یہ نہ تھی کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے دوں لیکن اس کے منہ سے دس طلاق نکلے کہ میں نے اپنی بیوی کو دس طلاق پر چھوڑ دیا اور اس کی نیت یہ تھی کہ خود دس طلاق کے کہنے پر بیوی کو طلاق نہیں ہوئی۔ آپ مہربانی کر کے اس سے آگاہ فرمادیں کہ زید کی بیوی کو طلاق ہو گئی یا نہیں پوری تفصیل سے مطلع فرمائیں۔ نیز کون سی طلاق پر وہ طلاق ہوتی ہے اور یہ عورت زید کو کس طریقہ پر روا ہوتی ہے یعنی حلالہ سے یا بغیر حلالہ۔

(۲) اشارہ نماز نزد اشہد ان لاسنت ہے یا مستحب یا مکروہ ہے۔

(۳) نذر غیر اللہ یعنی کسی بزرگ یا مرحوم یا پیغمبر کے نام ماننا جائز ہے یا ناجائز ہے۔

(۴) نفل استسقاء دو رکعت ہیں یا چار۔

(۵) حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس رات معراج پر تشریف لے گئے تھے وہ رات کتنے سال کی تھی بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ رات ۱۶ سال تھی۔

(۶) مردے کے پیچھے جو ختم قرآن مروج ہے اس ختم کے پڑھنے والے کو کھانا جائز ہے یا نہیں۔ معتبر کتابوں سے حوالہ دے کر مشکور فرمائیں۔ بینوا تو جروا

فقیر علی محمد

### ﴿ج﴾

(۱) زید کی بیوی مطلقہ ہو گئی۔ اب بغیر حلالہ کے اس کے لیے یہ بیوی حلال نہیں ہو سکتی۔ وفی الدر المختار ص ۲۳۲ ج ۳ والبدعی ثلاث متفرقة او ثنتان بمرة او مرتین آہ قال الشامی قوله ثلاث متفرقة وكذا بكلمة واحدة بالاولی طلاق صریح میں نیت کرنا اور نہ کرنا دونوں برابر ہیں۔ بغیر نیت کے بھی طلاق پڑتی ہے۔

(۲) اشارہ نماز میں سنت ہے۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم كان اذا جلس فی الصلوة وضع یدیه علی رکبتيه ورفع اصبعه الیمنی الحدیث رواہ مسلم (مشکوٰۃ ص ۸۴)

(۳) نذر غیر اللہ حرام ہے کما فی البحر الرائق ص ۲۹۸ ج ۲۔ واما النذر الذی ینذره اکثر العوام علی ما هو مشاہد والحال الی قوله فهذا النذر باطل بالاجماع لوجوه منه انه نذر مخلوق والنذر للمخلوق لا يجوز الا لاله عبادة و العبادة لا تكون للمخلوق

(۴) استسقاء کی نماز دو رکعت ہے۔ کذا فی فتح القدیر ج اول باب الاستسقاء۔

(۵) معراج کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا ضروری ہے کہ معراج ہوا ہے یقیناً باقی یہ باتیں کہ وہ رات کتنی لمبی تھی وغیرہ اس کے متعلق کوئی صحیح حدیث نظر سے نہیں گزری ہے۔ ویسے واعظین حضرات سے اس کے متعلق مختلف باتیں لکھی گئی ہیں جن میں سے کسی ایک قول پر یقین رکھنا ٹھیک نہیں۔

(۶) مردہ کے پیچھے ختم قرآن اگر بغیر کسی اجرت کے ہو تو جائز ہے۔ اگر کھانا وغیرہ عوض میں دیا جاتا ہے تو ناجائز اور عام رواج میں جو کھانا دیا جاتا ہے وہ بھی اجرت ہے کیونکہ المعروف کالمشروط شامی ص ۲۴۰ ج ۲ میں ہے۔ ویکرہ اتخاذ الضیافۃ من الطعام من اهل الميت لانه شرع فی السرور لا فی الشرور وہی بدعة مستقبحة والحال الی قوله واتخاذ الدعوة لقراءة القرآن وجمع الصلحاء والقراء للختم وقال فی آخر هذه الصفحة واخذ الاجرة علی ذکر وقراءة القرآن وغیر ذلك مما هو مشاهد فی هذا الزمان وما كان كذلك فلا شک فی حرمتہ وبطلان الوصیۃ بہ ولا حول ولا قوة الا باللہ العلیٰ العظیم۔ آہ واللہ اعلم

عبدالرحمن نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر

اگر مسجد میں اگر بتی جل رہی ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اندریں مسئلہ شرعیہ کہ جمعہ کے دن بوقت ظہر مسجد جامع میں اگر بتی جلانی مفسد صوم ہے یا نہیں۔ بینواتو جروا

﴿ج﴾

مسجد میں اگر بتی جلانا مفسد صوم نہیں۔ البتہ بالقصد دھواں سونگھنا یا نسوار لینا مفسد ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم  
عبداللہ عفی عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

فی زمانہ ظالمانہ ٹیکسز وصول کرنے والی چونگیوں کا ٹھیکہ لینا جائز نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک شہر میرپور تحصیل و ضلع سکھر صوبہ سندھ میں واقع ہے۔ اس میں سرکاری محصول چونگی علیحدہ ہے۔ علاوہ اس کے دوسرے جو لوگ چل پھر کر سبزی بیچتے ہیں

یا حجام حجامت کرتے ہیں، موچی جوتی گانٹھتے ہیں وغیرہ وغیرہ ان سے بھی محصول وصول کیے جاتے ہیں۔ اس محصول کے ٹھیکے شہری لوگوں کو دیے جاتے ہیں۔ کیا ایسا ٹھیکہ لینا جائز ہے یا ناجائز۔

جواب مع ادلہ شرعیہ وحوالہ کے مرحمت فرمادیں۔

المستفتی حافظ محمد حنیف

### ﴿ج﴾

موجودہ دور میں عام میونسپل کمیٹیوں کے مصارف اکثر غیر ضروری ہوتے ہیں۔ مصالح عامہ سے غیر متعلق امور پر غریب مزدوروں پر قسم قسم کے ٹیکس نئے نئے ناموں سے لگائے جاتے ہیں یہ ایک ظلم ہے۔ اس ظلم میں تعاون کرنے والا بھی گنہگار ہوگا خواہ وہ ٹھیکیدار ہوں یا کوئی دوسرا۔ ایسے میونسپل کمشنروں کو منتخب کرنے والے بھی اس گناہ میں شریک ہوں گے۔ قال اللہ تعالیٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان الایہ مصالح عامہ کے لیے بھی جواز کا حکم جب ہے کہ بیت المال خالی ہو۔ شامی لکھتا ہے کہ ینبغی تقیید ذالک (الجواز) بما اذا لم يوجد فی بیت المال ما یکفی لذلك الخ ص ۳۳۷ ج ۲۔

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۷ ذی قعدہ ۱۳۷۲ھ

واقف کے مقصد کے خلاف کوئی بھی تصرف وقف میں متولی کے لیے ناجائز ہے

### ﴿س﴾

ایک صاحب نے اپنی مملوکہ زمین میں ایک مکان مشتمل بر حجرہ جات وقف متعلق مسجد اور خانقاہ کے برائے رہائش مسافروں اور طلباء اور زائرین خانقاہ اور اپنی اولاد کے کر دیا۔ وہ مکان موسوم بسرائے کلاں کاغذات سرکاری میں درج ہے۔ متولی اس کا جو واقف کا لڑکا ہے بعض حجروں کو گرا کر موٹر گاگراج اور رہائش کے کوٹھ جات پختہ تعمیر کر کے اوپر ان کے مسجد تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ کیا اس کو ان کوٹھ جات کے اوپر مسجد تعمیر کرنے کا حق پہنچتا ہے اور وہ مسجد کے حکم میں شرعاً ہوں گے یا نہ۔

دلائل کی روشنی میں اپنی قیمتی رائے سے مطلع فرما کر مشکور فرمائیں۔

### ﴿ج﴾

قال الشامی ۴۴۵ ج ۲ وفی الاسعاف لایجوز ان یفعل الا ما شرط وقت العقد وفیہ

۴۴۵ ج ۴ علی انہم صرحوا بان مراعاة غرض الواقفين واجبة الخ وفي الدر المختار ص ۴۳۳ ج ۴ و شرط الواقف كنص الشارع الخ ان روایات سے معلوم ہوا کہ ان کوٹھ جات پر واقف کے لڑکے کو مسجد تعمیر کرنے کا حق نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم

احقر العباد محمد صابر غفرلہ نائب مفتی درالعلوم کراچی

جواب صحیح ہے جو وقف جس کام کے لیے کیا گیا ہے۔ کسی متولی کو اس کے خلاف کوئی کام کرنا جائز نہیں۔ یہ حجرے چونکہ مہمانوں کی قیام گاہ یا اولاد کے استعمال کے لیے وقف ہیں۔ ان میں تصرف مندرجہ سوال درست نہیں۔

محمد شفیع

۱۱ رجب ۱۳۸۸ھ

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۲۳ رجب ۱۳۸۸ھ

اصاب من اجاب سيد مسعود علي قادري مفتي مدرسه انوار العلوم ملتان

الجواب صحیح محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

اسماء رجال (احادیث لکھنے اور نقل کرنے والے لوگوں کے حالات) کے علم کا کیا فائدہ ہے

﴿س﴾

ما قولکم رحمکم اللہ تعالیٰ اسماء الرجال کی کیا تعریف ہے اور اسماء الرجال جاننے سے کون کون سے علمی فوائد مطلوب ہوتے ہیں۔

﴿ج﴾

تعریف، فن الرجال علم تعرف به رجال السند ثقة و وصفاً وضعفاً و دیانةً و میلاد او موتاً و لقاء یہ ایک ایسا علم ہے جس کے ذریعہ سے سند حدیث کے رواۃ کے احوال معلوم کیے جاتے ہیں، باعتبار ثقہ ہونے وضع، ضعف دیانت ولادت، وفات اور ملاقات کرنے کے۔ فوائد معرفۃ حدیث نوعاً۔ اس فن کے جاننے سے ہر حدیث کا پتہ لگ جاتا ہے کہ یہ کس نوع میں سے ہے۔ صحیح ہے، حسن ہے، ضعیف ہے وغیرہ ذلک من الانواع اس فن کی فضیلت اور اہمیت کے متعلق ائمہ حدیث کے مندرجہ ذیل ارشادات ملاحظہ فرمادیں۔ قال عبد اللہ بن مبارک لولا الاسناد لقال من شاء ماشاء وقال الامام مالک سمو لنا رجالکم وقال الامام الشافعی طلب الحديث بلا اسناد کر جل يرتقى بلا سلم وفي المواهب اللدنية ثلاثة من خصائص هذه الامة الاعراب والانساب والامسناد وفيها ايضا لم يكن في امة من



الامم قوم يحفظون آثارهم ماسوى هذه الامة غرض یہ ایک ایسا عظیم الشان فن ہے۔ جس کے ذریعے ہمارا دین محفوظ ہے۔ اگر یہ علم نہ ہوتا تو پھر واضعین کذا بین ذخیرہ احادیث میں بہت کچھ اپنی طرف سے ملا لیتے اور یہی ہی ایک ایسا فن ہے جس کی وجہ سے غیر مسلم قومیں مرعوب ہیں۔ ان کی آسمانی کتابیں بھی تحریف سے محفوظ نہیں رہ سکیں اور بفضلہ تعالیٰ اس امت محمدیہ نے تو اقوال رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بذریعہ فن اسماء الرجال تحریف سے بچالیا۔ هذا ما عندى والتفصيل فى المطولات

عبد اللطیف غفرلہ الجواب صحیح بندہ احمد عفا اللہ عنہ

کسی مسجد یا خانقاہ کے متولی کو کس وقت معزول کیا جاسکتا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں حضرت علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک دعویدار تولیت خانقاہ و مسجد شریف کے ایک چاہ رہٹ و غسل خانے خانقاہ کے بند کر دے اور منسلک قبرستان سے زمین غصب کر کے بلا ضرورت مکان خود تعمیر کرے۔ نیز قبور اسلاف کرام کی کھود کر ان کی بے حرمتی کرے اور ایک قبر میں سے اپنے واجب الاحترام بزرگ کی نعش نکال کر اسے گٹھڑی بنا کر اسی قبر کے ایک کونہ میں رکھ کر اپنے والد کو وہیں دفن کر دے۔ ان حرکات کا مرتکب جو تولیت کا دعویدار بھی ہو، کے خلاف شرعاً جو حکم شریعت ہو صادر فرمایا جائے۔

فقیر محمد مرزا ولد مولوی محمد بخش صاحب

﴿ج﴾

بصورت صحت واقعہ متولی مذکور کا معزول کر دینا واجب ہے۔ حاکم وقت کے سامنے معاملہ پیش کر کے اس کو حکماً معزول کرایا جائے۔ قال فى الدر المختار ص ۳۸۰ ج ۴ وینزع وجوباً لو الواقف غیرماً مون (قال الشامى تعليقاً عليه) قوله وجوباً مقتضاه اثم القاضى بتركه والاثم بتولية الخائن ولا شك فيه (بحر) فى الجواهر القيم اذا لم يراع الوقف يعزله القاضى وفى خزانه المفتين اذا زرع القيم لنفسه يخرجه القاضى من يده آه۔ نیز مسلمان بزرگ کی قبر کو کھود کر اس کی ہڈیوں کو جمع کر کے اس میں دوسرے شخص کو دفن کرنا جائز نہیں ہے۔ الابالضرورة الشديدة قال فى الدر المختار ص ۲۳۸ ج ۲ ولا يخرج منه بعد اهالة التراب حتى کہ کافر ذمی کی عظم یعنی ہڈی بھی محترم ہے۔ قال فى الدر عظم الذمى محترم آه

البتہ مشرکین اہل حرب کی قبروں کو کھود کر اس میں مسلمانوں کا مقررہ بنانا جائز ہے۔ قال الشامى واما اهل الحرب فان احتيج الى نبشهم فلا بأس به (تاتبا خانيه) فتبشش وترفع العظام والآثار

وتتخذ مقبرة المسلمين الخ لهذا صورت مسئلہ میں متولی فاسق ہے تو بہ اس پر لازم ہے۔ اس کو تولیت سے معزول کر دیا جائے۔

محمود عفا اللہ عنہ خادم الافتاء مدرسہ اسلامیہ عربیہ قاسم العلوم ملتان شہر  
۲۳ ربیع الاول ۱۳۷۱ھ

جو مکان مدرسہ کے لیے وقف کیا گیا ہو اس کا بیچنا اور عید گاہ میں شامل کرنا جائز نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی زندگی میں اپنا ایک مکان وقف کیا اور وقف نامے میں یہ لکھا کہ اس مکان کی آمدنی درس وغیرہ پر خرچ کی جائے رفاہ عامہ اور صدقہ جاریہ کے کاموں میں بھی خرچ کی جاسکتی ہے۔ اس کے قبول اور خرچ کا اختیار ایک انجمن ارکان کو حاصل ہوگا۔

سوال یہ ہے کہ اگر اس انجمن کے ارکان اس مکان کو فروخت کر کے اس بستی کی عید گاہ کے ساتھ شامل کر لیں اور عید گاہ کے ساتھ ہو کر وہ زمین بھی وقف رہے اور اس عید گاہ میں درس و تدریس کا کام بھی جاری کر دیں ایسی صورت میں صدقہ جاریہ، رفاہ عامہ اور تدریس سب چیزیں اس وقت مصارف میں شامل ہو جاتی ہیں۔ کیا اس وقف شدہ مکان کو فروخت کر کے مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق اس کا صرف کرنا جائز ہے یا نہ۔ دلائل کے ساتھ جواب دیں شکریہ۔

﴿ج﴾

یہ مکان درس وغیرہ کے لیے وقف ہو گیا ہے لہذا بدون تصریح واقف اس کا فروخت کرنا اور اس بستی کی عید گاہ میں شامل کرنا جائز نہیں ہے۔ قال فی الشامی وفي الاسعاف ولا يجوز له ان يفعل الا ما شرط وقت العقد وفيه ص ۴۴۵ ج ۲ علی انهم صرحوا بان مراعاة غرض الواقفين واجبة ص ۴۴۵ ج ۲ وفي الدر المختار ص ۴۳۳ ج ۲ شرط الواقف كنص الشارع الخ فقط واللہ اعلم  
بندہ محمد اسحاق غفر اللہ

شادی کے موقع پر سہرا باندھنا، شادی پر ڈھول باجے کا اہتمام کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ شادی کے موقع پر سہرا باندھنا جائز ہے یا نہیں۔ شادی وغیرہ کے موقع پر ڈھول اور باجہ وغیرہ بجانا جائز ہے یا نہیں۔

شفیع اللہ قریشی

### ﴿ج﴾

سہرا باندھنا خلاف شرع ہے۔ کیونکہ یہ رسم کفار کی ہے۔ حدیث میں ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تشبه بقوم فهو منهم کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو تشبہ کرے کسی قوم کے ساتھ وہ انہی میں سے ہے۔ لہذا مسلمان کی شان یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بسر و چشم تسلیم کرتے ہوئے کفار کے رسم و رواج اور ان کے ساتھ تشبہ سے احتراز کرے۔ (اصلاح الرسوم مع اضافہ ص ۳۵)

ڈھول باجہ وغیرہ بجانا وغیرہ امور شرعاً ناجائز اور حرام ہے۔ قرآن و حدیث اور کتب فقہ میں ان کی حرمت کے دلائل اس کثرت سے ہیں کہ ان کا احصاء (شمار) متعسر اور مشکل ہے۔

ومن الناس من يشتري لهو الحديث (الایہ) وفي التاتار خانيه ان كان السماع غنا فهو حرام لان التغنى واستماع الغنى حرام وفي الدر المختار دلت المسئله على ان الملاهي كلها حرام في التغنى بضرب وتصفيق الخ ص ۳۴۹ ج ۶ رد المحتار

بہر حال ان امور سے اجتناب ضروری اور بہتر ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم  
حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

مدرسہ کی قوت حاکمہ شوریٰ ہوتی ہے مہتمم نمائندہ ہوتا ہے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع اس مسئلہ میں کہ کسی شہر میں دینی مدرسہ جس کے معاونین اس شہر میں اور دوسرے شہروں میں بھی کئی ایک موجود ہیں جن کی امداد سے مدرسہ کا کام چلتا ہے جمادی الاولیٰ میں مدرسہ کے معاونین کی امداد کے لیے چٹھیاں لکھی جاتی ہیں اس مدرسہ کے ملازمین سے ایک ملازم مولوی صاحب ہیں جو تدریس کا کام بھی کرتے ہیں اور ماہ رجب میں اس مدرسہ کی امداد کے لیے مدرسہ کی طرف سے مدرسہ کی مطبوعہ رسید بک جمع کراتے ہیں۔ رسید بکوں پر ناظم مدرسہ کی مہر لگی ہوئی ہے یعنی مدرسہ کے لیے سفارت کا کام کرتے ہیں اور بعض لوگ مدرسہ ہذا کو ان کے اثر و رسوخ سے بھی چندہ دیتے ہیں۔ مولوی صاحب مذکور سفارت کے ایام میں سکول ڈیوٹی پر ہوتے ہیں۔ رجب وغیرہ کی تنخواہ وصول کرتے ہیں اور کچھ انعام سفارت بھی ان کو دیا جاتا ہے۔ چنانچہ گزشتہ رجب ۱۳۸۰ھ میں حسب دستور سابق مدرسہ کی رسید بک لے کر مدرسہ کے لیے چندہ جمع کرانے کے لیے باہر گئے ہیں۔ شوال تو ختم ہو چکا ہے۔ ذی قعد کی پندرہ تاریخ ہو چکی لیکن مولوی صاحب نے ابھی تک جو چندہ مدرسہ ہذا کے لیے جمع کیا تھا مدرسہ میں جمع نہیں کرایا اور رسید بکیں واپس نہیں کیں اور مولوی



صاحب رجب و شعبان کی تنخواہ وصول کر چکے ہیں۔ اب آپ حضرات سے دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس مولوی نے مدرسہ کے لیے جو چندہ جمع کیا ہے وہ چندہ کسی اور مدرسہ پر صرف کرنے کے شرعاً مجاز ہیں۔ کیا ان کو یہ حق حاصل ہے کہ سفارت کے ایام کی تنخواہ مدرسہ سے وصول کریں۔ جو چندہ مدرسہ کے لیے جمع کیا ہے وہ کسی اور مدرسہ پر صرف کریں۔

مولوی عبدالغفور اندرون دروازہ مہمان والد قصور ضلع لاہور

### ﴿ج﴾

مدارس کی قوت حاکمہ ان کی مجلس شوریٰ ہوتی ہے اور اسی کے ہاتھ میں تمام امور نصب و عزل ہوتے ہیں۔ مہتمم مدرسہ مجلس شوریٰ کا نمائندہ ہوتا ہے اور اسی کی طرف سے مفوضہ اختیارات کو استعمال کرتا ہے۔ مدرسہ کے جملہ ملازمین، مدرسین جب تک مدرسہ کے ملازم ہیں قوانین مدرسہ کے پابند و ملازم ہوتے ہیں کسی کے لیے جائز نہیں کہ مجلس شوریٰ کے احکام سے روگردانی کرے جو رقم مدرسہ کی رسید یکوں پر جمع ہو وہ مدرسہ کی ہوئی۔ اگر وہ زکوٰۃ کی رقم ہے تو یہی مدرسہ کا مہتمم بطور وکیل مزکی طلبہ وغیرہ کو تملیک کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔ کسی کو یہ اختیار نہیں کہ وہ مدرسہ کی رسید بک پر حاصل شدہ رقم میں کسی قسم کا تصرف کرے۔ حتیٰ کہ مدرسہ کے محصل کو یہ بھی اختیار حاصل نہیں کہ وہ اس میں تنخواہ از خود کاٹ لے۔ بلکہ اس پر لازم ہے کہ وہ رقم مدرسہ میں باقاعدہ جمع کرائیں اور پھر مدرسہ سے مقرر کردہ تنخواہ وصول کریں۔ انعام سفارت بھی لینے سے پہلے طے کرنا ضروری ہے۔ پہلے سے اگر طے نہ ہو تو بوجہ جہالت اجرت کے یہ عقد اجارہ (سفارت) عقد فاسد ہوگا اور بصورت فساد عقد اجرت مثل ادا کرنی لازم ہوگی۔ اجرت مثل سے مراد اتنے دنوں اتنا کام کرنے کی معروف تنخواہ ہوگی۔ نیز ایام غیر حاضری کی تنخواہ میں مدرس مذکور بالکل استحقاق نہیں رکھتا۔ اگر یہ واقعات درست ہیں تو بوجہ ان امور کے مدرس مذکور مستحق عزل ہے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جس شخص نے اپنی تمام برادری کو خنزیر کہا ہو اس کی کیا سزا ہو سکتی ہے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص بہوش و ہوا اس جملہ برادری کو لفظ خنزیر استعمال کر گیا۔ اب ایسے شخص کے لیے شرعاً سزا کیا ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد وہ شخص اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے معافی کا خواست گارہوا۔

شیخ محمد یوسف سمن آباد کالونی ملتان





قال فی الهدایہ ولو قال یا حمار یا خنزیر لم یعذر لانه ما الحق الشین به للیقن فیہ  
 (الی قوله) وان کان من العامة لا یعذر وهذا احسن (ہدایہ ص ۵۱۵ ج ۲) صورت مسئلہ میں اس شخص  
 پر کوئی تعزیر یا کفارہ لازم نہیں۔ اس نے بڑا لفظ استعمال کیا۔ برادری سے علانیہ معافی مانگ لینے کے بعد اب اس  
 پر کوئی گناہ نہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ۔ فقط واللہ اعلم  
 حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

## شعبہ سیاسیات

شیعہ نمائندہ کو ووٹ دینا اور ووٹ کی شرعی حیثیت

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس صورت مسئلہ میں کہ ایک پکاسنی مسلمان عبدالکریم خان شیعہ منکر اصحاب وام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم کو ووٹ دلوانے کا عہد کرتا ہے جس سے شیعہ مذکور اپنی امداد فاش لینا چاہتا ہے۔ یعنی نمائندہ سنی بر ملا کہتا ہے کہ میں اپنا ووٹ کامیاب ہونے پر شیعہ مذکور کو چیئر مینی کے لیے دوں گا بلکہ اس شیعہ ہی ایک سنی کو نمائندگی کے لیے کھڑا کر کے شیعہ لوگوں سے ووٹوں کے بارے میں عہد و پیمان لے رہا ہے۔ تو عند الشریعت شریف اگر پکا مسلمان اس شیعہ سے اپنا کیا ہوا وعدہ توڑ دے تو جائز ہے یا نہیں اور یہ بھی فرمادیں کہ شریعت شریف میں شیعہ ہی کو عہد کر دینا انتخاب میں کیسا ہے۔

﴿ج﴾

جو شخص صحابہ کرام کا مخالف اور گالیاں دینے والے یا سننے والے اور ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو تہمت دینے والے کو امداد دیتا ہے وہ گنہگار ہے اور عہد اور دعائے خیر کوئی قبول نہیں۔ پکاسنی مسلمان اس قسم کے عہد سے باز آئے۔ نیز ایسے سنی کہلانے والے سے بالکل ووٹ دینے کا عہد نہ کرے جس سے صحابہ کرام اور امہات المؤمنین (رضی اللہ عنہم) کو سب و شتم بکنے والوں کی امداد کا شبہ ہو اور اگر کسی نے غلطی سے عہد بھی کر دیا ہے تو فوراً وعدہ توڑ کر کسی دیندار پکے مسلمان کو ووٹ دیں جس سے اس قسم کے لوگوں کی امداد کا بالکل شبہ نہ ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عبداللہ غفرلہ

جمادی الاولیٰ ۱۳۸۳ھ

ووٹ کی شرعی حیثیت یہ ہے کہ ووٹ دینا شہادت دینا ہے۔ اس اعتبار سے غیر مستحق امیدوار کو ووٹ دینا جھوٹی گواہی دینا ہے جو گناہ کبیرہ ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹی گواہی کو شرک کے برابر قرار دیا ہے۔ لہذا اگر اس پکے سنی مسلمان نے اس ہی شیعہ سے وعدہ بھی کیا ہو اور حلفاً بھی کیوں نہ کیا ہو اس پر اس نا جائز وعدے کو توڑنا لازم ہے اور حلفاً وعدہ کیا ہو تو دس مسکینوں کو کھانا کھلا دے یا تین روزے رکھ دے تاکہ وہ اس گناہ کبیرہ کی جھوٹی گواہی دینے سے بچ جائے گا اور قسم سے بھی بری الذمہ ہو جائے گا۔ علاوہ اس کے ایک شیعہ غالی کو

چیرمین کے لیے ووٹ دینا اور اسے چیرمین بنانا مسلمانوں کو دینی مذہبی نقصان پہنچانا ہے اور ان کی دینی بربادی ہے۔ اگر یہ پکاسنی مسلمان امیدوار شیعہ سے عہد و پیمان بھی توڑ دے پھر بھی مسلمان ووٹروں کو اس کے مقابلے میں جو دوسرے سنی مسلمان امیدوار کھڑے ہیں ان میں اپنے ووٹ کے لیے دیانتدار اور امانتدار دین و مذہب پر سیرت و صورت کے لحاظ سے جو زیادہ پابند ہو اسے منتخب کرائیں اور سنی مسلمان نمائندہ شیعہ سے عہد و پیمان نہ توڑے تو مسلمان ووٹر ایسے امیدوار کو قطعاً ووٹ نہ دیں ورنہ وہ مذکورہ بالا وعید حدیثیہ یعنی شرک کے برابر گناہ اور کبیرہ گناہ میں پڑیں گے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

لوگوں کا ووٹ بٹورنے کے لیے ناجائز ہتھکنڈے استعمال کرنا

کیا کسی ووٹر کو دنیوی لالچ میں ووٹ دینا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین صورت ذیل میں کہ اس وقت جو قومی و صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ملک میں ہو رہے ہیں ان میں امیدوار بسا اوقات انتخاب کنندگان (ووٹرز) کو دنیاوی لالچ دیتے ہیں۔ ان کی ضمیر کی قیمت لگا کر انہیں خریدتے ہیں۔ برادری ذات پات کا واسطہ دیتے ہیں۔ کیا شرعاً امیدوار کے لیے اس طرح کے ہتھکنڈے استعمال کرنا جائز ہے۔

ووٹر کے لیے ووٹ دینے کے عوض رقم لینی یا برادری و دیگر نسلی عصبیتوں کے جذبے سے ووٹ دینا جائز ہے۔ مینواتو جروا

﴿ج﴾

ووٹ ایک مقدس امانت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ المستشار مؤتمن جس سے مشورہ لیا جاتا ہے اسے امانت سپرد کی جاتی ہے جس میں خیانت کرنا اور صحیح مشورہ نہ دینا ایک عظیم جرم ہے۔ امانت اس کے اہل کو سپرد کرنا شریعت میں لازم ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔ ان الله يامرکم ان تؤدوا الامانات الی اهلها بہ تحقیق اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم امانتوں کو ان کے اہل کے حوالہ کر دو۔ حدیث صحیح میں منافق کی علامات میں سے ایک علامت یہ بتلائی گئی ہے۔ واذا اؤتمن حنان یعنی منافق کو جب امانت سپرد کی جاتی ہے تو اس میں خیانت کرتا ہے۔ ایک حدیث میں مروی ہے لا ایمان لمن لا امانة له۔ جو شخص امانت کو صحیح طور پر ادا کرنے کا اہل نہ ہو اس کا ایمان کامل نہیں ہے۔ نیز ووٹ دینا ایک شہادت ہے گویا ووٹر (رائے دہندہ) جسے ووٹ دیتا ہے وہ درحقیقت اس کی اہلیت کی شہادت دیتا ہے اور جھوٹی شہادت دینی مومن کی شان کے خلاف

ہے۔ والذین لا یشہدوں الزور کی آیت اس پر شاہد صدق ہے۔ حدیث صحیح میں شرک کے بعد جھوٹی شہادت کو سب سے بڑا کبیرہ گناہ بتلایا گیا ہے۔ علاوہ بریں ووٹ دینا ووٹر کی طرف سے امیدوار کی رکنیت کی سفارش بھی ہے اور کسی نااہل کی سفارش کرنا گناہ ہے۔ حتیٰ کہ وہ نااہل کے گناہوں اور غلطیوں میں شریک رہتا ہے۔ ارشاد بانی ہے من یشفع شفاعۃ سیئۃ یکن لہ کفل منہا جو بری سفارش کرتا ہے اس کا بھی اس میں حصہ ہوتا ہے۔ بنا بریں کسی نااہل کو ووٹ دینا شرعاً عظیم گناہ ہے۔ بالخصوص اس وقت تو یہ جرم اور بھی عظیم ہو جاتا ہے جبکہ اس کے عوض رقم لی جائے اور ضمیر فروشی کی جائے یا عصیت جاہلیہ کا جذبہ کارفرما ہو۔ ایسی رقم یعنی رشوت ہے اور بہ تصریح احادیث نبویہ واجماع رشوت لینا اور دینا دونوں کبیرہ گناہ ہیں۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح خدا بخش خطیب جامع مسجد بیرون دہلی دروازہ ملتان شہر  
قادری مفتی مدرسہ انوار العلوم ملتان شہر  
محمد شفیع عفا اللہ عنہ مہتمم مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر

### ما تحت لوگوں کا نوکری کی مجبوری سے ظالم کو ووٹ دینا

﴿س﴾

اگر کوئی شخص کچھ لوگوں سے جو ان کے زیر ملازمت ماتحت ہوں قرآن پاک پر ہاتھ رکھوا کر ان سے حلفیہ طور پر عہد لیتے ہیں کہ ہونے والے انتخابات یا ریفرنڈم میں ووٹ ہمیں دیں گے۔ اگر یہ لوگ اس شخص کو خلاف شرع اور ظالم سمجھتے ہوں قرآن پر ہاتھ رکھ کر معاہدہ کریں اور ان کو ووٹ دیں تو کیا یہ جائز ہے یا ناجائز جبکہ حلف لینے والوں کا یہ یقین ہے کہ ہمارے ووٹوں سے کامیاب ہونے والی یونین جو قوانین بنائے گی اور وضع کرائے گی وہ اسلامی اصول کے بھی خلاف ہوں گے اور مزدوروں کے مفاد کے بھی خلاف ہوں گے۔

غلام حسین ضیاء ملتان

﴿ج﴾

واضح رہے کہ ووٹ شرعاً ایک رائے ہے اور اپنی رائے کو غلط طور پر استعمال کرنا اور اسلامی اصول اور عام انسانیت کے مفاد کے خلاف رائے دینا ہرگز جائز نہیں اور جبکہ یہ یقین ہو کہ آپ کے ووٹوں سے کامیاب ہونے والی یونین اسلامی اصول اور مفاد عامہ کے خلاف قوانین وضع کریں گے تو پھر ان کو ووٹ دینا اسلامی اصول کے خلاف قوانین میں ان کی اعانت اور امداد کرنا ہے جو کہ حکم خداوندی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان کہ ”ایک دوسرے سے گناہ پر اور ظلم پر اعانت نہ کرو“ کی صریح خلاف ورزی ہے اور ایک مسلمان کے لیے یہ قطعاً



جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے صریح حکم کی خلاف ورزی کرے۔

پس صورتہ مسئلہ میں جس یونین کا ذکر کیا گیا ہے اور جس کے متعلق یہ رائے بھی سوال میں ذکر کی گئی ہے کہ وہ اسلامی اصول اور مفاد عامہ کے خلاف قوانین وضع کریں گے۔ ان کے ساتھ قرآن پر معاہدہ کرنا اور ان کو ووٹ دینا جائز نہیں اور نہ حلف دینے والوں کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ کسی کو اپنی رائے کے بارے میں مجبور کرے بلکہ ووٹروں کے سامنے اپنا منشور پیش کریں اور مستقبل کے ارادوں سے ووٹروں کو مطلع کیا جائے اور پھر فیصلہ ووٹروں پر چھوڑ دے۔ یہی اسلامی اصول بھی ہیں اور جمہوری قواعد بھی یہی ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۲۷ محرم الحرام ۱۳۹۰ھ

## کیا عورت ووٹ ڈال سکتی ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین وریں مسئلہ کہ کیا عورتوں کا ووٹ بنانا جائز ہے یا نہیں اور ووٹ بنا کر وہ اپنا ووٹ استعمال کر سکتی ہے۔ اگر وہ استعمال کر سکتی ہے تو اس کے لیے کیا شرائط ہیں۔ بینواتو جروا

﴿ج﴾

عورتوں کا ووٹ بنانا جائز ہے۔ ضروری نہیں اور اگر دینی مفاد کے پیش نظر ہو تو وہ اپنا ووٹ بے پردگی سے بچتے ہوئے استعمال کر سکتی ہے اور اگر کوئی اہم دینی مصلحت پیش نظر نہ ہو تو عورتوں کے لیے ووٹ کا استعمال کرنا قباحت سے خالی نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

## مرزائی کے بجائے کسی مسلمان کو منتخب کیا جائے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ مرزائی مسلمان کو مسلمان جماعت یا ادارہ کی نمائندگی از روئے شرع کر سکتا ہے یا نہیں یا اس کے سپرد مسلمانوں کا کوئی اہم شعبہ کیا جاسکتا ہے۔

﴿ج﴾

کسی مرزائی کو کسی اہم منصب پر مسلمانوں کے لیے فائز کرنا شرعاً صحیح نہیں ہے۔ چونکہ باتفاق جمیع فرق

اسلامیہ مرزائی خارج از اسلام اور مرتد ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت جو متواترات میں سے ہے اس کے منکر ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتے ہیں۔ اس لیے ایسے شخص کو مسلمانوں کی نمائندگی کا کوئی حق نہیں پہنچتا ہے اور نہ ایسے شخص کو اتنی اہمیت دینی شرعاً جائز ہے۔ کسی دوسرے بنجیدہ مسلمان کو منتخب فرمایا جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا ووٹ ڈالنے کے لیے عورت گھر سے نکل سکتی ہے

﴿س﴾

چہ میگویند علماء کرام و دریں مسئلہ کہ خروج زنان از خانہ برائے ووٹ شرعاً جائز است یا نہ۔

﴿ج﴾

رفتن زنان بموضع ووٹ کہ درال بے پردگی و مانع شرعی دیگر نہ باشد باذن شوہر جائز است۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم  
حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا مسجد پر جمعیت کا جھنڈا لگانا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہم نے اپنی مسجد میں جمعیت علماء اسلام حضرت درخواستی گروپ کا جھنڈا لہرایا ہے۔ اعتراض تو بہر حال لوگ کریں گے لیکن ہمیں اعتراض سے کوئی سروکار نہیں۔ صرف سوال یہ ہے کہ آیا مسجد میں جھنڈا لگانا شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو چونکہ ہمارے گھر کی دیوار اور مسجد کی دیوار بالکل متصل ہے تو مسجد کی دیوار سے ہٹا کر گھر کی دیوار پر لگا دیں گے۔ مینو اتوجروا

﴿ج﴾

جمعیت علماء اسلام کا جھنڈا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہے اور فی نفسہ اس جھنڈے کو مسجد میں لگانے میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن جمعیت کا جھنڈا لگانے کے بعد شاید باقی جماعتیں بھی اپنے زیر تسلط مساجد میں اپنے اپنے جھنڈے لگانا شروع کر دیں گے اور اس طرح مساجد کی نسبت بھی پارٹیوں اور جماعتوں کی طرف ہونے لگ جائے گی اور یہ درست نہیں جیسے کہ اس کے مناسبتی نہیں لہذا بہتر یہ ہے کہ جھنڈا مسجد کے ساتھ اپنے ملحقہ مکان پر لگا دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

## جمعیت علماء اسلام کے جھنڈا کی مفصل تحقیق

﴿س﴾

حضرت مولانا صاحب دامت برکاتہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حسب ذیل معاملہ میں ہماری رہبری فرمائیے۔ احادیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیے تاکہ دلوں کو اطمینان میسر آئے اور دین کا صحیح راستہ معلوم ہو سکے۔ ان دنوں بڑے تذبذب کا دور گزر رہا ہے۔ بقول علامہ اقبال رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ۔

الہی یہ تیرے سادہ لوح بندے کدھر جائیں

یہ سلطانی بھی تمہاری ہے یہ درویشی بھی تمہاری

حضرت ہم عوام نے آپ ہی لوگوں کی زبانی بار بار سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں قیامت کے روز ہر نبی کو، ہر رسول کو، ہر قطب کو، ہر ولی کو، ہر عالم کو، ہر جاہل کو جواب دینا ہوگا۔ اب یہ ضروری نہ رہا کہ صرف جاہل ہی خبردار رہے اور عالم بے خبر رہے۔ ایسا نہ ہو اس دنیا کے فتنہ میں مبتلا ہو کر ہم عوام اور خواص ایسے ہو جائیں۔

اس نقش پا کے سجدہ نے کیا کیا ذلیل ہر کوچہ، رقیب میں بھی سر کے بل گئے

جمعیت العلماء اسلام ۱۹۵۳ء سے چلی آ رہی تھی۔ ۱۹۶۹ء کے اواخر میں آ کر دو گروہوں میں تقسیم ہو گئی ہے۔ یہ موضوع زیر تحقیق نہیں۔ (اول) مرکزی جمعیت العلماء اسلام (تھانوی گروپ) (دوم) (ہزاروی گروپ) ہزاروی گروپ کے علماء اپنے جھنڈے کو عوام کے سامنے لائے اور اس کے دلائل میں مشکوٰۃ شریف ص ۳۳۸ ج ۲ اور بھی احادیث پیش کر رہے ہیں۔ اس پر چم کو پرچم نبوی سے تعبیر کر رہے ہیں۔ جیسا کہ اشتہار کے الحاق سے ظاہر ہے۔ حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی نے بروز جمعہ ۱۸ ستمبر ۱۹۷۰ء قلعہ کہنہ ملتان میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ جھنڈا (ہزاروی گروپ) پرچم نبوی نہیں ہے۔ یہ کانگریسی علماء ہند کا جھنڈا ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ اس جھنڈے کو ضبط کرے۔ صرف زبانی فرمایا دلائل کا اظہار نہیں فرمایا ہے۔ شاید دلائل بعد میں دیں گے۔ خدا را اس جھنڈے کی احادیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیے تاکہ امت مسلمہ کو صحیح راستہ مل سکے۔ ہم حیران ہیں کہ دونوں جمعیت کے جھنڈوں کی ایک سی دھاریاں ہیں۔ صرف ایک رنگ کا اختلاف ہے۔ اس معرکہ کو حل فرمائیے۔ مولانا احتشام الحق صاحب کے اس بیان سے جھنڈے کی کوئی عظمت باقی نہیں رہتی ہے۔ عوام نے ہزاروی گروپ کے کہنے پر اپنے گھروں پر جھنڈے نصب کر لیے اس کو باعث برکت جانا۔ کیا رنگ کے اختلاف سے ایک جائز اور ایک ناجائز ہو گیا ہے۔ کراچی کے مولوی صاحب کی زبان سے نکلے تو یقین اسلام ہو اور پنجاب کے مولوی صاحب کی زبان سے نکلے تو غیر اسلام ہو۔ خدا را رشد و ہدایت کا راستہ دکھائیے۔

فیضان السلام نور محمد ٹھنڈی کوہی ملتان شہر



سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کی حدیث میں دو قسمیں آتی ہیں۔ ایک اللواء دوسرا الراية۔ لواء چھوٹے جھنڈے کو اور رایۃ بڑے جھنڈے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ سندى على ابن ماجه میں ہے۔ اللواء هو العلم الصغير والراية الكبير (سندھی علی ہامش ابن ماجہ ص ۲۰۲ ج ۲) اور نہایت میں ہے۔ الراية العلم الضخم کہ رایۃ بڑے جھنڈے کو کہتے ہیں اور مغرب میں ہے کہ لواء لشکر کے چھوٹے جھنڈے اور رایۃ لشکر کے بڑے جھنڈے کا نام ہے۔ علامہ طیبی لغوی تحقیق کے سلسلہ میں بحوالہ تورپشتی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ مرکزی جھنڈا ہوتا ہے جس کو جنگ کا سپہ سالار سنبھالے ہوئے ہوتا ہے اور اس کے ارد گرد معرکہ جنگ بپا ہوتا ہے اور لواء چھوٹا جھنڈا ہوتا ہے جو محض امیر کے مقام و خیمہ کی علامت ہوتا ہے۔ امیر کی رہائش کو منتقل کرنے کے ساتھ اس کو بھی منتقل کیا جاتا ہے۔ الحاصل ان حوالوں سے معلوم ہوا کہ لواء چھوٹے جھنڈے اور رایۃ بڑے جھنڈے کو کہتے ہیں۔ روایات میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے جھنڈے کا نام عقاب تھا۔ چنانچہ علامہ اصہبائی اپنی کتاب اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کر کے لکھتے ہیں۔ عن الحسن رضی اللہ عنہ كانت راية النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسمى العقاب کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے جھنڈے کا نام عقاب رکھا جاتا تھا۔ نہایت میں ہے وکان اسم راية النبی صلی اللہ علیہ وسلم العقاب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے جھنڈے کا نام عقاب تھا۔ امام لغت سید محمد مرتضیٰ الحسینی الزبیدی عقاب کی لفظی تحقیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ والعقاب علم ضخم واسم راية النبی صلی اللہ علیہ وسلم كما ورد فی الحدیث۔ اسی طرح امام لغت الحدیث محمد طاہر فرماتے ہیں۔ کان اسم راية النبی صلی اللہ علیہ وسلم العقاب وهی العلم الضخم۔ مجمع البحار ص ۲۰۵ ج ۳۔

لفظ عقاب کی بنا پر بعض مستشرقین نے لکھ دیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے پر عقاب (شاہین) کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ کیونکہ عربی زبان میں شاہین کو بھی عقاب کہتے ہیں لیکن یہ بات قطعاً غلط ہے جو ہادی حق صلی اللہ علیہ وسلم شرک اور کفر کو مٹانے کے لیے تشریف لائے اور مصورین کو ملعون ہونے کا حکم سنائے وہ کس طرح اپنے جھنڈے پر عقاب بنا سکتے ہیں۔ اب رہا یہ مقصد کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈوں کے رنگ کیسے تھے تو جامع ترمذی ص ۲۹۷ ج ۱۱ بوداؤد ص ۳۵۶ اور ابن ماجہ ص ۲۰۲ میں ہے۔ کان لواء ہ یوم دخل مكة ابيض کہ فتح مکہ کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چھوٹے جھنڈے کا رنگ سفید تھا اور راج روایت کے مطابق بڑا جھنڈا سیاہ سفید دھاریوں والا تھا۔ چنانچہ مسند احمد بوداؤد ص ۳۵۶ اور ترمذی شریف ص ۲۹۷ میں ہے۔ عن موسیٰ ابن عبیدۃ مولى محمد بن القاسم قال بعثنی محمد بن القاسم الى البراء بن عازب



رضی اللہ عنہ يسأله عن رؤية رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كانت سوداء مربعة عن نمرة کہ محمد بن قاسم کے غلام موسیٰ بن عبیدہ فرماتے ہیں کہ مجھے محمد بن قاسم نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا کہ میں ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے بارے میں یہ دریافت کروں کہ وہ کس قسم کا تھا تو حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کا جھنڈا چو گوشہ سیاہ سفید دھاریوں والا تھا۔ لفظ ”نمرہ“ کے معنی سیاہ سفید دھاریوں کے ہیں۔ چنانچہ شارح مشکوٰۃ ملا علی قاری رحمہ اللہ حدیث کے لفظ ”نمرہ“ کی تشریح فرماتے ہیں وہی برودة فیہا تخطیط سواد و بیاض کلون النمر الحيوان المشهور (لمعات بحوالہ حاشیۃ ابن ماجہ شریف ص ۲۰۲) یعنی نمرہ وہ چادر کہلاتی ہے جس میں سیاہ و سفید دھاریاں ہوں جیسا کہ چیتے کا رنگ جو ایک مشہور جانور ہے۔ اسی طرح مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے بذل المجہود ص ۲۳۰ ج ۳ میں اور علامہ سید علی بن سلیمان حاشیہ ابوداؤد میں اور شیخ عبدالحق لمعات ص ۳۷۰ ج ۳ میں غرضیکہ تمام شارحین حدیث اس پر متفق ہیں کہ ”نمرہ“ اس چادر کو کہا جاتا ہے جس میں سیاہ و سفید دھاریاں ہوں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بھی اسی نمرہ سے بنایا گیا تھا۔ بعض احادیث میں سودا کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ چنانچہ ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال كانت راية النبی صلی اللہ علیہ وسلم سوداء ولواءه ابيض۔ لیکن لفظ ”سوداء“ کے بارے میں تمام محدثین نے یہی لکھا ہے کہ اس سے مراد خالص سیاہ نہیں ہے۔ بلکہ سیاہ سفید دھاریاں مراد ہیں۔ چنانچہ ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ قال ابن الملک ای ما غالب لونه اسود بحيث يرى من البعيد اسود لا انه خالص السواد یعنی ابن الملک نے فرمایا کہ سیاہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ سیاہ رنگ کی دھاریاں غالب ہونے کی وجہ سے دور سے ایسی نظر آتی تھیں گویا کل سیاہ ہے یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ جھنڈا کل سیاہ تھا۔ اسی طرح الکوکب الدرر ص ۴۳۸ ج ۲ میں ہے۔ ثم انما ذکر من سواده فانما هو تغليب او بناء علی ما کان یبصر من بعيد والا فقد کان فیہ خطوط سود و بیض اھان احادیث سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہوگئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا جھنڈا چو گوشہ سیاہ سفید دھاریوں والا تھا۔ اب رہی یہ بات کہ جمعیۃ علماء اسلام کا جھنڈا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے مطابق ہے یا نہیں۔ تو اس سوال کا جواب ظاہر ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کا جھنڈا بھی چو گوشہ سیاہ و سفید دھاریوں پر مشتمل ہے۔ جس طرح سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سیاہ و سفید دھاریوں والا تھا اور احادیث کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور کے جھنڈے میں سیاہ رنگ غالب تھا اور جمعیۃ کے جھنڈے میں بھی سیاہ دھاریاں غالب ہیں۔ بنا بریں جمعیۃ علماء اسلام کا جھنڈا اس جھنڈے کا مصداق ہے۔ جو آج سے چودہ سو سال پہلے رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے رنگوں کے امتیاز کو مٹانے اور نظام عدل کی طرف اشارہ کرنے والی سیاہ و سفید دھاریوں والے چادر نمرہ سے بنایا تھا اور جمعیۃ کا یہ پرچم پرچم نبوی کہلانے کا مستحق ہے۔

بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ جمعیت علماء اسلام کا پرچم پرچم نبوی نہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ اس کو ضبط کرے یا تو ان کی جہالت اور لاعلمی پر مبنی ہے یا پھر اقرب الی الحق اور اقرب الی الصواب جماعت جمعیت علماء اسلام کے ساتھ بغض و عناد پر مبنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت سے نوازے۔

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۲۰ رجب ۱۳۹۰ھ

## کیا عورت صدر یا وزیر اعظم بن سکتی ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ عورت مرتبہ اور امارت پر شرعاً فائز ہو سکتی ہے یا نہیں۔ بیسوا  
بیاناً واضحاً بالدلائل الواضحة الشافية۔

﴿ج﴾

دلائل شرعیہ قرآنی آیات اور احادیث شریفہ اور فقہ کی عبارتیں اس پر دال ہیں کہ عورت امامت کبریٰ یعنی امارت عامہ کی اہل نہیں۔ قوله تعالیٰ الرجال قوامون علی النساء الا یہ مرد حاکم ہیں عورتوں پر بما فضل اللہ بعضهم علی بعض الا یہ اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے فضیلت دی ہے، بڑھائی دی ہے ایک کو ایک پر یعنی انسانوں میں مرد کو عورت پر۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مرد و عورت کا درجہ اور فرق درجوں میں بیان فرمایا ہے اور مرد کا درجہ اس کے حاکم ہونے کے ساتھ بیان فرمایا تھا۔ یعنی یہ صفت مردوں کی ہے عورتوں کی نہیں۔ آیت کے اطلاق سے عموم سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ کوئی عورت مرد پر حاکم نہیں ہے۔ تو جب وہ ایک خاوند پر بھی حاکم نہیں تو عام انسانوں کے لیے وہ کیسے حاکم بنے اور امارت عامہ کی وہ کیسے اہل ہو۔ دوسری آیت سے بھی یہی سمجھ میں آتا ہے اور کئی احادیث اس بات کی تشریح کرتی ہیں۔ ترمذی شریف کی حدیث ہے۔ اذا کان امراء کم شرار کم و اغنیاء کم بخلاء کم و امور کم الی نساء کم فبطن الارض خیر من ظہرها یعنی جب تمہارے امراء تمہارے بدترین لوگ ہوں اور جب تمہارے دولت مند بخیل ہوں اور جب تمہارے معاملات تمہاری عورتوں کے ہاتھ میں ہوں تو زمین کا پیٹ تمہارے لیے اس کی پیٹھ سے بہتر ہے۔ یعنی اس وقت تمہارے لیے زندگی سے موت بہتر ہے۔ (بخاری، احمد، نسائی) اور ترمذی کی روایت ہے۔ عن ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لما بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اهل فارس ملکوا علیہم بنت کسریٰ قال لن یفلح قوم ولو امرهم امرأة جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ فارس والوں نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا بادشاہ بنالیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ قوم کبھی فلاح نہیں پاسکتی جس نے اپنے معاملات کا سربراہ

عورت کو بنایا ہو۔ نیز احادیث میں وارد ہے کہ ہن ناقصات العقل والدين یعنی عورتیں عقل اور دین میں کم ہوتی ہیں۔ علم کلام کی کتابوں شرح عقائد وغیرہ میں جہاں امامت کبریٰ کا بیان ہے اس کے اہل ہونے میں ذکر ا یعنی مرد ہونے کی شرط کی ہوئی ہے۔ کتب فقہ سے بھی یہی واضح ہوتا ہے۔ لہذا ان وجوہ اور دیگر اسباب کی بنا پر تمام امت اور ائمہ کا اتفاق ہے کہ عورت عمومی طور پر اسلامی ملک اور سلطنت کی امارت کے لیے اہل نہیں۔ البتہ ضروری طور پر بعض مسائل میں حدود و قصاص کے علاوہ اگر اس کو حکم (ثالث) بنایا جائے تو گنجائش ہے اور اس میں بھی کامیابی مشکل ہے لیکن کسی ملک کی تمام ذمہ داریوں کو اس کے حوالے کر دینا خلاف عقل و نقل ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جس شخص کے مرزائی ہونے کے شواہد موجود ہوں اس کو ووٹ دینا قطعاً جائز نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس بارے میں کہ ہمارے شہر ملتان میں ایک صنعتکار میاں مختار احمد شیخ مالک یونائیٹڈ ٹیکسٹائل ملز مرزائی خاندان کے معروف فرد ہیں۔ شیخ صاحب موصوف کے والدین، برادران حقیقی اور سسرال والے بھی مرزائی ہیں۔ شیخ صاحب موصوف نے ۱۹۶۶ء جنوری میں یونین کمیٹی نمبر ۱۲ کی چیئرمینی کے انتخاب کے لیے بطور امیدوار خود کو پیش کیا۔ اس سلسلہ میں وہ شیخ محمد یعقوب صاحب بی ڈی ممبر سے ووٹ مانگنے کی غرض سے آئے۔

شیخ محمد یعقوب صاحب نے ان کی مرزائیت کی وجہ سے شیخ مختار صاحب کو ووٹ دینے سے صاف انکار کر دیا۔ شیخ مختار صاحب نے شیخ محمد یعقوب کے اطمینان کے لیے ان کو مندرجہ ذیل وضاحتوں پر مشتمل تحریر دی کہ میں مسلمان ہوں۔ میرا مرزائیت کی دونوں جماعتوں سے کوئی تعلق نہیں۔ میں مرزا صاحب کو اور ان لوگوں کو جو مرزا صاحب کو نبی یا مجدد سمجھتے ہیں میں ان کو بھی مسلمان نہیں سمجھتا۔ اس واضح تحریر کے بعد ان کے اپنے خاندان سے جو مرزائی ہیں بڑے ہی خوشگوار تعلقات قائم رہے اور مسلمانوں سے اور ان کے اجتماعات سے کوئی تعلق نہ رکھا بلکہ ۶ ستمبر ۱۹۶۷ء میں لاہوری مرزائیوں کے ہفتہ وار رسالہ (پیغام صلح) میں چندہ دہندگان کی فہرست شائع ہوئی جس میں شیخ مختار صاحب نے اپنے دیگر خاندان کے افراد کے ہمراہ -/۲۵۰ روپے چندہ دیا۔ اس فہرست میں اس خاندان کے مردوں نے -/۲۵۰ روپے اور عورتوں نے -/۱۵۰ روپے دیے۔ شیخ مختار صاحب کی بیگم فرح مختار نے اپنے خاندان کی عورتوں کے ہمراہ -/۱۵۰ روپے دیے اور شیخ مختار صاحب کے سر میاں غلام شبیر ریٹائرڈ ایڈیشنل کمشنر نے بھی -/۳۰ روپے دیے۔ شیخ صاحب کے والد شیخ فضل الرحمن نے بمطابق رپورٹ



رسالہ مذکورہ تاریخ مذکور مل کی طرف سے -/۱۵۰۰ روپے دیے۔ جبکہ مختار اے شیخ مل کا بڑا حصہ دار اور نیجنگ ڈائرکٹر ہے۔

اب اس وقت اس آئندہ الیکشن میں شیخ مختار صاحب امیدوار ہیں اور ان کے ہمدردان کے مسلمان ہونے کا چرچا کر رہے ہیں۔ نیز ہمیں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مرزائیوں کے مذہبی قائدین نے ان کو ہدایت کی ہے کہ آپ الیکشن میں کامیابی کے لیے جماعتی سلسلے سے برأت کا اظہار کر کے بھی الیکشن میں کامیاب ہونے کی کوشش کریں۔ اندریں صورت حال حضرات مفتیان کرام سے اس امر کی رہنمائی مطلوب ہے کہ یہ شخص جو صرف انتخاب کے دنوں میں اپنے مسلمان ہونے کو بڑی شد و مد سے ظاہر کرتا ہے اور بعد کو جماعت احمدیہ کو چندہ وغیرہ بھی دیتا ہے۔ نیز اس کا سارا کا سارا خاندان بشمول زوجہ مرزائی ہے۔ انہوں نے بھی اس کے واضح اعلان پر کبھی ناراضگی کا اطلاق نہیں کیا۔ کیا اس شخص کو ووٹ دینا جبکہ انتخاب میں دوسرے مسلمان بھی شریک ہوں شرعاً جائز ہے کہ نہیں۔ ایک خدا ترس مسلمان کے لیے احتیاط کا راستہ کون سا ہے۔

اس انتخاب میں پختہ ذہن رکھنے والے مرزائی نوجوان شیخ مختار کے حق میں انتہائی سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔

### ﴿ج﴾

یہ درست ہے کہ میاں مختار اے شیخ معروف مرزائی خاندان کا ایک فرد ہے۔ ان کے والد اور بھائی بہن اور تمام رشتہ دار علانیہ مرزائی ہیں۔ خود مختار اے شیخ بھی علانیہ مرزائی (خاندان کے باقی افراد کی طرح) رہا ہے۔ اب سیاسی چکر چلانے کی خاطر الیکشن میں مسلمانوں سے ووٹ حاصل کرنے کی خاطر شاید اس نے مندرجہ سوال تحریر لکھی ہوگی یا خلوص قلب سے یہ تحریر لکھی ہوگی۔ حقیقت تو عالم الغیب خداوند کریم بہتر جانتا ہے۔ البتہ مرزائی اخبار پیغام صلح میں مرزائی تفسیر بیان القرآن کی اشاعت کے سلسلہ میں مختار اے شیخ کا -/۲۵۰ روپے چندہ دینے کا اعلان اور اس کی مل سے -/۱۵۰۰ روپے کے عطیہ کا اعلان اس کی اس سابق تحریر کو مشکوک بنا دیتا ہے اور یہ اس بات کی واضح دلیل بن جاتی ہے کہ وہ تحریر محض سیاسی چال تھی۔ ورنہ مسلمان ہو جانے کے بعد مرزائی تفسیر بیان القرآن کی اشاعت میں اتنی خطیر رقم دینے کے کیا معنی ہو سکتے ہیں۔ نیز یہ کہ اس کے خاندان کے تمام افراد والد بھائی وغیرہ کے تعلقات کی بحالی اور سکھ بند مرزائیوں کا الیکشن میں اس کے لیے کنوینگ یہ بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ اس کے خاندان کے افراد اور دیگر مرزائی انہیں اپنا ہم عقیدہ تصور کرتے ہیں۔ ان حالات میں ان کے مسلمان ہونے کا فنی بہت ہی مشکل امر ہے اور خلاف احتیاط ہے۔

بہر حال وہ مسلمان ہے یا مرزائی اس کا علم تو اللہ تعالیٰ کو ہی ہو سکتا ہے۔ مسلمان پر لازم ہے کہ اس قسم کے مشکوک شخص کو ہرگز الیکشن میں کامیاب نہ ہونے دیں اور اس قسم کے امیدوار کو ووٹ دینا بالکل جائز نہیں ہے۔



اس کے مقابلہ میں کسی دوسرے امیدوار کو جو اچھا اور معتمد مسلمان ہو اس کو کامیاب کرانا ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۲۷ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ

جب جمعیت ہی کی طرف سے دو آدمی ووٹ لینے کا تقاضا کریں تو ہمیں کیا کرنا چاہیے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ وارڈ ۸ میں اگر اشخاص نے ایک شخص پیر بخش کو متفقہ طور پر انتخاب کرا کر عہد کر کے اپنے وارڈ کا ممبر منتخب کر لیا۔ اس پنچایت میں ایک شخص مسمی حاجی فقیر محمد بھی موجود تھا جس نے اس پنچایت میں اقرار کیا کہ میں بھی اس فیصلہ پر متفق ہوں۔ بعد میں پیر بخش کی برادری سے بھی ایک شخص نے ممبری کے لیے درخواست گزاری۔ جس کو بعد میں اس کی برادری نے بٹھلایا۔ اس بیٹھنے والے کی درخواست گزار نے پر حاجی فقیر محمد نے کئی اشخاص کے کہنے پر درخواست گزار دی۔ اب یہ شخص دونوں جمعیت علماء اسلام کے ہیں، پیر بخش اس بات پر بضد ہے کہ جب پنچایت نے میرے سے عہد لیا کہ تم جمعیت علماء اسلام کا ووٹ دو گے اور میں نے اس کا عہد کر لیا۔ حاجی فقیر محمد نے اس بات پر کیوں درخواست گزاری کہ میری برادری کے دوسرے شخص نے درخواست گزاری ہے۔ چونکہ پیر بخش کی برادری کا آدمی بھی اس پنچایت میں موجود تھا اس کے بعد اس نے درخواست واپس لے لی۔ اب حاجی فقیر محمد نے درخواست واپس نہیں لی اس صورت میں ووٹ کس کو دینا جائز ہے۔ فتویٰ عطا فرمائیے۔

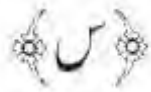
چوہدری محمد یونس ولد سلامت اللہ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ

﴿ج﴾

چونکہ ووٹ ایک امانت ہے امیدواروں میں ووٹ اس کو دیا جائے جو رائے دینے والے ووٹر کے نزدیک زیادہ دیندار اور نیک ہو اور زیادہ سمجھدار اور معاملہ فہم ہو۔ ممبری کے حقیقی فرائض اور ذمہ داریوں کا احساس رکھتا ہو اور ممبری کو بہ نسبت دوسروں کے اچھی طرح انجام دیتا ہو۔ رفاہ عامہ کا زیادہ خیال رکھنے والا ہو اور معاملات میں لوگوں پر ظلم بھی نہ کرتا ہو۔ لہذا اس صورت میں امیدوار مسمی پیر بخش اور حاجی فقیر محمد میں جو ان صفات کا مالک ہو اور اہل ہو۔ اسے ووٹ دیا جائے لیکن یہ معلوم ہو کہ اگر پیر بخش اور حاجی فقیر محمد دونوں نیک اور اہل ہوں تو حسب وعدہ و فیصلہ پنچایت و برادری مسمی پیر بخش کو ووٹ دیے جانے کا مستحق ہے اور مسمی حاجی فقیر محمد کی یہ فریب ہی خلاف وعدگی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

ووٹ شہادت بھی ہے اور امانت بھی، نا اہل کو ووٹ دینا گناہ کبیرہ ہے



کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ دو صاحبان جو بنیادی جمہوریت میں ممبر بننے کے امیدوار ہیں میں سے کون ووٹ لینے کا صحیح حقدار ہے۔

زید اور بکر دونوں بریلوی العقیدہ ہیں۔ زید صحیح العقیدہ دیوبندی جماعت کے پاس آتا ہے اور وعدہ کرتا ہے کہ آئندہ دینی معاملات میں علماء حق اور شریعت محمدی کے مقابلہ میں کسی قسم کی رخنہ اندازی نہیں کروں گا اور یقین دلاتا ہے کہ سیاست کے میدان میں جس طرح جمعیت علمائے اسلام حکم صادر کرے گی اسی طرح کروں گا۔ اپنا ووٹ جمعیت کے حق میں گزاروں گا اور جمعیت کا ممبر بن جاتا ہے اور اب اقرار کرتا ہے کہ میں بریلوی نہیں ہوں۔ دیوبندی عقائد کو قبول کرتا ہوں اور اسی عقیدہ پر رہوں گا۔ یہ سب کچھ مسجد میں بیٹھ کر پانچ معزز حضرات کے سامنے کہہ رہا ہے۔

ہماری جماعت نے بطور امیدوار کھڑا کیا اور اس کی کامیابی کے لیے ہر ممکن کوشش کی۔ امیدواری کے لیے نامزدگی کی درخواست منظور کرانے سے چند دن قبل بکر اور اس کی جماعت کی طرف سے ہماری دیوبندی جماعت کے سامنے زید پر اعتراض پیش کیا جاتا ہے۔ بکر اور اس کی پارٹی اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے اس اعتراض کی بنا پر اپنے حق میں ووٹ طلب کرتے ہیں۔ اعتراض یہ ہے کہ ایک جنازہ ہوا امامت کے لیے دیوبندی العقیدہ حافظ صاحب کو بلانے کے لیے آدمی آتا ہے اور زید وہاں موجود ہے اور کہتا ہے کہ کیا شاہ صاحب نہیں تھے۔ (واضح رہے کہ شاہ صاحب بریلوی العقیدہ ہے) اور پھر کہتا ہے کہ اچھا اچھا حافظ کو لے جاؤ۔ نماز جنازہ کی امامت شاہ صاحب کرتے ہیں۔ تمام رسومات بریلوی عقیدہ کے تحت ادا کی جاتی ہیں لیکن زید اس بارے میں خاموش رہتا ہے۔ تائید کے موقع پر بکر اور اس کی جماعت زید سے تائید کنندہ کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ تائید نہ کرے اور زید کو مجبور کرے کہ زید اپنا نام واپس لے لے اور واسطہ شریعت دیتے ہیں کہ چلیں شریعت پوچھتے ہیں۔ اگر شریعت زید کو ووٹ دلائے تو دے دو ورنہ ووٹ کے حقدار ہم ہیں۔ ہمارا نمائندہ زید کی تائید کرتا ہے۔ دونوں پارٹیوں کو ایک دیوبندی عالم کے پاس لے جاتا ہے اور ان الفاظ میں فتویٰ طلب کرتا ہے کہ زید نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ دینی معاملات میں تمہاری مخالفت نہیں کروں گا لیکن ایک جنازہ کے موقع پر وعدہ خلافی کی (مفصل حالات اوپر درج ہیں) ہم زید کے ساتھ وعدہ کے پابند ہیں کہ نہیں جواب ملتا ہے کہ تم پر ضروری نہیں کہ اب تم وعدہ کو پورا کرو۔ اس کے بعد مذکورہ تائید کنندگان بکر کی پارٹی سے وعدہ کرتا ہے کہ ہم زید کے اپنے کاغذات واپس لینے پر

مجبور کر سکتے ہیں ورنہ ہم اپنے سارے ووٹ بکر کو دیتے ہوئے قرآن و حدیث فقہ حنفیہ کی رائے واضح فرمادیں کہ جماعت ووٹ کس کو دے۔ نیز بکر یہ وعدہ کرتا ہے کہ میں اپنے بغیر دو ووٹ دینے کا یقین دلاتا ہوں اور اپنا ووٹ کنونشن بیگ کو دوں گا۔

### ﴿ج﴾

ووٹ کی شرعی حیثیت یہ ہے کہ ووٹ دینا شہادت دینا ہے۔ اس اعتبار سے غیر مستحق و نااہل امیدوار کو ووٹ دینا جھوٹی گواہی دینا ہے۔ جو کہ کبیرہ گناہ ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹی گواہی کو شرک کے برابر قرار فرمایا ہے۔ اس لیے ووٹروں کا ووٹ جو کہ ایک امانت ہے امیدواروں میں جو دیندار اور امانتدار ہو، معاملہ فہم ہو رفاعہ عامہ کا خاص خیال رکھتا ہو۔ ممبری کا حق ادا کر سکتا ہو اور اپنے ووٹ کو آگے ایسے ہی آدمی کو دے اور معاملات میں ظالم نہ ہو وغیرہ ایسے امیدوار کو ووٹ دینا ضروری ہے۔ صورت مسئلہ میں زید ہی کو بنسبت بکر اپنے ووٹ کے لیے پسند کریں اگر کوئی اور ایسا اہل اس حلقہ میں کھڑا نہ ہو کیونکہ زید پنجگانہ نماز میں پابند ہے اور معاملات میں لوگوں کے ساتھ بنسبت بکر کے اچھا ہے اور جمعیۃ العلماء اسلام جو کہ ایک حق و علماء کی جماعت ہے اس کا رکن ہے تو لہذا زید سے مزید عہد و میثاق دینی امور و معاملات لے کر اسی کو منتخب کریں اور بکر جو اپنا ووٹ نہیں دے سکتا ہے وہ دوسروں کا کیا دلائے گا اور نہ علماء حق کی جماعت سے وابستہ ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

احمد عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

ایک امیدوار کا رقم لے کر دوسرے امیدوار کے حق میں دست بردار ہونا

کیا اس کو مسجد پر خرچ کرنا جائز ہے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ آج کل ووٹوں کا زور ہے۔ ایک امیدوار دوسرے کو کہتا ہے کہ تم ممبری سے دست بردار ہو جاؤ۔ تجھے کچھ رقم یا جائیداد دوں گا۔ آیا وہ روپیہ یا جائیداد لے کر بیٹھ جائے اور ممبری سے دست بردار ہو جائے تو وہ روپیہ وغیرہ اس کے لیے حلال ہے یا نہ۔

اگر دست بردار ہونے والا ممبر یہ شرط کرے کہ تم اپنا روپیہ مسجد پر خرچ کرو تو میں دست بردار ہو جاؤں گا۔ آیا اس شرط پر مسجد پر خرچ کرنا جائز ہے یا ناجائز۔ اگر ووٹر کسی امیدوار سے روپے لے کر اپنا ووٹ اس کو دے تو یہ روپیہ اس کے لیے جائز ہو گا یا نہیں۔



### ﴿ج﴾

ووٹروں کو ووٹ کے معاوضہ میں اپنی ذات کے لیے روپیہ لینا رشوت اور ناجائز ہے۔ علاوہ اس کے اگر یہ امیدوار بے دین و نااہل اور ظالم ہے تو اس کو ووٹ دینا سخت گناہ ہے۔ کیونکہ ووٹ دینا ایک امانت ہے۔ امانت کو جو اس کا اہل ہو اس کے حوالے کیا جائے۔ امیدواروں میں ووٹ اس کو دیا جائے جو رائے دینے والے ووٹر کے نزدیک زیادہ دیندار اور نیک ہو اور زیادہ سمجھدار اور معاملہ فہم ہو۔ ممبری کے حقیقی فرائض اور ذمہ داریوں کا احساس رکھتا ہو اور ممبری کو بہ نسبت دوسروں کے اچھی طرح انجام دیتا ہو۔ یعنی رفاہ عامہ کا زیادہ خیال رکھنے والا ہو اور معاملات میں لوگوں پر ظلم بھی نہ کرتا ہو نااہل اور غیر مستحق کو ووٹ دینا جھوٹی گواہی دینا ہے جو گناہ کبیرہ ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹی گواہی کو شرک کے برابر قرار دیا ہے۔ نیز اگر ایک امیدوار دیندار امانت دار اور اہل ہے اور دوسرے امیدوار نااہل اور اس سے بے دینی و فسق پھیلانے اور ظلم کا اندیشہ ہو تو ایسے امیدوار کے حق میں اس دیندار و اہل کو بیٹھنا گناہ ہوگا۔ اگرچہ اس نااہل امیدوار سے مساجد اور امور خیر کے لیے رفاہ عامہ کے لیے رقم کثیر لے لے۔

ووٹروں کو ووٹ کے معاوضہ میں جو شخص رقم دیتا ہے جو دینا ناجائز ہے اور مساجد اور امور خیر و رفاہ عامہ میں ان کے لیے صرف کرے تو اسے ثواب نہیں ہوگا۔ ایسی رقم کا مساجد وغیرہ میں صرف کرنا جائز ہوگا لیکن ووٹروں اور بیٹھنے والے امیدوار اور کھڑے امیدوار یعنی دہندہ کے متعلق مذکورہ بالا تفصیل ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم  
بندہ احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

شیعہ کو ووٹ دینا سخت گناہ کی بات ہے

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ مذہب اہل سنت والجماعت کے اپنے مذہبی عالم فاضل یا اپنے مذہب کا کوئی دیانتدار کے ہوتے ہوئے کو چھوڑ کر دنیاوی لالچ یا وہمی دباؤ کی وجہ کر کے اہل شیعہ جو ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور صحابہ عظام کا سب شیعہ ہو اور بے نمازی وغیرہ بھی ہو اس کے ساتھ دست بیعت یا معاہدہ ہو کر وقت مقابلہ حق و باطل کا ہوتے ہوئے سرے میدان پر اہل سنت والجماعت کے کوئی چند افراد اپنے مذہب کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے ووٹوں سے یا معاونت سے مذکورہ شیعہ کے ساتھ دست بیعت کرتے ہیں جس سے اہل شیعہ باطل مذہب اپنے آپ کو سچا ہونا دلیل پکڑتے ہیں کہ ہم سچے ہیں، ہمارا مذہب سچا ہے۔ اہل سنت والجماعت ایسے ایمان فروشوں کے لیے کیا فتویٰ دیتے ہیں۔ آیا وہ افراد ایمان پر قائم ہیں اور نکاح باقی ہے



یا نہیں۔ نیز نماز جمعہ اس کا پڑھنا جائز ہے یا نہیں ہے۔ نیز دعا سلام کیسا ہے اگر بے علمی کی وجہ کر کے زبانی معاہدہ کر بیٹھیں کہ ووٹ شیعہ سی کو دیویں گے تو اس وعدہ کا عند الشریعت کیا فیصلہ ہے۔ نیز اگر اپنے مذہب کا ووٹ لینے والا کوئی نہ ہو تو اہل شیعہ کے لیے ووٹ استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں۔

محمد مطیع اللہ خاص بہادر پور تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان

### ﴿ج﴾

شیعہ امیدوار کوئی کے مقابلہ میں ووٹ دینا جائز اور سخت گناہ ہے لیکن صرف چونکہ ووٹ دینا اس کے مذہب کی تصدیق اور حق سمجھنا نہیں ہے۔ لہذا مومن باقی رہے گا اس کا نکاح بھی باقی ہوگا۔ نماز جنازہ بھی اس کا پڑھا جائے گا۔ ہاں سنی کے مقابلہ میں شیعہ کو ووٹ دینا گناہ ہے اسے توبہ کرنا لازم ہے۔

اگر شیعہ کو ووٹ دینے کا اس نے معاہدہ کر لیا ہے تو شریعت میں وہ اس معاہدہ کا پابند نہیں ہے۔ بلکہ اسے اس کے خلاف کرنا ضروری ہے اور قسم اٹھانے کی صورت میں اس کے اوپر لازم ہے کہ قسم توڑ کر سنی مسلمان کو ووٹ دے کر کفارہ یمین ادا کرے۔

اگر اپنا ہم مذہب کوئی امیدوار کھڑا نہ ہوا ہو تو ووٹ کو استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

چونکہ کسی ایک امیدوار نے منتخب ہونا ہوتا ہے اس لیے امیدواروں میں جو دین و مذہب میں اہل سنت والجماعت کے قریب ہو دین و مذہب میں مفید ممبری کے لیے اس کے حق میں استعمال کریں۔

والجواب صحیح بندہ احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

### اعضاء کی پیوند کاری سے متعلق مفصل تحقیق

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ دو مریض ہیں جن میں سے ایک مریض کی قوت باہ یعنی مردانہ طاقت بالکل ختم اور زائل ہو چکی ہے اور یہ مریض شادی شدہ ہے دوسرے مریض کی مردانہ قوت تو ٹھیک ہے لیکن کسی دوسرے مرض میں مبتلا ہے یہ دونوں مریض ایک قابل اور لائق سول سرجن کے زیر علاج ہیں۔ قدرت کو ایسا منظور ہوا کہ وہ مریض جس کی مردانہ طاقت ٹھیک تھی مر گیا۔ اب سول سرجن نے اس مردہ سے ذکر کاٹ لیا اور اس دوسرے مریض کو لگا دیا جس کی مردانہ طاقت ختم ہو چکی تھی اور اس کا ذکر کاٹ کر مردہ کو لگا دیا۔ اب یہ مریض جس کی قوت باہ زائل ہو چکی تھی ٹھیک ہو گیا اور اس کی مردانہ طاقت بحال ہو گئی۔ لہذا اس دوسرے ذکر کے لگانے سے اس کی اولاد بھی پیدا ہونے لگی اور اپنی بیوی کی ضرورت بھی پوری کرنے کے قابل ہو گیا۔

کیا شریعت میں یہ صورت جائز ہے یا نہیں۔ اگر رسول سرجن ایسا عمل نہ کرے تو یہ قوت باہ کی بیماری میں مبتلا مریض ٹھیک نہیں ہو سکتا اور اس کی زندگی مفت میں تباہ ہو جائے گی۔ اگر یہ صورت شریعت میں جائز نہیں ہے تو کیا مذکورہ مریض شادی شدہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے۔ کیونکہ وہ تو بیوی کی خواہش پوری نہیں کر سکتا۔ والسلام

استفتاء حضرت مولانا مفتی اعظم محمد شفیع صاحب زید مجدہم (دارالعلوم کراچی)  
فقیر غلام مرسلین محلہ فقیراں تحصیل لکی مروت ضلع بنوں

### ﴿ج﴾

چونکہ بتصریح جمیع فقہاء کرام انسان کے کسی جزو کے ساتھ انتفاع لینا جائز نہیں ہے۔ شرافت و کرامت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انسان کے اعضاء سے نفع اٹھانے کو حرام قرار دیا ہے۔ حتیٰ کہ مخمضہ کے عالم میں جب کوئی چیز حلال یا حرام سوائے عضو انسانی کے جان بچانے کے لیے میسر نہ آ سکے ایسے وقت میں بھی شریعت مطہرہ نے سد رمق کے لیے عضو انسانی کے کھانے کو جائز نہیں قرار دیا۔ جیسے کہ نیچے حوالہ جات ذکر کر دیے جاتے ہیں نہ خود اسے اپنا عضو کاٹ کر کھانے کی اجازت دی ہے نہ کسی غیر انسان کے عضو کی اگرچہ اجازت بھی ہو۔ بلکہ اگر مرے تو مر جائے لیکن اپنا یا کسی دوسرے انسان کا عضو کاٹ کر نہ کھائے جس سے اس کی حیات عاۃً یقینی ہے۔ حالانکہ ایسے وقت میں شریعت مطہرہ نے بنص قرآنی خنزیر و میۃ جو نجس العین ہیں کے کھانے کو مباح بلکہ ضروری قرار دیا ہے۔ حتیٰ کہ اسے بقدر سد رمق نہ کھا کر مر جانے کو خود کشی کے مترادف قرار دیا ہے۔ دیکھئے خنزیر و میۃ جو نجس العین ہیں کے گوشت کے استعمال اور انسان جو مکرم و محترم ہے کے اعضاء کے استعمال میں کتنا بڑا تفاوت ہے۔ لہذا ایک انسان کا آلہ تناسل کو بذریعہ آپریشن دوسرے شخص کو لگانا ایک شخص کی آنکھ دوسرے شخص کو لگانا ایک شخص کے دانت دوسرے شخص میں لگانا اسی طرح کسی بھی عضو انسانی کو دوسرے میں لگانا ہرگز جائز نہیں۔ کیونکہ جب مخمضہ جیسی ضرورت شدیدہ کی صورت میں عضو انسانی سے انتفاع لینا جائز ہے تو کیسے محض بینائی یا قوت مردی وغیرہ معمولی ضرورتوں کی وجہ سے عضو انسانی سے انتفاع لینا جائز ہو جائے۔ ایسا کرنا ہرگز جائز نہیں۔

قال فی العالمگیریۃ ص ۳۵۲ ج ۵ (باب ۸ فی التداوی من الکراہیۃ) الانتفاع باجزاء الادمی لم یجز قیل للنجاسة وقیل للکرامة هو الصحیح کذا فی جواهر الاخلاطی و فیہا ایضا مضطر لم یجد میتة وخاف الهلاک فقال له رجل اقطع یدی و کلہا او قال اقطع منی قطعة و کلہا لا یسعه ان یفعل ذلک ولا یصح امرہ بہ کما لا یسع للمضطر ان یقطع قطعة من نفسه فیا کل کذا فی فتاویٰ قاضی خان و ہکذا فی الفتاویٰ البزازیہ (کتاب الاکراہ) علی ہامش العالمگیریۃ ص ۱۳۲ ج ۶ و ہکذا فی خلاصۃ الفتاویٰ ص ۳۶۳ ج ۴

وقال الشامي تحت قول صاحب الدر ص ۳۶۲ ج ۶ (فصل في اللبس) (ولا يشد سنه) المتحرك (بذهب بل بفضة) وجوزهما محمد (قوله المتحرك) قيد به لما قال الكرخي اذا سقطت ثنية رجل فان اباحيفة يكره ان يعيدها ويشدها بفضة او ذهب ويقول هي كسن ميتة ولكن ياخذ سن شاة ذكية بشد مكانها وخالفه ابو يوسف فقال لا بأس به ولا يشبه سنه سن ميتة استحس ذلك وبينهما فرق عندي وان لم يحضرني اه اتقاني زاد في التارخانيه قال بشر قال ابو يوسف سالت ابا حنيفة عن ذلك في مجلس آخر فلم ير باعادتها بأسا. وفي البدائع (ص ۱۳۲ ج ۵) ولو سقط سنه يكره ان ياخذ سن ميت فيشدها مكان الاولي بالاجماع وكذا يكره ان يعيد تلك السن الساقطة مكانها عند ابي حنيفة ومحمد رحمهما الله ولكن ياخذ سن شاة ذكية فيشدها مكانها وقال ابو يوسف رحمه الله لا بأس بسنه ويكره سن غيره قال ولا يشبه سنه سن ميت استحس ذلك وبينهما عندي فصل ولكن لم يحضرني (ووجه) الفصل له من وجهين احدهما ان سن نفسه جزء منفصل للحال عنه لكنه يحتمل ان يصير متصلا في الثاني بان يلتئم فيشده بنفسه فيعود الى حالته الاولي واعادة جزء منفصل الى مكانه ليلتئم جائز كما اذا قطع شيء من عضوه فاعاده الى مكانه فاما سن غيره فلا يحتمل ذلك والثاني ان استعمال جزء منفصل عن غيره من بني آدم اهانة بذلك الغير والادمي بجميع اجزائه مكرم ولا اهانة في استعمال جزء نفسه في الاعادة الى مكانه (وجه) قولهما ان السن من الادمي جزء منه فاذا انفصل استحق الدفن ككله والاعادة صرف له عن جهة الاستحقاق فلا تجوز وهذا لا يوجب الفصل بين سنه وسن غيره وهكذا في خلاصة الفتاوى ص ۳۷۰ ج ۲ وهكذا في الهنديه ص ۳۳۶ ج ۵ وفي البحر ص ۱۸۶ ج ۸ لهذا اگر کسی کا دانت دوسرے شخص میں لگا دیا گیا ہو یا اسی طرح کوئی دوسرا عضو از قسم آلہ تناسل وغیرہ بذریعہ آپریشن دوسرے کے ساتھ پیوست کر دیا گیا ہو اگر اس کا نکالنا یا جدا کرنا بغیر ضرر ممکن ہووے تو جدا کرنا ضروری ہے ورنہ نہیں لما قال فی البحر ص ۱۸۶ ج ۸ وفي الذخيرة سقط سنه فاخذ سن الكلب فوضعه في موضع سنه فتثبت لايجوز ولا يقلع ولو اعاد سنه ثانيا وثبت قال ينظر ان كان يمكن قلع سن الكلب بغير ضرر يقلح وان كان لا يمكن الا بضرر لا يقلع باقى صورة مسئوله میں جو اس شخص کی اولاد پیدا ہوتی ہے وہ ثابت النسب ہیں اور اس کی اولاد شمار ہوگی کیونکہ مادہ منویہ تو اس شخص کا اپنا ہے اگرچہ دوسرے شخص کا آلہ کے ذریعے رحم میں پہنچایا گیا ہے کیونکہ آلہ کا ہونا یا آلہ کا ادخال ثبوت نسب یا حمل ٹھہرنے کے لیے ضروری نہیں ہے۔ بلکہ مادہ منویہ زوج کا بیوی کے فرج میں پہنچنا ہی



کافی ہوتا ہے جیسا کہ محبوب اپنی منکوحہ کے ساتھ بذریعہ تحقق مجامعت کرے اور اس سے اولاد پیدا ہو جائے یا باکرہ عورت کے ساتھ فیما دون الفرج ہو جائے اور منی اس کے فرج میں پہنچ جائے اور حمل ٹھہر جائے۔ قال قاضی خان علی ہوامش العالمگیریہ ص ۴۱۰ ج ۳ واذا جومت البکر فیما دون الفرج ودخل الماء فرجها فحملت فدنا اوان ولادتها یزال عذرتها بیضة او بحرف درهم لان خروج الولد بدون ذلك لا یكون الخ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

حررہ عبداللطیف معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۶ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

مختلف ممالک کی کرنسیوں کا آپس میں تبادلہ کرنا، والدہ اگر بیٹے کو جائیداد کا کچھ حصہ دے کر فوت ہو جائے تو بقیہ جائیداد میں سے حصہ پائے گا یا نہیں، گندم کاٹنے کے بعد زمین پر جو فضلات رہ جاتے ہیں کیا ان کا فروخت کرنا جائز ہے، افیون کے تاجروں سے گورنمنٹ کا مقابلہ و مقاتلہ کرنا

### ﴿س﴾

- (۱) چمی فرمایند علماء دین کہ بدل کردن روپیہ پاکستانی با روپیہ ایرانی و افغانی و عربی مثلاً متفاضلۃ جائز است یا نہ اگر جائز نباشد۔ پس باین امر غیر مشروع حج کردن یعنی حج فرض ادا مے شود یا نہ۔
- (۲) فرزندان مادر خود از عمومی خود گرفته تواند یا نہ۔ مثلاً مادر زید با عمومی اش یک چشم آب یا زمین داد و وصیہ نمردہ بود مرد۔ آیا زید چشم یا زمین را از عم خود مطابق شرع گرفته مے تواند یا نہ۔
- (۳) بیع فضلات زمین بعد از حصادہ جائز است یا نہ۔ و زمین مملوکہ خود است بر آن فضلات نصف ساق گندم و گیاه ہستند کہ بہ زمین بعد از حصد مے مانند۔

- (۴) تاجر افیون کہ بدون اذن امیر است با منعقد امیر مقابلہ کند و کشتہ مے شود و ہر دو جانب مسلمان ہستند آیا کہ آں تاجر شہید یا نہ و حالانکہ حکومت حکم کشتن نہ مے دہد بلکہ حکم گرفتن۔ بینوا تو جروا

گل محمد ناروی ایرانی

### ﴿ج﴾

- (۱) اگر بد لین از جنس فضہ باشد تفاضل نا جائز است و گرا از جنس فضہ نباشد تفاضل جائز باشد۔ اما در بلادیکہ مردمان کار و بار این تبادلہ کنند و از نرخ مقرر زیادہ گیرند۔ پس در آں اموال فتویٰ بر حرمت دادہ شود کما افتی بہ صاحب الہدایۃ فی کتاب الربوا۔



(۲) اگر تمملیک کردہ نہ دادہ باشد پس فرزند او حصہ شرعیہ خود از وے تواند گرفت۔

(۳) بیع این جائز است چرا کہ مال متقوم مملوک مقدور التسلیم است و معلوم است۔

(۴) زیرا کہ تجارت ایون ناجائز است و حکومت از یں تجارت منع ے تواند کرد۔ لہذا آنکسان کہ منع از

حکومت تجارت ایون ے کنند۔ و برخلاف حکومت بجنگ ے آیند آنان باغی شمرده اگر حکومت بغاوت اینان را

بدون قتل و قتال ختم نہ تواند کرد۔ پس حکومت را با ایشان قتال کردن جائز بشرط مجبوری۔ پس از باغیان ہر آنکس کہ

قتل شود شہید شمرده نہ شود۔ کما قال فی الدرالمختار مع شرحہ ردالمختار ص ۳۲۲ ج ۵ و مع

نہی ولی الامر عنہ حرم قطعاً۔ ایضاً ص ۲۶۱ ج ۴ (باب البغات) ہم الخار جون عن الامام

الحق لغير حق۔ فقط واللہ اعلم

عبد اللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

## انکم ٹیکس والوں کے ظلم سے بچنے کے لیے رشوت دینا

﴿س﴾

حضور والا سے نظام حکومت محکمہ انکم ٹیکس کا رویہ مخفی نہیں ہے راست باز کو سخت تکلیف کا سامنا ہے۔ میں

کاروبار کرتا ہوں سرمایہ صرف میرا ہے۔ مگر انکم ٹیکس والوں کے مظالم اور ناجائز تکلیفات جو وقتاً فوقتاً اس محکمہ سے

نازل ہوتے ہیں بچنے کے لیے اپنے بھائی کی فرضی شمولیت دکھا کر کاروبار شروع کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے لیے

شرعاً کیا حکم ہے۔

سائل محمد یوسف معرفت حسن بخش دکاندار اندرون پاک گیٹ ملتان

﴿ج﴾

ظلم سے بچنے اور مجبوری کی صورت میں جائز ہے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

مدرسہ کے لیے وقف جائیداد کی آمدن کو مسجد، مدرسہ اور مہمان خانہ پر خرچ کرنا

مدرسہ کے مہمان خانہ کو ٹھیکہ پر دینا جائز نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص نے کچھ اراضی بحق مدرسہ عربیہ دو حصہ مہمان

خانہ دو حصہ مسجد ایک حصہ کل پانچ حصوں میں وقف کردی ہوئی ہے۔ اپنا اہتمام رکھا ہوا ہے۔ اراضی کو سالانہ چار ہزار روپیہ میں ٹھیکہ پردیا ہوا جس کا حصہ کی تقسیم کے مطابق مندرجہ ذیل رقومات ہیں۔

مطابق حصہ سالانہ -/۶۰۰ روپیہ خرچہ سالانہ مدرسہ -/۱۷۲۰ زائد خرچہ

-/۱۲۰

مطابق حصہ مہمان خانہ -/۱۶۰۰ روپیہ خرچہ سالانہ مسجد ۸۳۰ زائد خرچ ۳۰

مطابق حصہ مسجد ۸۰۰ روپیہ خرچہ سالانہ مسجد ۸۳۰ زائد خرچ ۳۰

آمدنی سالانہ سال ۶۸ کا میزان ۴۰۰۰ خرچہ کا سالانہ میزان ۴۱۰۰ زائد خرچ ۱۰۰

اسی طرح ہر سال خرچ زائد یک صد یا دو صد کے قریب ہو جاتا ہے جو کہ صاحب اہتمام اپنی گرہ سے خرچ میں دیتا ہے لیکن مدرسہ یا مہمان خانہ وغیرہ کے نام درج نہیں کرتا کیا وہ درج کر سکتا ہے۔

چونکہ حصہ کے لحاظ سے خرچہ میں کمی پیش ہو جاتی ہے کیا صاحب اہتمام کو اس طرح کرنے کا اختیار ہے کہ جس طرح مدرسہ کا حصہ ۱۶۰۰ روپیہ آتا ہے اور خرچ مدرسہ ۱۷۲۰ ہو چکا ہے یا مہمان خانہ کا نقشہ میں حصہ کے کم خرچ ہے کیا ایسا کرنے کا مختار ہے۔

مدرسہ و مہمان خانہ میں صرف خرچ روٹی کا بھی ٹھیکہ دیا ہوا ہے کہ سالانہ مثلاً ۵۰۰ روپیہ خرچ روٹی طلباء حضرات ۵۰۰ روپیہ روٹی مہمان خانہ سالانہ دی جاتی ہے اپنے اندازہ کے مطابق یہ رقومات کچھ کم معلوم ہوتی ہیں تاکہ ٹھیکہ والے زیادہ فائدہ نہ اٹھا سکیں اور یہ بھی ظاہر کرنا ضروری ہے کہ یہ ٹھیکہ داری مجبوری صورت میں کی گئی ہے۔ کیونکہ مدرسہ میں تو طلباء حضرات کی تعداد معین ہونے کے باوجود ان کے مہمان وغیرہ روزانہ آتے جاتے ہیں۔ باقاعدگی نہیں ہوتی اور مہمان خانہ میں کسی دن کچھ اور کبھی کچھ بعض اوقات پچاس یا کسی دن پانچ ہوتے ہیں سوا ٹھیکہ دینے کے اور کوئی صورت معلوم نہیں ہوتی کیا بوجہ مجبوری یہ ٹھیکہ داری درست ہے واپسی شرعی لحاظ سے مطلع فرما کر مشکور فرمائیں۔

### ﴿ج﴾

مہتمم صاحب اپنی طرف سے مدرسہ یا مہمان خانہ میں جو زائد رقم کر لیتا ہے وہ درج کر سکتا ہے اور وہ اس فنڈ میں بطور قرض کے دے تو آئندہ وہ اسی فنڈ سے جس سلسلہ میں اس نے زائد رقم خرچ کی ہے وصول بھی کر سکتا ہے بشرطیکہ اس کی آمد زیادہ ہو جائے اور بچت نکل آئے۔

مہمان خانہ کے حصہ کی رقم مدرسہ میں یا مدرسہ کے حصہ کی رقم مہمان خانہ کے حصہ میں صرف کرنا جائز

نہیں۔

مہمان خانہ کی روٹی کا ٹھیکہ دینا جائز نہیں اس لیے کہ یہ درحقیقت اس روٹی کی بیع ہے اور یہ معلوم نہیں کہ سال میں کتنی روٹی دے گا تو یہ بیع مجہول ہے جو ناجائز ہے۔ بنا بریں صورت مسئلہ میں بہتر صورت یہ ہے کہ مہمان خانہ کے لیے مطبخ کا انتظام کیا جائے اور باتخواہ باورچی رکھیں لیکن مدرسہ اور مہمان خانہ کا حساب علیحدہ علیحدہ ایک مد کا پیسہ وغیرہ دوسرے مد میں صرف نہ کیا جائے۔ فقط واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۲ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ

اگر ۱۳ سال کا لڑکا گھر سے رقم چوری کرے اور لوگ اس سے مختلف بہانوں سے لے لیں تو کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و شرع متین دریں مسئلہ کہ زید نے اپنی نقد رقم پانچ ہزار روپیہ کو دفن کر دیا گھر میں۔ تقریباً دو برس کے بعد تحقیق و سنبھال کی۔ اسی اثنا میں زید کا چھوٹا بھائی جس کی عمر تقریباً ۱۳ برس کی ہے اس کو کسی طرح رقم مدفون کا علم ہوا تو اس نے نکال لی۔ بعد ازیں خالد کے لڑکے چار ہیں۔ بکر، محمود، ناصر، رازق یہ اجنبی ہیں۔ زید و عمر کی برادری کے نہیں ہے۔ ان کو علم ہوا ہے کہ عمر کے پاس رقم ہے۔ دوستانہ تعلق قائم کر کے اکٹھے کھاتے رہے اور کچھ نقد بھی لیتے رہے۔ کچھ مدت کے بعد مدفون رقم کی زید نے سنبھال کی تو رقم نہ ملی۔ آخر نالہ و فریاد ہوئی تو عمر نے کہا کہ رقم میرے پاس ہے۔ چنانچہ زید سے کہا لاؤ رقم مجھے دو۔ اس نے کہا اچھا کچھ دنوں کے بعد دوں گا۔ اسی اثنا میں عمر نے بکر وغیرہ سے مطالبہ کیا کہ مجھے بھائی تنگ کرتا ہے۔ مجھے رقم دو میں واپس کرتا ہوں۔ تو بکر نے کہا کہ اچھا ہم دیتے ہیں۔ آخر کئی دن گزر گئے۔ زید نے عمر کو تنگ کیا اور عمر نے بکر کو۔ آخر بکر نے کہا کہ رقم نہیں ہے۔ یہ حالات پوشیدہ ہوتے رہے۔ جب ان کا علم ہوا تو عمر نے کہا زید کو کہ میں نے رقم بکر کو اکتیس صد روپیہ دیا ہے۔ ایک ہزار ایک دفعہ اور بارہ سو دوسری دفعہ اور نو صد تیسری دفعہ۔ ساڑھے آٹھ صد محمود کو تین صد ایک دفعہ اور تین صد دوسری دفعہ، اڑھائی صد تیسری دفعہ اور ایک صد رازق کو اور ایک صد ناصر کو اور ایک صد ان کی والدہ زینب کو کلی مجموعہ ساڑھے بیالیس صد ہوا اور باقی ساڑھے سات صد روپیہ عمر اور مذکورہ بالا اشخاص عیاشی وغیرہ میں خرچ کر گئے ہیں۔ جب زید نے اور عمر نے اور بلال وغیرہ نے انکار کر دیا کہ ہم نے کچھ نہیں دینا عمر کا آخر وہ مایوس ہو کر چلے گئے۔ پھر صبح سیرے عزیز کے پاس جھگڑا گیا۔ تو عزیز نے جانبین کو بلایا تو بکر نے عزیز کے پاس بلا انکار کہہ دیا کہ مجھے عمر نے پانچ صد روپیہ دیا تھا جس سے میں نے ایک صد واپس کر دیا اور چار صد دینا ہے۔ باقی رقم کے متعلق مجھے کوئی علم نہیں۔ اس کے بعد محمود کو لایا گیا اس نے تین صد کا اقرار کیا کہ

ایک صد میں نے بعد میں واپس کر دیا تھا اور دوصد کے بکتر وغیرہ لے گیا تھا۔ لہذا باقی رقم کا میرے اوپر جھوٹ ہے۔ ناصر اور رازق دونوں نے انکار کر دیا کہ ہم نے لیا ہی نہیں ہے اور ان کی والدہ زینب بھی انکار کرتی ہے۔ اب فرمائیں کہ یہ ساری رقم ان کو دینی پڑتی ہے۔ جو عمر کہتا ہے یا جو بکتر وغیرہ اقرار کرتے ہیں وہ دینی ہوگی۔

﴿ج﴾

اگر زید کے چھوٹے بھائی کے پاس اس بات کے گواہ ہوں کہ میں نے فلاں فلاں کو اتنی رقم دی ہے تو فقہا پھر گواہ پیش کرے تو رقم شرعاً ان کے ذمہ ثابت ہو جائے گی اور اگر گواہ نہیں تو پھر جنہوں نے قرض لیا ہے تو جس قدر رقم وہ تسلیم کرتے ہیں وہ تو ثابت ہے اور بقیہ میں ان کو قسم دی جائے گی کہ ہمیں اتنی رقم جتنا وہ دعویٰ کرتے ہیں نہیں دی گئی۔ اگر وہ قسم اٹھالیں پھر وہ بری الذمہ ہو جائیں گے اور اگر انکار کر لیں تو بمقدار دعویٰ رقم ان کے ذمہ واجب ہو جائے گی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۳ محرم ۱۳۸۹ھ

قیمت میں سے -/۵۰ روپے کم کر کے پھر وصول کرنا ناجائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں دریں مسئلہ کہ ایک شخص مثلاً زید نے بکر کو پچاس روپیہ برائے اللہ و رسول بخشا ہے بعد میں زید نے بکر سے وصول کر لیا ہے۔ زید نے کہا میں نے بکر کو نہیں بخشا تو کیا زید کے ساتھ تعلقات معتبر ہے یا نہ۔ صورت یہ معلوم ہوتی ہے کہ بخشنے والے تین صد روپے زر ثمن میں پچاس روپیہ کم کر دیا تھا پھر کسی رشتہ دار نے پچاس روپیہ دینا تھا اس سے روک لیا۔

﴿ج﴾

صورۃ مسئلہ میں زید کے لیے تین سو روپیہ میں سے پچاس روپیہ معاف کرنے کے بعد پھر پچاس روپیہ وصول کرنا ناجائز ہے۔ کیونکہ جب بھینس تین سو روپے میں فروخت کر دی پھر پچاس روپے میں فروخت کی تو اب زر ثمن صرف ڈھائی سو روپے رہ گیا۔ اب پچاس روپیہ واپس لینا ناجائز ہے۔ اہل علاقہ کو چاہیے کہ اسے سمجھا کر پچاس روپیہ واپس دلائیں۔ فقط واللہ اعلم

عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان



مضاربہ پر دی گئی رقم سے خریدا گیا باغ اگر آسمانی آفت سے تباہ ہوا تو کیا حکم

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ زید نے عمرو کو مبلغ ایک ہزار روپیہ برائے تجارت مضاربہ دیا۔ عمرو نے آموں کا باغ خریدا لیا۔ جبکہ چھوٹی چھوٹی املیاں نکل رہی تھیں وہ باغ آفت کی وجہ سے تباہ ہو گیا۔ کیا عمرو نے جو بیع کی ہے باطل ہے یا نہیں اور عمرو کو ہزار روپیہ واپس (زید کو) دینا لازم آتا ہے یا نہیں۔

غلام سرور شاہ

﴿ج﴾

اگر باغ میں چھوٹی چھوٹی املیاں ظاہر ہو گئی تھیں اور وہ قابل انتفاع (اچار وغیرہ) تھیں تو یہ بیع درست ہو گئی تھی۔ کما فی الدر وان کان بحیث ینتفع بہ و علفاً للذواب فالبیع جائز اور عقد مضاربہ میں اگر نقصان ہو جائے تو یہ نقصان مال پر پڑتا ہے لہذا عمرو پر ہزار روپیہ زید کو واپس دینا لازم نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم  
بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

بیٹے کے نام بغیر قبضہ دیے دکان درج کرانا اور پھر واپس لینا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں مسمی محمد عمر نے اپنے لڑکے محمد انور مرحوم کے نام ایک دکان بے نامی یعنی عارضی طور پر پھر واپس لینے کے لیے اپنی گرہ سے روپیہ خرچ کر کے خریدی تھی۔ کیونکہ لڑکی کی شادی پر لڑکی کو جہیز میں دینی ہے۔

اسی طرح مرحوم کے نام بے نامی طور پر یعنی عارضی طور پر دوسری نصف دکان میں نام درجہ رجسٹری کرایا۔ اسی طرح مرحوم کی بیوی سردار بیگم کے نام ایک مکان خریدا۔ اپنی جیب سے روپیہ دیا۔ یہ بھی بے نامی عارضی یعنی پھر واپس لینے کے لیے نام رجسٹری کرایا اور نہ کوئی ہبہ نامہ، تملیک نامہ اور نہ کوئی وصیت نامہ لکھا تھا۔ اب میں ضعیف العمر ہوں۔ چار لڑکیاں اور ایک لڑکے کی بیاہ شادیاں بھی کرنی ہیں۔ کیا اب میں مسمی محمد عمر جائیداد واپس لینے کا حقدار ہوں یا نہیں ان کا کوئی جائز حق ہے کہ نہیں۔ حالانکہ مرحوم بیٹے محمد انور کو شادی پر کافی زیور کپڑا اور چاندی بھی دی تھی۔ جو اس بیوہ کے پاس ہے۔

﴿ج﴾

اگر یہ بات درست ہے کہ شخص مذکور نے سرکاری کاغذات میں صرف ان کا نام درج کیا ہے قبضہ ان کو نہیں

دیا گیا یہ دکانیں اور مکان تمام کے تمام اس کے قبضہ میں ہیں۔ تو محض سرکاری کاغذات میں اندراج سے ان کی ملکیت نہیں ہوتی اور نہ ہی ان میں سے کسی ایک کے فوت ہونے پر وہ تحریر کردہ دکان یا مکان اس کے وارثوں کو ملے گی۔ بلکہ یہ تمام جائیداد محمد عمر کی ملکیت ہے اور وہ اس میں ہر تصرف کا مالک ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ عنہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

بینک میں ملازمت کرنا، کرنٹ اکاؤنٹ میں رقم رکھنا، موجودہ وکالت جائز ہے یا نہیں

کیکڑ اور غیرہ جانوروں کو اور خسیوں کو فروخت کرنا، ادویات میں ڈالنا

جس شربت میں شراب کی آمیزش ہو اس کا کیا حکم ہے، میز کرسی پر کھانا وغیرہ

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ

(۱) بینک کی ملازمت مطلق خواہ کسی شعبہ کی ہو اگر کوئی تفصیل ہو تو تحریر فرمائیں۔

(۲) کرنٹ کھاتہ (جس میں طرفین سے سود نہ ہوتا ہو) میں رقم جمع کرنا کیسا ہے۔

(۳) وکالت جو موجودہ زمانہ میں رائج ہے کیا از روئے شریعت جائز ہے۔

(۴) بعض ادویات جیسے سرطان جو ایک مردہ حیوان ہوتا ہے یا بعض حیوانات کے حصے ہوتے ہیں دکان پر

فروخت کرنا۔ نیز انکا بطور ادویہ استعمال کیسا ہے۔

(۵) آج کل سوڈے کی بوتل میں انس ڈالا جاتا ہے کیا شرعی حیثیت سے استعمال درست ہے کیونکہ

شہرت یہ ہے کہ اس میں شراب پڑتی ہے یا اسپرٹ جس میں شراب ہوتی ہے۔

(۶) میز و کرسی پر کھانا وغیرہ کھانا کیسا ہے۔ مینواتو جروا

جامع مسجد چیچہ وطنی ضلع مظفر گڑھ

### ﴿ج﴾

(۱) بینک میں سودی کاروبار ہوتا ہے اور سود کے لینے دینے والے اور گواہ وغیرہ دس آدمیوں پر شریعت میں

لعنت آئی ہے اور سخت وعید آئی ہے۔ اس لیے بصورت مجبوری بینک کی ملازمت جائز ہے۔ جب بھی اور کوئی

جائز ذریعہ معاش یا ملازمت مل جائے فوراً بینک کی ملازمت چھوڑ دی جائے۔

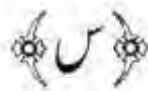
(۲) اگر رقم کی حفاظت کی اور کوئی جائز صورت مل سکے تو بینک میں کرنٹ کھاتہ کے اندر رقم جمع کرنا جائز

نہیں۔ کیونکہ اس میں اعانت ہے سودی کاروبار کرنے والوں کی۔ ہاں اگر کسی بینک کو ترک سود پر آمادہ کیا جاسکے

اور فی سبیل اللہ قرض کے لین دین کے لیے تیار ہو جائیں تو اس میں رقم کرنٹ کھاتہ میں جمع کر دی جائے۔  
 (۳) ایسی وکالت جائز ہے جس میں مظلوم کی اعانت ہوتی ہے اور صاحب حق کو حق وصول کرنے میں وکیل امداد کرے۔ ایسے مقدمہ جات جس میں ظالم کی حمایت ہوتی ہو وکالت کرنا ناجائز ہے۔  
 (۴) سرطان اور حبیہ بیر سترود (جو کہ دریائی حیوان ہیں) کے نھیسے ہیں ان کی بیع و شرا جائز ہے البتہ کھانے میں استعمال کرنا ناجائز ہے۔ بلکہ خارجی استعمال کرنا ناجائز ہے۔ (والنفصیل فی بہشتی جوہر)  
 (۵) تحقیق کر لی جائے اگر اسنس خالص رس ہو جیسے لیموں انا رو غیرہ اور اس میں شراب کی آمیزش نہ ہو تو پھر اس کا استعمال جائز ہوگا۔

(۶) میز و کرسی پر بیٹھ کر کھانا خلاف سنت ہے۔ فقط واللہ اعلم

### بالوں کو وسمہ اور سیاہ خضاب لگانا



کیا فرماتے ہیں علماء دین و ریں مسئلہ کہ زید اپنے بال کو وسمہ مہندی سے سیاہ کرتا ہے اور اس کے جواز کی دلیل میں یہ کہتا ہے کہ یہ خضاب نہیں بلکہ مہندی ہے۔ شرعاً خضاب اور وسمہ مہندی کا کیا حکم ہے۔  
 سائل خطیب نور مسجد موتی بازار نواب شاہ سکھر



حضرت مولانا تھانوی اصلاح الرسوم میں تحریر فرماتے ہیں۔ من جملہ ان رسوم کے داڑھی کا سیاہ خضاب کرنا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے کہ سیاہ خضاب کریں گے جیسے کبوتر کا سینہ۔ ان لوگوں کو جنت کی خوشبو نصیب نہ ہوگی۔ روایت کیا اس کو ابو داؤد اور نسائی نے (اس کی مزید تفصیل کے بعد لکھتے ہیں)۔ بعضے لوگ کہتے ہیں کہ وسمہ کا سیاہ خضاب اس سے مستثنیٰ ہے۔ اس لیے کہ حدیث میں مہندی اور نیل کے خضاب کی اجازت آئی ہے اور مہندی اور نیل سے رنگ سیاہ ہو جاتا ہے مگر یہ امر لازم نہیں کیونکہ مہندی اور نیل کی ترکیبیں مختلف ہیں۔ بعض اہل تجربہ کا قول ہے کہ اگر ان دونوں کو مخلوط کر لیں تو رنگ سیاہ ہو جاتا ہے اور اگر دونوں کو جدا جدا لگا دیں تو سرخ ہو جاتا ہے۔ بعض سے سیاہی ہوتی بعض سے نہیں ہوتی۔ جب حدیث میں سیاہ خضاب سے مطلقاً ممانعت آئی ہے تو حنا اور تیل کا خضاب اسی ترکیب سے جائز ہوگا جس میں سیاہی نہ آئے۔ جیسا کہ ظاہر ہے اور سیاہ خضاب کے ممنوع

ہونے کی جو علت ہے وہ تو سہ میں برابر ہے۔ علت کے اشتراک سے حکم کا اشتراک ضروری ہے (اصلاح الرسول ص ۲۵، ۲۶ مطبوعہ ادارۃ تالیفات اشرفیہ) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جب عالم دین نے کفو میں نکاح پڑھایا ہے تو اس کے پیچھے نماز جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و شرع متین صورت مسئلہ ہذا جو حسب ذیل ہے کہ ایک عالم فقہ کے متعلق ایک عورت کے ساتھ ناجائز تعلق کا لوگوں نے الزام لگا رکھا تھا لیکن پچشم خود لوگوں میں سے کسی نے نہیں دیکھا اور نہ عالم مذکور کا اقرار تھا۔ اتفاقاً عورت بالا مذکورہ مطلقہ ہو گئی۔ بعد گزرنے میعاد شرعی کے مقررہ عورت مذکورہ نے عالم فقہ مذکورہ کے ہمراہ رو برو گواہان عاقل و بالغ و عادل نکاح کر لیا۔ من بعد ورثاء عورت مذکورہ کو خبر ہوئی ورثاء سنتے ہی نکاح ثانی کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔ چونکہ ورثاء عورت مذکورہ مجہول مطلق تھے۔ لہذا عالم مذکورہ نکاح بمعہ منکوحہ مذکورہ وابستہ عدالت کا پکڑا رو برو مجسٹریٹ درجہ اول دفعہ ۳۰ میں بیان نکاح شرعی عورت مذکورہ سے دلوا کر اجازت حاصل کر کے نکاح قانون اندراج رجسٹر نکاح خوانی کرایا جس کا ثبوت بمعہ پرت رجسٹر نکاح خوانی و نقول بیانات عدالت مجسٹریٹ مذکور حاصل کر کے تشہیر کرائی اور واپس اپنے مسکن پر آ گئے۔ لہذا ایسے عالم فقہ کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے یا نہیں۔ بینوا تو جروا

حاجی غلام محبوب عفی عنہ

﴿ج﴾

اگر زنا اور ناجائز تعلق کا ثبوت نہیں ہوا اور عورت مذکورہ سے شرعاً صحیح نکاح تمام مذکورہ نے کر لیا ہے عالم مذکور بظاہر عورت کا کفو بھی ضرور ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس کے پیچھے نماز ناجائز یا مکروہ ہو۔ واللہ اعلم محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

اگر زرگر کے ہاں سے کسی کے زیور چوری ہو جائیں تو کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ہذا میں کہ زید نے ایک زیور نقرہ سے وزن میں تولہ ایک زرگر مسمی طالب حسین کو دیا کہ اس زیور کو شکستہ اور گال کر مجھ کو اس کے مال کی جوڑیاں بنادے تو مسمی مذکور زرگر نے زید کے کہنے کے مطابق جوڑیاں تیار کر کے بکر کو کہا کہ جوڑیاں تیار ہے آ کر لے جاؤ چنانچہ زید آیا اور



جوڑیوں کو دیکھا تو کہا جوڑیاں ہمارے پیانہ سے بڑی ہیں اور اس وقت ہم کو ضرورت بھی نہیں ہے۔ تم اس مال کو تصرف کر لو ہم کو پھر بنا دینا۔ طالب حسین نے اس کے مال کو گھر رکھ دیا تو چند یوم کے بعد طالب حسین کی چوری ہو گئی تو اب زرگر کہتا ہے تمہارا مال چوری ہو گیا ہے کیا بکر زرگر سے اس کا مال لینے کا مستحق ہے یا نہ اور طالب حسین کی چوری ضرور ہوئی ہے۔

### ﴿ج﴾

جب زید نے جوڑیوں کو دیکھا اور کہا کہ ہمارے پیانہ سے بڑی ہیں تو گویا اس نے (اجیر) زرگر سے قبض کر لیا۔ اب گویا کہ اس نے زرگر کے ساتھ ایک عقد کر لیا کہ جوڑیوں کو تم لے لو اور اس کے بدلے میں دوسری ہمارے لیے بنو اور اس نے تو زرگر کو قبض کر لیا اور زرگر نے بعد کو قبض کر لیا تھا۔ یہ عقد فاسد ہے بیع صرف میں تقابض فی مجلس شرط ہے اور تقابض کے نہ ہونے سے بیع فاسد ہوئی جس کا حکم یہ ہے کہ مقبوض بالقیمۃ ہوگا۔ زرگر سے اس کی قیمت لی جائے گی۔

ويفسد الصرف بخيار الشرط والاجل لا خلا لهما بالقبض (درمختار باب الصرف ص ۲۵۹)

ج ۵) بمثلہ ان مثلیاً والا فبقیمۃ یعنی بعد ہلا کہ الدر المختار باب بیع الفاسد ص ۹۰ ج ۵  
محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

خشخاش کاشت کرنا جائز ہے یا نہیں

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام دریں مسئلہ کہ بندہ کے ملک ضلع سوات میں عام خشخاش کی کاشت کرتے ہیں۔ اس کو بعض لوگ حرام کہتے ہیں اور کھیت پر خشخاش بونے سے تین سال تک اس کھیت پر فصل حرام ہو جاتا ہے۔ مدلل جواب دیں اور بعض کہتے ہیں کہ مکروہ ہے۔

واضح رہے کہ خشخاش کی فصل ایون کے منافع لینے کے لیے ہے۔ کیا اس سے ایون کا منافع لینا ٹھیک

ہے۔

### ﴿ج﴾

خشخاش کی کاشت حرام نہیں ہے۔ لہذا ان لوگوں کا قول بلا دلیل ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جس شخص نے چچا زاد بہن بھائی کی زمین فروخت کی ہو  
اور وہ بعد از مدت بسیار واپسی کا مطالبہ کریں تو کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک آدمی نے اپنے چچا زاد بہن و بھائی کی زمین اس حال میں فروخت کی کہ اس کا چچا بچہ اور بچہ صغیر چھوڑ کر فوت ہوا اور اس کے پرورش کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ تو یہ ان کی پرورش کرتا رہا اور اس خرچہ میں ان کی کچھ زمین فروخت کر دی۔ ۲۶ جولائی ۱۹۳۵ء یعنی پاکستان بننے سے بھی بہت پہلے اس نے یہ زمین کسی ہندو کو بیع کر دی ہے۔ یہ ثبوت کاغذات ملتا ہے۔ اس کے بعد اس ہندو نے یہ زمین ایک مسلمان کے ہاتھ فروخت کر دی۔ اس کا ثبوت پھر حکومت کے کاغذات میں ۵۵ والے میں اس زمین کا اس مسلمان کے نام ہونے سے ملتا ہے۔ اب وہ بھی فوت ہو گیا ہے۔ یعنی وفات پا گیا ہے زمین کے پہلے مالک کا بیٹا بھی وفات پا گیا ہے۔ اب اس کی بیٹی کہتی ہے کہ یہ زمین ہماری ہے اور پچھلے خریدار کا بیٹا کہتا ہے کہ یہ زمین میری ہے۔ پاکستان بننے پر ہندو بھی چلے گئے اور پچھلا خریدار بھی فوت ہو گیا۔ تو زمین ایک تیسرے آدمی نے اپنے قبضے میں کر لی اور آج تک اسی کے قبضے میں ہے۔ اب زمین کی پہلی فروختگی ادا کر دی جائے اور زمین پہلے مالک کو دی جائے یا پہلی فروختگی بحال کی جائے اور زمین پچھلے مالک کے بیٹے کو دی جائے اگر زمین بیٹی کو دی جائے تو پہلے مالک کے بیٹے کو بھی کچھ حق حساب ملے گا یا نہیں۔ بینوا تو جروا

امام بخش بمعرفت مدرسہ عربیہ دارالعلوم

﴿ج﴾

یہ زمین شرعاً پچھلے خریدار کی یعنی ہندو نے جس مسلمان پر فروخت کی تھی اس کی شمار ہوگی اور اس کے وفات کے بعد پچھلے خریدار کے ورثا کو یہ زمین منتقل ہوگی جس شخص نے یہ زمین ہندو کے ہاتھ فروخت کی تھی اس کا یا اس کے ورثاء کا اس زمین میں شرعاً کوئی حق نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۸ محرم ۱۳۹۲ھ

جب آٹھ کنال اراضی مسجد و عید گاہ کے لیے وقف کر دی گئی  
تو کسی اور مقصد کے لیے استعمال جائز نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک علاقہ میں اجتماع ہوا کہ چند آدمی کچھ تھوڑی زمین مسجد کے لیے وقف کر دیں کہ اس شہر میں مسجد اور عید گاہ بن جائے تو چند افراد کے ایثار سے آٹھ کنال زمین میسر ہوئی اس قلعہ میں کچھ عرصہ عید نماز بھی ہوتی رہی بعد میں دوسری جگہ عید گاہ بن گئی۔ ایک کنال یا کچھ کم و بیش احاطہ میں اب وہ رقبہ یعنی احاطہ آٹھ کنال خالی پڑا۔ کبھی آباد ہوتا ہے کبھی نہیں۔ اب عید گاہ دوسری جگہ بن گئی سابقہ مقرر کردہ عید گاہ کی رقم بھی دوسری جگہ خرچ کر دی اب شریعت کا کیا حکم ہے کہ یہ رقبہ اپنے مالکان کو واپس کر دیا جائے یا عید گاہ بنائی جائے یا فروخت کر کے موجودہ عید گاہ پر اس کی رقم خرچ کی جائے۔

صوفی سلطان محمود کھل معرفت حافظ محمد رمضان تحصیل

﴿ج﴾

بر تقدیر صحت واقعہ جب یہ آٹھ کنال اراضی مسجد اور عید گاہ پر وقف ہو گئی ہے اور اس میں عید کی نمازیں ادا کی گئی ہیں تو اب زمین کو نہ فروخت کر سکتے ہیں اور نہ ہی مالکان کو واپس کی جائے گی۔ اس لیے اس پر مسجد اور عید گاہ کا بنانا ضروری ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

افیون اور چرس کی تجارت کا کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ افیون چرس کی تجارت از روئے شریعت مقدس جائز ہے یا نہیں اگر برائے دوائی استعمال جائز قرار دیا جائے تو دوائی میں استعمال کی مقدار چند ماشے ہی ہوا کرتے ہیں اور بقیہ چرس و افیون کا غالباً نہ استعمال برائے نشہ ہوتا ہے کیا اس قاعدہ کی رو سے وکل ما ینوبہ الی المحظور فهو محظور افیون و چرس کی تجارت حرام ہو سکتی ہے۔ افیون و چرس میں جواب کو کتب کے حوالہ سے مزین فرما کر مشکور فرمائیں۔ فقط والسلام عبدالنصیر۔

### ﴿ج﴾

افیون کی جو مقدار یا جو ترکیب فتور اور خدر اور ضرر سمیت سے خالی ہو اس طریقہ سے استعمال جائز ہے اور اس کی کاشت بھی جائز ہے۔ نیز تجارت بھی اس کی جائز ہے۔ پہلا مسئلہ امداد الفتاویٰ ۲۰۷ ج ۴ میں ہے اور دوسرا مسئلہ ج ۳ ص ۵۲۴ کتاب الزراعة میں ہے۔ واللہ اعلم

عبدالرحمن نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

ذبح فوق العقدہ حلال ہے یا حرام اگر مرغی یا پرند کا سر بلی نے الگ کر لیا یا بندوق سے اڑایا گیا اور پھر ذبح ہوا تو کیا حکم ہے، مسبوق کو خلیفہ بنانے کی صورت میں اگر سہو پیش آ گیا تو کیا حکم ہے، غروب آفتاب کے وقت اذان سن کر فوراً روزہ افطار کرنا چاہیے یا اذان ختم ہونے کے بعد

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) مذبوح فوق العقدہ کو بعض لوگ حرام کہتے ہیں اور بعض مکروہ فرماتے ہیں۔ اس مسئلہ میں اکابرین دیوبند کی تحقیق کیا ہے۔

(۲) اگر مرغی کا سر بلی نے کاٹ لیا یا کسی پرندہ وغیرہ کا سر بندوق وغیرہ سے اڑ گیا باقی گردن تائید موجود ہے۔ علامت حیات پا کر باقی گردن پر ذبح کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(۳) ایک شخص جماعت کو نماز پڑھا رہا تھا۔ درمیان میں وضو ٹوٹ گیا۔ پھر ایک مسبوق کو اپنی جگہ کھڑا کر کے خود وضو کے لیے چلا گیا۔ پھر مسبوق کو خلیفہ ہونے کے بعد سہو پڑا۔ اب مسبوق اپنی گئی ہوئی نماز پڑھ کر سہو دیتا ہے۔ تو مقتدی چلے جاتے ہیں۔ اگر مقتدیوں کی نماز ختم کر کے سہو دیتا ہے تو یہ ترکیب کے خلاف ہے۔ اب مسبوق کے لیے کیا حکم ہے۔

(۴) جب سورج غروب ہوتا ہے تو پھر اذان ہوتی ہے۔ جیسا کہ معمول ہے۔ پھر بعض لوگ اذان سنتے ہی روزہ افطار کر لیتے ہیں۔ بعض اذان سن کر اور اذان کا جواب دے کر پھر افطار کرتے ہیں۔ افضلیت پر کون ہیں۔

بنیوا تو جروا



### ﴿ج﴾

(۱) ذبح فوق العقدہ کی حالت میں بھی عروق ثلاثہ منقطع ہو جانے کی وجہ سے ذبیحہ حلال ہے۔  
 (۲) اس بارہ میں امام صاحب اور صاحبین کا اختلاف ہے کہ عند الذبح کس قدر حیات کی موجودگی شرط ہے شامی اور عالمگیری کتاب الصيد ج ۴ میں اس مسئلہ کو تفصیل سے ذکر کیا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ صاحبین کے ہاں حیات مستقر یعنی فوق مایکون فی المذبح بوجہ ضروری ہے اور امام صاحب کے مذہب میں حیات مستقرہ شرط نہیں۔ حیات قلیلہ بھی کافی ہے اور یہی قول مفتی بہ ہے۔ لہذا صورت مسئلہ میں چونکہ محل ذبح (یعنی مابین الحلق واللبۃ موجود ہے اور جانور میں حیات بھی باقی ہے اگرچہ قلیلہ ہے لہذا امام صاحب کے قول پر یہ جانور بعد از ذبح حلال ہے وعلیہ الفتویٰ۔

(۳) ایسی صورت میں مسبوق جب مقتدیوں کی نماز پوری کر لے تو سلام نہ پھیرے بلکہ کسی ایسے شخص کو آگے بڑھائے جو شروع سے نماز میں شریک ہے۔ وہ شخص سلام پھیرے اور سجدہ سہو کرے اور مسبوق اس کے ساتھ سجدہ کرے۔ اس کے بعد مسبوق اپنی بقیہ نماز کو ادا کرے۔

(۴) کوئی جزئیہ نظر سے نہیں گزرا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
 الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ  
 ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۹۲ھ

کیا ہم عیسائیوں اور یہودیوں کے گھروں کا کھانا کھا سکتے ہیں

### ﴿س﴾

(۱) کیا ہم عیسائیوں کے گھروں کا کھانا کھا سکتے ہیں اگر نہیں تو کیوں وجہ بیان کریں۔ کیا عیسائیوں اور یہودیوں کے گھر کا کھانا اس لیے نہیں کھانا چاہیے کہ وہ مشینی ذریعے سے (یعنی جھٹکے سے) جانور ذبح کرتے ہیں۔ اگر مردار، خون اور سور کا گوشت کھالیا جائے تو کس قدر گناہ ہوتا ہے اور کیا برائیاں ہیں اور اگر کوئی مسلمان بازار سے ملنے والا گوشت (یعنی مشینی ذبح) حلال سمجھتے ہوئے کھالے اور اس کو بعد میں معلوم ہو کہ یہ حلال نہیں ہے تو اس کے لیے کیا حکم ہے۔ کیا اس کا کوئی کفارہ بھی ہے۔

مولوی محمد مسعود صاحب ناظم مدرسہ قاسم العلوم ملتان

### ﴿ج﴾

اگر عیسائیوں کے گھروں میں حلال جانور کا گوشت (جائز طریق پر ذبح کیا گیا ہو) پکا ہے اور اس میں کوئی ناپاک چیز (مثلاً سور کی چربی) نہیں ملائی گئی ہے تو اس پکے ہوئے کھانے کا استعمال شرعاً درست ہوگا۔ کما فی الدر ص ۳۳۳ ج ۶ کتاب الحظر ویقبل قول کافر ولو مجوسیا قال اشتریت اللحم من کتابی فیحل۔ او قال اشتریتہ من المجوسی فیحرم۔ وحاصلہ ان خبر الکافر مقبول بالاجماع فی المعاملات۔

اگر یہ معلوم ہو گیا ہے کہ وہ جانور جھٹکے سے ہلاک کیا گیا تھا اس کا گوشت لے کر پکا یا گیا ہے تو پھر اس کھانے کا استعمال مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے۔ مردار، خون اور سور کا گوشت جان بوجھ کر کھانا حرام ہے اور گناہ کبیرہ ہے تو بہ اور استغفار کیا جائے اور مشینی ذبح سے بھی جانور شرعاً ذبح نہیں ہوتا۔ اس لیے اس گوشت کا کھانا بھی جائز نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

### اگر پرانے زمانے سے ایک مکان کا پانی

دوسرے مکان کی چھت پر سے گزرتا ہو تو منع نہیں کیا جاسکتا

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک مکان ۱۳۹۳ و اردو نمبر ۷ ملتان شہر ملکیہ خوشی محمد ولد محمد عالی کا اس کا پانی مکان ۱۳۹۲ کی چھت سے گزرتا چلا آ رہا ہے۔ یہ پرنا لہ قبل از تقسیم ہند و پاک سے جاری ہے۔ اب مکان ۱۳۹۲ پرنا لہ مذکورہ بالا کو بند کر دیا ہے۔ جبکہ عدالت دیوانی ملتان میں برحلف قرآن پاک فیصلہ ۱۸/۷/۶۸ کو ہو چکا ہے کہ پرنا لہ مذکورہ بالا کا پانی بدستور چھت پر سے گزرے گا۔ اس چیز کو مد نظر رکھیں کہ مسجد نبوی کے صحن میں ایک مکان کے پرنا لہ کا پانی گرتا تھا جب اس پانی کو موجودہ وقت کے صحابہ و حضور پاک بند نہ کرا سکے تو اب مکان مذکورہ بالا کا پانی کس رو سے بند ہو سکتا ہے۔ اس کے متعلق واضح طور پر دلائل سے سنت کی روشنی میں فتویٰ صادر فرمایا جائے۔

نیاز احمد ولد خوشی محمد ملتان شہر

### ﴿ج﴾

مالک مکان نمبر ۱۳۹۲ کو شرعاً یہ حق حاصل نہیں کہ وہ مکان ۱۳۹۳ پرنا لے کے پانی کو مکان ۱۳۹۲ کے چھت

پر گزرنا بند کر دے۔ کما فی الہندیۃ ص ۲۰۸ ج ۵ ولو کان لكل دار مالک علی حدۃ فباع کل واحد دارہ من رجل آخر بحقوقہا لم یکن لمشتری الدار الاول ان یمنع المشتري الثانی عن سیل الماء علی سطحہ اہ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۷ اذی الحجہ ۱۳۹۱ھ

اگر پستان میں دودھ نہ ہو تو محض چھاتی بچے کے منہ میں دینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی

﴿س﴾

ایک آدمی جس کا نام غلام صفر ہے۔ اس کی دو بیویاں ہیں ایک کا نام اللہ وسائی ہے دوسری کا نام فاطمہ ہے اللہ وسائی کے بطن سے ایک لڑکی پیدا ہو کر مر جاتی ہے اور عرصہ تین ماہ بعد فاطمہ کے بطن سے لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ ایک دن جبکہ فاطمہ کی لڑکی زار و قطار رو رہی تھی تو اللہ وسائی نے اُسے اٹھا کر اپنا پستان اس کے منہ میں دے دیا حالانکہ اللہ وسائی کے پستان خشک ہو چکے تھے اور لڑکی نے دودھ نہیں پیا تو کیا فاطمہ کی لڑکی اللہ وسائی کے بھائی کے نکاح میں آ سکتی ہے یا نہیں۔

﴿ج﴾

فاطمہ کی لڑکی نے اگر واقعی اللہ وسائی کے پستان خشک ہونے کی وجہ سے اس کا دودھ نہیں پیا تو محض منہ میں پستان دینے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی بلکہ دودھ کا پیٹ میں پہنچنے سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے۔ تو لہذا صورت مسئلہ میں اللہ وسائی کا بھائی مذکورہ لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے۔ بحر الرائق ص ۲۲۱ ج ۳ پر ہے۔ قوله هو مص الرضيع من ثدی المرأة فی وقت مخصوص ای وصول اللبن من ثدی المرأة الی جوف الصغیر الخ واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ احمد عفا اللہ عنہ

ایک شخص کی جگہ دوسرا شخص قسم نہیں اٹھا سکتا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص چوری کرتا ہے اور پانچ دس آدمی کہ رو برو قرار کرتا ہے کہ تھوڑی چوری کی ہے اور بہت نہیں کی اور مالکوں نے تھانے کے سپرد کیا تھا مگر تھانیدار صاحب نے پندرہ دن

تھانہ پر رکھ کر واپس گھر بھیج دیا تھا اور جس وقت گھر پہنچا تو مالکوں نے کہا کہ آپ کی کوئی اور آدمی صفائی دے دے اب شرع کی رو سے دیکھ کر مسئلہ عنایت فرمائیں کہ اس آدمی کی قسم پر صفائی ہوگی یا نہ۔  
اللہ بخش طالب علم ساکن روحیلہ والا تحصیل میلسی ضلع ملتان

### ﴿ج﴾

صورت مسئلہ میں شرعاً ایسے آدمی کی صفائی کوئی دوسرا شخص نہیں دے سکتا وہ خود اپنی صفائی پر قسم آپ کھائے۔ کیونکہ البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر۔ مدعی کے پاس گواہ نہیں ہیں تو مدعی علیہ سے قسم لی جائے۔ واللہ اعلم بالصواب

حکیم اللہ مدرسہ تعلیم القرآن میلسی

### ﴿ج﴾

کسی مجرم کی صفائی میں کسی دوسرے شخص کا حلف اٹھانا شرعاً درست نہیں۔ ولا تزر وازرة وزر اخرى  
الایہ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۷ محرم ۱۳۹۰ھ

ذبیحہ فوق العقدہ کا کیا حکم ہے، جو حاضر ناظر کا عقیدہ رکھے اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرتا ہو کہ بڑھاپے کے بعد جوان ہوں تاج شاہی سر پر رکھوں گا تو کیا حکم ہے

### ﴿س﴾

(۱) ذبیحہ فوق العقدہ کے بارے میں کراہیت تحریمی یا تنزیہی یا حلت مطلق کا قول فقہ حنفی کی رو سے بحوالہ جلیلہ بیان فرمادیں۔

(۲) صاحب عقیدہ حاضر ناظر و علم الغیب لغیر اللہ کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہ اگر پڑھ لی جائے تو اعادہ واجب ہے یا ادا تام ہو چکی ہے۔

(۳) اگر ایک شخص مدعی کہے کہ میں بڑھاپے کے بعد جوان ہوں گا اور پھر تاج شاہی سر پر رکھوں گا اور جدید نکاح کروں گا یہ پیشین گوئی قابل یقین ہے ایسا یقین کرنے والا کہ اس کا کلام خدا و رسول کی طرح یقینی ہے اور درجہ ایمان میں سمجھے۔ مدعی اور اس کا مرید شرعاً کس درجہ میں ہیں۔ حالانکہ مدعی مجاہد بالشفق ہے۔ شرع کی پابندی ذرا بھر بھی نہیں۔



### ﴿ج﴾

(۱) شامی ص ۲۹۵ ج ۶ اقول والتحریر للمقام ان يقال ان كان بالذبح فوق العقدة حصل قطع ثلاثة من العروق فالحق ما قال شراح الهداية تبعا للرسغضى والا فالحق خلافه اذ لم يوجد شرط الحل باتفاق اهل المذهب ويظهر ذالك بالمشاهدة او شوال اهل الخبرة الخ علامہ شامی نے اس مسئلہ میں اختلاف فقہاء کو نقل کر کے آخر میں مذکورہ بالا قول فیصل لکھا ہے:

محرین و حلین میں منشاء اختلاف یہ ہے کہ دراصل رگیں ذبح چار ہیں۔ حلقوم، مری، ودجان شامی کی مذکورہ بالا عبارت میں ہے کہ ان میں سے تین قطع ہو جائیں تو جانور حلال ہے باتفاق اہل مذہب۔ محرمین کا زعم یہ ہے کہ چونکہ ذبح مافوق العقدہ سے اکثر نہیں قطع ہوتے اس لیے کہ حلقوم اور مری کی انتہا عقدہ پر ہے۔ ذبح اگر عقدہ سے اوپر ہو جائے تو یہ دورہ باقی ہیں تو اکثر نہیں قطع ہوتی اور حلت کے لیے تین کا قطع ہونا شرط ہے۔ لہذا وہ جانور حرام ہے اور محققین کی تحقیق یہ ہے کہ فوق العقدہ ذبح قطع ہو جاتی ہے۔ لہذا حلال ہے تو یہ بات مشاہدہ اور اہل تجربہ سے متعلق ہے۔ اس لیے شامی نے مذکورہ بالا فیصلہ لکھا ہے لیکن اب یہ بات ثبات سے محقق ہے کہ ذبح مافوق العقدہ مری و حلقوم قطع ہو جاتی ہیں۔ لہذا جانور حلال ہوگا۔ چنانچہ اس کے متعلق حضرت مولانا خلیل رحمہ اللہ کی تحقیق اور اہل تجربہ سے اور فتویٰ مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب دارالعلوم دیوبند اور ان حضرات کی تحقیق و فتویٰ کو دیکھ کر حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے حلت کا فتویٰ دیا اور سابقہ فتویٰ سے جو کہ حرمت کا دیا تھا رجوع کیا امداد الفتاویٰ ص ۵۳۸-۵۳۹ ج ۳ اس کے متعلق ملاحظہ فرمائیں۔ روایت و درایت مرتج حلت ہے اور حلال بلا کراہیت ہے۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ ذبح مافوق نہ کیا جائے۔ بلکہ تحت العقدہ ہوتا کہ باتفاق فقہاء حلال ہو جائے۔

(۲) ایسے عقیدہ رکھنے والے امام کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ اگر پڑھ لی جائے تو اعادہ لازم ہے۔

(۳) یہ دونوں پیر مرید صال و مضل ہیں۔ علاج ان کا کوڑے ہیں اور پاگل خانے میں بھیج دینا ہے۔ تاکہ

ان کا دماغ درست ہو جائے۔ واللہ اعلم

بندہ احمد عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
الجواب صحیح عبد اللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان  
۱۶ جمادی الاول ۱۳۸۲ھ

ریڈیو کی خرید و فروخت جائز ہے یا نہیں

### ﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ ریڈیو کی فروخت و مرمت شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

السائل بختاور سٹور معرفت منشی عبدالعزیز ضلع کروالائی

### ﴿ج﴾

ریڈیو کی خرید و فروخت اور مرمت دونوں جائز ہیں۔ البتہ مرمت وغیرہ کی اثنا میں گانے سننے سے احتراز لازم ہے۔ اسی طرح نماز کے اوقات میں بھی اس کام سے احتراز ضروری ہے۔ اگرچہ اس میں قباحت ہے کہ اکثر و بیشتر لوگ گانے سنتے ہیں۔ اقل قلیل لوگ ہوں گے جو درس قرآن یا تلاوت قرآن سنیں بس اس کا کفارہ یہ ہے کہ تبلیغ گانے بجانے کے خلاف جاری رکھے۔ فقط واللہ اعلم

مفتی محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

باغ کانگراں جو پھل باغ سے کھاتا ہے حلال ہے یا حرام، جو مسجد ایسی بنی ہو کہ ابتدائی اور انتہائی صفوں میں کم اور درمیان میں زیادہ لوگ آتے ہوں تو کیا حکم ہے؟

### ﴿س﴾

(۱) ہمارے ڈیپارٹمنٹ امیرکیشن کا ایک مالٹوں کا باغ ہے۔ اس کانگراں وغیرہ ہمارا ڈیپارٹمنٹ ہے۔ اگر اس باغ سے ایک مالٹا توڑ کر کھالیا جائے تو وہ حرام ہو یا حلال ہوا۔ اگر حرام ہوا تو حلال کس کے لیے ہوگا۔ جبکہ اوپر سے بلکہ نیچے تک اب ملازم ہیں۔ قرآن اور حدیث کے حوالہ سے جواب دیں۔

(۲) ایک مسجد ہے اس کی بناوٹ محراب نما ہے۔ پہلی صف میں ۱۲ آدمی ہوتے ہیں۔ دوسری میں ۱۴ آدمی اور تیسری میں ۲۰ آدمی ہوتے ہیں۔ اس طرح جماعت کرنے میں نماز میں کوئی فرق پڑتا ہے یا نہیں۔ نماز ہو جاتی ہے یا نہیں۔ اللہ قبول کرتا ہے یا نہیں۔

### ﴿ج﴾

(۱) صورت مسئلہ میں مالٹوں کا یہ باغ اگر ملازموں کی ملکیت ہے تو بحیثیت مالک ہونے کے ہر ملازم معروف طریقہ سے اس باغ سے مالٹے توڑ سکتا ہے لیکن اگر باغ حکومت کی ملکیت ہے تو پھر حکومت کی اجازت سے باغ کے لیے طے شدہ اصول کے مطابق اس باغ سے مالٹے توڑنا جائز ہیں۔ حکومت کی اجازت کے بغیر مالٹے وغیرہ توڑنا جائز نہیں۔

(۲) جس مسجد کی بناوٹ محراب نما ہے اور پہلی صف میں جگہ کی تنگی کی وجہ سے کم افراد ہوتے ہیں اور اس کے بعد ہر صف میں افراد کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے تو چونکہ یہ صورت حال مسجد کی بناوٹ اور جگہ کی تنگی کی وجہ

سے پیش آئی ہے اس لیے اس صورت میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی کراہت نہیں۔ نماز باجماعت اس مسجد میں بلاشبہ جائز اور صحیح ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۹ شوال ۱۳۹۲ھ

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۲۰ شوال ۱۳۹۲ھ

اپنی کل جائیداد بیٹی کو خدمت کی شرط پر فروخت کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اندریں مسئلہ کہ مسماۃ ہندہ نے تمام جائیداد منقولہ و غیر منقولہ اپنے بیٹی مسماۃ زینب در صورت بیع بقسط مبلغ بارہ ہزار روپیہ کرا کر دی جائیداد ہذا کو بحوالہ مشتریہ کر دیا گیا۔ مگر بوقت بیع یہ شرط کی گئی تھی کہ مسماۃ زینب مسماۃ ہندہ کے خرچہ و خوراک کی کفیل ہوگی لیکن دس سال کی میعاد کے بعد مسماۃ زینب یعنی مشتریہ فوت ہوگئی۔ اب علماء کیا فرمائیں گے کہ بیع مسماۃ زینب صحیح ہے یا نہ۔

اور بعد از فوت زینب کے دوبارہ مسماۃ ہندہ زینب کے بچوں پر اپنے چھٹا حصہ بقیمت مبلغ پانچ ہزار روپیہ پھر بیع کر کے دیا کیا اس صورت میں بیع اول اور ثانی درست ہیں یا نہیں۔

دس سال کے بعد مسماۃ ہندہ نے دس پندرہ آدمیوں کے روبرو کہہ دیا کہ میری بیٹی جو زینب کے ساتھ ہوئی میں کوئی شرط و شرائط نہ تھے اور یہ اقرار بھی کیا کہ بیع ثانی جو فرزند ان زینب کے ساتھ ہوئی تھا اس میں بھی شرط و شرائط نہ تھی۔ اب کیا اس صورت میں بیع اول و ثانی صحیح ہیں یا نہیں۔

السائل عبداللہ ولد قادر

﴿ج﴾

بیع فاسد میں رد کرنا واجب ہوتا ہے۔ بائع و مشتری دونوں کو فسخ کرنے کا حق ہوتا ہے۔ نیز متعاقدین کا مر جانا بھی مانع فسخ کا نہیں ہے۔ کما قال فی الدر المختار ص ۹۵ ج ۵ ولا یبطل حق الفسخ بموت احدهما فیخلفه الوارث و بہ یفتی لیکن چونکہ اس بیع کے فساد پر پہلے تو کوئی ثبوت نہیں ہے بالخصوص جبکہ خود بائع اقرار کرتی ہے کہ فساد نہیں ہے اور شرط نہیں لگائی لیکن اگر ثبوت فساد ہو جائے تب بھی بوجہ زمانہ طویل کے گزر جانے کے دعویٰ مسموع نہ ہوگا۔ قال الشامی فی کتاب الدعوی نقلاً عن المبسوط اذا ترک الدعوی ثلثاً وثلثین سنة ولم یکن مانع من الدعوی ثم ادعی لا تسمع دعواه لان ترک الدعوی مع التمكن يدل على عدم الحق ظاهراً۔ ص ۴۲۲ ج ۵

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کسی کی زمین کو مالک کی اجازت کے بغیر فروخت کرنا اور مالک کا اُسے مسجد کے لیے وقف کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک زمین کے مالک کے حصہ جات اس طرح سے ہیں کہ ایک حصہ نمبر ۱ کا ہے اور حصہ میں نمبر ۲، ۳، ۴ مالک ہیں نمبر ۵ اور ۶ نے زمین ساری کسی شخص کے پاس فروخت کر دی ہے حالانکہ نمبر ۲ نے ۳ اور ۴ کی بغیر رضا مندی نمبر ۵ سے فروخت کی ہے اور نہ ہی کوئی رقم نمبر ۳ اور ۴ نے وصول کی ہے۔ اب ۳ اور ۴ کو معلوم ہوا کہ ۲ نے یہ زمین فروخت کی ہے لہذا ملتمس ہوں کہ کیا شرعاً یا قانوناً بیع درست ہے یا ۳ اور ۴ اس زمین کے مالک ہیں۔ جواب تحریر فرمایا جائے اور ساتھ ہی عرض ہے کہ ۳ اگر مالک ہے تو ۳ اپنا حصہ مسجد کے نام وقف کرنا چاہتا ہے کیا ہو سکتا ہے۔ نوازش ہوگی۔

عبدالشکور ولد صدر الدین قریشی ملتان چھاؤنی

﴿ج﴾

کسی کی زمین کو اس کی اجازت کے بغیر بیع کرنا موقوف ہے۔ اگر ان کو اطلاع مل جائے اور وہ اجازت نہ دیں تو وہ بیع کا عدم ہے اور ۳ اور ۴ باقاعدہ اپنے حصے کے مالک ہیں وقف علی المسجد صحیح ہے قال ابو بکر بن ابی سعید البلخی ينبغي ان يصح هذا عند الكل لان البناء وان لم يكن مسجد ايصير تبعاً للمسجد عند الاتصال (الی ان قال) قال الفقيه ابو جعفر هذا القول اصح الی قاضی خان کتاب الوقف فی الفصل الاولی ۲۸۸ ج ۳ لیکن اپنے حصہ کو الگ کر کے وقف کرے تو بہتر ہوگا اور وقف بالاتفاق صحیح ہوگا اس لیے کہ امام محمد کے نزدیک وقف مشاع یعنی حصہ غیر منقسمہ کا وقف صحیح نہیں وہ اسے اخذ مشائخنا وافتوا بہ قاضی خان فصل فی وقف المشاع ص ۳۰۲ ج ۳ اس لیے تقسیم کر کے اپنے حصہ کو وقف کر دیا جائے۔

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

انبیاء اور اولیاء کو گواہ بنانا گناہ ہے، مراقبہ میں علم محیط سے کیا مراد ہے

کیا کسی مزار کا طواف کرنا جائز ہے

﴿س﴾

(۱) کیا فرماتے ہیں علماء دین اس بارے میں کہ زید جب کسی سے بیعت لیتا ہے تو یہ کلمات پڑھاتا ہے۔

اللهم انی اشهدک واشهد ملائکتک وانبیاءک واولیائک انی قبلتہ شیخاً فی اللہ



و مرشدا و داعياً اور زید خود یہ کلمات پڑھتا ہے۔ اللھم انی اشھد و اشھدک ملائکتک و انبیاءک و اولیائک انی قبلتہ و لدا فی اللہ زید کے مندرجہ بالا کلمات کا شرع شریف میں کیا حکم ہے اور زید اور اس کے مرید کا کیا حکم ہے۔

(۲) انتباہ فی سلاسل الاولیاء ص ۷ میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تحریر فرماتے ہیں۔ واین فقیر نیز در حضور مبارک چشم بستہ متوجہ شد آنگاہ ہماں نسبت خاصہ کہ مابقا علم آں دادہ بودند عطا فرمودند۔ فاحطت بہا علما الخ اس لفظ محیط کی تشریح فرمادیں۔ کسی صاحب نے اس کا ترجمہ یوں فرمایا کہ تو میں محیط ہو گیا از روئے علم کے الخ نیز اسی کتاب کے ص ۱۰۰ پر کشف قبور کے بارے میں لکھتے ہیں کہ و بعدہ ہفت کرت طواف کند و در ان تکبیر بخواند الخ کیا کسی زیارت کا طواف کرنا جائز ہے اور کیا شاہ صاحب مرحوم کی اس عبارت سے جواز ثابت ہے۔  
سائل ڈاکٹر و حکیم محمد قاسم موضع تزخیل بنوں

### ﴿ج﴾

(۱) انبیاء اولیاء و ملائک کو گواہ بنانا ناجائز ہے۔ اس لیے کہ گواہ اور شاہد کے لیے اس واقعہ کا علم اور مشاہدہ ضروری ہوتا ہے۔ گویا اس پیر اور اس کے مریدوں نے ملائکہ اور اولیاء و انبیاء کو گواہ بنا کر ان کو عالم غیب اور حاضر ناظر ہونے کا عقیدہ کر لیا ہے۔ اگر واقعی یہی عقیدہ ہے تو ان کو توبہ کرنا لازم ہے۔ ایسا عقیدہ کفر ہے۔ خطرہ ہے کہ ان کے اعمال و ایمان حبط ہو جائیں۔ اعاذنا اللہ من مثل هذه العقائد اور اگر بوجہ لاعلمی اور مقصد اور مفہوم اور نتیجہ سے ناواقفیت کی بنا پر یہ الفاظ استعمال رہے ہیں تو کفر نہیں۔ البتہ اس سے احتراز لازم ہے اور توبہ بھی کر لینا چاہیے۔

فاحطت بہا علما میں لفظ بہا کو دیکھ کر کوئی اشکال نہیں ہوتا جس سے مراد یہ ہے کہ اس نسبت خاصہ کا جس کا علم پہلے اجمالی عطا ہوا تھا اب اس مراقبہ اور توجہ کے بعد اس نسبت خاصہ پر احاطہ علمی نصیب ہوا اور اس نسبت خاصہ کا تفصیلی علم مجھ کو عطا ہوا۔ کسی خاص شیخ کا تفصیلی علم اور محیط علم کے حصول سے جمیع ماکان و مایکون کا احاطہ علمی کہاں لازم آتا ہے۔ جس سے اشکال پیدا ہو۔

(۲) طواف کے متعلق نفس مسئلہ تو واضح ہے کہ ناجائز اور حرام ہے۔ فی شرح المناسک لملا علی قاری ولا یطوف ای لا یدور حول البقعة الشریفة لان الطواف من مختصات الکعبة المنیفة فی حرم حول قبور الانبیاء والاولیاء ولا عدة بما یفعله العامة الجہلہ ولو کانوا فی صورة المشائخ الخ فی بحر الرائق ج ۲ ص ۱۶۴ باب صلوٰۃ العیدین میں ہے۔ (والتعریف لیس بشی) اس کے تحت تحریر ہے۔ لان الوقوف لما کان عبادة مخصوصة بمکان لم یجز فعله الا فی ذلک المکان کالطواف وغیرہ الاتری انه لا یجوز الطواف حول سائر البیوت تشبیہاً بطواف حول

الكعبة الخ اب حضرت شاہ صاحب کے کلام کی توجیہ کی ضرورت ہے وہ یہ کہ بعض اعمال صورۃ عبادت (غایۃ التعظیم) ہوتے ہیں۔ مثلاً سجود اور بعض میں صورۃ تعظیم نہیں ہوتی ہے۔ وہ بنیت عبادت تعظیم اور عبادت کی تعریف میں آتے ہیں۔ مثلاً قیام جو مشترک ہے۔ درمیان عادت و عبادت کے نماز میں بنیت تعظیم رب عبادت ہوتا ہے۔ اس لیے غیر اللہ کے لیے جائز نہیں اور نیت کے بغیر ایک دوسرے کے سامنے اور بنا پر عبادت عادت قیام چونکہ عبادت نہیں اس لیے جائز ہے اور تم اول سجود جو صورۃ تعظیم ہے وہ مطلقاً غیر اللہ کے لیے جائز نہیں اور طواف قسم ثانی میں ہے۔ بنیت عبادت غیر اللہ کے لیے یعنی سوائے کعبۃ اللہ کے جائز نہیں کما ہوا لمصرح اور اس نیت کے بغیر جائز ہے۔ اب حضرت شاہ صاحب نے کشف القبور یعنی قبر کے حالات معلوم کرنے کے لیے بصورت عمل طواف کو لکھا ہے اور عملیات میں طریقہ یہ ہے کہ وہ بنیت عبادت نہیں ہوتے اور نہ اس میں ثواب کی نیت ہوتی ہے۔ بلکہ اولیاء اللہ کو بعض اسماء الہی یا بعض آیات قرآنی یا بعض خاص افعال میں ایسے پوشیدہ اثرات بالآخر بہ معلوم ہو جاتے ہیں کہ جب ان کو پڑھا جائے یا عمل کیا جائے تو آثار مرتب ہو جاتے ہیں۔ ان میں مقصود صرف ترتیب آثار ہوتا ہے نہ کہ ثواب اور عبادت۔ اس لیے توریقہ یعنی دم کرنے کے لیے اگر قرآن پڑھا جائے اس پر اجرت جائز ہے۔ اس لیے کہ یہ پڑھنا عبادت نہیں ہے۔ ورنہ عبادت پر اجرت کا عدم جواز تو متقدمین میں متفق علیہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت پر اجرت لینے کو منع فرمایا ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دم کرنے پر کیوں اجرت کو جائز اور حلال بتلایا ہے۔ اب معلوم ہوا کہ بطور عمل نہ بمقصد عبادت و تعظیم طواف جائز ہے اور بمقصد عبادت جائز نہیں اور شاہ صاحب نے بطور عمل برائے کشف احوال قبور لکھا ہے۔ اس لیے وہ جائز ہے۔ بہر حال اس سے مطلقاً جواز طواف قبور پر استدلال صحیح نہیں۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

## نکاح شغار

﴿س﴾

ایک شخص نے اپنی لڑکی بھائی کے عوض دے کر شادی کرائی تھی۔ بعد ازاں اس کی لڑکی اور زوج کے درمیان کشیدگی واقع ہو گئی۔ تو اس نے اپنی لڑکی مطلقہ کرانے کے لیے بھائی کو وعدہ دیا اور قسم اٹھوائی کہ تو اپنی عورت کو طلاق دے جو اس کے عوض میں میری لڑکی بیاہی ہوئی ہے طلاق لے لیجائے۔ پھر قسم قرآن ہے کہ یہ لڑکی مطلقہ عوض دے گا۔ اب وہ حالف سائل ہے کہ لڑکی مطلقہ بالغہ ہے۔ وہ اس کے عوض میں قبولیت نہیں کرنا چاہتی۔ کیا اسے مجبور کیا جاسکتا ہے اور اگر اس کی مرضی کے مطابق نکاح کر دیا جائے تو خلاف قسم لازم آکر کفارہ واجب ہوگا یا نہیں کیا وہ قسم ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو پھر کس طرح کیا جائے۔

سائل محمد عطاء اللہ

﴿ج﴾

لڑکی کو کسی صورت میں بھی مجبور نہیں کیا جاسکتا اور نہ ایسا فعل جائز ہے کہ کسی بالغہ عورت کو اس کی مرضی کے خلاف نکاح پر مجبور کیا جائے۔ البتہ اس کا باپ چونکہ جس چیز پر حلف کر چکا تھا اس میں کامیاب نہ ہوا تو لڑکی کے بغیر عوض کے دوسری جگہ نکاح کرنے کے بعد اس کا باپ کفارہ ادا کر دے اگر طاقت ہے تو وہ مساکین کو صبح و شام کھانا کھلائے یا دس مساکین کو کپڑوں کا جوڑا دے دے یا اگر اس کی طاقت نہ ہو تو تین روزے رکھ لے۔ روزے متصل ہوں۔ واللہ اعلم

مجموعہ فقہ اللہ عنہ مفتی مدرسہ قائم العلوم ملتان  
۲۹ محرم ۱۴۰۵ھ

